طبِ یونانی

کتب خانہ طبیب

جنجوعہ

(جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں)

بار اوّل
شوال المکرم سنہ ۱۳۷۸ھ

ایک ہزار
اپریل سنہ ۱۹۵۹ء

60658

ناشران

ابو احمد عبدالقادر و محمد محمود اعظم خاں جنجوعہ

ادارہ نشر و اشاعت
(معرفت)
فیڈرل فارمیسی ۵ آرام باغ روڈ۔ کراچی۔

(مطبوعہ)
پرچم پرنٹنگ پریس. حسن علی آفندی روڈ ـــ کراچی

(نوٹ)

جس کتاب پر مؤلف کے قلمی دستخط موجود نہ ہوں گے وہ مال مسروقہ متصور ہوگی نیز اس کتاب کو یا اس کے کسی جز کو چھاپنے کی یا کسی زبان میں ترجمہ کرنے کی بلا اجازت مؤلف کوئی صاحب کوشش نہ فرمائیں۔

۷۸۶

اِنتسابٌ

میرا عقیدہ ہے کہ :-

انتسابؑ کے لائق صرف وہی حکیم مطلق اور ربّ اعلےٰ ہے

جس کے ہاتھ میں شفا ہے اور جو زندگی اور موت کا مالک ہے۔

لہٰذا

میں اس حقیر ترین کوشش کو اسی کے نامِ پاک سے اس دعا کے ساتھ منسوب کرتا ہوں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ

اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

نذرِ عقیدت پیش کرنے کے لئے :-

حضور رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ پاک ہی مناسب و موزوں ہے

جن کی زبان وحی ترجمان کا یہ فرمان ہے کہ :-

اَلعِلمُ عِلمَانِ عِلمُ الْاَدْيَانِ وَعِلمُ الْاَبْدَانِ۔ (او کما قال النبی صلعم)

(یعنی افضل ترین علم صرف دو ہی ہیں ایک علم دین اور دوسرا علم طب)

(مؤلف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا (القرآن)

گفت حکمت را خدا خیرا کثیر
ہر کجا ایں خیر را بینی بگیر (اقبالؒ)

پیشِ لفظ

ایک عام اندازے کے مطابق اس وقت پورے پاکستان میں طبِ یونانی کا مشغلہ اور پیشہ رکھنے والے اصحاب کی تعداد تقریباً چالیس ہزار کے لگ بھگ ہے جن کے اندر آٹے میں نمک کے برابر تو وہ اطبا ہیں جنھوں نے باقاعدہ طور پر مسلّمہ طبی درسگاہوں میں تعلیم پائی ہے اور اسی طرح بہت ہی کم تعداد ایسے طبیبوں کی موجود ہے جنھوں نے مشہور اساتذہ سے برسوں درس لے کر علم طب کو حاصل کیا ہے اور ان کی طبی اور عالمانہ قابلیت و عظمت سب کے نزدیک مسلّم ہے۔ لیکن ہزارہا ہزار کی تعداد یعنی ایک بہت ہی بڑی اکثریت ایسے اطبا کی موجود ہے جنہوں نے کہیں سے باقاعدہ علم طب کو حاصل نہیں کیا۔ حتیٰ کہ طبِ یونانی کی بنیادی چیزوں سے بھی اُن کو کما حقہ واقفیت نہیں ہے اور بعض کی عام علمی قابلیت بلکہ اُردو دانی تک اتنی کم ہے کہ وہ طب کی بنیادی کتابیں تو کجا اردو میں عام ترجمہ شدہ کتابوں سے بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ کیونکہ اُن میں طبی اصطلاحات اور اصول و کلیات

وغیرہ کو نہایت ہی عام فہم اور آسان اردو زبان میں نہیں ڈھالا گیا ہے یا بعض بحثیں اسقدر پیچیدہ اور گنجلک ہیں کہ بار بار پڑھنے کے باوجود بھی ایک معمولی پڑھے لکھے آدمی کے پلے کچھ نہیں پڑتا اور مبتدی طالب علموں کے لئے بھی ان میں آسانیاں نہیں ہیں۔ مؤلف کتاب ہٰذا مذکورہ بالا مشکلات کو شدت سے محسوس کر رہا تھا اور چاہتا تھا کہ مشاہیر اطباء اور اساتذہ فن طب کی تصنیفات اور تمام مشہور قدیم و جدید کتابوں سے طب یونانی کا نہایت ہی آسان اور سلیس اردو زبان میں ایک مجموعہ تیار کرے۔ جو کم علم اہلِ فن حضرات کو طب یونانی کی کم از کم بنیادی چیزوں سے واقفیت کرا کر صحیح معنوں میں طبیب بنا سکے اور طب کے طالب علموں کو ابتدائی دورِ تعلیم میں اچھی خاصی راہنمائی کر سکے اور عملی طور پر طبیب حضرات کی روزمرہ کی ضروریات مطب میں بہترین راہنمائی بھی کر سکے۔ چنانچہ بحمداللہ اُس نے ایسی کتاب کو مکمل کر کے پیش کرنے کی توفیق بخشی۔ اس مجموعہ میں حتی الوسع مذکورہ بالا سب ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور نسخہ جات اور خاص مجربات بلا بخل اور بلا کم و کاست پیش کر دیئے گئے ہیں بسرسری طور پر کتاب کا ایک دو مرتبہ کا مطالعہ تھوڑی طبی استعداد اور کم علم حضرات کو ضروری طبی معلومات اور رموزِ مطب سے بہرہ ور کر سکے گا۔ انشاءاللہ اور کسی بھی طبی امتحان میں کامیاب ہو جانے کے قابل بنا دے گا۔

اس مجموعہ میں مشکل اور فلسفیانہ طبی اصطلاحات اور بحثوں کو نہایت آسان اردو زبان اور دلچسپ پیرائے میں ترتیب دیا گیا ہے اور سب ضروری امور اور مسائل کو اختصار کے ساتھ قلمبند کر دیا ہے۔ نیز اختلافی بحثوں اور مسائل سے پرہیز

کر کے صرف متفق علیہ مسائل کو ضروری اختصار کے ساتھ شاملِ کتاب کیا گیا ہے اور کسی دوسرے طریقۂ طب کے ساتھ خواہ مخواہ الجھنے یا متعصبانہ روش کی ہرگز کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ میرے خیال میں یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ طبِ جدید یعنی ایلوپیتھی دراصل طب یونانی کا نہایت ہونہار اور ترقی یافتہ فرزند ہے۔ اگر طبِّ یونانی والے ایلوپیتھی سے منافرت اور نفرت و تعصب رکھیں تو گویا خود اپنی ہی نسل کا خون کر رہے ہیں اور اگر ایلوپیتھی والے طب یونانی سے کسی قسم کا بغض و حسد یا تعصب اور کینہ رکھیں تو گویا یہ ترقی اور جوانی کی مستی میں اپنی ہی ماں سے جس کی کوکھ سے کہ جنم لیا ہے۔ دشمنی اور نفرت کرنے کے برابر ہوگا۔

بہرحال فن کسی کی میراث نہیں۔ جو جتنی کاوش اور جدوجہد کریگا اتنا ہی اس کو ترقی دے گا۔ ضرورت ہے کہ اطبا علم کو حاصل کریں اور اس فن شریف کو زندہ و پائندہ رکھنے کے لئے متفق ہو کر اس کے شایانِ شان کوشش کریں۔ ورنہ وہ دن دور نہیں کہ ایران و عراق کی مانند یہ فن یہاں بھی قصہ پارینہ بن جائے۔

انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے۔ میری اس حقیر کوشش و پیشکش میں بے شمار غلطیاں ہوں گی۔ کیونکہ مجھے خود اپنی ہیچمدانی۔ بے عملی۔ بے علمی۔ ناتجربہ کاری اور فنی کم مائیگی کا اقرار و احساس ہے لہٰذا سب حضرات سے التجا ہے کہ اِس مجموعہ میں جو کچھ نیک، مفید اور باصواب نظر آئے اس کے بدلے میں میرے حق میں دعائے خیر فرمائیں اور جو سہو اور غلط نظر میں آئے اُس سے درگذر فرما کر اپنی عالی ظرفی کا ثبوت دیں اور جن ضروری اصلاحات کی ضرورت محسوس فرمائیں اُن سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعتوں میں حتی الامکان ہر قسم

کی کمی کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ بہرحال۔

تیری رحمت سے الٰہی پائیں یہ رنگِ قبول
پھول جو میں نے چنے ہیں اُنکے داماں کے لئے

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ جو بندوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ اس مقولے کے تحت یہ بڑی ناشکری اور قدر ناشناسی ہوگی۔ اگر میں ایک ایسے دوست اور مردم شناس کا دلی شکریہ کے ساتھ ذکر نہ کروں جنکی راہنمائی کی وجہ سے میں سینکڑوں روپے کے نقصان سے بھی بچا اور اس کتاب کی تکمیل میں بھی بڑی مدد ملی۔

یہ عالی جناب سیٹھ سردار ایم صرّاف صاحب مالک یونین بک اسٹال ہیں جو کہ ایک خاندانی لکھ پتی، سرمایہ دار اور رئیس ہیں۔ لیکن ایسے سرمایہ دار ہیں جو اپنے سرمایہ اور دولت اور تجربہ کو اللہ تعالےٰ کی امانت سمجھتے ہیں اور یہ ایمان رکھتے ہیں کہ سرمایہ اور دولت کا مطلب یہ ہے کہ اس سے مخلوقِ خدا کو فائدہ پہونچے اور وہ اس مقصد کے لئے سرگرم کوشش کرتا رہے۔

چنانچہ اس خاموش طریقے پر اللہ تعالےٰ کی مخلوق کے کام آنے والے نوجوان کے سرمایہ سے تقریباً دو سو ضرورت مند اصحاب مختلف کاروبار چلا رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ دو سو خاندانوں کو رزق پہونچانے کا ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اس نیک نیت نوجوان رئیس کو بنا رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو مزید نیک کام کرنے کے لئے عمر، صحت، ایمان و عمل صالح اور دولت و اقبال میں برکت عطا فرمائے (آمین) اللہ تعالےٰ ہمارے دوسرے سرمایہ داروں

کو بھی اس خاموش خادم خلق کے نمونے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

(آمین)

جناب مولوی میر محبوب علی صاحب حیدر آبادی سلمہٗ نے بھی اپنے قیمتی وقت کی قربانی فرما کر اس کتاب کی تکمیل کے سلسلے میں کافی حصہ لیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ ۔

ماہِ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۸ھ مطابق مارچ سنہ ۱۹۵۹ء میں توفیق خداوندی سے اس تالیف کی تکمیل ہوئی وما توفیقی الا باللہ۔

محمد یعقوب علی خان جنجوعہ ولد
مرحوم و مغفور حکیم محمد عبداللہ خان جنجوعہ رح
کراچی (پاکستان)

کتب خانہ طیب

طبِ یونانی کی
مختصر تاریخ

خلاصہ تاریخ :۔ بقراط نے علم طب کی تنظیم کی۔ جالینوس نے اس میں جان ڈالی۔ رازی نے اس کو جمع کیا اور بوعلی سینا نے اسے کامل بنا دیا۔ ان چاروں کو طب کے ارکان اربعہ کہا جاتا ہے۔

◆

یونان کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حکیم اسقلیبوس یونانی نے جو غالباً حضرت ادریس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے شاگرد تھے۔ سب سے پہلے علم طب کی بنیاد رکھی۔ ان کی موت کے بعد شفا بخشنے والا دیوتا کی حیثیت سے ان کے نام کے مندر بنا کر انکی پوجا کی جاتی تھی۔ ان کی پشت میں بڑے بڑے حکیم پیدا ہوئے۔ حکیم بقراط بھی ان ہی کی اٹھارویں یا انیسویں نسل میں سے ہوئے ہیں۔ حکیم بقراط حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے تقریباً ۴۰۰ سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ اوّل اوّل حکیم بقراط نے ہی طب کو ایک باقاعدہ علم اور فن کی حیثیت دے کر اس پر مختلف کتابیں لکھیں اور اس کے فیض کو عام کر دیا۔ خلطوں وغیرہ کی دریافت بھی اسی نے کی۔ بقراط کے بعد حکیم ارسطو نے طب کو ترقی بخشی اور اسکے اصولوں پر کتابیں لکھیں۔ ارسطو کے بعد حکیم ڈلیکوریڈس یونانی نے علم الادویہ کو باقاعدہ فن کی شکل دی۔ ان کے بعد

حکیم جالینوس یونانی نے طب کے ہر شعبہ میں تحقیقات کر کے اس کو حیرت انگیز ترقی دی۔ اس نے علم تشریح الاعضا۔ منافع الاعضا اور قرابادین یعنی فارماکوپیا پر کتابیں لکھیں۔ علم جراحت میں زبردست تحقیقات کیں۔ یہ حکیم سنہ ۹۰ء یا سنہ ۹۵ء میں پیدا ہوا۔ موجودہ طب یونانی اور ایلوپیتھی وغیرہ کی بنیادیں اسی حکیم کی یادگار ہیں۔ رومیوں نے اپنی عظیم الشان سلطنت میں اسی طب یونانی کو رائج رکھا۔ ان کے زوال کے بعد جب حکومتِ عالم مسلمانوں کے ہاتھ میں آئی تو انہوں نے طب یونانی کے تمام علوم کو عربی زبان میں ترجمہ کر ڈالا اور ہر ملک کے طریق علاج میں سے بہترین اصولوں اور چیزوں کو لے کر طب کی ترقی کو عروج تک پہنچا دیا اور اس طب کا ڈنکا اسپین وبغداد سے لے کر چین وہندوستان تک بجنے لگا۔ اس دور میں بڑے بڑے نامور حکیم طبیب جراح (سرجن) اور کیمیا داں وغیرہ پیدا ہوئے ہیں۔ جن کو بلا شبہ طب جدید کے آبا واجداد اور سرچشمے کہا جا سکتا ہے۔ ان میں حنین بن اسحٰق۔ ابو یوسف۔ جرجیس۔ بختیشوع۔ جبریل۔ علی بن حسین۔ ابونصر فارابی۔ شیخ سدید۔ جابر بن حیان زہراوی (مصنف التصریف) محمد بن زکریا رازی (مصنف حاوی کبیر) شیخ الرئیس بوعلی سینا (مصنف قانون) اور علی بن عباس (مصنف کامل الصناعۃ) لازوال شہرت اور کام کے طبیب ہوئے ہیں۔ ان کی کتابوں کو یورپ کی اکثر زبانوں میں ترجمہ کر کے صدیوں تک وہاں کی یونیورسٹیوں میں بطور نصاب پڑھایا جاتا رہا ہے۔ بعد کے دور میں حکیم محمد اکبر ارزانی۔ حکیم شریف خان۔ حکیم اعظم خان اور مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب نہایت بلند پایہ طبیب ہوئے ہیں۔ مسیح الملک حکیم اجمل خان مرحوم کی دریافت شدہ دوا چھوٹی چندن پر

سرپا اجملین کلورائیڈ کے نام سے پاکستان اور یورپ میں نہایت کامیاب تجربات ہو رہے ہیں۔

ادھر تو طب یونانی اور حکیم اجمل خانؒ مرحوم کی عظمت کا ڈنکا یورپ تک میں بج رہا ہے اور ادھر آجکل پاکستان میں بعض خود پسند اور مفاد پرست لوگ طب یونانی کے لباس میں حکیم اجمل خانؒ صاحب کی طب یونانی کی ترقی کے لئے چالیس سالہ جدوجہد کو خاک میں ملانے پر تلے ہوئے ہیں اور آپس کی نااتفاقی سے اس فن شریف کو تباہ کرنے والی حرکات کر رہے ہیں۔

سعدی از دست خویشتن فریاد

پاکستان میں رہنے والے کروڑوں افراد کے مزاج سے موافقت رکھنے والا طب یونانی کا یہ فن خود بعض مفاد پرست طبیبوں کے مزاج کے موافق نہیں آ رہا جس کی وجہ سے حکومت بھی اس کی سرپرستی سے غافل اور لاپرواہ ہوتی نظر آ رہی ہے۔ کاش حکومت طب یونانی کی اہمیت اور عظمت پر غور کرے اور غوغا کرنے والوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔ صرف طب یونانی کی سرپرستی اور تنظیم سے ہی پاکستانی عوام کی صحت کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

فہرست مضامین

مضمون

انتساب۔ پیش لفظ، ومختصر تاریخ
طب از صفحہ ۳ تا صفحہ ۱۱
طب کی تعریف۔ قسمیں۔ طب علمی یا نظری
امور طبعیہ۔ ارکان مزاج۔ اخلاط۔ اعضا
ارواح۔ قویٰ۔ افعال از ص۱۲ تا ص۳۶

بدن کے حالات

صحت۔ مرض۔ قسمیں۔ تسمیہ امراض۔ مرض
اور عرض۔ از ص۳۷ تا ص۴۳۔

اسباب ستہ ضروریہ

پانی اور غذا۔ نوم ویقظہ۔ استفراغ واحتباس
حرکت وسکون۔ حرکت وسکون نفسانی از ص۴۴ تا ص۵۲

طب علمی کا چوتھا جزو

علامات قسمیں۔ عارضی مزاج کی علامات۔ اصلی
مزاج۔ خواب۔ از ص۵۳ تا ص۵۹

نبض

مختلف بیماریوں میں نبض۔ صحت کی نبض قارو
براز (پاخانہ) از ص۶۰ تا ص۶۷

طب عملی

دوا کے درجے۔ علاج بالضد۔ دواؤں کے استعمال
کے اصول۔ مرض کے درجے کس عمر میں کتنی دوا
دینی چاہیے۔ ضروری اشارے۔ بیماری پیدا ہونے کی
علامتیں۔ بیماری لوٹ آنے کی علامتیں۔ مرض
لمبا ہونے کی نشانیاں۔ مسہل کے بعد بدن کے پاک
ہونے کی نشانیاں۔ بیماری کی نیک و اچھی نشانیاں
بری اور ردی نشانیاں۔ موت کی نشانیاں۔
از ص۶۸ تا ص۸۸

کونڈے میں سمندر

ضروری نوٹ۔ استفراغ کے اصول۔ قوانین۔
استفراغ کی ہدایت۔ مسہل کے فوائد۔ قسمیں
از ص۸۹ تا ص۱۰۳

نضج

ہر خلط کے نضج پانے کی مدت۔ معدلات۔

منضجات۔ مسہلات۔ مسہل دوائیں۔ خون کو اعتدال پہ لانے والا نسخہ۔ گرم و سرد بیماریوں میں مشترکہ فائدہ مند دوائیں۔ گرم مرضوں میں مفید دوائیں۔ سرد بیماریوں میں مفید دوائیں نسخے۔ از ص۱۰۳ تا ص۱۲۱

طبے بہ کتاب اندر

عملی مطلب

سر و دماغ

ضروری تشریح۔ صداع (درد سر) صلع دردکی سقیقہ عصابہ۔ سرسام۔ صرع (مرگی) اختناق الرحم اور مرگی میں فرق۔ سدر دوار۔ نسیان۔ سبات سہر۔ مالیخولیا۔ اصلی اور نقلی پاگل پن میں فرق۔ فالج و لقوہ۔ کابوس۔ رعشہ۔ تشنج۔ کزاز۔ تمدد۔ زکام و نزلہ۔ مختصرات سکتہ۔ سکتہ والے اور مرے میں فرق مرکب دوائیں از ص۱۲۲ تا ص۱۶۵

آنکھ

سات پردے۔ تین رطوبتیں۔ بیماریاں اور علاج رمد (آشوب) جرب الاجفان (ککرے دروہے) بیاض چشم (پھولا) عشا (اندھراتا) غرب (ناسور) پڑبال۔ سلاق (باہمنی) طرفہ۔ ظفرہ (ناخونہ) سبل۔ خارش۔ دمعہ (ڈھلکا) ضرب العین۔ موتیا بند۔ ضعف بصر۔ نکتہ۔ موتیابند کی تشخیص و تجویز اور فرق۔ از ص۱۶۵ تا ص۱۹۰

کان

مختصر تشریح۔ بیماریاں۔ کان کا درد۔ پیپ۔ کیڑے کا گھسنا۔ آوازیں سیٹیاں وغیرہ۔ بہرا پن۔ از ص۱۹۰ تا ص۱۹۴

ناک

مختصر تشریح۔ بیماریاں۔ رعاف (نکسیر) زخم خشکی چھڑے گرنا۔ بدبو۔ عطاس (چھینکیں) خشم (سونگھنے میں نقص) وقر (سونگھنے کی قوت کا جاتے رہنا)

از ص۱۹۵ تا ص۲۰۰

منہ۔ دانت۔ حلق

مختصر تشریح۔ منہ۔ زبان۔ دانت۔ مسوڑھے اور گلے وغیرہ کی بیماریاں۔ عام اصول۔ ہونٹ پھٹنا۔ (ترقیدگی) التہاب فم (منہ کی سوزش) قلاع (چھالے) لثہ دامیہ۔ (گوشت خورہ) وجع السن (دانت کا درد)

ورم الشفت (ہونٹ کا ورم) ورم اللسان (زبان کا ورم) سیلانِ لعاب (رال آنا) بحۃ الصوت (آواز بیٹھنا) خناق۔ لوزتین کا ورم (ٹانسلز گلے پڑنا)

از ص۲۰۵ تا ص۲۱۱

نرخرہ

ہوا کی نالی۔ سینہ۔ غذا کی نالی پھیپھڑے تشریح و علاج وغیرہ۔ نفث الدم۔ ضیق النفس۔ کھانسی۔ سل۔ سرطان کو جلانا۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ (نمونیہ)

از ص۲۱۲ تا ص۲۳۸

دل

تشریح۔ امراض۔ علاج وغیرہ خفقان ضعفِ قلب۔ غشی۔ غشی اور بے ہوشی میں فرق۔

از ص۲۳۹ تا ص۲۴۸

معدہ

تشریح۔ امراض۔ علاج وغیرہ۔ نسخہ پیٹ خلل۔ بھوک کی کمی۔ ضروری باتیں۔ ہیضہ۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ وجع الفؤاد (کوڑی کا درد) درد معدہ۔ ہچکی۔ بھوک کی کمی۔ پیاس کی شدت۔ پیٹ کا پھولنا۔ قے۔

از ص۲۴۹ تا ص۲۶۷

جگر - پتہ - تلی

ضروری باتیں۔ جلودھر۔ یرقان۔ درد جگر۔ ضعف جگر۔

از ص۲۶۸ تا ص۲۹۴

امعاء۔ آنتیں

تشریح۔ آنتوں اور پاخانے کے مقام کے امراض۔ مستند طریق علاج۔ پیچش۔ دست۔ سنگرہنی۔ قبض۔ آنتوں کے کیڑے۔ چنونے۔ کانچ۔ بواسیر۔ قولنج۔ بادگولہ۔ تلی کا بڑھ جانا۔

از ص۲۹۴ تا ص۳۲۲

گردہ - مثانہ

گردہ۔ مثانہ۔ تشریح۔ ضروری باتیں۔ گردہ و مثانہ کی ریت اور پتھری

گردہ کا درد۔ ذیابیطس۔ سوزاک۔
از ص ۳۲۳ تا ص ۳۳۶

مردوں کی خاص بیماریاں
ضروری باتیں۔ مفرد و مرکب دوائیں نامردی۔ جریان۔ سرعت انزال۔ احتلام
از ص ۳۳۶ تا ص ۳۵۱

عورتوں کی خاص بیماریاں
تشریح۔ خون حیض۔ علاج۔ ضروری باتیں۔ بانجھ پن۔ رحم کی خارش۔ استقاط سیلان الرحم۔ ورم رحم۔ زخم۔ رحم کا باہر آنا۔ اٹھرا۔ پرسوت۔ نفاس۔ انقباض الرحم بلاگولہ کثرت الطمث۔ حیض کا بند ہونا۔ ورم پستان۔ دودھ کی کمی۔
از ص ۳۵۲ تا ص ۳۸۸

بچوں کی عام بیماریاں
ضروری باتیں۔ غذا۔ دودھ کے اوقات علاج۔ ڈبہ اطفال۔ سوکھا۔ مسان۔ مرگی دست۔ پھنسیاں۔ چھنے کا پانی بنانے کا طریقہ۔
از ص ۳۸۹ تا ص ۴۰۳

حمیات (بخار)
علاج۔ ضروری باتیں۔ بلغمی بخار۔ سونوخس مطبقہ۔ صفراوی بخار۔ بلغمی بخار۔ سوداوی بخار۔ مرکب بخار۔ تپ دق۔ حمی مرداریدی (ٹائیفائڈ) خسرہ۔ چیچک۔ موسمی بخار وغیرہ۔
از ص ۴۰۳ تا ص ۴۲۴

امراض خبیثہ
آتشک۔ جذام۔ برص۔ داد۔ چنبل۔ چھپاکی۔ ماشرا۔ آگ سے جلنا۔ خارش تر۔ لو لگنا۔ طاعون۔ پھوڑے پھنسیاں۔ خنازیر۔ جوڑوں کی بیماریاں۔ نقرس۔ وجع المفاصل۔ عرق النساء زہر اور زہریلے جانور۔ دھاتورہ۔ سنکھیا سانپ۔ بھڑ۔ بچھو۔ دیوانے کتے کا کاٹنا۔ مٹی کا تیل۔ بحران۔
از ص ۴۲۶ تا ص ۴۵۵

طبی لغات واوزان وغیرہ
از ص ۴۵۸ تا ص ۴۸۰

وزن۔ مختلف عمروں میں سانس کی تعداد۔ انسانی بدن کی ہڈیوں کی جملہ تعداد۔
از ص ۴۸۰ تا ص ۴۸۱

امتحانی سوالات
مع حل
از ص ۴۸۲ تا ص ۵۰۳

☆

صحت نامہ

کتاب طبِ یونانی"

غلط	نمبر صفحہ	نمبر سطر	صحیح	غلط	نمبر صفحہ	نمبر سطر	صحیح
نحن نسئَلُ	۱۷	۴	نُسْئَلُ	منغج	۹۷	۱۱	منضج
اَنَ یَعفُو	〃	۵	اَنْ یَعْفُوْ	انفاج	۱۰۴	۲	انضاج
جاریالیس	۲۲	۱۳	جاریالبس	زردی	۱۰۶	۲	زردی مائل
بلغم عامض	۲۶	۱	بلغم حامض	سوداکے مائل	〃	۳	سودا کے
قوت لاہسہ	۳۵	۱۱	قوت لامسہ	ملکی	۱۰۳	۱۸	ہلکی
اوائے	۳۶	۹	اُسے	زندہ	۱۳۶	۱۸	تازہ تازہ
کی	۴۲	۲	کے	ینونی مرض	۱۴۵	۳	بدنی مرض
تصہ	۵۶	۱۳	قصہ	ترمد	۱۷۷	۱۴	رمد
روادعات	۷۹	۱۷	روادِعات	نکلوادیتا ہے	۲۰۵	۴	نکلوادیتا ہے
گرم... طبیعت	۸۳	۱۳	گرم موسم میں اور گرم طبیعت	صفحہ ۲۳۲ صفحہ ۲۳۱			صفحہ ۲۳۱ صفحہ ۲۳۲
				سنگ یشب	۲۴۳	۳	سنگ یشب
				خفقان باریہ	۲۴۴	۱۸	خفقان بارد
				تخم بازی	۲۵۳	۱۹	تخم خبازی
				معدہ کے معدہ	۲۶۷	۱۳	معدے کے منہ
				آجاتا اِ ہے	۲۸۸	۱۷	آجاتا ہے
				کھاتا ہے	۲۹۷	۱۲	کھلتا ہے
				غبی	۳۱۴	۸	عنبی
				غب	〃	〃	عنب
نقخ	۸۰	۲ دوم	نفخ	حرقۃ البول	۳۳۴	۱ و ۲	حرقتہ البول

نوٹ:- غلطی سے قریباً ہر جگہ لفظ نفخ انضاج اور منضج وغیرہ میں قریباً ہر جگہ لفظ 'ض' کی جگہ لفظ 'ف' لکھا گیا ہے جو غلط ہے۔ اس لئے کتاب میں جہاں جہاں یہ لفظ آیا ہے اسے 'ض' سے پڑھا جائے۔ اسی طرح بنفشہ میں 'ف' کی جگہ اکثر "قاف" لکھا ہے اس میں 'ف' صحیح ہے مثلاً

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَحَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ نحن نسئل اللّٰہ التوفیق والعصمۃ ونلتمس من الاصدقاءنا واحبابنا اَنْ یعفو الذلل ویسد الخلل ط۔

طب کس علم کو کہتے ہیں:۔ طب اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے انسان کے بدن کی صحت وتندرستی کا، خرابی اور بیماری کا حال معلوم کیا جاتا ہے

علم طب کے غرض وغایت اور مقاصد:۔ علم طب کی غرض وغایت اور مقصود یہ ہے کہ بدن کی صحت اور تندرستی کی حفاظت اور دیکھ بھال کی جائے اور اگر بدن میں تکلیف یا بیماری ہو تو اس بیماری کو دور کرنے کی کوشش کیجائے۔

طب کی تقسیم

علم طب کی دو قسمیں یا حصے ہیں:۔ (۱) علمی یا نظری۔ (۲) عملی۔

(۱) علمی یا نظری طب اُسے کہتے ہیں جس میں دلیل اور تحقیق کے ساتھ اور اصولی طور پر بحث کر کے یہ معلوم اور ثابت کیا جائے کہ صحت کیا چیز ہے اور بیماری کیا چیز ہے اور کیوں اور کیسے پیدا ہوتی ہے۔

(۲) عملی طب اُسے کہا جاتا ہے جس کا تعلق عمل سے ہو۔ مثلاً صحت کو کن چیزوں سے قائم رکھا جائے۔ بیماری ہو تو اُس میں علاج کس طرح کرنا چاہیئے کون سی دوائیں اور کس ترکیب سے دینی چاہئیں اور جراحی یا آپریشن سے مرض کس طریقہ سے دور کیا جائے وغیرہ۔

علمی طب کا ڈاکٹری نام پرنسپلز آف میڈیسن ہے۔

(PRINCIPLES OF MEDICINE)

اور عملی طب کو پریکٹس آف میڈیسن۔

(PRACTICE OF MEDICINE) کہتے ہیں۔

علمی اور نظری طب سے متعلق بحثیں

امور طبیعیہ :۔ امور طبیعیہ اُن امور یا اجزاء کا نام ہے جن سے انسانی بدن قائم ہے۔ اور قائم رہنا اِن پر موقوف ہے۔ اگر ان میں سے ایک اَمر یا جُز بھی کم یا ختم اور موقوف و معدوم ہو جائے تو انسانی بدن کا وجود بھی قائم اور باقی نہیں رہ سکتا۔

یہ امور طبیعیہ تعداد میں سات ہیں۔

(۱)۔ (رکن کی جمع) ارکان (۲)۔ (مزاج کی جمع) امزجہ۔ (۳)۔ (خلط کی جمع) اخلاط۔ (۴)۔ (عضو کی جمع) اعضاء۔ (۵)۔ (روح کی جمع) ارواح۔ (۶)۔ (قوت کی جمع) قویٰ۔ (۷)۔ (فعل کی جمع) افعال۔

امورِ طبیعیہ کی تعریف و تفصیل

(۱) ارکان :- ارکان کو عناصر یا عناصر اربعہ بھی کہتے ہیں :-

ارکان یا عناصر چار ایسے مفرد (بسیط) اجزاء اور بنیادی حصے ہیں جن سے حیوانات۔ نباتات اور جمادات کی ہر شئے کا وجود بنا ہوا ہے۔ بسیط یعنی مفرد اس لئے کہتے ہیں کہ جب کسی بدن کے ایک ایک حصے اور ترکیب کو علیحدہ علیحدہ اور الگ الگ تقسیم و تجزیہ انالائزر (ANALYSE) کیا جائے۔ یہ تحقیق کرنے کے لئے کہ یہ بدن یا جسم کن کن اجزاء سے بنا ہے۔ تو سب سے آخر میں جو چیز رہ جائے گی وہ صرف یہی چار ارکان یعنی آگ۔ پانی۔ مٹی اور ہوا رہ جائیں گے۔ ان کا مزید تجزیہ یا تقسیم کرنا ناممکن ہوگا۔ اور یہ کسی چیز کا مرکب نہیں ثابت ہوں گے۔ بلکہ ہر چیز کا مرکب ان کے ملنے سے بنے گا۔ اگرچہ موجودہ سائنس اور ڈاکٹری آگ۔ پانی۔ مٹی اور ہوا کو بسیط یعنی مفرد نہیں مانتے لیکن یہ محض تقسیم در تقسیم کا چکر ہے۔ چاہے آگ۔ پانی اور ہوا میں آکسیجن، ہائیڈروجن، نائیٹروجن اور دیگر لطیف گیسیں ہر روز نکال کر دکھائی جائیں اور مٹی میں سے لاکھوں قسم کی ملاوٹوں کو الگ کر کے دکھایا جائے۔ بالآخر سب سے اخیر میں ضرور کوئی نہ کوئی مرحلہ ایسا آجاتا ہے اور کوئی نہ کوئی چیز ضرور ایسی رہ جاتی ہے جس کا الگ الگ کرنا اور تقسیم کر کے دکھانا یا کسی اور چیز کا اس کی ترکیب میں شامل ہونا ثابت کرنا قطعی ناممکن ہو جاتا ہے یہی وہ مقام ہے جہاں پر قدیم سائنس اور طب ان کو مفرد (بسیط) اور ناقابلِ

تقسیم اور ترکیب و ملاوٹ سے پاک اور عاری سمجھتی ہے۔

ارکان تعداد اور گنتی میں چار ہیں :- (۱) آگ (۲) پانی (۳) مٹی (۴) ہوا۔ آگ گرم و خشک ہے۔ پانی سرد تر ہے۔ مٹی سرد خشک ہے اور ہوا گرم تر ہے۔

(۲) امزجہ :- (مزاج کی جمع ہے)۔ مزاج عام فہم لفظوں میں ملنے کو کہتے ہیں۔ یہ تو ثابت ہے کہ ہر بدن اور ہر چیز چار ارکان یا عناصر یعنی آگ، پانی، مٹی اور ہوا سے مل کر بنی ہے۔ جب یہ چاروں ارکان کسی بدن یا شئے کے بنتے وقت چھوٹے چھوٹے ہو کر ایک دوسرے میں ملتے اور سموتے ہیں تو ان کی اپنی اپنی تاثیریں بھی ایک دوسرے سے ملتی اور ایک دوسرے پر چھا جانے کی کوشش کرتی ہیں۔ بقول ؎

آگ سے پانی میں بجھتے وقت اٹھتی ہے صدا

اور جب یہ جد و جہد اور باہمی کشمکش اور جنگ آخر کسی نتیجہ اور ٹھہراؤ پر پہونچتے ہیں۔ یعنی آگ کی گرمی خشکی پانی کی سردی تری سے مصروف جنگ ہو جاتی ہے۔ ہوا کی گرمی تری مٹی کی سردی خشکی سے برسر پیکار ہو جاتی ہے۔ اور کچھ دیر بعد سب ارکان اربعہ بھی ٹوٹ پھوٹ کر یک جان ہو کر کسی شئے کا بدن بن جاتے ہیں۔ یعنی ایک نئی شکل میں وجود پا جاتے ہیں تو ان کی تاثیریں بھی آپس میں لڑ لڑا کر اور ٹوٹ پھوٹ کر ایک نئی تاثیر کو جنم دیتی ہیں۔ تو اس نئی تاثیر کو کیفیت یا مزاج کہتے ہیں۔

مزاج کی قسمیں :۔ مزاج کی دو قسمیں ہیں : (۱) معتدل۔ (۲) غیر معتدل۔ غیر معتدل کی پھر آٹھ قسمیں ہیں۔ یعنی چار غیر معتدل مفرد کی اور چار غیر معتدل مرکب کی۔ چنانچہ اس لحاظ سے مزاج کی جملہ نو قسمیں بن جاتی ہیں۔

مزاج معتدل :۔ مزاج معتدل دراصل اُسے کہنا چاہیئے جس میں ساری قوتیں اور تاثیریں یعنی گرمی۔ سردی خشکی اور تری برابر برابر ہوں لیکن ایسے معتدل مزاج کا وجود ناممکن ہے۔ طبی نقطۂ نظر سے یہاں معتدل مزاج کا مطلب یہ ہے کہ قدرت نے جس نوع یا صنف یا شئے یا عضو کو جس کے افعال اور نوع اور جنس کے لحاظ سے جو جو مزاج عطا کیا ہو۔ وہ اُس کا مزاج معتدل ہوگا۔ خواہ اُس میں گرمی زیادہ ہو یا سردی یا خشکی زیادہ ہو یا تری۔

مثلاً شیر کو گرم مزاج بخشا گیا ہے اور آدمی کو اس سے بہت کم گرم مزاج عطا کیا ہے۔ سنکھیے کو چوتھے درجہ میں گرم اور خشک مزاج بخشا گیا ہے اور گلِ نیلوفر وغیرہ کو سرد تر مزاج دیا گیا ہے۔ اِس طرح کی قدرتی تقسیم کو تقسیم میں انصاف یا اعتدال کہنا پڑے گا بقول ؎

قسمت کیا سب کو ہی قسّامِ ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

شیر میں مزاج کی گرمی ہی اُس کا مزاجِ معتدل ہے۔ اگر شیر کو آدمی کے مزاج کی گرمی عطا کر دی جائے تو شیر شیر نہ رہے گا اور اگر آدمی کے مزاج میں شیر کی گرمی بھر دی جائے تو آدمی آدمی نہ رہے گا اس کا مزاج بالکل غیر معتدل ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر سنکھیے کی انتہائی درجہ کی مہلک گرمی

خشکی کو نیلوفر کی سردی تری دے دی جائے تو وہ سنکھیا نہ رہے گا اُس کا مزاج غیر معتدل ہو جائے گا۔ اسی طرح آنکھ کا مزاج دل اور جگر کی مانند گرم ہو جائے تو غیر معتدل ہو جائے گا۔ لہٰذا قدرت نے جس نوع یا قسم یا جنس اور عضو کو جو مزاج بخشتا ہے اُس کے لئے اسی کو مزاجِ معتدل کہا جائیگا۔

غیر معتدل مزاج کی اَقسام :۔ یعنی سوءِ مزاج بسیط یا مفرد کی قسمیں:

(۱) غیر معتدل مفرد (۲) غیر معتدل مرکب۔

غیر معتدل مفرد کی چار قسمیں ہیں: (۱) گرم غیر معتدل مفرد (۲) سرد غیر معتدل مفرد۔ (۳) تر غیر معتدل مفرد۔ (۴) خشک غیر معتدل مفرد۔

غیر معتدل مُرکّب کی قسمیں :

مفرد جس میں صرف ایک تاثیر بڑھ جائے۔

(سوءِ مزاج کی مرکب قسمیں)

مزاج غیر معتدل مرکب کی چار قسمیں ہیں۔ یعنی ایسا مزاج جس میں اس مزاج کی مناسب تاثیر سے کم یا زیادہ ایک سے زائد تاثیریں بڑھی یا گھٹی ہوئی ہوں :۔

(۱) غیر معتدل مرکب حار یابس یعنی گرم و خشک جس میں گرمی و خشکی دونوں ضرورت سے زائد ہوں۔ اسی طرح

(۲) غیر معتدل مرکب گرم تر (۳) غیر معتدل مرکب سرد تر

(۴) غیر معتدل مرکب سرد خشک۔

(نوٹ) سب مخلوقات میں معتدل مزاج انسان کو ملا ہے عمر کے لحاظ سے جوان زیادہ معتدل مزاج ہوتے ہیں۔ بچوں میں

60658

تری زیادہ ہوتی ہے اور بوڑھے آدمیوں میں خشکی اور سردی مزاج پر غالب ہوتی ہے۔

بدن کے اعضاء میں کلمے کی انگلی کے سرے کی کھال کا مزاج معتدل ہوتا ہے۔ بدن میں سب سے گرم مزاج دل کا ہوتا ہے۔ اور سب سے سرد بال اور ہڈی کا مزاج ہوتا ہے۔ اور خشک بھی سب سے زیادہ بال اور ہڈی کا مزاج ہے۔ سب سے زیادہ تری سمین یعنی پتلی چربی میں ہوتی ہے۔

سوء مزاج یا غیر معتدل مزاج کی پھر دو قسمیں ہیں:-

(۱) سادہ یا ساذج سوء مزاج (۲) مادّی سوء مزاج۔

سوء مزاج سادہ یا ساذج کا مطلب یہ ہے کہ کسی مادہ بدنی یا خلط میں تبدیلی یا کمی بیشی ہوئے بغیر صرف کوئی غیر معتدل کیفیت یا تاثیر پیدا ہو جائے۔ مثلاً آگ کے سامنے زیادہ بیٹھنے سے۔ دھوپ میں زیادہ چلنے سے یا برف وغیرہ کے بیرونی اثر وغیرہ سے گرمی یا سردی بڑھ جائے۔ سوء مزاج مادی کے یہ معنی ہیں کہ بدن کی خلطوں یا رطوبتوں میں کمی بیشی یا تبدیلی و تغیر اور جوش و خرابی آ جانے سے بدنِ انسان میں کوئی بُری یا غیر معتدل اور نقصان دہ کیفیت یا تاثیر پیدا ہو جائے۔ مثلاً خون میں یا صفرا میں جوش آ جائے یا بلغم سڑ کر گرمی پیدا ہو جائے یا صفرا اور سودا زیادہ بڑھ کر غیر مناسب گرمی یا سردی خشکی پیدا ہو جائے۔

اخلاط (خلط کی جمع ہے)

اخلاط امورِ طبیعیہ میں تیسرے نمبر پر ہیں۔

خلط کی تعریف:۔ خلط ایک تر اور بہنے والی چیز ہے۔ جو بدن کا جزو بننے کے لئے غذا کی سب سے پہلے بدلی ہوئی شکل و صورت ہے یعنی ہم جو غذا کھاتے ہیں وہ ہمارے منہ، معدہ، انتڑیوں اور جگر وغیرہ میں جاکر اپنی اصلی صورت کو چھوڑ کر جو نئی صورت اختیار کرتی ہے اور سیال یعنی بہنے والی اور تر بھی ہوتی ہے۔ خلط کہلاتی ہے۔

خلط کی مزید تشریح:۔ انسان جو غذا کھاتا ہے پہلے منہ میں چبانے سے کچھ تبدیلی اُس میں آجاتی ہے۔ پھر معدہ میں جاکر ہضم کا عمل شروع ہوتا ہے۔ جب آنتوں میں پہونچتی ہے وہاں بھی اُس پر ہضم کا عمل ہوتا ہے اِن تبدیلیوں سے اِس غذا کی شکل و صورت بدلتے بدلتے آشِ جو کی شکل کی ایک سفید اور گاڑھی سی چیز بن جاتی ہے۔ یہی چیز باریک باریک رگوں اور نالیوں کے راستے جن کو عروق ماساریقا کہا جاتا ہے جگر میں پہنچنا شروع کرتی ہے وہاں جگر میں ہضم کا فعل شروع ہوکر یہ چار مختلف حصوں اور شکلوں میں تبدیل ہوجاتی ہے اِن کو ہی چار خلطیں یا اخلاطِ اربعہ کہا جاتا ہے۔

اخلاط ۴ چار ہیں:۔ (۱) خون: یہ سب خلطوں میں افضل اور

ضروری مانا جاتا ہے۔ اِس کا مزاج گرم اور تر ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ یہی بدن کی پرورش کا کام دیتا ہے۔ دراصل زندگی کا سرچشمہ خون ہی ہے۔

خون کی قسمیں :- خون کی ۲ دو قسمیں ہیں۔ (۱) طبعی خون : یہ گہرے چمکدار سُرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ کوئی بُو نہیں ہوتی۔ نہ زیادہ گاڑھا اور نہ ہی بہت زیادہ پتلا اور رقیق ہوتا ہے، مزہ اِس کا میٹھا ہوتا ہے۔

دوسری قسم غیر طبعی خون کہلاتی ہے۔ طبعی خون کے برعکس غیر طبعی خون کا رنگ بُو اور مزہ وغیرہ سب بُرے اور بگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ یا زیادہ پتلا ہوگا یا زیادہ گاڑھا۔

دوسری خلط بلغم کہلاتی ہے :- اِس خلط یعنی بلغم کی تاثیر سرد تر ہوتی ہے۔ جب بدن میں خون اور غذا کی کمی ہو جائے تو یہ خلط خون بن کر بدن کو غذا پہونچاتی ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ اعضا سے بدن کو تر رکھتی ہے۔ تاکہ حرکت اور رگڑ کی وجہ سے خشکی پیدا نہ ہونے پائے۔

بلغم کی بھی ۲ دو قسمیں ہیں :-

(۱) بلغم طبعی (۲) بلغم غیر طبعی۔

(۱) بلغم طبعی :- بلغم طبعی وہ ہوتا ہے جو آسانی سے خون میں تبدیل ہونے کی قابلیت رکھتا ہو۔

(۲) بلغم غیر طبعی :- وہ ہوتا ہے جس کی خوبیاں طبعی بلغم کے بالکل برعکس اور خلاف ہوں اور جو جلدی خون بننے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔

مزے کے لحاظ سے غیر طبعی بلغم کی ۴ چار قسمیں ہیں :-

(۱) بلغم حامض یعنی ترش بلغم جس کا مزاج سرد خشک ہوتا ہے۔

(۲) بلغم مالح یعنی نمکین بلغم یہ گرمی اور خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔

(۳) بلغم مسیخ یا بلغم تفہ یعنی پھیکا بلغم یہ بہت کچا بلغم ہوتا ہے اور سرد ہوتا ہے۔

(۴) بلغم عفص یعنی بکٹھا اور کسیلا بلغم اس کی تاثیر سرد خشک ہوتی ہے۔

قوام یعنی گاڑھا یا پتلا ہونے کے لحاظ سے بلغم غیر طبعی کی قسمیں

قوام کے لحاظ سے غیر طبعی بلغم کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) بلغم مائی یعنی پانی کی طرح پتلا بلغم۔ (۲) بلغم جصی جو چونے اور گچ کی طرح نہایت گاڑھا ہوتا ہے۔ (۳) بلغم مخاطی۔ یہ بلغم مخاط یعنی رینٹھ کی طرح کہیں زیادہ پتلا کہیں زیادہ گاڑھا یعنی مختلف قوام کا ہوتا ہے۔

تیسری خلط صفرا ہے :- اسے پت بھی کہتے ہیں۔ اس خلط کا مزاج گرم اور خشک ہوتا ہے۔ بدن میں اس کا یہ فعل ہے کہ یہ خون کو پتلا بنا کر باریک نالیوں اور رگوں میں گذرنے کے قابل بناتا رہتا ہے۔ نیز آنتوں وغیرہ پر گر کر فضلے اور پاخانے اور لیسدار بلغم اور رطوبتوں کو آنتوں سے باہر نکالنے میں مدد کرتا ہے۔

صفرا کی بھی دو قسمیں ہیں :-

(۱) طبعی (۲) غیر طبعی

صفرا طبعی :- اس کا رنگ شوخ سرخ اور زعفران کی مانند

زردی مائل ہوتا ہے۔ وزن بھی ہلکا اور لطیف ہوتا ہے۔ اس یں تیزی خوب ہوتی ہے۔

صفراء غیر طبعی :- اس کا رنگ۔ بُو۔ قوام اور وزن صفراء طبعی کے برعکس ور برخلاف ہوتے ہیں۔

صفراء غیر طبعی کی چار اقسام ہیں۔

(۱) صفرائے مُحیہ : یہ انڈے کی زردی کی مانند ہوتا ہے۔ اس میں غلیظ اور گاڑھا بلغم مل جاتا ہے۔

(۲) مِرّہ صفرا: اس میں پتلا اور رقیق بلغم مل جاتا ہے۔

(۳) صفرائے محترقہ : اس یں جلا ہوا سودا مل جاتا ہے۔

(۴) صفرائے کراثی یا صفرائے زنگاری یہ وہ غیر طبعی صفرا ہوتا ہے جو اپنی گرمی اور خشکی کی تیزی سے خود ہی جل جاتا ہے اور گندلنے کے رنگ جیسا سیاہ یا زنگار کے رنگ جیسا نیلا ہوجاتا ہے۔ یہ قسم سب سے زیادہ قاتل اور زہریلی ہوتی ہے۔

چوتھی خلط سودا ہے

سودا کا مزاج سرد خشک ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ یہ خون کو زیادہ پتلا نہیں ہونے دیتا۔ اور ہڈیوں وغیرہ کی غذا کا کام دیتا ہے۔ بھوک ور کھانے کی خواہش پیدا کرنے کے لئے معدہ کے منہ پر گرتا رہتا ہے۔

سودا کی بھی ۲ دو قسمیں ہیں: (۱) سودا طبعی (۲) سودا غیر طبعی

(۱) سوداطبعی دراصل خون کادرد۔ تہ لشین یاتلچھٹ اورگادہے۔

(۲) غیرطبعی: ہرخلط یعنی خون بلغم صفرا اور خود سودا کے جل جانے سے جوچیز پیدا ہوتی ہے۔ سودائے غیرطبعی بن جاتی ہے۔

اعضاء (عضو کی جمع ہے)

اعضار امورطبیعیہ میں چوتھے نمبر پر ہیں: عضو کے معنی ہیں انسان کے جسم کا ٹکڑا یا جزو یا حصہ۔

اعضار کی قسمیں: اعضار کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) اعضار مفرد (۲) اعضائے مرکب

عضو مفرد کا پورے کا جو نام ہوتا ہے وہی نام اُس کے چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کا ہوتا ہے۔ مثلاً پورے جسم کے گوشت کو بھی گوشت کہیں گے اور گوشت کے چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کو بھی گوشت کہتے ہیں۔ پوری ہڈی کو بھی ہڈی بولتے ہیں اور اس کے چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کو بھی ہڈی بولا جاتا ہے۔

اعضائے مفردہ یہ ہیں:۔ (۱) ہڈی۔ (۲) کری (غضروف) جیسے کان کی ہڈی اور چبائی جانے والی لچکدار ہڈی سی۔

(۳) رباط (LIGAMENTS) رسی نما ڈورے جن سے ہڈیوں کے سرے ایک دوسرے سے جکڑے اور بندھے ہوئے ہیں۔

(۴) اعصاب یعنی پٹھے۔ (۵) وتر (سفید موٹے ریشے جو مچھلی کے ساتھ لگے ہوئے ہوتے ہیں)۔ (۶) غشا یعنی جھلیاں اور چھیچھڑے وغیرہ

(۷) گوشت (۸) شحم یعنی موٹی چربی (۹) سمین یعنی پتلی جھاگ نما چربی جسے عام زبان میں رواز یا داج کہا جاتا ہے۔

(۱۰) شریانیں یعنی دل کی تڑپنے ادا چھلنے والی رگیں جن میں صاف خون بھرا رہتا ہے۔ (۱۱) وریدیں نیلی رگیں یا جگر کی رگیں جن میں غیر صاف شدہ خون آتا ہے۔ اِن دس اعضار میں سے صرف گوشت اور چربی علی الترتیب گاڑھے خون اد پانی وغیرہ سے بنتے ہیں۔ باقی کے آٹھ اعضار سب منی سے بنتے ہیں۔

اعضائے مرکب :۔ مثلاً عضلات یعنی مچھلیاں۔ آنکھ، چہرہ ہر ہاتھ، پاؤں، وغیرہ۔

اِن کی عام فہم پہچان یہ ہے کہ اس کے پورے حصّے کا جو نام ہے وہ اس کے سب حصّوں کا نام نہیں ہوگا۔ مثلاً چہرہ تو اس میں ناک، آنکھ، منہ اور ہونٹ سب شامل ہیں۔ سب کو ملا کر تو چہرہ کہا جاتا ہے لیکن اکیلی آنکھ، ہونٹ یا ناک کو چہرہ نہیں کہہ سکتے۔ حالانکہ یہ سبھی چہرے کے حصّے ہیں۔

اعضائے رئیسہ :۔ یہ بھی اعضائے مرکب میں سے ہیں۔ انسان کی زندگی کا قائم رہنا اِن پر موقوف ہے کیونکہ اِن ہی اعضار میں سے وہ قوتیں پیدا ہوتیں اور نکلتی ہیں جن کے بغیر انسان کا زندہ رہنا یا اس کی نسل کا آگے چلنا ناممکن ہے۔ شخص کی زندگی اور حیات کے قائم رہنے کے لحاظ سے یہ تین ہیں۔ (۱) دل۔ (۲) دماغ اور (۳) جگر ہیں۔

قلب یعنی دل میں جو قوتیں اور روحیں پیدا ہوتی ہیں جن پر انسانی

حیات موقوف ہے اُن کو شریانیں سارے بدن میں پہونچانے کی خدمت سرانجام دیتی ہیں۔ اسی طرح اعصاب یعنی پٹھے دماغ میں پیدا ہونے والی قوتوں اور روحوں کو تمام بدن میں پہونچانے کا کام کرتے ہیں اور وریدیں یعنی رگیں جگر کے کارخانے میں پیدا ہونے والی قوتوں اور روحوں کو بدن میں پہونچا کر زندگی بخشتی رہتی ہیں۔ فسبحان اللہ احسن الخالقین ۞

اگر انسان اپنے جسم کے نظام میں ہی غور کرے تو اللہ خالق کائنات کی معرفت حاصل کرنے اور کبریائی کو سمجھنے کے لئے کسی دوسری دلیل یا ثبوت کی حاجت نہیں ہے۔ فاعتبروا۔

اعضائے رئیسہ بلحاظ بقائے نسل :۔ انسانی نسل کو چلانے اور باقی رکھنے کے لئے اعضائے رئیسہ چار ہیں تین تو وہی مذکورہ بالا یعنی دل۔ دماغ اور جگر اور چوتھے دونوں خصیئے : یعنی اس طرح اعضائے رئیسہ چار ہوتے ہیں۔ دل۔ دماغ۔ جگر اور دونوں خصیئے (فوطے)

ارواح (روح کی جمع ہے)

ارواح امور طبیعیہ کی پانچویں قسم ہے

لغات میں روح کے معنی ہیں جان یا نفس ناطقہ کے۔ لیکن طب میں روح سے مراد وہ پاک و صاف اور لطیف ہلکا دھواں یا بخارات یا بھاپ کی طرح کی شئے ہے جو خلطوں سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسے نسیم۔ آکسیجن یا

نائٹروجن اور ضروری گیسیں۔ مثال کے طور پر روحیں یعنی ارواح اُن مختلف قوتوں کو جو دل ودماغ اور جگر میں پیدا ہوتی ہیں اُن کو پورے بدن میں جلدی جلدی پہونچانے کے لئے سواری کا کام دیتی ہیں جیسے انجن میں پٹرول سے پیدا شدہ لطیف گیس اس کے پرزوں کو حرکت کے لئے قوت پہنچاتی ہے۔

ارواح کی تین قسمیں ہیں :- (۱) روح حیوانی ۔ (۲) روح نفسانی۔ (۳) روح طبعی ۔

(۱) **روح حیوانی** :- یہ دل میں پیدا ہوتی ہے اور شریانوں کے ذریعے سے خون کے ساتھ بدن کے تمام حصّوں کو وہ قوتیں پہنچاتی رہتی ہے جو دل میں پیدا ہوتی ہیں۔

(۲) **روح نفسانی** :- اِس کا مقام اور مسکن دماغ ہے۔ جو قوتیں دماغ میں پیدا ہوتی ہیں یہ روح اُن کو اعصاب یعنی پٹھوں کے راستے حس و حرکت پیدا کرنے کے لئے پہنچاتی رہتی ہے۔

(۳) **روح طبعی** :- روح طبعی کا گھر اور مرکز جگر ہے۔ جگر کی اُن قوتوں کو جو بدن کے نشو ونما اور پرورش پانے کے لئے پیدا ہوتی ہیں یہ روح وریدوں یعنی رگوں کے راستے تمام جسم میں تقسیم کرتی رہتی ہے۔

قویٰ (قوت کی جمع ہے) قوا پڑھا جاتا ہے

قویٰ امور طبیعیہ کی چھٹی قسم ہے

قویٰ کی تین قسمیں ہیں :- (۱) قوتِ طبعی (۲) قوتِ نفسانی۔

(۳) قوتِ حیوانی۔

قوتِ طبعی :- قوت طبعی اُس قوت کو کہا جاتا ہے جو غذا اور منی کے اندر اثر اور عمل کر کے غذا اور منی میں وہ جوہر اور طاقتیں پیدا کر دے جس سے انسان کی حیات اور زندگی قائم رہے اور اولاد کا سلسلہ شروع ہو کر نسل بھی چلنے لگے۔

انسان کی زندگی اور حیات کو قائم اور موجود رکھنے کے لحاظ سے قوتِ طبعی کی پھر دو قسمیں ہیں (۱) قوتِ غاذیہ اور (۲) قوتِ نامیہ۔ قوتِ غاذیہ یعنی بدن کو غذا پہونچانے کا کام کرنے والی قوت اور قوتِ نامیہ بدن کو لمبائی چوڑائی اور موٹائی دے کر پرورش اور نمو کرنے والی قوت۔

قوتِ غاذیہ :- قوتِ غاذیہ تمام بدن کو غذا فراہم کرتی ہے جو بہت اہم اور وسیع کام ہے۔ گویا وزارتِ خوراک یا فوڈ منسٹری ہے۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس کو چار خادم یا مددگار دے رکھے ہیں۔

(۱) قوتِ جاذبہ (۲) قوتِ ماسکہ (۳) قوتِ ہاضمہ (۴) قوتِ دافعہ۔

قوتِ جاذبہ :- وہ قوت ہے جو غذا کو جذب کر کے اور کھینچ کھینچ کر ہضم کرنے والے آلات اور اعضاء کو فراہم یا سپلائی کرتی رہتی ہے۔

قوتِ ماسکہ :- یعنی روک کر رکھنے والی قوت۔ یہ وہ قوت ہے جو غذا کو اُس وقت تک ہضم کرنے والے اعضاء سے باہر نہیں جانے دیتی اور روکے رکھتی ہے جب تک کہ وہ غذا ہضم ہو کر جزو بدن ہونے کے قابل نہ بن جائے۔

قوتِ ہاضمہ :- یعنی ہضم کرنے والی قوت۔ یہ وہ قوت ہے جو فراہم

شدہ غذا میں اس طرح عمل کرتی ہے کہ غذا کے چھوٹے بڑے اجزاء کو توڑ مروڑ کر حل کر کے اور پکا کر اس قابل بنائے کہ وہ بدن کی ضرورتِ زندگی کو پورا کرنے کے قابل ہو جائے ۔

قوتِ دافعہ :۔ ہضم کرنے والے اعضاء میں پہونچ کر غذا قوتِ ہاضمہ کے عمل سے دو حصوں میں بٹ جاتی ہے ایک تو وہ جوہر جو ہاضمہ پاکر بدن کا جزء بننے اور پرورش دینے کے قابل ہو جاتا ہے دوسرا جزء ایسا باقی رہ جاتا ہے جس میں غذائیت باقی نہیں رہتی صرف فضلہ ہی باقی رہ جاتا ہے جس کو جسم سے باہر نکال دینا ضروری ہے اس کو دفعہ کرنے اور خارج کرنے کا جو قوت کام کرتی ہے وہی قوتِ دافعہ ہے ۔

ان چاروں مذکورہ بالا قوتوں کی خدمت چار کیفیتیں اور تاثیریں کرتی ہیں ۔ یعنی گرمی ۔ سردی ۔ تری اور خشکی کرتی ہیں ۔ مثلاً گرمی غذا کو ہضم کرنے اور پکانے میں مدد دیتی ہے اور ہاضمے تک روکنے کا کام سردی وغیرہ کرتی ہے اور فضلے کو دفع کرنے کا کام گرمی اور تری وغیرہ کرتی ہیں ۔

انسانی نسل کو بڑھانے کے لحاظ سے قوتِ طبعی کی دو قسمیں ہیں ۔

(۱) قوتِ مولدہ یعنی پیدا کرنے والی قوت جو بدن کی سب خلطوں سے منی کے جوہر جدا کر کے پکانے اور پختہ کرنے کے لئے خصیوں میں لاکر اُسے جسم اور بدن کے مختلف اعضاء بن جانے کے قابل بنا دیتی ہے ۔

(۲) دوسری قوت مصورہ کہلاتی ہے یعنی ہر عضو کو اُس کی اصلی ظاہری اور اندرونی شکل و صورت عطا کرنے والی قوت ۔

قوتِ نفسانی :- اِس قوت کا صدر مقام دماغ ہے۔ یہی قوت ہے جس سے تمام بدن کے اعضاء میں ہلنے۔ حرکت کرنے اور معلوم و محسوس کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔

قوتِ نفسانی کی دو قسمیں ہیں (۱) قوت محرکہ یعنی حرکت اور ہلنے جلنے کا فعل عطا کرنے والی قوت۔

(۲) قوتِ مُدرکہ یعنی اِدراک سوچ سمجھ اور نفع و نقصان کی تمیز پیدا کرنیوالی قوت۔

قوتِ محرکہ کے خادم :- قوتِ محرکہ یعنی حرکت دینے والی قوت کا کام انجام دینے ولے دو خادم ہیں۔ (۱) شوقیہ : یعنی کام کے کرنے یا شئے کے حاصِل کرنے کی رغبت اور شوق پیدا کرنے والی قوت۔ اِس قوتِ شوقیہ کے سپرد دو خادم ہیں۔ (۱) شہوانیہ : یعنی دماغ کسی چیز کو پسند کرے تو اُس کو حاصل کرنے کا ارادہ اور رغبت پیدا کرنے والی قوت۔

(۲) غضبیہ یعنی دماغ کسی چیز کو مُضر۔ نقصان دہ اور خطرناک خیال کرے تو اُس سے بچنے اور محفوظ رہنے پہ آمادہ کرنے والی قوت۔

قوتِ محرکہ کی دوسری قِسم قوتِ فاعلہ :- قوتِ فاعلہ وہ قوت ہے کہ جو بدنی اعضاء، ہاتھ پاؤں وغیرہ میں کام کرنے کا فعل سرانجام دلاتی ہے مثلاً بندوق یا تلوار چلانے کے لئے ہاتھ کو اُٹھانا پڑتا ہے تو یہ قوت ہاتھ کی مچھلیوں اور عضلات کو سکیڑ کر حرکت پیدا کر دیتی ہے۔ اس طرح ہاتھ کو لمبا کر کے کوئی کام کرنا ہو تو یہ قوت ہاتھ وغیرہ کے عضلات اور مچھلیوں و بندھنوں

وغیرہ کو ڈھیلا کر دیتی ہے۔

قوّتِ مُدرکہ (یعنی احساس دلانے والی قوت)

اِس قوت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) قوتِ مدرکہ ظاہری یا بیرونی یعنی جو دماغ سے باہر واقع ہے۔ اس کے آلات کی تعداد پانچ ہے۔

(۱) قوتِ باصرہ (قوتِ بینائی) یعنی دیکھنے والی قوت جو آنکھیں سرانجام دیتی ہیں۔

(۲) قوتِ سامعہ۔ یعنی سُننے کی قوت جس کا کام کان سرانجام دیتے ہیں۔

(۳) قوتِ شامہ۔ یعنی سونگھنے کی قوت جس کا کام ناک سرانجام دیتی ہے۔

(۴) قوتِ ذائقہ۔ یعنی چکھنے والی قوت جس کو زبان سرانجام دیتی ہے۔

(۵) قوتِ لامسہ۔ یعنی چھونے کی قوت جس سے سردی۔ گرمی۔ خشکی۔ تری نرمی اور سختی معلوم کی جاتی ہے۔ اِس کا کام تمام بدن کی جلد اور کھال پٹھوں کے ذریعہ سرانجام دیتی ہے۔

اِن پانچوں مذکورہ قوتوں کو حواسِ خمسہ ظاہری بھی کہتے ہیں۔

قوتِ مُدرکہ کی دُوسری قسم

قوتِ مدرکہ باطنی یا اندرونی: یعنی دماغ کے اندر والی قوتِ مدرکہ۔ اِس کی بھی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) حِسِ مشترک (۲) خیال (۳) وہم

(۴) حافظہ (۵) قوتِ متصرفہ۔

حواسِ خمسہ ظاہری اور اُن کے آلات یعنی بینائی اور آنکھ۔ سننا اور کان سونگھنا اور ناک، چکھنا اور زبان۔ اور چھونا اور جلد وغیرہ یہ دراصل اندرونی یا باطنی قوتِ مدرکہ کے لئے سی۔ آئی۔ ڈی (خفیہ پولیس) خفیہ سراغرسانی کا کام انجام دیتے ہیں۔ اِن سب کا مرکز اور ہیڈ کوارٹر دماغ ہے۔

خفیہ کے یہ کارندے باہر سے جو کچھ دیکھتے ہیں، سونگھتے ہیں، چکھتے ہیں۔ سنتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں اور چھوتے ہیں وغیرہ تو اِن سب کیفیات کو دماغ کے جس شعبہ اور دفتر کے پاس مشترکہ طور پر پہنچاتے ہیں اُس کو حِسِ مشترک کہتے ہیں۔ حِسِ مشترک جو کچھ حاصل کرتی ہے اور اُسے جس خزانے میں محفوظ رکھتی ہے اُسے خیال کہتے ہیں۔ جو قوت کسی قسم کی دوستی۔ دشمنی۔ محبت اور نفرت۔ نفع اور نقصان کی کیفیت معلوم کرنے کا کام کرتی ہے اُسے واہمہ یا وہم کہتے ہیں اور اِن کیفیتوں کو معلوم کرکے آئندہ کے لئے قوتِ واہمہ جہاں ریکارڈ رکھتی ہے اور جسے خزانہ یا ریکارڈ آفس کے طور پر استعمال کرتی ہے اُسکو حافظہ کہتے ہیں۔

قوتِ متصرفہ کے ذریعے کبھی خواب وغیرہ میں عجیب وغریب شکلیں اور واقعات دکھائے جاتے ہیں یا آدمی عالمِ خیال میں کہیں کا کہیں جا پہنچتا ہے اور نئی نئی شکلیں دیکھتا اور دریافت کرتا ہے اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) مفکرہ (۲) متخیلہ

اِن پانچوں قوتوں کو حواسِ خمسہ باطنی بھی کہتے ہیں۔

قوتِ حیوانی :- یعنی حیات اور زندگی بخشنے والی قوت۔ یہ وہ قوت ہے جو بدن کے تمام اعضاء اور حصوں کو قوتِ نفسانی کے اثرات قبول کرنے کے لئے آمادہ اور زندہ رکھتی ہے یعنی اگر قوتِ حیوانی نہ ہو تو باقی قوتیں بیکار ہیں۔

روح حیوانی اس قوت کی سواری ہے اور حرارتِ اصلی اور عزیزی اس کی خادم اور آلہ ہے۔

حرارت عزیزی یا عزیزیہ یا اصلی حرارت وہ حرارت ہے جو بدن کے بننے کے وقت ارکان اور عناصر کے آپس میں ملنے سے پیدا ہوتی ہے اور موت تک باقی رہتی ہے۔ یہی بدن کے اندر درستی اور حفاظت کا کام کرتی ہے اور گلنے سڑنے سے بچانے کی تدبیریں کرتی رہتی ہے۔ جب انسان کو روح اور زندگی عطا کی جاتی ہے اُس وقت حرارتِ عزیزی کی نعمت بخشی جاتی ہے جو جوانی تک بڑھتی رہتی ہے پھر بڑھاپے کے ساتھ آہستہ آہستہ گھٹتی جاتی ہے اور موت کے ساتھ یہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔

افعال (فعل کی جمع ہے)

اَفعال امور طبیعیہ میں سے ساتویں نمبر پر ہیں

فعل کے معنی ہیں کام۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) افعال مفرد، (۲) اَفعال مرکب

ملہ **افعال مفردہ :-** وہ عمل یا فعل ہوتے ہیں جو ایک ہی قوت سے پورے اور مکمل ہو جائیں مثلاً جذب کرنے یا کھینچنے کا کام یا خارج اور دفع کرنے اور دھکیلنے کا کام۔

افعالِ مرکبہ :- یہ وہ کام یا فعل و عمل ہوتے ہیں جس کے سرانجام دینے میں ایک سے زیادہ قوتوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً لقمہ کو نگلنے کا کام ہے۔ جس کو انجام دینے کے لئے دو قوتوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ یعنی معدہ اور غذا کی نالی میں قوتِ جاذبہ لقمہ کو جذب کرتی ہے اور حلق وغیرہ سے معدہ کی طرف دھکیلنے کا اور دفع کرنے کا کام قوتِ دافعہ کرتی ہے۔

بدن کے حالات

صحت —— مرض —— اسباب وغیرہ

ساتوں امور طبیعیہ کی بحث و تشریح میں ہم نے حتی الامکان یہ کوشش کی ہے کہ زبان زیادہ سے زیادہ سلیس و آسان اور مضمون سادہ اور عام فہم ہو۔ اس آسانی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بعض جگہ غیر معیاری الفاظ لیکن عام طور پر سمجھنے اور بولے جانے والے بھی استعمال کرنے سے پرہیز نہیں کیا گیا مثلاً "چالو" قسم کے لفظ وغیرہ۔

امورِ طبعیہ کی بحث اور تشریح کے بعد طب علمی یا نظری کا دوسرا جزو احوالِ بدن آتا ہے۔ اس میں صحت، مرض اور اسباب وغیرہ آتے ہیں جن کی بحث بڑی خشک اور پیچیدہ سی ہے۔ لیکن طبیب کی ضروری واقفیت طب کے لئے اس کا جاننا بھی کسی حد تک ضروری ہے۔ اس لئے اسے بھی نظر انداز نہیں کیا گیا بلکہ طالبعلمانہ و آسان طریقے میں اس کے بیان

کی کوشش کی گئی ہے۔

صحت :۔ صحت بدن کی اُس حالت کا نام ہے جس میں بدن کے سارے اعضاء اور قوتوں اور خلطوں کے سارے کام درست اور قاعدے میں چلتے ہیں اور ہر جز اور عضو اپنا فرض صحیح صحیح ادا کرتا ہے۔

مرض :۔ مرض بدن کی اُس حالت کا نام ہے جس میں بدن کا سارا کام صحت کی حالت اور علامات کے خلاف اور برعکس ہوتا ہے۔ یعنی یا تو سارے بدن کا سارا کام اور قاعدہ خراب ہوتا ہے یا کسی ایک حصّے میں خرابی ہوتی ہے

نہ صحت نہ مرض :۔ لاصحت ولامرض یعنی بدن کی وہ حالت جسے نہ تو صحت کہہ سکتے ہیں اور نہ مرض۔ جیسے بوڑھوں یا بچوں کی کیفیت۔ یا بیماری سے شفا پالینے کے بعد بدن کی حالت۔ یا صحت بھی ہو اور مرض بھی ہو جیسے ایک آنکھ نہ ہو اور باقی سب طرح صحت ہو۔ یا پانچ انگلیوں کی بجائے ہاتھ یا پاؤں میں چھ انگلیاں ہوں۔

مرض کی دو قسمیں ہیں (۱) مرض مفرد (۲) مرض مرکب

مرض مفرد یا اکیلا مرض وہ ہوتا ہے۔ جو عضو مفرد میں پیدا ہو یا صرف اکیلا ہو۔ کوئی دوسرا مرض اس میں شامل یا شریک نہ ہو جیسے ایک روزہ بخار۔

مرض مفردہ کی قسمیں ۔ اِس کی تین اقسام ہیں (۱) سوء مزاج۔ (۲) مرض ترکیب۔ (۳) تفرّق اتّصال۔

سوء مزاج کے امراض :۔ جو مفرد مرض یا بیماریاں مفرد اعضاء میں پیدا ہوں اُن کو سوء مزاج کی بیماریاں کہتے ہیں۔

سُوء کے معنے ہیں بگاڑ یعنے جب مزاج میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو اسے مزاج غیر معتدل بھی کہتے ہیں اور آپ پہلے مطالعہ فرما چکے ہیں کہ مزاج غیر معتدل کی آٹھ قسمیں ہیں تو ظاہر ہے کہ سوءِ مزاج کی بیماریاں بھی آٹھ ہی ہوں گی۔

مرضِ ترکیب :- جب مرض مفرد کا واقع ہونا پہلے پہلے اعضائے مرکبہ میں ہو تو ان کو امراض ترکیب کہیں گے یعنی مرض خود تو مفرد اور اکیلا ہو مرکب قسم کا یعنی دو یا تین مرضوں کا مجموعہ نہ ہو لیکن پیدا ہو جائے پہلے پہل اعضائے مرکب میں۔

مرضِ ترکیب کی قسمیں :- اس مرضِ ترکیب کی بھی آگے چار قسمیں ہیں

(۱) امراضِ خلقت یعنی اصلی شکل و شباہت ظاہری میں فرق اور خرابی آجانا جیسے ناک کا بیٹھ جانا۔ سر کا چپٹا یا بدشکل ہو جانا۔ (۲) امراضِ مقدار یعنی جتنا قدرتی اندازہ موٹائی یا پتلا پن کسی بدن کا یا عضو کا ہو۔ اس سے کہیں زیادہ بڑھ جانا یا کم ہو جانا۔ جیسے حد سے زیادہ موٹائی یا باریک پن وغیرہ۔

(۳) امراض عدد یعنی تعداد اور گنتی میں نقص یا کمی بیشی ہونا۔ مثلاً قدرتی طور پر ہاتھ پاؤں کی پانچ پانچ انگلیاں ہوتی ہیں لیکن کسی کے چھ ہو جائیں یا چار ہی رہ جائیں پیدائشی یا جیسے دانت قدرتی تعداد سے زیادہ پیدا ہو جائیں۔

۴۔ **امراضِ وضع :-** یعنی عادت اور قدرتی ڈھنگ میں نقص یا تبدیلی پیدا ہو جانا جیسے رعشے کی بیماری میں ہاتھ کا کانپنا اور تھرتھرانا وغیرہ یا کسی وجہ سے گردن کا اِدھر اُدھر نہ مڑنا۔

۴۔ مرض تفرق اتصال

تفرقِ اتصال یعنی بدن یا عضو کی جڑی اور ملی ہوئی بناوٹ اور ساخت کا الگ الگ ہو جانا جیسے ہتھیار سے کٹ جانے پر جلد یا گوشت کٹ جائے یا ہڈی ٹوٹ جائے۔ یہ اعضاء مفرد اور مرکب دونوں میں پیدا ہو سکتا ہے۔

مرکّب امراض

یا امراضِ مرکبہ :۔ یہ اُن بیماریوں کو کہتے ہیں جو کئی مرضوں سے مل کر ایک نیا مرض بنا ہو جیسے سِل کی بیماری ہے جو دراصل تپ دق اور پھیپھڑے کے زخم یعنی دو مرضوں کا مجموعہ ہے لیکن کہلاتا سِل ہے۔ اسی طرح ورم اور سوجن ہے۔

تسمیہ امراض

یعنی بیماریوں کے نام کِس اصُول پر رکھے جاتے ہیں

(۱) ہر بیماری کا نام یا تو کسی چیز کی مشابہت پر اور شکل وصورت کی مانند رکھا جاتا ہے جیسے داء الفیل (فیل پا) جس میں پاؤں ہاتھی کے پاؤں کی مشابہت پر موٹا اور چپٹا ہو جاتا ہے یا داء الاسد یعنی جذام اور کوڑھ جس میں مریض کا چہرہ شیر کے چہرے جیسا دکھائی دینے لگتا ہے۔

(۲) یا بیماری کا نام موقع اور محل یعنی جس مقام اور عضو میں یہ مرض

پیدا ہو اُس مقام کے نام پر رکھ دیتے ہیں جیسے ذات الریہ یعنی پھیپھڑے کا ورم اور ذات الجنب پہلو کا ورم اور درد۔ (ریہ کی معنی پھیپھڑہ اور جنب کے معنی پہلو)۔

(۳) یا بیماری کا نام اُس سبب اور وجہ کے نام پر ہی رکھ دیا جاتا ہے جس سبب اور وجہ سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر مرضِ مالیخولیا ہے جس کے معنی ہیں خلط سودا کا مرض۔ چنانچہ اس کا نام ہی سودا کا مرض یعنی مالیخولیا رکھ دیا گیا۔

(۴) یا مرض کا نام اُس مرض کی علامت اور بعض نشانیوں پر ہی رکھ دیا جاتا ہے مثلاً صرع یعنی مرگی کا مرض۔ صرع کے معنی ہیں گر جانا چونکہ مرگی کے دورہ کے وقت مریض گر جاتا ہے اور گر پڑنا مرضِ مرگی کے عوارضات میں سے ہے۔ لہٰذا نام بھی صرع تجویز کر دیا گیا۔ یا مثلاً مرضِ دوار (یعنی دورانِ سر جس میں سر گھومتا ہے اور چکر آتے ہیں)۔

دوار کے معنی بھی گھومنے کے ہیں جو اِس مرض کے عوارضات میں سبھی ہے۔ لہٰذا اِس بیماری کا نام بھی دوار رکھ دیا گیا۔

مرض اور عرض کا فرق

بیماری ایک تو اصلی ہوتی ہے یعنی کسی دوسری بیماری کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتی جیسے بخار یا مثلاً ملیریا (موسمی) بخار۔ اِس میں بخار تو اصلی بیماری یا مرض کہلاتا ہے لیکن اگر بخار کی وجہ سے سر میں درد یا بدن میں جلاوا

سردی چڑھ جائے تو یہ سر درد اور جاڑا سردی وغیرہ شرکی مرض یعنی شرکیا ہوا ساجھا مرض کہلاتے ہیں اس کو عارضی مرض بھی کہتے ہیں اور اصل مرض کا عرض بھی کہتے ہیں۔

بیماری کے شدید خفیف اور مُزمِن یعنی پُرانا ہونیکے لحاظ سے تقسیم

مرضِ حاد: اُس قسم کی بیماری کو کہا جاتا ہے جو اچانک اور جلدی شدید اور تیز ہو جائے اور پھر جلدی ہی کم اور ٹھیک ہو جائے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ چودہ دن کی مدت ہوتی ہے۔ اِس کے بھی چار درجے ہوتے ہیں:-

(۱) جو مرضِ حاد ایک سے چار دن تک رہے اُسے حاد فی غایت القصویٰ کہینگے

(۲) جو مرضِ حاد چار سے سات دن کی مدت تک رہے اُسے حاد فی الغایت کہیں گے۔

(۳) جو مرضِ حاد سات سے گیارہ دن کی مدت میں پیچھا چھوڑ دے اُسے حاد جداً کہیں گے۔

(۴) جو مرضِ حاد گیارہ سے چودہ دن میں تمام ہو اُسے حادِ مطلق کہا جائے گا۔

مرضِ مُزمِن:- یعنی پرانا مرض طبی زبان میں اُسے کہتے ہیں جو ایکدم شدت اور تیزی نہ پکڑے بلکہ اِس کی علامتیں خفیف اور ہلکی ہوں لیکن چالیس دن سے زیادہ کی مدت اور زمانے تک جاری رہے۔

سبب:- یعنی بیماری کے پیدا ہونے کا سبب یا وجہ۔ سبب کی جمع

ہے اسباب۔

(۱) بیماری پیدا کرنے والے اسباب ایک تو وہ ہوتے ہیں جن کا وجود بدن کے باہر ہوتا ہے۔ مثلاً سخت دھوپ۔ برف اور سرد ہوا۔ غم۔ غصہ۔ خوف، اور حد سے زیادہ خوشی۔ گندی ہوا۔ خراب پانی۔ خراب غذا۔ گندا لباس و تنگ و تاریک رہائش۔ ان سب کو اسباب بادیہ یا بادی اسباب (یعنی خارج اور باہر والے اسباب و وجوہات) کہتے ہیں۔

(۲) بیماری پیدا کرنے والے ایسے اسباب جن کا وجود بدن کے اندر ہی موجود ہو اور کسی ذریعے کے بغیر مرض پیدا کر دیں ان کو اسباب واصلہ کہتے ہیں۔ مثلاً کسی خلط کے سڑ جانے سے بخار کا ہونا۔ ان اندرونی اسباب کی دوسری قسم وہ ہے جو کسی ذریعے سے مرض پیدا کریں جیسے بدن میں یا کسی عضو میں مواد بھر جائے اور پھر اس مواد میں عفونت یعنی سڑاند اور گندگی پیدا ہو جائے اس وجہ سے اس مواد کو سبب سابق کا نام دیں گے۔ کیونکہ پہلے مواد پیدا ہوا اور یہ مواد گندگی پیدا ہونے کا ذریعہ بنا اور پھر اس گندگی اور عفونت سے بخار یا کوئی اور عارضہ پیدا ہوا۔

اسباب ضروریہ
یا
ستہ ضروریہ

اسباب ضروریہ :- ان اسباب یا وجوہات یا ذریعوں کو کہا جاتا ہے

جن کے بغیر پوری زندگی بھر میں گذارہ ناممکن ہے اِن کو ستہ ضروریہ یعنی چھ ضروری اسباب بھی کہتے ہیں (ستہ معنی چھ) یہ اسباب ضروریہ گنتی میں چھ ہیں۔

(۱) ہوا (۲) کھانا و پانی (۳) سونا اور جاگنا (۴) استفراغ و احتباس۔ استفراغ یعنی پاخانہ۔ پیشاب۔ پسینہ وغیرہ کی شکل میں بدن کے فضلات اور گندگی کا باہر نکالنا۔ اسی طرح سے اندر کی گندگی اور استعمال شدہ ہوا کا سانس وغیرہ کی شکل میں باہر نکالنا۔

احتباس یعنی بدن کے لئے خون اور قوتیں پیدا کرنے کے لئے مقررہ وقت تک غذا و پانی و ہوا وغیرہ کا بدن کے اندر روک کر رکھنا۔

(۵) بدنی حرکت اور سکون و آرام۔ یعنی چلنا پھرنا۔ ورزش محنت و کام کرنا۔ لکھنا۔ پڑھنا۔ بولنا۔ آرام و راحت اور سستانا وغیرہ۔

(۶) نفسانی حرکت و سکون۔ یعنی خوشی۔ غم۔ ہنسنا رونا وغیرہ۔

ہوا :- اسباب ضروریہ یا اسباب ستہ ضروریہ میں سب سے پہلے ہوا کا نمبر آتا ہے۔ بدن کے باہر سکونت رکھنے والے اسباب میں ہوا ایک ایسا ضروری اور لازمی سبب ہے کہ اس کے بغیر زندہ رہنا محال ہے۔ دل انسان کے جسم میں انجن کی حیثیت رکھتا ہے۔ بچے میں جان پیدا ہونے کے وقت سے لے کر وت تک مسلسل چلتا رہتا ہے۔ جیسے موٹر کے انجن میں چلنے سے گرمی پیدا وتی رہتی ہے اور اس کو ٹھنڈا کرنے کے لئے سرد ہوا پنکھوں کے ذریعے پہنچائی اتی ہے اور پانی سے بھی ٹھنڈا کیا جاتا ہے ورنہ انجن اور پٹرول میں آگ

پڑ کر جل جانے کا خطرہ موجود رہتا ہے۔ اسی طرح بدن کے اندر یہ انسانی انجن بھی چلتے رہنے سے ضرور گرم ہوتا ہے اور اس کو بھی ٹھنڈا اور اعتدال پر رکھنا لازم ہے چنانچہ اس مقصد کے لئے اللہ تعالے خالق اکبر نے سینے کے اندر دو پنکھے یعنی ۲ پھیپھڑے لگا رکھے ہیں جو باہر سے ہوا کو کھینچ کھینچ کر صاف کر کے دل اور روح کو پہونچاتے رہتے ہیں اور ان کو اعتدال پر رکھتے ہیں اور اس استعمال کی وجہ سے جو ہوا غلیظ اور گندی ہوتی رہتی ہے اسے باہر نکالتے رہتے ہیں اسی کا نام سانس کی آمد و رفت ہے۔ اسی پر زندگی قائم ہے۔ یعنی ؎

بقائے جسم خاکی ہے نفس پر
ہوا پر ہے بنا اپنے مکاں کی

یہی ہوا جب تک صاف ستھری اور کھلی ملتی رہتی ہے صحت اور تندرستی اور خوشی اور شگفتگی کی ضامن رہتی ہے۔ یہ بدلتی رہے تاثیر کے لحاظ سے چاہے موسم بدلنے کی صورت میں بدلتی رہے تو بدن کے حالات صحت اور مرض بھی بدلتے رہتے ہیں۔ اگر ہوا گندی اور غلیظ اور تنگ و تاریک جگہ کی ہو تو بڑی بڑی مہلک بیماریاں پیدا کرنے کا سبب بھی بن جاتی ہے۔ ہوا کی قدرتی تبدیلی وہی ہے جو قدرتی موسموں کی تبدیلی ہے۔ گرمی کے موسم میں ہوا گرم رہتی ہے اس لئے اس موسم میں صفرا اور پت کی خلط زیادہ پیدا ہوتی ہے اور جوش میں رہتی ہے۔ جس سے صفراوی مرض پیدا ہوتے ہیں مثلاً غب یعنی تیسرے روز کی باری کا بخار وغیرہ۔

سردی کا موسم :- اِس میں ہوا بھی سرد ہو جاتی ہے اور اس موسم میں سردی کی خلطیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں اور سردی کی بیماریاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں جیسے نزلہ، زکام۔ کھانسی۔ بلغمی۔ نمونیا وغیرہ۔

موسم خریف :- یعنی گرمی ختم ہونے کے بعد سردی کا موسم شروع ہونے سے پہلے کا موسم۔ اِس میں دن کو ہوا گرم رہتی ہے رات کو اچانک سرد ہو جاتی ہے۔ جس سے مختلف قسم کی بیماریاں اور طبیعت کی پریشانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ موسم قریباً سرد خشک سا ہوتا ہے اسی لئے اسمیں سوداوی بیماریاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔

موسم ربیع :- یا موسم بہار۔ یہ وہ موسم ہے جو سردی کے موسم کے ختم ہونے پر شروع ہوتا ہے اور گرمی کا موسم شروع ہونے تک جاری رہتا ہے۔ اس میں ہوا کی تاثیر گرم تر رہتی ہے۔ اس میں گرمی تری کی شکایات پیدا ہوتی ہیں اور اکثر پھوڑا۔ پھنسی اور خون کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ موسم سب موسموں میں اچھا مانا جاتا ہے۔

اَسبابِ ضروریہ یا ستّہ ضروریہ کا دوسرا ضروری سَبَب یا قسم

پانی اور غذا (کھانا پینا)

۲۔ ماکول ومشروب :- یعنی کھانا اور پینا۔ کھانے اور پینے والی چیزیں معدہ وغیرہ میں جاکر اپنی اپنی تاثیر اور کیفیت یعنی گرمی۔ سردی۔ تری

اور خشکی کے ذریعے بدن میں اثر کرتی ہیں جیسے مختلف دوائیں۔ اِس طرح اثر کرنے والی چیز کو دوا کہتے ہیں۔

اور زیادہ واضح تشریح یوں ہو سکتی ہے کہ ایسی چیزیں جنکو کھانے اور پینے سے بدن میں گرمی۔ سردی۔ تری یا خشکی وغیرہ تو پیدا ہوتی ہے لیکن خون یا گوشت۔ ہڈی وغیرہ بننے کے کام نہیں آتی ہیں نہ بدن کی پرورش کا کام کرتی ہیں اُن کو دوا کہتے ہیں جیسے ہلیلہ۔ بنفشہ۔ زیرہ وغیرہ اور غذا ایسی چیزوں کو کہتے ہیں جو کھانے پینے کے بعد بدن میں جا کر بدن کا گوشت پوست ہڈی اور خون بن کر پرورش کرتی ہیں جیسے روٹی۔ چاول اناج۔ پھل۔ مٹھائیاں۔ دودھ وغیرہ۔

غذا کی قسمیں :- (۱) غلیظ غذا یعنی ایسی غذائیں جن کے کھانے سے گاڑھی اور چکنی اور لیس دار خلطیں پیدا ہوں جیسے مغز۔ اروی۔ بھنڈی وغیرہ

(۲) غذائے لطیف یعنی ایسی غذائیں جن کو استعمال کرنے سے لطیف یعنی پتلی خلطیں پیدا ہوں۔

(۳) غذائے متوسط یعنی ایسی غذائیں جن کو کھا کر معتدل یعنی نہ زیادہ گاڑھی اور نہ زیادہ پتلی بلکہ اوسط اور درمیانہ درجہ کی خلطیں بنتی ہیں۔

(۴) غذا صالح الکیموس یعنی ایسی غذائیں جن سے نہایت اچھی اور مفید خلطیں پیدا ہوں۔

(۵) فاسد الکیموس یا ردی الکیموس غذائیں جن کے کھانے سے نہایت خراب اور بدن کو فاسد کرنے والی ردی اور فضول خلطیں بنیں۔

(۶) کثیر الغذا ایسی غذا ہوتی ہے جس سے اچھی خلطیں زیادہ بنتی ہیں اور فضلہ کم بنتا ہے جیسے انڈے کی زردی۔

(۷) قلیل الغذا ایسی غذاؤں کو کہتے ہیں جن سے خلطیں کم پیدا ہوتی ہیں اور فضلہ زیادہ بنتا ہے۔ مثلاً ترکاری ساگ وغیرہ۔

پانی :- یہ بھی مشروب یعنی پی جانے والی ضروری چیز اور سبب ہے جسکے بغیر کسی شئے کی زندگی ناممکن اور محال ہے اس کے متعلق باری تعالےٰ کا فرمان ہے کہ وجعلنا من الماءِ کُلّ شئٍ حی ط یعنی ہم نے پانی کے ذریعے سے دنیا کی ہر چیز کو حیات اور زندگانی بخشی ہے۔ غذا کے بغیر جاندار کافی دن تک جیسے تیسے زندہ رہ سکتا ہے لیکن پانی کے بغیر زیادہ دن تک زندہ رہنا محال ہے۔ ہوا کی طرح پانی بھی صاف۔ بے مزا۔ بے بُو اور بے رنگ ہو تو صحت کو قائم اور مضبوط رکھنے کا ضامن ہے۔ اگر پانی صاف اور تازہ نہ ہو اور گندہ ہو تو سینکڑوں قسم کی چھوٹی بڑی بیماریاں پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ پانی غذا کی طرح جسم میں خون، گوشت وغیرہ تو پیدا نہیں کرتا لیکن غذا کو ہضم کرنے اور جسم سے زہروں کو بہانے اور ہوا کی طرح روح کو ٹھنڈا رکھنے اور بدن کو تروتازہ رکھنے کا کام کرتا ہے۔

سِتّہ ضرُوریہ کی تیسری قِسم

نوم و یقظہ یعنی نیند اور جاگنا :- اللہ تعالےٰ نے دن کو معاش حاصل کرنے۔ جد و جہد کرنے اور کام دھندے کے لئے بنایا ہے اور رات کو سونے

اور آرام اور سکون کے واسطے پیدا کیا ہے۔ اگر بدن مسلسل حرکت ہی کرتا رہے اور نیند وغیرہ کے ذریعے آرام و راحت اور سکون حاصل نہ کرے تو تھوڑے ہی عرصے میں بدن کی سب قوتیں آہستہ آہستہ تحلیل یعنی ختم ہو جائیں اور بے انتہا خشکی اور تکان پیدا ہو کر بدن تباہی کو پہونچ جائے۔ اسی لئے قدرت نے رات بنائی ہے کہ جو قوتیں دن بھر کی محنت اور تکان سے ضائع ہوئی ہیں وہ رات کو آرام پا کر نئے سرے سے تازہ اور طاقت ور ہو جائیں نیند کی حالت بالکل سکون اور آرام کی حالت ہے اور جاگنے کی حالت بالکل حرکت اور کام کرنے کی حالت ہے۔ جب آدمی سوتا ہے تو روح اندر کی طرف چلی جاتی ہے اور باہر بدن پر سردی غالب آجاتی ہے۔ روح کے اندر جانے سے اندر گرمی تیزی سے اپنا کام شروع کر دیتی ہے جس سے ہضم کرنے کے فعل پر اچھا اثر پڑتا ہے اور بدن کی خشکی اور تکان دور ہو کر رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ضرورت سے زیادہ سویا جائے تو بدن میں رطوبت کی زیادتی ہو جاتی ہے اور سردی پیدا ہوتی ہے۔ جاگنے کی حالت میں روح بدن کے باہر کی طرف مصروف رہتی ہے۔ کیونکہ جاگتے وقت آدمی کا پورا جسم یا کچھ حصے حرکت کرتے رہتے ہیں۔ کام کرتے رہتے ہیں اور کچھ نہ کچھ روح اور قوت خرچ ضرور ہوتی رہتی ہے اور زیادہ جاگنے سے بدن میں خشکی پیدا ہوتی ہے اور دماغ کمزور اور خشک ہو جاتا ہے۔

استفراغ اور احتباس :- یہ بھی اسباب ستہ ضروریہ میں سے ایک ہے۔ اس کا تھوڑا سا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ مزید مختصر تشریح اور

ملاحظہ فرمائیں۔

استفراغ کے معنی ہیں ایسے مادوں اور مواد کو مختلف راستوں طریقوں اور ذریعوں سے بدن سے خارج کرنا جن کا بدن کے اندر رہنا نقصان اور بیماری کا سبب بن جاتا ہے۔ مثلاً پاخانے اور پیشاب کے ذریعے سے۔ پسینے اور قے کے ذریعے سے۔ پاخانہ۔ پیشاب اور پسینے کی شکل میں مواد صحت کی حالت میں خود بخود خارج ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جب بیماری کی حالت میں غلیظ مواد اندر رک جائیں تو اُن کا خارج کرنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اُن کو مختلف طریقوں اور دواؤں سے بدن سے نکالا جاتا ہے۔ مثلاً جلاب لانے والی دوا اور دست آور دوائیں یعنی مسہلات سے۔ ادرار یعنی پیشاب زیادہ لانے والی دواؤں سے جیسے کہ گردہ مثانہ وغیرہ کے امراض میں۔ پسینہ لانے والی دواؤں کے ذریعے سے جیسے بخار اور استسقاء وغیرہ میں۔ فصد اور جونک وغیرہ کے ذریعہ خون کے اندر سے غلیظ گندے مادے نکالے جاتے ہیں۔ اسی طرح سے قے لانے والی دوائیں دے کر بعض امراض میں سینہ اور معدہ کو پاک کیا جاتا ہے۔

احتباس :۔ احتباس کے معنے ہیں غذا اور پانی وغیرہ کو بدن کے اندر اُس وقت تک روک کر رکھنا جب تک کہ وہ ہضم ہو کر بدن کی پرورش کرنے والی خلطیں تیار نہ کر لے۔ اگر اس کو معدہ۔ جگر انتڑیوں وغیرہ میں اور خصیوں وغیرہ میں نہ روکا جائے تو خون۔ گوشت۔ منی وغیرہ بن ہی نہیں سکتے۔ بلکہ غذا معدہ وغیرہ میں پہنچی اور اُدھر باہر نکل گئی

جیسے کہ سنگرہنی اور بعض قسم کے اسہال میں ہوتا ہے تو غذا کا مقصد ہی فوت ہوجائے اور جسم کو پرورش کرنے والی کوئی غذا یا بچانے والی کوئی دوا بدن کے اندر رک ہی نہیں سکتی لہٰذا ثابت ہوا کہ احتباس بھی ضروری اور لازمی سبب ہے۔

بدنی حرکت اور سُکون :۔ وہ فعل جس سے بدن اور اُس کے عضا کو حرکت پیدا ہو بدنی حرکت کہلاتی ہے۔ مثلاً دوڑنا۔ بھاگنا۔ کام کاج کرنا۔ چلنا۔ ورزش کرنا۔ کشتی لڑنا۔ گھوڑے وغیرہ کی سواری کرنا۔ جماع کرنا۔ جو حرکت تیز ہو۔ تھوڑی دیر کی جائے اور سخت ہو وہ بدن کے مواد کو حل کرتی ہے اور گرمی پیدا کرتی ہے۔

جو حرکت سُست، کمزور اور دیر تک کی جائے وہ مواد کو حل نہیں کرتی اور رطوبتوں کو جمع کرتی ہے۔

اگر حرکت حد سے زیادہ ہو تو بدن کی حرارت بہت زیادہ خرچ ہوتی ہے اور سردی باقی رہ جاتی ہے اور اگر حرکت نہ کی جائے اور سکون زیادہ رہے تو رطوبتیں زیادہ جمع ہوجاتی ہیں اس کا نتیجہ بھی سردی ہوتا ہے۔

سکون :۔ یعنی آرام اور وقفہ اور ٹھہراؤ۔ یہ غذا کے ہضم ہونے میں مدد کرتا ہے۔

حرکت و سکونِ نفسانی :۔ یہ بھی ستہ ضروریہ میں سے ہے جس کے معنی ہیں خوشی۔ غم۔ غصہ۔ پیار۔ لذت مزہ۔ ڈر۔ شرمندگی وغیرہ۔ اگر آدمی کو کبھی خوش ہونے اور ہنسنے کا موقع نہ ملے تو روح گھٹ گھٹ

کہ بہت سے امراض پیدا ہو جائیں اور زندگی ختم ہو جائے۔ خوشی وغیرہ کی حالت میں روح اندر سے باہر حرکت کرتی ہے اور غم کی حالت میں باہر سے اندر۔ بعض اوقات ڈر اس قدر شدید اور اچانک ہوتا ہے کہ روح اتنی اندر کو گھٹتی اور سکڑتی ہے کہ موت واقع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بعض اوقات خوشی اچانک اور اتنی شدید ہوتی ہے کہ روح کے پھیلنے سے شادیٔ مرگ ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک معمولی حیثیت کے اور مفلس آدمی کے نام پر پانچ لاکھ روپے کی لاٹری نکل آئے اور اچانک اس کی خبر اُسے دے دی جائے تو اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ انتہائی خوشی اور تعجب کی حالت میں اُس کا دل پھٹ جاتا ہے یا دماغ پر اتنا اثر ہوتا ہے کہ وہ پاگل ہو جاتا ہے۔

طبِ علمی یا نظری کا چوتھا جُز

علامات

علامت :- طبی زبان میں علامت بدن کی اُس نشانی اور حالت کو کہتے ہیں جس کے ذریعے صحت و تندرستی اور بیماری کی پہچان کی جائے۔

بدن سے خارج علامات :- وہ ہوتی ہیں جو بیماری پیدا ہونے سے پہلے کے بعض حالات سے متعلق ہوں مثلاً سابقہ زندگی۔ کام۔ خاندانی حالات۔ کوئی سابقہ عادتیں۔ پہلے کسی بیماری کا ہونا و پیشہ۔ خاندان میں کسی مرض کا ہونا۔ ماں۔ باپ۔ دادا۔ دادی یا نانا۔ نانی وغیرہ کی

صحت اور مرض کے حالات وغیرہ۔

علامات کی دو قسمیں ہیں

(۱) ایک علامات اور نشانیاں تو وہ ہوتی ہیں جن کے ذریعے بدن کی تاثیر اور مزاج کا حال معلوم ہوتا ہے۔

(۲) دوسری قسم کی علامات وہ ہوتی ہیں جن کا تعلق بدن اور اعضا کی ظاہری شکل وشباہت اور قدرتی بناوٹ سے ہوتا ہے۔

پہلی قسم کی علامات دس ذریعوں سے معلوم کیجاتی ہیں

(۱) ملمس (لمس کے معنے چھونا اور ملمس کے معنے ہیں چھونے کی جگہ) یعنی بدن کے کسی حصے۔ جلد۔ پیٹ یا پیشانی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر گرمی یا سردی وغیرہ کا اندازہ کرنا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ معلوم کرنے والے کا ہاتھ خود زیادہ گرم یا سرد اور اعتدال سے ہٹا ہوا نہ ہو۔

(۲) دوسرا ذریعہ بدن کے گوشت اور چربی سے اندازہ کرنے کا ہے مثلاً بدن میں خوب گوشت ہو تو گرمی تری کی علامت ہوگی۔ اگر چربی کی زیادتی ہو تو سردی اور تری ہوگی۔

(۳) بال: اگر بال بدن پر بہت زیادہ ہوں۔ موٹے ہوں۔ کنڈل دار اور گھنگریلے ہوں اور رنگ میں خوب سیاہ ہوں تو گرمی خشکی کا پتہ دیتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر باریک ہوں۔ رنگ میں سفید یا بھورے

وغیرہ ہوں اور تعداد میں کمی سے ہوں اور سیدھے ہوں تو عام طور سے سردی اور تری کی نشانی ہے۔

جلد کی رنگت :۔ اگر بدن کا رنگ چٹا اور سفید ہو تو سردی تری یعنی بلغم کی زیادتی کی نشانی ہے۔ اگر سرخی زیادہ ہو تو خون یعنی گرمی تری کی نشانی ہے۔ اگر سفیدی اور سرخی ملی جلی ہو تو اعتدال کی علامت ہے نہ گرمی نہ سردی وغیرہ زیادہ ہے۔ گندمی رنگ گرمی کا پتہ دیتا ہے اگر جلد زرد رنگ کی ہو تو صفرا کی زیادتی اور گرمی خشکی کی نشانی ہے اور خون کی کمی کی علامت ہے۔ بدن کے رنگ کا کالا یا نیلا جیسا ہونا عام طور پر سردی خشکی یعنی سودا کی علامت ہے۔ ہونٹ آنکھ اور زبان کی رنگت سے بھی علامت معلوم کی جاتی ہے۔

۵۔ **اعضاء کی ظاہری شکل** :۔ جیسے سینے کی ہڈیوں کا کشادہ ہونا رگیں اور نسیں موٹی موٹی نظر آنا۔ نبض کا موٹا ہونا۔ یہ عام طور پر مزاج کی گرمی ظاہر کرتا ہے اور پتلا۔ نرم اور تنگ سینہ نرم اور باریک نسیں اور رگیں۔ ملائم ہاتھ پاؤں سردی اور رطوبت کی نشانیاں ہوتی ہیں۔

۶۔ **انفعال یعنی موسم وغیرہ کے اثرات** :۔ جس آدمی کو موسم کی گرمی سے زیادہ تکلیف ہو اور اُس کے بدن میں گرمی اور صفرا زیادہ پیدا ہونے لگے تو یہ اُس کے مزاج کی گرمی کی نشانی ہے۔ اور اگر سردی سے زیادہ تکلیف پائے تو سردی اور رطوبت کی نشانی ہے۔

۷۔ **بدن کی چستی اور سستی** :۔ اگر بدن کے سارے کام مناسب حد

اور رفتار سے جاری ہوں تو اعتدال کی علامت ہے۔ اگر کاہلی سستی اور پریشانی اور ہر کام میں نقص وغیرہ ہو تو سردی وغیرہ کی دلیل ہوگی۔ اگر ہر کام میں تیزی اور پریشانی اور جلد بازی ہو تو مزاج کی گرمی کی نشانی ہے اگر سستی اور کاہلی ہو تو سردی کی نشانی ہے۔

۸۔ **بدن سے خارج ہونے والے فضلے** :۔ یعنی پاخانہ۔ پیشاب۔ پسینہ۔ تھوک اور قے وغیرہ کا رنگ دیکھ کر اندازہ کرنا۔ بدبودار اور گہرے رنگ کا پیشاب یا پاخانہ حرارت کی علامت ہے۔ بُو اور رنگ کا ہلکا اور نرم ہونا سردی کی علامت ہے۔

۹۔ **سونا اور جاگنا** :۔ اگر نیند کی زیادتی ہو تو سردی تری کی علامت ہوگی اور نیند کی کمی گرمی اور خشکی کی نشانی ہوگی۔

۱۰۔ **انفعالاتِ نفسانی** :۔ یعنی غم۔ غصہ۔ رنج۔ شرمندگی۔ حوصلہ دلیری۔ بزدلی کے حالات سے اندازہ کرنا مثلاً تیز۔ چیت اور نازک احساس اور بلند ہمت اور حوصلہ رکھنے والے کا مزاج گرم ہوتا ہے جیسے جلدی غصہ آئے اور جلدی غصہ ختم ہو جائے اور مردانہ خصلتوں اور عادتوں والا ہو وہ بھی گرم مزاج کا ہوگا۔

بزدل۔ ڈرپوک اور ایسا آدمی جسے دیر میں غصہ آئے اور دیر تک غصہ رہے اس کے مزاج میں سردی کی علامت ہے۔ بات چیت میں غضب تیزی اور بلندی مزاج کی گرمی کی نشانی ہے۔ جس سے گفتگو سننے والوں میں بھی گرمی اور جوش پیدا ہوتا ہے۔

بول چال یعنی کلام اور بات چیت مری مری سی۔ نرم سُست اور کمزور جس کا سننے والوں پر بھی اثر نہ پڑے۔ مزاج کی سردی۔ کمزوری اور رطوبت کی نشانی ہے ؎

وہ نغمہ سردیٔ خونِ غزل سرا کی دلیل
کہ جس کو سن کے ترا چہرہ تابناک نہیں (اقبالؒ)

اوپر کی دس علامتیں اصلی مزاجِ مفرد کی علامات ہیں اگر ان میں ایک کی بجائے دو تاثیریں جیسے گرمی اور تری اور کبھی سردی اور خشکی ملجائیں تو مزاجِ مرکب کی علامات کہیں گے۔

اصلی مزاج پر عارضی مزاج کا حملہ :- کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کا اصلی مزاج تو کچھ ہے لیکن کسی وجہ سے اس میں علامات کسی دوسرے مزاج اور جُثہ کی آجاتی ہے مثلاً آدمی کا اصلی مزاج یا جثہ تو بلغمی ہے اور سردی پر ہے لیکن علامات اور نشانیاں اس میں صفرا وغیرہ کی نظر آنے لگتی ہیں تو ان نئی علامات کو عارضی مزاج یا عارضی اور وقتی جُثہ یا سُوءِ مزاج کہیں گے جس کی علامات یہ ہیں۔

(۱) عارضی صفراوی مزاج کی علامات :- بدن میں سوئیاں سی چُبھیں گی۔ کبھی ایسا محسوس ہوگا جیسے کوئی موٹی موٹی چیز بدن میں چُبھتی ہے اور بدن میں ہلکا ہلکا بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ خواب میں آگ۔ شعلے اور زرد رنگ کی چیزیں دیکھنا وغیرہ

(۲) عارضی خونی مزاج اور جثے کی نشانیاں :- رنگ میں سرخی۔ بدن میں کافی بوجھ اور وزن۔ ہاتھ پاؤں میں کھنچاہٹ اور جسم پھولا پھولا سا معلوم ہوتا ہے

منہ کا مزہ بھی میٹھا میٹھا رہتا ہے۔ خواب میں زیادہ سرخ چیزیں نظر آئیں زبان یا سرخ رہنے لگتی ہے۔ انگڑائیاں زیادہ آئیں آنکھوں کے ڈورے سرخ ہو جائیں وغیرہ۔

۲۔ **عارضی بلغمی مزاج اور جثے کی نشانیاں:-** اسے سوء مزاج بلغمی بھی کہتے ہیں نشانیاں یہ ہیں:۔ بدن کی جلد اور زبان کا رنگ سفید ہونا۔ پانی کی پیاس کی کمی منہ سے پانی اور تھوک زیادہ آنا۔ سستی اور بوجھ زیادہ معلوم ہونا اور ہر وقت نیند اور اونگھ آنا۔ اگر بلغم شور ہو تو پیاس بھی ہوتی ہے جو سرد پانی سے زیادہ ہو جاتی ہے اور گرم پانی سے دب جاتی ہے۔ پیشاب بھی سفید رنگ کا آتا ہے۔ خواب میں سفید چیزیں اور پانی وغیرہ نظر آئیں۔

سوء مزاج سوداوی یا عارضی سوداوی مزاج اور جثہ کی علامات جسم میں خشکی زیادہ ہونا۔ نیند کا کم اور موقوف ہو جانا۔ بدن زبان۔ جلد اور پیشاب کے رنگ کا کالا اور سیاہی مائل ہو جانا۔ ہر وقت غم اور فکر میں رہنا۔ اکیلے رہنے کو دل چاہنا۔ خواب میں سیاہ چیزیں اور سیاہ منظر دیکھنا وغیرہ۔

اصلی اور پیدائشی مزاج کی نشانیاں

صحت اور اعتدال کی حالت میں اور پیدائشی طور پر جو مزاج آدمی کو قدرت سے ملتا ہے اس کی چار قسمیں اور علامات ہیں۔

۱۔ **اصلی خونی یا دموی مزاج اور جثہ:-** بدن میں خون زیادہ ہوتا ہے جسم اور مچھلیاں گوشت وغیرہ مضبوط اور تازہ۔ چہرے کا رنگ صاف شفاف اور سرخی مائل۔ بدن میں چستی اور ذہن میں تیزی ہوتی ہے دل والا اور حوصلے والا ہوتا ہے۔ ہر وقت خوش رہتا ہے۔

اکثر خون کے بگاڑ کی بیماری میں مبتلا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

اصلی بلغمی مزاج اور جثہ :۔ بدن موٹا تازہ اور سفیدی مائل ہتھیلیاں نرم و ملائم اور عادات اور کام کاج میں سست اور آرام پسند جسم میں چربی زیادہ ہوتی ہے۔

اصلی صفراوی مزاج اور جثہ :۔ گوشت اور پٹھوں میں سختی اور مضبوطی. جسم اور زبان اور پیشاب کی رنگت زردی مائل. مزاج میں تیزی. تندی اور غصہ. کام میں محنتی اور ذہن میں چستی اور تیزی ہوتی ہے۔

اصلی سوداوی مزاج یا جثہ :۔ جلد۔ چہرہ اور پیشاب وغیرہ سیاہی مائل. بدن میں خشکی زیادہ اور خیالات میں زیادہ وہمی اور وسواس والا۔ پریشان۔ مغموم اور فکر مند طبیعت۔

خواب

کبھی خواب کے ذریعے سے بیماری کی علامات اور نشانیاں معلوم کرنے میں بھی مدد ملتی ہے. خواب میں زرد رنگ کی چیزوں اور نظارو کا زیادہ دیکھنا۔ آگ وغیرہ دیکھنا خلط صفرا کی نشانیاں ہیں. سرخ رنگ کی چیزیں زیادہ دیکھنا خلط خون کی نشانیاں ہیں۔

پانی، طوفان، بارش، بادل اور سفید چیزوں کا دیکھنا بلغمی خلط کی علامات ہیں اور دھوئیں اور سیاہ چیزیں اور ڈراؤنے خواب

زیادہ دیکھنا اکثر سوداوی خلط کی نشانیاں ہوتی ہیں۔

نبض

بیماریوں کے تشخیص کرنے اور پہچاننے میں نبض قدیم زمانے سے لے کر اب تک ایک عام اور نہایت یقینی ذریعہ ہے۔

دل کے پھیلنے اور سکڑنے سے خون اور روح کے ذریعے شریانوں میں جو حرکت پیدا ہوتی ہے اسے نبض کہتے ہیں۔ اس میں دو حرکتیں اور دو سکون یعنی وقفے ہوتے ہیں۔ نبض کے ذریعے صرف دل کی صحت اور مرض کا حال ہی معلوم نہیں ہوتا بلکہ مشق اور پریکٹس کرنے سے قریباً قریباً بدن کے سارے امراض کی تشخیص میں مدد ملتی ہے۔

جب طبیب بیماری کے تشخیص کرنے کے لئے مریض کو دیکھنا شروع کرتا ہے تو عام طور پر پہلے نبض پر اپنے ہاتھ کی انگلیوں کے پورے رکھتا ہے۔ اس وقت طبیب کو اپنے عجز اور علم کی کمی اور محتاجی کا اقرار کرتے ہوئے اللہ حکیم مطلق اور شافی برحق کا نام لے کر سبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم اے اللہ تو پاک ہے۔ ہمیں کوئی علم نہیں لیکن وہی جو علم تو نے ہمیں دیا ہے اور سکھایا ہے بیشک تو علم اور حکمت والا ہے) پڑھنا چاہیئے تاکہ اس کی مدد شامل حال رہے۔

نبض عام طور پر اس شریان پر انگلیاں رکھ کر دیکھی جاتی ہے جو دونو ہاتھوں کے انگوٹھوں کے بالمقابل اندر کی جانب کہنی اور کندھے کی سیدھ

میں واقع ہے۔ نبض شریان کی حرکت وضعیہ کا نام ہے۔ حرکت وضعیہ اس حرکت کو کہتے ہیں جو اپنی وضع اور حرکت تو بدلتی رہے لیکن وہ عضو اپنی جگہ پر ہی رہے۔

صحت اور بیماری کا پتہ لگانے کے لئے نبض کی دس حالتیں دیکھی جاتی ہیں مثلاً (۱) نبض کی مقدار یعنی لمبائی۔ چوڑائی اور گہرائی دیکھی جاتی ہے جس کی نو قسمیں ہیں۔ یعنی تین لمبائی کی۔ تین چوڑائی کی۔ اور تین ہی گہرائی کی۔

نوٹ :- نبض پر اپنی چاروں انگلیاں رکھنے کے بعد یہ معلوم اور محسوس کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ چاروں انگلیوں کے سروں کی مجموعی لمبائی یعنی شہادت کی انگلی کے پورے اور سرے سے سب سے چھوٹی انگلی کے سرے تک جتنی لمبائی ہے اسی لمبائی کو پیمانہ سمجھ کر اس سے شریان کی حرکت کی لمبائی اور ان ہی پوروں سے چوڑائی، گہرائی اور نرمی وغیرہ یا سختی کو ناپا جاتا ہے۔

مقدار اور پھیلاؤ کے لحاظ سے نبض کی نو قسمیں ہیں :-

(لمبائی کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں)

(۱) طویل یعنی جو عام حالات کے مقابلے میں انگلیوں کو لمبائی میں زیادہ معلوم ہو۔

(۲) قصیر یعنی چھوٹی جو عام حالات کے مقابلے میں انگلیوں کو لمبائی میں چھوٹی معلوم ہو۔

(۳) معتدل جو نہ زیادہ لمبی معلوم ہو اور نہ زیادہ چھوٹی بلکہ درمیانی معلوم ہو۔

(چوڑائی کے لحاظ اور اندازے سے)۔

(۴) عریض یعنی چوڑی جو عام حالات اور صحت کے مقابلے میں انگلیوں کو چوڑائی میں زیادہ معلوم ہو۔

(۵) ضیق یعنی تنگ جو صحت اور اصلی حالت کی چوڑائی کے مقابلہ میں کم چوڑائی والی اور تنگ معلوم ہو۔

(۶) معتدل یعنی درمیانی نہ زیادہ چوڑی نہ زیادہ تنگ۔

(گہرائی۔ بلندی اور اونچائی کے لحاظ اور اندازے سے)

(۷) مشرف یعنی بلند جو اصلی حالت کے مقابلے میں انگلیوں کو زیادہ اُبھری ہوئی معلوم ہو۔

(۸) مُنخفض (نیچی۔ گہری اور پست) جو اصلی حالت کے مقابلے میں گہری اور دبی ہوئی معلوم ہو۔

(۹) معتدل جو درمیانہ ہو نہ زیادہ اُبھری ہوئی نہ گہری اور نہ نیچی۔

اِن نو قسموں کو لمبائی۔ چوڑائی اور گہرائی کے ساتھ علیحدہ علیحدہ ملا کر دیکھیں۔ یعنی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی ہر قسم کو ایک دوسری سے ملا کر اور مرکب بنا کر شمار کریں تو نو ضرب تین یعنی ستائیس قسمیں مرکب کی بن جاتی ہیں۔

نبض عظیم وہ ہوتی ہے جو لمبائی، چوڑائی اور اونچائی تینوں میں زیادہ ہو۔

نبض صغیر وہ ہوتی ہے جو لمبائی، چوڑائی اور بلندی تینوں میں کم ہو۔

(۲) قرع نبض یعنی نبض کی ٹھوکر اور دھکا

شریان خون اور روح سے اچھل کر جس طاقت اور با در سے انگلیوں سے

ٹکراتی ہے اُسے قرعِ نبض یا ٹھوکر یعنی دھکا کہتے ہیں اس لحاظ سے اسکی تین قسمیں ہیں۔

(۱) نبضِ قوی یعنی وہ نبض جس کی ٹھوکر اور دھکے میں قوت اور زور ہو اور انگلیوں میں گھستی جائے اور دبانے سے گم نہ ہو۔

(۲) نبضِ ضعیف۔ جس کی ٹکر اور ٹھوکر کمزور ہو اور دبانے سے گم ہو جائے۔

(۳) نبضِ معتدل جس کے دھکے اور ٹھوکر کی قوت درمیانہ درجہ کی ہو۔

(۳) نبض کی حرکت کا زمانہ

ایک نوجوان تندرست آدمی کی نبض ستر سے پچھتر مرتبہ تک ایک منٹ میں اچھلتی اور حرکت کرتی ہے اس اچھلنے اور حرکت کی رفتار اور وقت کے لحاظ سے بھی نبض کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) نبض سریع یعنی تیز جو جلدی جلدی حرکت کرے اور ایک منٹ میں ستر پچھتر مرتبہ سے زیادہ یعنی اسی۔ نوے یا سو یا اس سے بھی زیادہ حرکت کرے۔

(۲) نبض بطی (سُست) جو اصلی حرکت کرنے میں زیادہ وقت لے یعنی ٹھودمی اور سُست رفتار میں حرکت کرے مثلاً ایک منٹ میں ستر یا پچھتر مرتبہ حرکت کرنی چاہیئے لیکن یہ ایک منٹ میں ساٹھ پچاس یا چالیس مرتبہ حرکت کرے۔

(۳) معتدل جو نہ زیادہ نہ کم یعنی تیز نہ سُست بلکہ ٹھیک ٹھیک درمیانہ حرکت کرے یعنی ایک منٹ میں ستر سے پچھتر مرتبہ تک۔

(۴) قوام نبض

یعنی نبض کی دیوار یا جلد یا خول کی نرمی سختی کے لحاظ سے بھی اسکی تین اقسام شمار کی جاتی ہیں۔

(۱) نبض لین (نرم) وہ نبض جو نرم ہو اور آسانی سے دب جائے۔
(۲) نبض صُلب: جو سخت ہو اور آسانی سے نہ دبائی جا سکے۔
(۳) معتدل: جو درمیانہ درجہ کی ہو نہ نرم اور نہ سخت۔

(۵) زمانہ سکون

نبض کی دو حرکتوں کے درمیانی وقفہ یعنی ایک حرکت کے بعد دوسری حرکت کرنے تک کے درمیان کا زمانہ اور وقفہ: اس کے لحاظ سے بھی تین قسمیں ہیں۔

(۱) متواتر: یعنی مسلسل اور یکے بعد دیگرے جلدی جلدی چلنے والی۔
(۲) متفاوت: جو پے در پے نہ چلے بلکہ وقفہ کی مُدت زیادہ ہو۔
(۳) معتدل: درمیانہ درجہ کی۔

(۶) نبض کی کیفیت اور تاثیر یعنی گرم یا سرد وغیرہ محسوس ہونا۔

نبض پر انگلیوں کو رکھنے سے نبض کی جگہ یا گرم معلوم ہوتی ہے یا سرد یا درمیانی۔ اس لحاظ سے بھی اِس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) نبض حار: یہ ہاتھ کو گرم معلوم ہوتی ہے۔
(۲) نبض بارد: یہ ہاتھ کو ٹھنڈی اور سرد معلوم ہوتی ہے۔
(۳) نبض معتدل یا متوسط: یہ درمیانی معلوم ہوتی ہے۔

(۷) نبض کی رطوبت کا اندازہ

اِس لحاظ سے بھی اِس کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ممتلی : یعنی خون سے بھری ہوئی جیسے مشک پانی سے بھری ہوئی ہوتی ہے

(۲) خالی : جس میں کم رطوبت اور کم خون معلوم ہو۔

(۳) معتدل : درمیانہ درجہ کی۔

(۸) نبض کا یکساں برابر حالت میں چلنا اور مختلف ہونا۔

اس لحاظ سے بھی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مستوی : یعنی یکساں اور ہموار ایسی نبض جس کی ٹھوکریں ہمیشہ یکساں اور ایک جیسی ہوں۔

(۲) نبض مختلف : ایسی نبض جو ناہموار ہو کچھ ٹھوکریں کیسی اور بعض کیسی ہوں۔

(۹) نبض کے اختلاف میں قاعدے اور نظم کا ہونا۔

اِس میں دیکھا جاتا ہے کہ اگر نبض کی حرکت وغیرہ بے قاعدہ اور مختلف ہے تو یہ اختلاف کسی انتظام اور قاعدے کے ماتحت ہے یا کوئی انتظام اور قاعدہ ہی نہیں۔ کبھی اختلاف کسی قسم کا ہو جائے۔ کبھی کسی قسم کا یعنی رفتار بے ڈھنگی میں بھی بے ڈھنگ پن۔ اِس لحاظ سے اس کی ۲ قسمیں ہیں

(۱) نبض مختلف منتظم : یعنی عام قاعدے کے برخلاف کسی نبض کی تین یا چار ٹھوکروں کے بعد ایک ٹھوکر اور وقفہ زور کا اور سخت ہوتا ہے۔ اگر یہ مسلسل اسی طرح ہوتا ہے تو اسے مختلف منتظم کہیں گے۔ کیونکہ اگرچہ ہے تو مختلف

اور بے قاعدہ حرکت لیکن کسی انتظام ۔ بندوبست اور قاعدے کے تحت ہو

(۲) نبض مختلف غیر منتظم : جس کے اختلاف اور بے قاعدہ پن میں نظم اور یکسانیت نہ ہو ۔ کبھی تین ٹھوکروں کے بعد ایک سخت ہو جائے ۔ کبھی پانچ یا سات ٹھوکروں کے بعد ایسا ہو جائے ۔

(۱۰) وزنِ نبض

اِس کا مطلب یہ ہے کہ نبض کی شریان کے پھیلنے اور سکڑنے اور عمر وغیرہ کے لحاظ سے نبض دیکھی جائے ۔ اس کی دو قسمیں ہیں ۔

(۱) حسن الوزن یعنی اچھے وقار اور وزن والی نبض جو بچوں میں ، بچوں کی عمر کے مطابق رہتی اور جوانوں اور بوڑھوں میں اُن کی عمر کے مطابق ٹھیک رہتی ہے ۔

(۲) سیئ الوزن (برے وزن والی بے وقار) نبض ۔ جو بچوں میں بوڑھوں کی طرح چلے اور بوڑھوں میں ، بچوں کی مثال چلتی ہو ۔ اِس کی پھر دو قسمیں ہیں ۔

(۱) مبایِن الوزن (یعنی مختلف وزن والی) کبھی بوڑھے جیسی اور کبھی بچوں جیسی چلنے لگے ۔

(۲) خارج الوزن : یعنی ہر قسم کے وزن سے خارج اور خالی ۔ یہ سب سے ردّی اور بُری قسم کی نبض ہوتی ہے جو کسی عمر کے مطابق نہ چلے ۔

صحت کی نبض

صحت مند اور تندرست آدمی کی نبض ہر لحاظ سے درمیانہ اور

معتدل درجہ پر ہوتی ہے۔

نبض کی بعض مختلف قسمیں

(۱) نبض مُنشاری یعنی آری کے دندانوں کی طرح چلنے والی نبض یعنی کہیں سے بلند اور کہیں سے نیچی چلتی ہے۔ کہیں نرم کہیں سخت۔

(۲) نبض مَوجی یعنی پانی اور دریا کی لہروں کی طرح بہنے اور چلنے والی نبض اِس میں نرمی ہوتی ہے۔ یہ بیماری کے مادہ کی زیادتی اور مریض کی قوت کے ضعف اور بہت کمزوری کو بتلاتی ہے۔

(۳) نبض دُودی (دُود معنی کیڑا) یہ کیڑے کی طرح رینگ کر چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ لمبائی میں چھوٹی، سُست اور پے درپے چلتی ہے

(۴) نبض نملی (نمل چیونٹی) یہ دُودی سے بھی سُست چلتی ہے چھوٹی ہوتی ہے اور چیونٹی کی طرح حرکت کرتی ہے۔

(۵) نبض ذنبُ الفار (چوہے کی دُم کی طرح کی نبض) یعنی ایک طرف سے موٹی ہو کر دوسری طرف جاتی ہوئی پتلی ہو جائے۔ دُم کی طرح یہ ردّی اور بُری قسم کی نبض ہے۔

(۶) نبض مطرقی یعنی ہتھوڑے کی طرح حرکت والی نبض۔ اگر ہتھوڑے کو زور سے لوہے پر ماریں تو وہ لوہے پر لگ کر خودبخود اچھل کر ہلکی سی چوٹ اور لگا دیتا ہے۔ اسی طرح یہ نبض انگلیوں کو ٹھوکر لگا کر بیچ میں پورا وقفہ اور سکون دیئے بغیر دوسری ٹھوکر ہتھوڑے کی طرح پھر لگا دیتی ہے۔

(۷) نبض ذوالفترہ یعنی رُکنے بسستانے اور ٹھہر جانے والی نبض۔ یہ نبض حرکت کرتے کرتے یک لخت رُک جاتی ہے حالانکہ اُس وقت اُسکے چلتے رہنے کی اُمید ہوتی ہے۔

(۸) واقع فی الوسط: یہ اُس نبض کو کہتے ہیں جو ٹھہرنے کے وقت بھی چلتے چلتے حرکت کرنے لگے۔

بعض مختلف بیماریوں میں نبض کی علامات

دماغ کی بعض بیماریوں میں نبض

سرسام میں نبض متواتر۔ قوی۔ صُلب اور غیر منتظم ہوتی ہے۔ اگر اس میں صفرا کی زیادتی ہو تو نبض کانپتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ بلغمی میں نرمی زیادہ ہوتی ہے۔

سر کے عام دردوں میں عام طور پر نبض۔ ضعیف۔ لین (نرم) اور سریع (تیز) ہوتی ہے۔

مرگی وغیرہ میں پہلے نبض ڈورے اور تار کی طرح کھنچی ہوئی معلوم ہوتی ہے لیکن مرض کا زور ہو تو۔ متفاوت۔ بطی (سست) اور صغیرہ ہو جاتی ہے۔

فالج وغیرہ میں نبض صُلب (سخت) طول میں چھوٹی یعنی صغیر اور ضعیف ہوتی ہے۔ یا متفاوت اور بطی یعنی سست ہو جاتی ہے۔

سینے، گلے اور پھیپھڑوں کی بعض بیماریوں میں نبض

گلے کے ورم میں نبض صُلب منشاری اور متواتر ہوتی ہے۔ اگر گلے اور سینے کے ورم سوجن والی بیماریوں میں نبض۔ صُلب۔ منشاری سے بدل کر متفاوت۔ صغیر اور پھر چیونٹی کی رفتار کی طرح نملی ہو جائے تو مریض کی موت کے خطرے کی گھنٹی ہے۔

دمہ اور ضیق النفس میں نبض اکثر اوقات مختلف اور غیر منتظم ہوتی ہے۔

نمونیہ اور ذات الریہ میں نبض۔ ضعیف۔ ممتلی (بھری ہوئی) لطی (سُست)۔ متفاوت۔ نرم اور تھوڑی سی موجی بھی ہوتی ہے۔

ذات الجنب یا پہلو کے وَرم اور سُوجن میں نبض منشاری (آری کے دانتوں کی طرح کی) صُلب (سخت اور متفاوت ہوتی ہے)۔ اگر بخار بھی ساتھ ہو تو متواتر ہو جاتی ہے۔ اور سریع بھی۔

اگر منشاری نبض ہلکی سی ہو تو مرض کے جلدی دفع ہونے کی علامت ہو گی۔ اگر نبض بہت زیادہ منشاری معلوم ہو تو بیماری کے بہت دیر تک رہنے اور پُرانے بن جانے کی علامت ہو گی۔ جب پھیپھڑے کے یا سینے کے ورم میں پیپ پیدا ہونا شروع ہو جائے۔ تو نبض غیر منتظم مختلف ہو جاتی ہے۔

خون کی بیماریوں میں نبض کی شناخت

خون زیادہ ہو تو نبض عظیم اور ممتلی ہوتی ہے اور جب بدن میں

خون کی کمی ہو تو نبض سریع خالی اور صغیر ہوتی ہے۔

اختلاج قلب اور خفقان اور دل کی کمزوری میں نبض غیر منتظم سریع اور اکثر متواتر بھی ہو جاتی ہے۔

غشی وغیرہ میں نبض پہلے بالکل دب جاتی اور غائب ہو جاتی ہے لیکن پھر آہستہ آہستہ دودی (کیڑے کی طرح) معلوم ہونے لگتی ہے

ہضم کی بیماریوں کی نبض

ضعف معدہ اور بدہضمی میں نبض سست۔ متفاوت۔ ضعیف اور صغیر ہوتی ہے۔ ورم معدہ گرم میں نبض کھنچی ہوئی منشاری۔ صلب اور متواتر ہو جاتی ہے اور ورم معدہ سرد میں متفاوت ضعیف اور صلب ہو جاتی ہے۔ یرقان میں نبض متواتر۔ صلب اور صغیر ہوتی ہے۔

حمیات حارہ یعنی گرم بخاروں میں نبض۔ نرم۔ عظیم۔ ممتلی کبھی متواتر اور سریع ہوتی ہے۔

عورتوں میں ہسٹریا (اختناق الرحم) ورم رحم اور حیض کی بندش میں نبض عام طور پر سریع ہوتی ہے۔

پرانی۔ بدہضمی اور چھوت دار بیماریوں میں ذیابیطس میں نبض عام طور پر بطی ہوتی ہے۔

صحت کی حالت میں نبض کی حرکت فی منٹ

پیدا ہونے کے وقت	۱۴۰	سے	۱۵۰	تک	حرکتیں
۱۲ ماہ کی عمر تک	۱۲۰	″	۱۳۰	″	″
۱ سال سے ۳ سال تک	۱۰۰	″	۱۲۰	″	″
۳ سال سے ۷ سال تک	۹۰	″	۱۰۰	″	″
۷ سال سے ۱۴ سال تک	۸۰	″	۹۰	″	″
۱۴ سال سے ۲۱ ″	۷۵	″	۸۰	″	″
۲۱ سال سے ۶۰ ″	۷۰	″	۷۵	″	″

قارورہ یا بول (پیشاب)

قارورہ عربی میں شیشے یا بوتل کو کہا جاتا ہے۔ چونکہ پیشاب بالعموم شیشے یعنی بوتل وغیرہ میں ڈال کر رکھا جاتا ہے یعنی قارورۂ بول یعنی پیشاب کا شیشہ۔ مختصر کرتے کرتے قارورۂ بول کو قارورہ ہی بولا جانے لگا اب قارورہ کا عام مفہوم پیشاب ہی لیا جانے لگا۔

نبض کے بعد بول یعنی پیشاب ہی دوسرا سب سے بڑا ذریعہ بیماریوں کی علامات پہچاننے اور تشخیص کرنے کا ہے۔

بول یا پیشاب کیا ہے؟ پیشاب وہ رقیق اور پتلا بدن کا فضلہ ہے

جو گردوں سے ٹپک ٹپک کر پیشاب کی دو نالیوں کے ذریعہ مثانے میں جمع ہوتا رہتا ہے اور پھر مثانہ سے پیشاب کی نالی کے ذریعے بدن سے خارج ہو جاتا ہے

تشخیص کے لئے بول

تشخیص کے لئے صبح کا قارورہ پورے کا پورا کسی صاف شیشے میں لے کر دیکھنا چاہیئے۔ ۱ سال سے کم عمر کے بچے کا قارورہ زیادہ قابل اعتماد نہیں ہوتا۔ سات سال کی عمر کے بعد قارورہ صحیح معنے میں امتحان کے قابل ہوتا ہے۔

قارورہ میں سات چیزوں کو دیکھا جاتا ہے (۱) رنگ (۲) قوام۔ (یعنی پتلا یا گاڑھا ہونا)۔ (۳) صفائی (گدلا اور میلا پن۔ (۴) بو (۵) کف یعنی جھاگ (۶) رسوب یعنی گاد اور تلچھٹ وغیرہ (۷) مقدار۔

رنگ کے لحاظ سے تشخیص :۔ قارورے کے مندرجہ ذیل پانچ رنگوں کو دیکھا جاتا ہے۔ (۱) زرد (۲) سرخ (۳) سبز (۴) سیاہ (۵) سفید۔

زرد رنگ کی قسمیں چھ ہیں

(۱) تبنی یعنی پانی میں بھیگے ہوئے بھوسے کے رنگ کا جو سردی کی علامت ہے۔ (۲) اُترجی یعنی ترنج (لیموں) کے چھلکے جیسا رنگ یہ صحت کا رنگ ہے۔

(۳) اشقر: یعنی تھوڑا سرخی مائل پیلا رنگ۔ گرمی کی علامت ہے

(۴) ناری یعنی آگ کے رنگ جیسا زرد یہ اشقر سے بھی زیادہ گرمی کی علامت ہے۔

(۵) احمر ناصع یعنی زعفران جیسے تیز رنگ والا یہ ناری سے بھی زیادہ گرمی کی خلط کی علامت ہے۔

سُرخ رنگ :- اِس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

(۱) اصہب : یعنی ایسے لال رنگ والا جس میں ذرا سفیدی کی جھلک ہو۔ یہ خونی خلط کے غلبہ کی علامت ہے۔

(۲) وَردی : یعنی گلابی رنگ والا اِس میں اصہب سے زیادہ خون کا غلبہ ہوتا ہے۔

(۳) احمر قانی : وہ پیشاب جو بہت سُرخ بلکہ سیاہی مائل ہو۔ اس میں وردی سے بھی زیادہ خون کا فساد ہوتا ہے۔

(۴) احمر اتستم : سرخ قارورہ جو بالکل سیاہ معلوم ہوتا ہے اِن سب قسموں سے زیادہ خون کے بگاڑ اور گرمی کی علامت ہے۔

سبز رنگ :- اگر پیشاب کا رنگ سبز ہو تو سودا اور صفرا کے مل جانے کی نشانی ہے۔ اگر بہت گہرا سبز ہو تو کسی خلط کے جل جانے کی نشانی ہوتی ہے جو موت کی بھی نشانی ہے۔ پتے کا رنگ یرقان۔ سردی اور تیزابی مادوں کی علامت ہے۔

سیاہ رنگ :- قارورہ کا سیاہ اور کالا رنگ۔ تلی کی اور سودا کی بیماریوں۔ یرقانِ سیاہ۔ بواسیر کے خون اور حیض کے خون کے

رُکنے اور سوداوی بخاروں کی نشانی ہے۔

سفید رنگ :۔ دودھ کی طرح سفید رنگ غذا کے ہضم نہ ہونے۔ پرانے گٹھیا۔ ذیابیطس۔ ضعفِ جگر اور بلغمی مادّوں کی کثرت کی علامت ہے۔

قوام یعنی قارورہ کا پتلا یا گاڑھا ہونا

پیشاب کا اصلی قوام پانی کی طرح پتلا ہوتا ہے۔ اگر گاڑھا ہو تو خلطوں اور غذا کے کچا رہنے کی علامت ہے۔ بعض اوقات شکر اور کبھی بلغم جیسی رطوبت کے آنے سے بھی گاڑھا ہو جاتا ہے۔

صفائی اور میلاپن

جب بدن میں ہضم ٹھیک ہو۔ خلطیں اچھی پکتی ہوں اور سکون ہو تو قارورہ صاف اور شفاف ہوتا ہے۔ لیکن جب غذا اور خلطیں اچھی طرح پختہ اور ہضم نہ ہوں اور اندر ورم وغیرہ ہو اور گردوں میں پانی سے دوسری چیزیں الگ کرنے کی قوت کم ہو جائے تو قارورہ گدلا اور میلا ہو جاتا ہے۔ اگر قارورہ اوپر سے نیچے تک گدلا ہو تو دردِ سر کی علامت بھی ہوتا ہے۔

گاڑھے اور گدلے قارورہ میں یہ فرق ہے کہ گاڑھے قارورہ کا قوام سارے کا ایک جیسا ہوتا ہے لیکن گدلے میں کچھ حصہ گاڑھا

کچھ پتلا، کچھ صاف، کچھ گہرا ہوتا ہے۔

رائحہ معنی بُو :۔ سخت بدبودار پیشاب کبھی پاخانہ پیشاب کے رکنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کبھی مادہ کے سڑ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور اکثر مثانہ یا پیشاب کی نالی کے گندے زخم کی وجہ سے بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر پیشاب میں کچے مادے ہوں اور پیشاب بھی اچھی طرح نہ پکا ہو تو بُو نہیں ہوتی یہ مادے کے کچے اور سردی کی علامت ہے۔ جب ضعف زیادہ ہو جائے تو بھی بُو نہیں ہوتی۔

زبد (معنی جھاگ اور کف) :۔ اگر پیشاب میں لیسدار مادے اور خلطیں وغیرہ ملے ہوئے ہوں تو بڑے بڑے جھاگ اور زیادہ مقدار میں ہوتے ہیں اور دیر سے ٹوٹتے اور غائب ہوتے ہیں۔

یہ گردے اور مثانے وغیرہ کی پرانی اور سخت قسم کی بیماریوں کی علامت ہے۔

رسوب یعنی تہ نشین۔ دُرد یا گاد یا تلچھٹ :۔ قارورے کے جو حصے قارورہ کے پانی سے علیحدہ علیحدہ نظر آتے ہوں خواہ تہ میں بیٹھے ہوں یا درمیان میں تیرتے ہوں خواہ اوپر کی سطح پر ہوں اُن کو رسوب کہتے ہیں۔ وہ رسوب جو چکنا ہو اور سفید ہو۔ نہ زیادہ گاڑھا ہو اور نہ زیادہ پتلا ہو اور اس کے حصے الگ نہ ہوں اُسے رسوب محمود یا اچھا رسوب کہا جاتا ہے۔ رسوب ردّی وہ ہوتا ہے جس کا رنگ قدرے سُرخی مائل پیلا ہو۔ نیلے رنگ کا ہو یا سیاہ رنگ کا ہو۔ سب سے اچھے رسوب کی

علامت یہ ہے کہ وہ نیچے بیٹھنے والا ہو۔

قارورہ میں رسوب کا نہ ہونا سُدّوں کی نشانی ہے اور غذا کے نہ پکنے کی اطلاع ہے۔

مقدار بول :۔ پیشاب کا کم مقدار یا زیادہ مقدار میں آنا۔ پیشاب کی زیادتی یا تو زیادہ پانی پینے سے آیا کرتا ہے یا مواد کے زیادہ خارج ہونے سے آتا ہے۔ پیشاب کی زیادہ کمی سے مرض استسقاء کا پتہ لگتا ہے۔

براز یعنی پاخانہ

مرض کے تشخیص کرنے میں پاخانہ کو معائنہ کرنے سے بھی بڑی مدد ملتی ہے۔

آگ کی لو کے رنگ جیسا زرد پاخانہ صفرا کے غلبہ کی نشانی ہے اگر زردی بالکل ہلکی اور کم ہو تو غذا کے کچا رہنے کی اور سردی کی علامت ہے سفید رنگ کا پاخانہ بلغم کی نشانی ہے اور اگر پتہ کی نالی میں سُدہ پیدا ہو جائے تو بھی سفید رنگ کا پاخانہ آتا ہے۔ اور قولنج اور یرقان کی بیماری ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ سیاہ رنگ کا پاخانہ کسی خلط کے جل جانے کی وجہ سے آتا ہے۔ یا فولاد وغیرہ کے استعمال سے بھی سیاہ رنگ کا ہو جاتا ہے۔

پاخانہ کا نرم اور پتلا ہو جانا قوت ہاضمہ کی کمزوری کی نشانی ہے جھاگ دار پاخانہ، ریاح یعنی ہوا اور گیس کی وجہ سے یا کسی خلط کے

جوش کی وجہ سے ہوتا ہے۔

علمِ طبّ کا دوسرا حصّہ طبِّ عملی

طبِ یونانی میں بیماریوں کا علاج جس قانون اور اصول کے تحت کیا جاتا ہے اُسے "علاج بالضد" کہتے ہیں۔ یعنی بیماری اگر گرمی سے پیدا ہو تو ٹھنڈی دواؤں سے علاج کیا جاتا ہے۔ اگر بیماری سردی سے پیدا ہوئی ہے تو گرم دوائیں دیں گے۔ ڈاکٹری ایلوپیتھک کا اصولِ علاج بھی یہی علاجِ بالضد ہے۔

علاج بالمثل اُسے کہتے ہیں جس میں گرمی کا علاج گرمی سے اور سردی کا علاج سردی سے کیا جاتا ہے۔ یعنی مرض اگر گرم ہے تو دوا بھی گرم دی جاتی ہے۔ طب ہومیوپیتھک کا اصولِ علاج یہی ہے۔

اسباب ستہ ضروریہ کی مناسب دیکھ بھال اور تدبیر صحت کو قائم رکھنے کے لئے اور بیماریوں سے بچنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ مثلاً ہوا اور پانی کا صاف ستھرا ہونا۔ غذا صاف، سادہ اور عمدہ ہونا۔ ورزش اور کام کرنا۔ آرام کرنا۔ پوری نیند سونا یعنی وقت مناسب تک جاگنا اور مناسب وقت تک سونا۔

منہ، آنکھ، دانت، جلد، بال اور پورے جسم کی اور لباس کی صفائی گھر کی صفائی رکھنا وغیرہ نہایت ضروری ہے۔ لیکن جب مرض پیدا ہو تو

دواؤں سے اس کا دُور کرنا بے حد ضروری ہے اور ان کے بغیر مرض سے چھٹکارا مشکل ہے۔ انسانی جان کی بہت بڑی قیمت ہے اور اس کی حفاظت کرنا اور ہر آفت سے بچانا انسانی فرض ہے۔ اسلام نے تو مرض کے علاج معالجہ کو سُنّت کا درجہ دیا ہے۔ طبیب کا فرض ہے کہ وہ نبض، رنگ بول اور ہر قسم کی علامات کے ذریعے سے پہلے بیماری کے سمجھنے کی پوری کوشش کرے اور پھر پوری ہمدردی کے ساتھ مریض کے لئے دوائیں تجویز کرے اور شفا کے لئے اللہ تعالےٰ حق سُبحانہٗ شافی برحق اور حکیم علی الاطلاق پر مکمل بھروسہ رکھے۔ اپنے علم، تجربہ اور دوا کو کوئی اہمیت نہ دے بلکہ سب کو اُسی کا عطیہ اور رحمت سمجھے۔ اور ہر وقت اپنے آپ کو اور ہر دوا کو اُسی کا محتاج خیال کرے۔

دوا کیا چیز ہے :- دوا اُسے کہا جاتا ہے جو بدن میں جاکر اپنے مزاج اور تاثیر اور کیفیت یعنی۔ گرمی۔ سردی۔ تری اور خشکی وغیرہ سے تو بدن میں تبدیلی اور اثر پیدا کرے مگر خود بدن کا جُز اور حصّہ نہ بنے۔

دَواؤں کے استعمال کے اصُول

دوا کے استعمال کے لئے تین باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) دوا کی کیفیت اور تاثیر یعنی مزاج کا معلوم ہونا کہ دوا گرم ہے، سرد ہے خشک ہے یا تر مزاج کی ہے۔

(۲) یہ علم ہونا کہ کون سی دوا کس مرض میں کس وزن کی دینی چاہیئے

اور یہ دوا کس درجہ میں گرم سرد یا خشک اور تر ہے۔

(۳) دوا کے استعمال کا صحیح وقت اور موسم اور مریض کی عمر کا لحاظ رکھنا مریض کے عادات اور پیشے کا خیال رکھنا وغیرہ۔ جنس کا لحاظ رکھنا ملک کی آب و ہوا کا لحاظ رکھنا وغیرہ۔

دوا شروع کرنے سے پہلے یہ بھی معلوم کرنا چاہئے کہ مرض کس درجہ میں ہے اور کون سے درجہ میں کون سی دوا دینا چاہیئے۔

مرض کے زمانے چار ہیں۔ جب بیماری شروع ہو تو مرض کی ابتداء کا زمانہ کہلاتا ہے جب شروع ہونے کے بعد بیماری بڑھنا اور زیادہ ہونا شروع ہو تو تزائد کا زمانہ کہلائے گا اور جب بیماری انتہائی حد تک یعنی پوری اور شدت سے ترقی اور زور پکڑ کر ایک حالت پر ٹھہر جائے اُسے زمانہ انتہا کہیں گے اور جب بیماری کم ہونا شروع ہو تو انحطاط اور زوال کا زمانہ کہیں گے۔

اِن چاروں میں دوا دینے کے قانون : بیماری کے ہر درجہ میں اسی درجہ کے مطابق دوا دینی چاہیئے۔

مثال کے طور پر مریض کو گرم قسم کا ورم اور سوجن ہے اور ابھی ابتدا کے زمانے میں ہے۔ تو اِس درجہ میں مرض کے مادہ اور سبب کو لوٹا دینے اور واپس ہٹا دینے والی چیزیں یعنی رادعات استعمال کرائی جائیں گی۔

اگر مرض ابتداء سے ذرا آگے بڑھ کر زمانہ تزائد میں پہونچ چکا ہو تو مُحلّلات یعنی مادہ کو حل اور تحلیل کرنے والی دوائیں دیں گے۔ اِس

زمانے سے بھی آگے بڑھ کر جب بیماری ترقی کی انتہا کو پہونچ جائے تو اس میں بھی زیادہ طاقت کے محللات استعمال کرلنے چاہئیں۔ اور انحطاط یعنی بیماری کا زور گھٹنے کے زمانے میں بھی صرف محللات ہی دیئے جائینگے۔

بخاروں کی ابتداء میں پسینہ لانے والی اور مسامات کو کھولنے والی دوائیں دی جائیں گی اور زمانہ تزائد میں سکون اور آرام پیدا کرنے والی دوائیں دی جائیں گی۔ انتہا یعنی ترقی کے زمانے میں ملیّن یا مسہل یعنی پاخانہ وغیرہ لانے والی دوائیں اور مدرات یعنی پیشاب زیادہ لانے والی دوائیں یا فصد اور جونک وغیرہ کے ذریعے خون نکالنے والی تدابیر یعنی استفراغ کی دوائیں و تدبیریں کی جائیں گی اور انحطاط کے زمانہ میں قوت بخشنے والی دوائیں دی جائیں گی۔

دواؤں کے چار درجے :- (۱) اگر کسی دوا کی تاثیر بدن میں بالکل ہلکا سا اثر گرمی یا سردی یا خشکی اور تری کا پیدا کرتی ہے تو اسے درجہ اوّل کہینگے

(۲) اگر دوا پہلے درجہ کی دوا کے مقابلہ میں ذرا زیادہ اثر پیدا کردے لیکن ایسا کہ اس سے بدن کو کسی طرح کا نقصان نہ پہونچے تو یہ درجہ دوئم ہوگا۔

(۳) اگر دوا دوئم درجہ سے بھی زیادہ اثر پیدا کرے مثلاً اتنی گرمی پیدا کردے کہ اس سے بدن کو کسی طرح کی تکلیف اور نقصان پہونچ جائے لیکن ہلاک نہ کرسکے تو یہ تیسرے درجہ کی ہوگی۔

(۴) اگر دوا تیسرے درجہ سے بھی زیادہ اثر بدن میں پیدا کرے

اتنا کہ آدمی مرجائے اِس کے اثر سے جیسے سنکھیا وغیرہ تو ایسے درجہ چہارم کی تاثیر والی دوا کہیں گے ۔

کِس عمر میں کتنی دَوا دینی چاہیئے

مثلاً ۲۰ سال سے ۶۵ سال والے کو اگر کسی دوا کی مقدار ۴ ماشہ ہے

تو	۱۶	"	۲۰	"	۲ ۳/۴	یعنی پونے تین ماشہ دی جائیگی	
"	۱۳	"	۱۶	"	۲	دو ماشہ	"
"	۱۰	"	۱۳	"	۱ ۳/۴	پونے دو ماشہ	"
"	۶	"	۱۰	"	۱ ۱/۴	سوا ماشہ	"
"	۴	"	۶	"	۱	ایک ماشہ	"
"	۲	"	۴	"	۱/۲	آدھا ماشہ	"
"	۱	"	۲	"	۲ ۱/۲	ڈھائی رتی	"
"	۶ ماہ	"	۱	"	۲		"

علاج کے لئے بعض نہایت ضروری اشارے

(۱) جب تک معمولی اور آسان دواؤں اور تدبیروں کے ذریعے علاج میں کامیابی ممکن ہو۔ اُس وقت تک سخت دوائیں اور دوسرے سخت ذریعے یعنی فصد یا آپریشن وغیرہ استعمال نہیں کرنے چاہئیں ۔

(۲) ایک دوا کچھ عرصے تک دینے سے اگر کوئی فائدہ محسوس نہ ہو تو اُس کو

ہی جاری نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ کوئی اور تبدیلی دوسری دوا سے کر دینی چاہیئے کیونکہ ہمیشہ ایک ہی دوا دینے سے طبیعت کو اُس کی عادت ہو جاتی ہے اور اثر نہیں ہوتا۔

(۳) سخت سردی اور نہایت گرمی کے موسم میں سخت اور تیز گرم دوائیں نہیں دینی چاہئیں اور نہ ہی فصد، جلاب اور قے اور آپریشن وغیرہ مناسب ہے۔

(۴) اگر کسی مرض میں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ گرم ہے یا سرد تو معتدل اور درمیانہ مزاج اور تاثیر کی دوائیں دینی چاہئیں۔

(۵) جب بیماری کے سمجھنے اور تشخیص و تجویز کرنے میں مشکل اور پیچیدگی پیدا ہو جائے تو سب دوائیں دینا ترک کر دیا جائے اور بیماری کو طبیعت کے سپرد کر دیا جائے۔

(۶) سرسام۔ نمونیا۔ ذات الجنب۔ گلے کے ورم اور رحم کے ورم وغیرہ میں بہت احتیاط اور غور و خوض سے تشخیص اور علاج کرنا چاہیئے۔ اسی طرح سخت گرم بخاروں میں بھی بڑی احتیاط اور غور و فکر کی ضرورت ہے مثلاً ٹائیفائڈ، موتی جھارا اور تپ محرقہ ان میں دوا اور خوراک میں ذرا سی غلطی اور بد احتیاطی بعض اوقات ہلاکت تک پہنچا دیتی ہے۔

(۷) جب بدن میں کئی بیماریاں ایک ساتھ پیدا ہو جائیں تو سب سے پہلے ایسے مرض کی دوا کرنی چاہیئے۔ جس کے اچھا ہو جانا دوسری سب شکایتوں کے لئے بھی اچھا اور مددگار ہو سکتا ہو۔ مثلاً آنتیں

سُدّہ وغیرہ پیدا ہو کر مادہ سڑ گیا اور اس سڑاند، عفونت اور گندگی سے تیز گرم بخار پیدا ہو گیا تو اس صورت میں پہلے گرم دوا دے کر سدّوں کو خارج کریں گے حالانکہ تیز گرم بخار بھی موجود ہے جس کے لئے سرد دوا کی ضرورت ہے لیکن یہاں سُدّے کو دفع کرنے کے لئے گرم دوا دی جائے گی کیونکہ بیماری پیدا کرنے والی چیز دراصل سُدّہ ہے۔

(۸) اگر ایک بیماری پُرانی ہے اور دوسری اچانک شدید طور پر شروع ہو گئی ہے تو اب اس شدید نئی بیماری کا پہلے علاج کرنا چاہیے۔

(۹) زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈی دواؤں کو زیادہ استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ گرم دواؤں سے بدن کی اصلی حرارت و رطوبت ضائع اور پگھلنے لگتی ہے اور بدن کمزور اور دُبلا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح زیادہ ٹھنڈی دوائیں دینے سے اصلی حرارت (حرارتِ غریزی) کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہے۔

(۱۰) گرم موسم میں اور گرم طبیعت والوں کو اور جوانوں کو زیادہ گرم دوائیں دینا مناسب نہیں اور بوڑھوں، عورتوں اور ٹھنڈے جسم اور سرد مزاج والوں کو زیادہ سرد دوائیں بھی مناسب نہیں۔

بیماری کے پیدا ہونے کی علامتیں

صحت اور تندرستی اور اعتدال کی حالت میں آدمی کی جو عادتیں

حالات بدن چستی۔ چالاکی اور ہمت وغیرہ ہوتے ہیں اُن میں تبدیلی کا آجانا کسی نہ کسی بیماری کے آنے کی نشانی ہوتی ہے مثلاً پہلے خوش اور شگفتہ رہنے کی عادت تھی اور اب ہر وقت

(۱) غم اور فکر میں مبتلا رہنے لگے ہیں۔ یہ عام طور پر مرض مالیخولیا کے آنے کی نشانی ہے۔

(۲) نزلہ اور زکام کے بار بار ہونے سے پھیپھڑے اور اس کی جھلی اور سانس وغیرہ کی نالیوں میں زخم اور ورم پیدا ہونے کی نشانی بن جاتی ہے۔

(۳) آنکھوں کی سرخی، آنسو بہنا اور روشنی سے گھبراہٹ دماغ پر ورم آنے کی علامت ہے۔

(۴) پاخانہ اور پیشاب میں سخت اور تیز بدبو کا پیدا ہوجانا سخت گرم قسم کی گندگی اور عفونت کے بخار آنے کی دلیل ہے۔

(۵) معدہ میں اچانک درد رہنے لگنا، پیٹ کا پھول جانا اور بھوک کا بند ہونا تو قولنج کے درد پیدا ہونے کی علامت ہے۔

(۶) پسینہ بھی کافی آتا ہے اور بدن میں سستی اور بوجھ بھی بڑھتا جائے تو یہ بلغمی بیماریوں کے جلدی پیدا ہوجانے کی نشانی ہے۔

(۷) ہونٹوں اور آنکھ کے پپوٹوں کی پھڑکن لقوہ آنے کی نشانی ہے۔

(۸) ہاتھ، پاؤں اور چہرہ کی سوجن اور بھربھراہٹ استسقا (جلودر) کی بیماری آنے کی علامت ہے اور تپ دق وغیرہ کے اخیر میں اور بڑھاپے

جگر کے امراض میں موت کی نشانی ہے۔

(۹) آنکھوں کے سامنے خیالی مکھی اور بھنگے جیسے اُڑتے رہنا پورے یا آدھے سر میں درد کا رہنے لگنا موتیا بند ہو جانے کی نشانیاں ہیں۔

مریض کے اچھا ہو جانے کے بعد مرض کے دوبارہ لوٹ آنے کی نشانیاں

بیماری سے شفا پانے اور اُٹھنے کے بعد بھی اگر بھوک بند ہو جائے نبض میں بھی کمی بیشی اور خرابی رہے۔ چہرہ پر ہلکی ہلکی سوجن سی رہے۔ ہاضمہ خراب ہوتے اور متلی کو دل چاہے۔ بدن کی کمزوری بڑھتی جائے اور دل پر خوشی نہ آئے تو ایسی سب علامتیں مرض کے دوبارہ آجانے کی دلیل اور نشانی ہیں۔

مرض کے لمبا ہونے کی نشانیاں

معقول اور صحیح طبیب کے صحیح علاج سے بھی فائدہ نہ ہونا اور کھانے پینے کی طرف طبیعت کا راغب نہ ہونا۔ بیماری کے لمبی مدت تک رہنے کی نشانی ہے۔

خلط کے نضج پانے یعنی پکنے کی علامتیں

جب خلط صفرا (پت) نضج پا جائے یعنی پک کر پختہ ہو جائے تو پیشاب

کا رنگ لیموں کے چھلکے کی رنگت کا آنے لگتا ہے۔

بلغم کے نضج پانے اور پکنے کی یہ علامت ہے کہ پیشاب ذرا سا زردی سفید رنگ دار ہو جاتا ہے یعنی قدرے پیلا پن نظر آتا ہے اور خلط سودا کے لئے پکنے اور نضج پانے کی نشانی یہ ہے کہ پیشاب کا رنگ سیاہ رنگ کا ذرا اُودے رنگ کی جھلک کے ساتھ ہوتا ہے کسی خلط اور مادے کے پکنے سے پہلے اگر نبض صُلب (سخت ہوگی) تو پکنے کے بعد نرم اور لیّن ہو جائے گی یا زیادہ معتبر نشانی یہ ہے کہ مادّہ پکنے سے پہلے جس قسم کی نبض تھی پکنے اور نضج پا جانے کے بعد اُس کے برعکس ہو جائے گی۔

مُسہل یعنی جلّاب کے بعد بدن کے مواد سے پاک و صاف ہونے کی نشانیاں

جب کسی خلط مثلاً صفرا کو نکالنے والا مسہل استعمال کیا اور مسہل کے ذریعے صفرا خارج ہوتا رہا اور اتنا خارج ہوا کہ اب بجائے صفرا کے بلغم خارج ہونے لگا تو اِس علامت سے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ صفراء سے بدن بالکل پاک و صاف ہو چکا۔ اسی طرح دوسری خلطوں کا اندازہ کرلیں جب کوئی مسہل یعنی جلاب کی دوا استعمال کی جائے اور کچھ اسہال اور جُلاب آنے کے بعد ہلکی سی نیند یا اونگھ آنے لگے اور پیاس زور پکڑ جائے تو بدن کے صاف ہونے کی علامت ہے۔

کسی بیماری کی نیک اور اچھی علامتیں

بیمار کے ہوش وحواس کا ٹھیک اور درست ہونا۔ بدن کی قوت کا زیادہ نہ گھٹنا۔ معقول اور صحیح دواؤں سے فائدہ شروع ہونا۔ طبیعت کا خوش رہنا اور ہمت باقی رہنا۔ نیند بھی ٹھیک آنا۔ بیماری کے جلدی دفع اور اچھا ہونے کی نشانیاں ہیں۔

کسی بیماری کی بُری اور رَدی نشانیاں

غشی اور بے ہوشی جیسی حالت۔ بخار میں بھی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے رہنا۔ پرانی بیماریوں میں ناک اور کان پتلے پتلے ہو جانا۔ زبان کا رنگ سیاہ ہو جانا۔ منہ کھلا رہنا۔ ناک کے سوراخوں کا ٹھنڈا محسوس ہونا ہر وقت بے چینی رہنا۔

مریض قریب کی دیوار پر یا آس پاس کی چیزوں پر ہاتھ پھیرتا ہے بار بار ناک میں انگلی کرتا ہے۔ اکثر چپ چاپ لیٹا رہتا ہے اور لوگوں کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے اور ایک ہی چیز پر نظر جما لیتا ہے اور ٹکٹکی باندھ کر لگاتار دیکھتا رہتا ہے۔ یہ سب نشانیاں خراب اور رَدّی اور بیماری کے خطرناک درجہ اور انجام کی ہیں۔

* * *

موت کی نشانیاں

مریض کے چہرے اور بدن کا قدرے ہرے یا ہلدی کی طرح پیلا ہو جانا عقل اور ہوش میں فتور اور بگاڑ۔ ناخنوں کا سیاہ ہو جانا۔ کان اور ناک ٹھنڈے ٹھنڈے ہو جانے۔ ناک کی نوک کا پتلا ہو جانا اور مڑ جانا کنپٹیوں کا دھنس جانا اور ماتھے کی کھال کا تن جانا۔ بیمار کا ایک سخت چپ اور بدحواس ہو جانا۔ یا بہت بہکی بہکی باتیں اور بری بکواس کرنا یہ سب علامتیں عام طور پر موت کی ہیں ۔

[illegible]

عِلمِ عِلاج کے مُتعلِّق مختصر اشارات

اور سب بیماریوں کے متعلّق ایسی ایسی

ضروری باتوں کا خلاصہ

جن کا ہر طبیب کے پیشِ نظر رہنا نہایت ضروری ہے

(۷۸۹)

ضروری نوٹ

(۱) سر اور سینے کی گرم بیماریوں کا علاج عام طور پر ٹھنڈی اور تسکین دینے والی دواؤں اور غذاؤں سے کرنا چاہیئے اور ٹھنڈی بیماریوں میں گرمی پہونچانے والی اور محللات یعنی مادہ کو تحلیل کرنے والی دواؤں سے کرنا چاہیئے۔

(۲) معدہ اور معدہ سے لے کر نیچے پاؤں تک گرم ورم اور سوجن کا علاج ملینات (مادّہ کو نرم کر کے خارج کرنے والی) دواؤں اور پیشاب لانے والی ٹھنڈی دواؤں سے کرنا مناسب ہے اور اسی طرح اس حصّے کے ٹھنڈے ورموں اور سوجن وغیرہ کا علاج مسامات کو کھولنے اور کشادہ کرنے والی اور گرمی پہونچانے والی دواؤں سے کرنا لازم ہے۔

(۳) ہر قسم کے دردوں میں مسامات کو کھولنے والی اور مادّوں کو تحلیل کرنے والی اور دستوں کے ذریعے مادّوں کو خارج کرنے والی دواؤں سے علاج کرنا چاہیئے۔

(۴) اگر دست اور اسہال آنتوں کی خرابی کی وجہ سے ہوں تو خشک

اور قابض دواؤں کو استعمال کرنا چاہیئے۔

(۵) جب خلط کے جلنے اور جوش میں آنے کی علامت موجود ہو تو مصفیات یعنی صاف کرنے والی اور حرارت اور گرمی کو بجھانے والی اور رطوبت اور تری دینے والی دوائیں دینا چاہیئے۔

(۶) زخموں کے علاج میں پہلے زخم صاف کرنے والی۔ پھر ٹھنڈک اور تسکین پہونچانے والی اور زخموں کو بھرنے والی دوائیں دینی ضروری ہیں۔

(۷) سر کے امراض میں مادہ کو غرغرہ کرنے والی دواؤں سے۔ نیز چھینک لانے والی اور سونگھنے والی دواؤں سے پاک کرنا چاہیئے۔

(۸) فم معدہ (معدہ کے منہ یا کوڑی) کے مواد کو قے سے نکالنا بہتر ہے۔

(۹) مُقعر معدہ یعنی معدہ کے پیندے اور نیچے حصہ سے اور انتڑوں سے مادّہ کو نکالنے کا سب سے بہتر ذریعہ مسہل یعنی دست لانے والی دوائیں ہیں۔

(۱۰) کھال اور جلد کے فاسد مادوں کو پسینہ لانے والی دواؤں سے خارج کرنا چاہیئے۔

(۱۱) رگوں کے اندر کے مادہ کو فصد کے ذریعہ سے پاک کرنا چاہیئے۔

(۱۲) اگر دو بیماریاں ایسی جمع ہو جائیں جن میں ایک تو اصل ہو اور دوسری اس کی ماتحت ہو یا اس کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو جیسے تیز بخار کی وجہ سے سر کا درد شروع ہو جائے تو پہلے اصل مرض

کو دفع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(۱۳) اگر اصل بیماری کے مقابلے میں عرض یعنی اصل بیماری کی وجہ سے پیدا ہونے والی نئی شکایت زیادہ تکلیف دہ اور ناقابل برداشت ہو تو پہلے اس کو دور کرنے اور تسکین دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(۱۴) اگر کوئی ایسا بیمار ہو جس کی قوت بیماری کی ابتدا میں ہی تیزی سے کم ہونا شروع ہو جائے اور یہ خطرہ پیدا ہو جائے کہ قوت جلدی ختم ہو جائے گی تو شروع میں ہی مقوی دوائیں دینی چاہئیں۔

(۱۵) جس بیماری میں قوت کے ایکدم گھٹ جانے اور کم ہو جانے کا ڈر نہ ہو اس میں پہلے ہلکی اور کم درجہ کی دوائیں دے کر علاج کریں اور آہستہ آہستہ قوت پہونچانے والا علاج کریں۔

(۱۶) اگر بدن میں خون کی زیادتی اور خونی خلط کی کثرت اور جوش ہو تو فصد یا سینگی کے ذریعے سے علاج اچھا ہے۔

(۱۷) اگر صفرا کی زیادتی ہے تو سکنجبین دیں۔

(۱۸) اگر بلغم کی زیادتی ہو تو حب ایارج وغیرہ دیں۔

(۱۹) اگر خلط سودا کی زیادتی ہو تو ایسی دوائیں دیں جن میں افتیمون ہو۔

(۲۰) سل اور تپ دق اکٹھے ہوں تو سل کے علاج کی طرف زیادہ توجہ کرنا چاہیے اور خون وغیرہ کو روکنے اور زخموں کو خشک کرنیوالی دوائیں کثرت سے استعمال کرنا چاہئیں۔

(۲۱) گرم بیماریوں کے درجہ ابتدا میں مریض کو ہلکی اور کم غذا دینی

چاہیئے۔ اور اگر یہ مرض گرمی اور شدت کی ترقی کی انتہا تک پہونچ جائیں تو غذا بالکل نہ دینی چاہیئے۔

(۲۲) پرانی بیماریوں میں ابتدا میں مریض کو اچھی غذا دینی چاہیئے۔ اور جب بیماری خوب ترقی اور زور پہ آکر ٹھہر جائے تو لطیف اور کم غذا دینی چاہیئے۔

(۲۳) راگ رنگ اور میٹھے سُر والے ساز اور باجے وغیرہ سننا۔ خوشبودار چیزیں سونگھنا اور جن لوگوں سے محبت اور بے تکلفی ہو ان سے ملنا اور آب وہوا کا تبدیل کرنا قریباً قریباً ہر قسم کی ٹھنڈی اور گرم بیماریوں میں بڑا فائدہ پہونچاتا ہے۔

(۲۴) اگر دل دماغ اور خصیوں وغیرہ کے مواد کو تحلیل کرنا ضروری ہو تو ان کی قوتوں کو بچانے کے لئے حل اور تحلیل کرنیوالی دواؤں کے ساتھ قبض کرنے والی اور خوشبودار دواؤں کو ضرور شامل کرنا چاہیئے۔

(۲۵) گرم امراض میں جب تک شدید ضرورت محسوس نہ ہو خواہ مخواہ سخت سردی اور ٹھنڈک پیدا کرنے والی دوائیں نہ دی جائیں کیونکہ اس طرح سے مرض پیدا کرنے والے خلط اور مادّہ میں چکناہٹ اور لیس پیدا ہوجاتا ہے اور بعض اوقات اس طرح یہ مادّہ بلغم میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ ہاں اگر سخت گرمی اور بجینی کی وجہ سے دِق، بے ہوشی یا دماغ میں ورم وغیرہ ہوجانے کا

ڈر ہو تو ایسی ٹھنڈی دوائیں استعمال کی جا سکتی ہیں۔

(۲۶) اگر کسی ٹھنڈا اور سرد مزاج رکھنے والے عضو میں ٹھنڈا مرض پیدا ہو جائے تو اس کو دور کرنے کے لئے سخت تدبیریں اور قوت والی غذائیں اور دوائیں نہ دیں

(۲۷) اسی طرح اگر کسی گرم مزاج والے عضو کو گرم مرض لاحق ہو جائے تو اس میں بھی سخت تدبیریں اور قوی دوائیں و غذائیں نہ دیں

(۲۸) اگر ٹھنڈے مزاج کے عضو کو گرم بیماری ہو جائے اور گرم مزاج کے عضو میں ٹھنڈی قسم کی بیماری پیدا ہو جائے تو قوت اور طاقت کی تدبیریں اور غذائیں دینے میں حرج نہیں ہے۔

(۲۹) دل، دماغ، جگر اور خصیوں کے مواد کو ایک دم تحلیل کرنے والی دوائیں نہ دیں بلکہ آہستہ آہستہ تحلیل کیا جائے کیونکہ دفعتاً اور ایک دم ایسا کرنے سے اِن اعضائے رئیسہ کی قوتیں برباد ہو جانے کا خوف ہے۔

(۳۰) دل، دماغ، جگر، خصیوں اور دیگر نازک اعضائے بدن کی بیماریوں کے علاج کے لئے زیادہ قوت کی اور زیادہ ٹھنڈی دوائیں دینا مناسب نہیں ہے۔

استفراغ کے اصول

استفراغ کے معنے ہیں بدن سے ایسے مواد و فضلے کا نکالنا جنکا

بدن میں رہنے سے نقصان اور ہلاکت کا سبب بن جانے کا خطرہ ہو۔ استفراغ۔ اسہال یعنی دستوں۔ فصد۔ قے بینگی۔ جونک پسینہ اور پیشاب وغیرہ کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

استفراغ کے قوانین واصول

(۱) بدن مواد اور خلطوں سے بھرا ہوا ہو۔
(۲) مریض کے مزاج میں گرمی خشکی اور سردی زیادہ نہ ہو اور خون کی بھی کمی نہ ہو۔
(۳) مریض میں قوت ہو۔ زیادہ ضعف اور کمزوری نہ ہو۔ اگر کمزوری کے باوجود بھی استفراغ لازم ہو۔ جیسے شدید قولنج میں سُدّے کا نکالنا ضروری ہے تو مضائقہ نہیں بعد میں قوت پیدا کرنے والی تدبیریں کی جاسکتی ہیں۔
(۴) زیادہ موٹے اور چھیچھڑے بدن کے مریضوں کے لئے استفراغ ٹھیک نہیں ہے۔
(۵) اگر استفراغ سے مریض کے معدہ اور انتڑیوں وغیرہ میں زخم یا سنگرہنی اور ہچکی پیدا ہونے کا ڈر ہو تو استفراغ نہ کیا جائے۔
(۶) چھوٹے بچوں اور ضعیف بوڑھوں میں بھی استفراغ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔
(۷) سخت گرمی اور سخت سردی میں استفراغ واجب نہیں ہے۔
(۸) اگر کسی مریض کو استفراغ کی عادت نہ ہو تو اس کا بھی سخت

دواؤں سے استفراغ نہ کریں۔

(۹) سخت محنت اور سخت کام کرنے والے جیسے لوہار یا سخت بوجھ اٹھانے والے مزدور قسم کے پیشوں والوں کا بھی استفراغ واجب نہیں۔

استفراغ کی ہر قسم میں مندرجہ ذیل ہدایات کا خیال رکھنا چاہیئے

(۱) جو مادہ مرض یا بیماری کا سبب ہو اُسی کا استفراغ کرنا چاہیئے۔

(۲) مادہ اور خلط اتنا نکالنا چاہیئے جس سے مریض کی قوت کو خطرہ نہ ہو۔ اور جب تک مریض کی قوت ٹھیک رہے مادہ کو نکلنے دیا جائے۔

(۳) مادہ یا خلط جس طرف سے نکلنے کی کوشش کر رہا ہو اُسی کی مدد کرنا چاہیئے۔ مثلاً متلی اور اُبکائی آتی ہے تو قے کرانا چاہیئے۔ اگر پیٹ میں مروڑ اور پاخانہ کی حاجت ہوتی ہو تو مسہل دینا چاہیئے۔

(۴) استفراغ سے پہلے خلط اور مادے کا نضج کر لینا چاہیئے یعنی منضج دوائیں وغیرہ دے کر مادے کو پکا لینا چاہیئے۔

(۵) مرض کا بحران عموماً جن دنوں میں ہوتا ہے ان میں فصد اور مسہل بالکل منع ہے۔ ان میں تیسرا۔ چوتھا۔ ساتواں۔ گیارھواں چودھواں۔ پندرھواں۔ سترھواں۔ بیسواں۔ اکیسواں۔ چوبیسواں ستائیسواں۔ اکتیسواں۔ چونتیسواں۔ سینتیسواں اور چالیسواں۔ یہ بحران کے دن مانے جاتے ہیں۔

(۶) مسہل کے لئے سب سے اچھا موسم فصلِ ربیع یا موسم بہار ہے

اِس کے بعد خریف یعنی خزاں کا موسم ۔ برسات کے دنوں میں مسہل نہیں دینا چاہیئے ۔ گرمی کے موسم میں اندھیرے منہ صبح صبح ۔ سردی کے موسم میں سورج نکلنے کے دو گھنٹے کے بعد اور موسم بہار میں سورج نکلنے کے وقت مسہل دینا چاہیئے ۔

مسہل سے دو تین روز پہلے نرم غذا کھانا چاہیئے ۔ اور سخت محنت جماع اور رنج وغم وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔

(۷) بخاروں میں ایک ہفتہ سے پہلے مسہل نہیں دینا چاہیئے ۔ اگر کوئی شدید ضرورت ہو تو اور بات ہے ۔

(۸) سرد ملکوں کے باشندوں کو سخت مسہل نہیں دینا چاہیئے ۔

(۹) جن مریضوں کی تلی بڑھی ہوئی ہو اُن کو سخت جلاب نہ دیا جائے ۔

(۱۰) نابالغ اور چودہ سال سے کم عمر کے بچوں میں فصد لینا منع ہے اگر اِن میں فسادِ خون سخت قسم کا ہو تو جونکوں وغیرہ کی اجازت ہے

(۱۱) ساٹھ سال سے بڑی عمر والے بوڑھوں کی فصد نہیں لینا چاہیئے اور پچھنے نہیں لگانے چاہیئں ۔

(۱۲) پرانے بخار کے مریضوں اور حاملہ عورتوں میں فصد منع ہے ۔

(۱۳) جس مریض کا معدہ ضعیف اور کمزور ہو اُسے مسہل کی دوا پلانے سے پہلے کوئی ہلکی اور نرم غذا مثلاً ساگودانہ یا جو آش وغیرہ کھلا دینا چاہیئے تاکہ معدہ پر صفرا کے گرنے سے نقصان نہ پہونچے ۔

(۱۴) منضج اور مسہل قسم کی دوائیں استعمال کرنے کے بعد چار گھنٹہ تک

ٹھنڈا پانی یا اناج استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اگر مسہل کی دوا اثر نہ کرے تو کوئی عرق یا گرم پانی پلا سکتے ہیں۔

(۱۵) مسہل کی دوا پینے کے بعد معدہ اور پیروں کو گرم رکھنا چاہیئے۔

(۱۶) مسہل کی دوا پینے کے بعد بیٹھے رہنا چاہیئے بلکہ تھوڑا چل پھر کر ہلکی ہلکی حرکت بھی کرنا چاہیئے۔

(۱۷) اگر سخت قسم کا مسہل دیا گیا ہو تو دوا پینے کے بعد سونے میں ڈر نہیں ہے لیکن ہلکے مسہل کے بعد سو جانا اس کے فعل اور اثر کو کمزور کر دیتا ہے۔

(۱۸) سر کے تنقیہ کے لئے مسہل کی گولیاں استعمال کی جائیں تو کسی جوشاندہ کے ساتھ پینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ گولیاں ذرا بڑی بڑی بنا کر خشک نگلی جائیں اور زیادہ خشک بھی نہ کریں اس طرح دوا زیادہ دیر تک معدہ میں رکے گی اور ٹھہرے گی۔ اور اس کے بخارات اور دھواں زیادہ دیر تک دماغ تک پہونچتے رہیں گے۔

(۱۹) اگر جوڑوں سے مادہ نکالنا ہو تو تازہ بنی ہوئی اور ذرا نرم گولیاں کسی مناسب جوشاندہ کے ساتھ دینے میں فائدہ ہے۔

(۲۰) اگر انتڑیوں میں خشک فضلہ جمع ہو جیسے قولنج وغیرہ میں ہوتا ہے تو جب تک اس کو نرم کرنے والی اور پھسلانے والی دواؤں اور تدبیروں یا حقنہ وغیرہ کے ذریعے نکال نہ دیں اس وقت تک

مسہل نہ دیا جائے ۔

(۲۱) مسہل والے دن صبح کے وقت غذا نہ دی جائے شام کو دہی چاول پالک چاول ۔ دودھ چاول یا مونگ کی کھچڑی دی جائے ۔

(۲۲) پارہ اور جمال گوٹہ ملی ہوئی دواؤں والے مسہل دینے کے بعد چاول اور دہی شام کو دینا چاہیئے ۔

(۲۳) بلغم کے مسہلات کے بعد یخنی پلانی چاہیئے ۔

(۲۴) ایک ہی دن میں دو مسہل نہ دینے چاہئیں ۔

(۲۵) اگر مسہل کی دوا کسی وجہ سے عمل اور اثر نہ کرے اور اس کے بخارات وغیرہ دماغ کو چڑھ جائیں اور غشی ۔ مروڑ ۔ سر کا چکرانا اور گرمی اور سخت بے چینی شروع ہو جائے تو جلدی سے سکنجبین میں گرم پانی ملا کر پلانا چاہیئے یا حلق میں انگلی ڈال کر یا پر ڈال کر فوراً قے کرا دینی چاہیئے اور اگر ان تدبیروں سے فائدہ نہ ہو اور قے بھی نہ ہو تو فصد کھلوا دینا چاہیئے ورنہ اعضائے رئیسہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے ۔

(۲۶) اگر استفراغ کی دوا کے استعمال کے بعد بہت زیادہ تعداد میں دست اور قے شروع ہو جائیں اور کسی طرح بند نہ ہوں ۔ اور پریشانی بڑھنے لگے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھوں یعنی بازوؤں کو بغل کے قریب سے کسی کپڑے سے کس کر باندھ دیں اور پھر دوسری تدبیریں دستوں اور قے کو بند کرنے کی کریں ۔

(۲۷) اگر مسہل دوائیں زیادہ گرم ہوں اور مریض بھی جوان عمر کا ہو لیکن ان مسہل دواؤں کا اثر نہ ہو رہا ہو اور دست نہ آئیں تو ٹھنڈا پانی وغیرہ ایک ایک گھونٹ پلایا جائے ۔

(۲۸) اگر اسہال کی دوا کے بعد پیچش ہو جائے تو ریشہ خطمی ۶ ماشہ کا لعاب اور ۳ ماشہ بہیدانہ کا لعاب استعمال کرایا جائے ۔

(۲۹) جب مسہل دوا کا اثر کامیابی کے ساتھ پورا پورا ہو چکے تو طبیعت کو اعتدال پر اور ٹھکانے پر لانے کے لئے اور انتڑیوں کی اندرونی سطح کو چکنائی اور تری بخشنے کے لئے گرم طبیعت والوں کو اسپغول بنفشہ کے روغن میں مل کر ٹھنڈے پانی اور شکر کے شربت کے ساتھ پھنکائیں اور سرد مزاج والوں کو ترہ تیزک کے بیج گرم پانی سے دیں اور معتدل مزاج والوں کو تخم ریحان شربت بنفشہ وغیرہ کے ساتھ دیں اور مسہل کے دوسرے دن خمیرہ گاؤزبان دیں ۔

(۳۰) اگر کسی غلیظ اور گاڑھے مادہ کو نکالنے کے لئے کئی دفعہ جلاب دینے کی حاجت پڑے تو متواتر یعنی ہر روز مسہل نہ دیا جائے بلکہ ایک ایک یا دو دو روز کے وقفہ سے دیا جائے اور جس دن وقفہ ہو اس دن تبرید یعنی ٹھنڈائی دینی چاہیئے ۔

تبرید : خمیرہ گاؤزباں ایک تولہ کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں اوپر سے عرق گاؤزباں دس تولہ میں عناب پانچ دانہ پیس کر شیرہ نکال لیں ۔ شربت بنفشہ دو تولہ شامل کر کے اوپر

تخم ریحاں سات ماشہ چھڑک کر پلا دیں۔

(۳۱) مسہل کے بعد دو چار روز تک سخت ورزش۔ زیادہ دماغی کام اور ہمبستری وغیرہ نہ کریں اور غذا بھی ہلکی اور لطیف استعمال کرنی چاہیئے

مُسہل کو استعمال کرنے کے کیا فوائد ہیں

(۱) بخاروں کی حرارت کو کم اور ٹھنڈا کرنے کے لئے کیونکہ دست اور پیشاب کھل کر آنے سے بخار کی حرارت میں کمی آجاتی ہے۔

(۲) قولنج وغیرہ کی بیماری۔ انتڑیوں کے سُدّے اور قبض وغیرہ کو دور کرنے کے لئے۔

(۳) بیماریوں کے پیدا کرنے والے مادّوں اور خلطوں کو بدن سے خارج کرنے کے لئے۔

(۴) خون میں پانی کی زیادتی جیسے مرض جلودھر (استسقاء) میں ہوتی ہے کو خارج کرنے کے لئے۔

(۵) صفرا کو نکالنے کے لئے تاکہ جگر کا فعل تیز ہو جائے۔

(۶) خون کے دباؤ کے بڑھنے کو کم کرنے کے لئے۔

(۷) اکثر دماغی ورموں سکتہ اور کئی دوسرے ورموں کے مادّہ کو کم کرنے کے لئے۔

* * *

مسہل کی چار قسمیں ہیں

(۱) خفیف یعنی ہلکا مسہل: جس سے انتڑیوں کی فضلہ کو دھکیلنے والی حرکت یعنی حرکتِ دُودیہ (کیڑے کی حرکت جیسی حرکت) زیادہ ہو جاتی ہے اور آنتوں میں رطوبت بھی پیدا ہو جاتی ہے اس مسہل سے گاڑھے گاڑھے جلاب آتے ہیں اور مروڑ وغیرہ کی شکایت نہیں ہوتی. مثلاً شیر خشت. ترنجبین. خفیف مسہل کی دوائیں ہیں۔

(۲) دوسری قسم کو مسہل شدید کہتے ہیں. اس میں مسہل خفیف سے بھی زیادہ آنتوں کی حرکت تیز ہو جاتی ہے اور رطوبت بھی زیادہ پیدا ہو کر انتڑیاں تن جاتی ہیں اور پانی کی طرح کے دست زیادہ آتے ہیں اور درد نہیں ہوتا۔ جیسے ایلوا۔ غاریقون۔ املی۔ جمال گوٹہ۔ ارنڈی کا تیل

(۳) تیسری قسم کو مسہل نمکیں کہتے ہیں۔ یہ مسہل مادہ کو آنتوں وغیرہ سے کھرچ کر باہر نکال دیتا ہے. جیسا کہ نمک کے جلاب سے ہوتا ہے۔

(۴) مسہل صفرا. یہ مسہل جگر میں صفرا کی پیدائش کو زیادہ کر کے انتڑیوں کی قوتِ دافعہ کو تیز کر دیتا ہے جیسے سنا مکی وغیرہ۔

نضج (پکانا یا پختہ کرنا)

ہر خلط اور مادہ کو نکالنے والی مسہل دواؤں کے بیان سے پہلے نضج

کا بیان ضروری ہے کیونکہ استفراغ سے پہلے اکثر اوقات مادّے یا خلط کا انضاج یعنی نُضج کرنا (پکانا) بہت ضروری ہوتا ہے

نُضج کے معنے :۔ طب میں نُضج کے معنی ہیں بدن کی حرارت کے ذریعے غلیظ اور گاڑھے مواد کو ضرورت کے مطابق پتلا اور رقیق کر دینا اور زیادہ رقیق اور پتلے مادّے اور خلط کو طبیعت اور بدن کی ضرورت کے مطابق گاڑھا کر دینا تاکہ یہ بدن سے خارج ہو جانے کے قابل ہو جائے

نُضج کا فائدہ یہ ہے کہ بعض مرضوں میں اِن کے مادّوں کو مسہل وغیرہ کے ذریعے خارج کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ یہ مادّے یا زیادہ گاڑھے ہوتے ہیں اور یا زیادہ پتلے۔ جب منضج (یعنی پکانے والی) دوائیں پہلے دے دی جائیں تو یہ پک کر نکلنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور پھر مسہل وغیرہ کے ذریعے سے آسانی سے خارج ہو جاتے ہیں۔ جس طرح ذات الجنب کی ابتداء میں منہ کے راستے سے مادّہ خارج نہیں ہوتا۔ لیکن منضج دواؤں کے استعمال کے بعد خارج ہونے لگتا ہے۔

منضج دوائیں مُعدِّلات (یعنی مادّہ اور خلط کو اعتدال) پر لانے والی دواؤں کا کام بھی کرتی ہیں۔

منضج کن بیماریوں میں فائدہ مند ہیں :۔ پرانی بیماریاں جن کو چالیس دن سے زیادہ کی مدت گذر جائے اِن میں منضج دینے ضروری ہیں۔ شدید بیماریاں جو سات دن سے زیادہ مدت پکڑ جائیں اُن میں بھی منضج لازم ہے۔

بلغمی اور سوداوی بیماریوں میں مسہل کی دوائیں دینے سے پہلے منضج دوائیں دینا ضروری ہے۔ صفرا کی بیماریوں میں منضج ضروری تو نہیں لیکن اگر منضجات دے دیے جائیں تو بہت اچھے نتیجے پیدا کرتے ہیں۔

خونی بیماریوں میں منضج دوائیں دینے کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن جب خون میں دوسری خلطیں اور مادے شامل ہو کر بیماری پیدا کرنے کا سبب ہوں تو ان خلطوں کی منضج دوائیں دی جاتی ہیں۔ خاص طور پر جب سودا خون میں مل جائے تو اسکو پکا کر نکالنے کے لئے سودا کا نضج کرنے والی دوائیں دینی چاہئیں۔

ہر خلط کے نضج پانے یعنی پکنے کی مدت

صفرا اگر خالص ہو تو	تین دن میں نضج	پاتا ہے
〃 غیر خالص 〃	پانچ 〃 〃	〃
بلغم خالص 〃	نو 〃 〃	〃
رقیق (پتلا بلغم) 〃	پانچ 〃 〃	〃
غلیظ (گاڑھا بلغم) 〃	بارہ 〃 〃	〃
سودا 〃	پندرہ دن سے ۴۰ دن میں	

⁂

مُعدِّلات

یعنی خلطوں کو اعتدال و مناسب حد پر لانے والی دوائیں

مُعدِّلاتِ خون :۔ نیم کے پتے۔ نیم کے پھول۔ کاسنی کے بیج۔ عنّاب۔ نیلوفر کے پھول۔ صندل سرخ و سفید۔ شاہترہ یعنی پت پاپڑہ کے پتے۔ مہندی کے پتے۔ منڈی بوٹی۔ دھنیا خشک۔ لیموں کاغذی۔ سنگترا اور موسمی وغیرہ۔

مُعدِّلاتِ صفرا :۔ نیلوفر کے پھول۔ کھیرے کے بیج۔ خربوزے کے بیج۔ تخمِ کاہو۔ تخمِ کاسنی۔ تخمِ خرفہ۔ کافور۔ انار ترش و شیریں سردا۔ مغز تخم کدو شیریں وغیرہ۔

مُعدِّلاتِ بلغم :۔ سولف۔ انیسون۔ مویز منقیٰ۔ بالچھڑ۔ ملیٹھی۔ پرساؤشاں۔ گلاب کے پھول۔ گلقند۔ لہسوڑیاں۔ خطمی۔ خبازی۔ انجیر زرد وغیرہ۔

مُعدِّلاتِ سودا

افتیمون۔ انجیر زرد۔ بادآورد۔ بادرنجبویہ۔ اسطوخودوس وغیرہ

منضجات

(نضج کرنے والی یعنی پکانے والی دوائیں)

منضجات صفرا :- مکو خشک۔ گلاب کے پھول۔ ترنجبین۔ کاسنی کی جڑ۔ بہیدانہ۔ عناب وغیرہ۔ اور بنفشہ کے پھول۔ نیلوفر کے پھول مناسب وزن میں دیں۔

(۲) **منضج صفرا** :- گل بنفشہ۔ شاہترہ۔ گل نیلوفر۔ تخم کاسنی۔ کاسنی کی جڑ۔ گلاب کے پھول۔ ہر ایک سات ماشہ عناب ۵ دانے۔ کوٹنے والی دواؤں کو کوٹ کر رات کو مناسب مقدار گرم پانی میں بھگو دیں صبح مل کر چھان لیں اور شربت نیلوفر ۲ تولہ یا سکنجبین ۲ تولہ ملا کر یا ترنجبین ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

منضجات بلغم :- مویز منقیٰ۔ سونف۔ شکاعی۔ ملیٹھی۔ الائچی خورد۔ زیرہ۔ انیسوں۔ برنجاسف۔ گل سرخ۔ پرساؤشاں وغیرہ

بسیا (۲) سونف ۷ ماشہ۔ ملیٹھی چھلی ہوئی اور کٹی ہوئی شکاعی ہر ایک ۵ ماشہ مویز منقیٰ ۹ دانے۔ پرسیاؤشاں (ہنسراج) گلاب کے پھول ہر ایک ۷ ماشہ۔ انجیر زرد دو عدد پانی میں اُبال کر مل چھان کر گلقند عسلی ۴ تولہ ملا کر نیم گرم پلائیں اگر بلغم شور ہو تو اس میں آلو بخارا ۵ دانے اور انیسون ۷ ماشہ اور ملا دیں۔

منضج سودا :- لہوڑیاں (سپستاں) انجیر۔ مویز منقیٰ۔ اسطوخودوس۔ شکاعی۔ شاہترہ کے پتے۔ عناب۔

(۲) سپستاں (لہوڑیاں) ۱۵ دانے۔ عناب ۱۰ دانے۔ بادرنجبویہ ۷ ماشہ اسطوخودوس ۷ ماشہ۔ پرساؤشاں ۹ ماشہ۔ سونف ۹ ماشہ۔ گاؤزباں ۷ ماشہ۔ ملیٹھی ۹ ماشہ۔ سب کو قاعدے کے مطابق رات کو گرم پانی میں ڈال کر بھگو دیں صبح مل کر چھان لیں اور گلقند ۴ تولہ یا شکر ۲ تولہ یا ترنجبین ۴ تولہ اس میں شامل کر کے پلا دیں۔

منضجات سودائے غیر خالص :- یہ تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ جو خلط بھی جل جائے وہ سودا غیر طبعی یا غیر معتدل سودا بن جاتا ہے اسلئے اس کے تنضیج اور نکالنے میں بھی اصل خلط کا لحاظ رکھا جائے گا۔

مثلاً جو سودا خون کے جل جانے سے پیدا ہوا اس میں خون کے لحاظ سے شاہترہ۔ عناب۔ سرپھوکہ وغیرہ سودا کے منضج میں ملاویں گے اگر صفرا کے جلنے سے سودا بنا ہے تو ہلیلہ زرد۔ املی۔ تخم کاسنی۔ ہلیلہ کابلی وغیرہ کا اضافہ کرینگے۔

اگر بلغم کے جل جانے سے سودا پیدا ہوا ہو تو ان دواؤں میں اسطوخودوس تخم کتوث۔ بادرنجبویہ وغیرہ اور شامل کئے جائیں گے۔

مسہلات

مسہل دراصل اس دوا کو کہتے ہیں جو اپنے اثر سے مادہ یا خلط کو

رگوں کی اور معدہ کی گہرائی سے اور معدہ سے دور والے اعضا سے باہر نکال دیتی ہے جیسے سقمونیا۔ ایلوا۔ اُنڈی کے بیج۔ جمال گوٹہ۔ ترنجبین وغیرہ۔

ملیّن اُس دوا کو کہتے ہیں جو مادہ اور خلطوں کو معدہ اور معدہ سے قریب والے اعضا اور انتڑیوں سے خارج کرتی ہے اور نرم کرکے نکلنے کے قابل بنا دیتی ہے۔ جیسے املتاس۔ گلاب کے پھول۔ شیرخشت، اور گلقند وغیرہ۔

مسہل دوائیں

مسہلاتِ صفرا:- آلو بخارا۔ گل بنفشہ۔ برگ سناکی۔ گودہ املتاس شیرخشت۔ املی۔ گلاب کے پھول۔ ہلیلہ زرد۔ افسنتین سقمونیا ایلوا وغیرہ

(۲) پوست ہلیلہ زرد ۱۰ ماشہ۔ شاہترہ۔ سناکی ہر ایک ۷ ماشہ سپستان ۱۵ دانہ۔ سیاہ آلو بخارا ۱۵ دانہ۔ عناب ۱۰ دانہ۔ تخم کاسنی ۶ ماشہ تخم کشوث (تھیلی میں ڈالا ہوا) ۶ ماشہ سب کو مناسب مقدار پانی میں جوش دے ڈالیں اور مل کر چھان کر ترنجبین ۵ تولہ۔ روغنِ بادام ۶ ماشہ۔ گودہ املتاس ۴ تولہ اور شیرخشت ۲ تولہ حل کرکے پلادیں۔

مسہلاتِ بلغم:- تربد۔ غاریقون۔ سنامکی۔ نیل کے بیج ارنڈی کے بیج کا تیل (کسٹر آئل) شحم حنظل (تمّے کا گودا) سورنجانِ شیریں۔ سونٹھ۔ شکاعی۔ ریوند چینی وغیرہ۔

(۲) مسہل گولیاں:- مصطگی رومی ۷ ماشہ۔ کالا دانہ ایک تولہ

اندرائن یعنی تمّے کا گودا۔ زعفران ہر ایک دو تولہ سقمونیا ولایتی ایک تولہ سب کو کوٹ چھان لیں اور پانی سے گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں خوراک دو سے ساڑھے تین ماشہ تک جوان آدمی کے لئے۔

مسہلات سودا:۔ سنا کے پتے۔ ریوند خطائی۔ غاریقون۔ افتیمون نیل کے بیج۔ املتاس کا گودا۔ ہلیلہ کابلی۔ ہلیلہ سیاہ۔ آملہ۔ تخم کشوث گل ارمنی وغیرہ۔

(۲) ایارج فیقرا ۳ ماشہ۔ غاریقون۔ تربد سفید مدبر۔ لاجورد مغسول گوگل۔ کتیرا سفید۔ پوست ہلیلہ زرد سب چار چار ماشہ کوٹ چھان کر میٹھے بادام کے تیل میں چرب کر کے چنے کے دانے کے برابر گولیاں بنائیں اور رات کو سوتے وقت تین گولیاں نیم گرم پانی سے کھا لی جائیں اور صبح کو شیر خشت۔ گلقند ہر ایک ۳ تولہ املتاس کا گودا۔ ساڑھے پانچ تولہ سونف کا پانی ۱۲ تولہ اور کاسنی کا پانی (اگر دونوں کا سبز پانی ہو تو زیادہ اچھا ہے) سب کو ملا کر بادام میٹھے کا تیل ۴ ماشہ ملا کر پلا دیں۔

خون کو اعتدال پر لانے والا نسخہ

املی۔ آلو بخارا۔ عناب۔ کاسنی کے بیج۔ مغز تخم خیار۔ سب کو تازہ پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو مل چھان کر شربت بنفشہ یا شربت نیلوفر شامل کر کے پلایا جائے۔

تمام گرم اور سرد بیماریوں میں مشترکہ طور پر فائدہ پہونچانے والی دوائیں

ملیٹھی چھلی ہوئی۔ تخم خطمی۔ عناب۔ اسوڑیاں۔ گاؤزبان وغیرہ قسم کی دوائیں اکثر طور پر ہر قسم کے مزاج کو فائدہ دیتی ہیں اور اکثر گرم اور ٹھنڈی بیماریوں کے مادّوں کو پکا دیتی ہے۔

گرم بیماریوں میں اِن دواؤں کے ساتھ نیلوفر۔ بہیدانہ۔ بنفشہ دھنیا خشک وغیرہ ملا دیئے جاتے ہیں اور سرد بیماریوں میں سونف اسطوخودوس۔ مویز منقیٰ وغیرہ زیادہ کر دیئے جاتے ہیں۔

بعض مفرد دوائیں جو سب گرم مرضوں میں فائدہ مند ہیں

تخم خرفہ۔ تخم کاسنی۔ تخم کاہو۔ تخم خیارین۔ بہیدانہ۔ اسپغول۔ نیلوفر کے بیج۔ دھنیا خشک وغیرہ عام طور پر ان کو پانی میں پیس کر چھان کر شیرہ نکال لیا جاتا ہے اور بعض کا پانی میں بھگو کر لعاب حاصل کر لیا جاتا ہے اور کبھی اِن میں کہربا شمعی۔ یا طباشیر۔ گوند کیکر۔ دانہ الائچی۔ وغیرہ پیس کر ملا کر گولیاں بنا لیں۔ نیز برگ گاؤزبان۔ آلو بخارا۔ تخم خطمی تخم خبازی۔ گل نیلوفر۔ سپستاں۔ مکو خشک۔ گلاب کے پھول۔ برگ شاہترہ وغیرہ کو مناسب مقدار میں ٹھنڈے پانی میں بھگو کر صبح و شام استعمال کرایا جاتا ہے۔

وہ مرکب دوائیں جو تمام گرم بیماریوں میں فائدہ کرتی ہیں

شربت بنفشہ۔ شربت نیلوفر۔ شربت صندل۔ شربت انار۔ عرق شاہترہ۔ عرق کاسنی۔ عرق گاؤزبان۔ عرق نیلوفر۔ دواءُالمسک بارد اور یاقوتی بارد وغیرہ۔

تمام گرم بیماریوں میں دی جانیوالی غذائیں اور پھل

جو آش سب سے بہتر غذا ہے۔ مونگ کی دال۔ مونگ کی کھچڑی۔ توری پالک۔ سبز کدو وغیرہ۔ میوؤں میں موسمی۔ انار۔ سنگترہ۔ سیب۔ تربوز سردا وغیرہ۔

سب ٹھنڈی بیماریوں میں فائدہ مند مفرد دوائیں

بڑی الائچی۔ تخم کشوث۔ سونف۔ انیسون۔ پودینہ خشک۔ گلاب کے پھول وغیرہ کا شیرہ نکال کر دینا۔ یا انجیر زرد۔ ملیٹھی۔ اسطوخودوس زوفا خشک۔ مویز منقیٰ۔ سونف کی جڑ۔ کاسنی کی جڑ۔ دارچینی۔ سنامکی وغیرہ میں سے مناسب مقدار میں لے کر گرم پانی میں جوش دے کر مل چھان کر شربت اسطوخودوس وغیرہ شامل کر کے پلائیں۔ یا نلفل دراز (مگھاں) مصطگی رومی۔ الائچی خورد۔ زیرہ سیاہ۔ عقرقرحا زعفران۔ بالچھڑ وغیرہ کا سفوف یا گولیاں یا معجون بنا کر دیں۔

قرابادین کی مشہور مرکب دوائیں جو سب ٹھنڈی بیماریوں میں کام آتی ہیں۔

معجون فلاسفہ۔ معجون کچلہ۔ خمیرہ آبریشم۔ جوارش جالینوس شربت آبریشم۔ عرق سونف۔ عرق پودینہ۔ عرق الائچی۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری۔ اَنوشدارو لئے روئے سادہ وغیرہ۔

سب ٹھنڈی بیماریوں میں کام آنے والی غذائیں اور پھل

ماءُاللحم۔ یخنی۔ مرغ کے چوزے۔ مرغ کے انڈے نیم برشت (آدھے اُبلے) مویز منقی۔ کشمش۔ انجیر پھلوں میں۔ انجیر، انگور، پپیتا، چوہارے اور کھجور وغیرہ۔

اگر ٹھنڈی بیماریوں میں کسی کے ساتھ بخار بھی آئے تو ہر قسم کی چکنائی اور چربی سے سخت پرہیز کرنا چاہیئے۔

نکتے

(۱) مرض کی تشخیص کر لینے کے بعد نہایت سکونِ دل اور خاطر جمع کے ساتھ بیماری کا نسخہ تجویز کیا جائے۔

(۲) کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ نسخہ میں عام طور پر اطباء میں مشہور و معروف دوائیں جو مشہور طبیب ہمیشہ سے بالاتفاق روزمرہ کے نسخوں میں استعمال کرتے آئے ہیں وہ لکھی جائیں اور نسخہ لمبا چوڑا نہ لکھا جائے۔ تھوڑی دوائیں لکھنی چاہیئیں۔

(۳) زیادہ تر مفرد دواؤں سے علاج کی کوشش کرنا چاہیئے۔ جب بہت ہی ضروری ہو جائے تو مرکب دوائیں استعمال کی جائیں۔

(۴) اسہال لانے والی ایسی دوائیں جو معدہ، (انتڑیوں) اور رگوں وغیرہ سے فضلے کو نچوڑ کر نکالتی ہیں مثلاً ہلیلہ زرد وغیرہ ان کو لیس دار دواؤں یعنی فضلے کو پھسلا کر نکالنے والی دواؤں مثلاً اسبغول ریشہ خطمی وغیرہ کے ساتھ ملا کر نہ دیا جائے۔

(۵) دست لانے والی دواؤں میں اگر کھٹی اور ترش دوائیں ملانا پڑیں مثلاً املی۔ آلو بخارا وغیرہ تو ان کو اُبالنا نہیں چاہیئے بلکہ انکو پہلے الگ پانی میں کچھ وقت تک بھگو کر اور نتھار کر پانی صاف سے یعنے (آب زلال) لینا چاہیئے اور پھر شامل کرنا چاہیئے۔

(۶) دست لانے والی دواؤں میں زیادہ چینی یا شربت نہیں ملانا چاہیئے کیونکہ اگر دوا زیادہ میٹھی ہو جائے تو طبیعت اُسے اکثر شوق سے جذب اور ہضم کر لیتی ہے جس سے دست لانے والی تاثیر کمزور پڑ جاتی ہے۔

(۷) دست لانے والی دواؤں کے ساتھ زیادہ پیشاب لانے والی

دوائیں بھی شامل نہ کی جائیں ۔

(۸) انیسون اور کشوث کے بیجوں کو صُرّہ یعنی پتلے ململ وغیرہ کے کپڑے کی ڈھیلی پوٹلی میں باندھ کر جوشاندے وغیرہ میں شامل کرنا چاہیئے

(۹) کاہو کے بیجوں کو جب اندرونی طور پر استعمال کیا جائے تو مقشر کرکے یعنی چھلکا دور کرکے استعمال کیا جائے لیکن جب اسے بیرونی طور پر لیپ یا تڑیرا (نطول) کرنے کے لئے استعمال کیا جائے تو غیر مقشر یعنی بغیر چھلکا دور کئے ہوئے استعمال میں لانا چاہیئے ۔

(۱۰) جب نطول یعنی تریڑا کرنے کی ضرورت پڑے تو تریڑا کی دواؤں میں سرکہ خالص ملا دینا چاہیئے ۔

(۱۱) دست لانے والی دواؤں میں اگر روغنِ بادام بھی شامل کردیا جائے تو اس کی چکنائی کی وجہ سے ان دواؤں کی تیزی سے انتڑیوں وغیرہ میں زخم پیدا ہونے کا خطرہ نہیں رہتا اور اس کے ٹکڑے انتڑی کی دیواروں سے چپٹے نہیں رہ سکتے ۔

(۱۲) جب تک بیماری کا علاج غذاؤں اور پھلوں وغیرہ سے یا آب و ہوا کی تبدیلی وغیرہ سے ممکن ہو ۔ دوا دینے سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔

(۱۳) دواؤں کی جڑوں اور تخموں یعنی بیجوں کو نیم کوب یعنی دردرا کرکے جوشاندے یا خیساندے میں ڈالنا چاہیئے اور پھولوں اور پتوں کو ثابت ۔

(۱۴) اگر کوئی بیماری دو خلطوں کے بگاڑ سے پیدا ہوئی ہو تو اس کے

نسخہ میں دونوں خلطوں کو درست کرنے والی دوائیں لکھنا چاہیئے۔

(۱۵) گرم ملک کے باشندوں کو اور گرم طبیعت والوں کو جُلّاب کے لئے گولیاں اور سفوف وغیرہ کی شکل میں دوا دینے کی بجائے جوشاندہ بنا کر یعنی پانی میں دوائیں پکا کر دینا اکثر زیادہ مفید ہوتا ہے۔

(۱۶) تخم کنوچہ۔ تخم اسبغول۔ تخم ریحان اور تخم بارتنگ کو ملا دیا جائے تو اسے طبّی اصطلاح میں چہار تخم کہتے ہیں۔

(۱۷) اگر کوئی بیماری اتنی پیچیدہ ہو کہ اُس کی مختلف قسم کی علامتوں میں طبیب یقین کے ساتھ یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ کون سا مرض ہے تو کم از کم یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ علامات گرمی کی ہیں یا سردی کی بیماری کی ہیں۔ اگر علامات گرم خلط کی زیادہ ہوں تو نسخے میں ایسی ٹھنڈی دوائیں لکھنی چاہئیں جو تمام گرم بیماریوں میں فائدہ مند ہوں (ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) اسی طرح اگر سرد بیماری کی نشانیوں کا غلبہ ہو تو ایسی گرم دوائیں لکھنی چاہئیں جو سب سرد بیماریوں میں برابر فائدہ دینے والی ہوں۔ (ان کا بھی پہلے بیان ہو چکا ہے)۔

(۱۸) اگر کبھی یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کون سی بیماری ہے اور نہ ہی یہ فیصلہ ہو سکے کہ بیماری گرم ہے یا سرد تو ایسے موقع پر ایسی منضج دوائیں لکھنی چاہئیں جو گرمی اور سردی والے ہر قسم کی خلط اور مادّے کو پکانے اور نضج کرنے والی ہوں۔ اس سے تھوڑی مدت میں مرض کا پتہ چل جائے گا۔

(۱۹) جب جوش دے کر مل چھان کر پینے والی دوائیں تجویز کی جائیں تو یہ ہدایت کرنی چاہیئے کہ جوش دینے کے بعد جلدی ہی مل چھان کر پی لینی چاہیئے۔

اگر جوش دینے کے بعد زیادہ دیر تک دوائیں پڑی رہیں تو اُن کی قوتیں پھر اُن ہی میں جذب ہو جاتی ہیں۔

(۲۰) جن دواؤں کو جوش دے کر پینا ہو اُن کو جوش دینے سے پہلے کچھ دیر پانی میں بھیگے رہنے دینا چاہیئے۔

(۲۱) گرم موسموں میں اور گرم بیماریوں میں عام طور پر دواؤں کو ٹھنڈے پانی میں بھگو کر مل چھان کر پینا بہتر ہوتا ہے۔

(۲۲) ٹھنڈے موسم اور ٹھنڈی بیماریوں میں دواؤں کو جوش دے کر پینا زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

(۲۳) بدن کے وہ حصے جو معدے سے زیادہ دور ہوتے ہیں مثلاً ہاتھ پاؤں وغیرہ اور جلد اور کھال کی بیماریاں ان میں اندرونی اور کھانے والی دوائیں دینے سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مادّے کا مناسب تنقیہ اور صفائی کر کے بیرونی طور پر استعمال کی جانے والی دوائیں جیسے حمام۔ لیپ۔ طلا مالش۔ قیروطی وغیرہ زیادہ فائدہ مند ہوتی ہیں۔

(۲۴) جن بیماریوں میں بخار بھی آتا ہو یا صرف بخار کی بیماری ہو۔ تو بحران ان ہی میں زیادہ ہوتا ہے۔

(۲۵) جوشاندہ کی دوا میں جب ترنجبین۔ شیر خشت یا املتاس کا گودا ملاکر دینا ضروری ہو تو ان کو یعنی ترنجبین وغیرہ کو اُبالنا نہیں چاہیئے کیونکہ اُبالنے سے اِن کی تاثیر اُڑ جاتی ہے اور گرمی سے جل جاتی ہے بلکہ الگ پانی میں کچھ دیر بھگو کر مل چھان کر دوسری دواؤں کے پانی میں ملاکر پلانا چاہیئے۔

(۲۶) دواؤں کو ہمیشہ دھیمی اور نرم آگ پر جوش دینا چاہیئے۔

(۲۷) اگر بیماری پیدا کرنے والے مادے میں بہت جوش اور تیزی ہو جس سے تکلیف کے پیچیدہ ہو جانے اور بڑھ جانے کا خطرہ ہو تو نضج کا یعنی منضج دوائیں دے کر مادہ کو پکا کر نکالنے کا انتظار نہ کرنا چاہیئے بلکہ شروع کے زمانے میں ہی مادے کا استفراغ بذریعہ مسہل یا فصد یا قے وغیرہ کرایا جائے۔ جب مادے میں کچھ سکون پیدا ہو جائے تو پھر آہستہ نضج کر کے مادہ مرض کو خارج کر دیں۔

(۲۸) بلغمی بیماریاں زیادہ تر ہضم کی خرابی اور فم معدہ کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہیں۔

(۲۹) گردوں کی بیماریاں اکثر جگر کے مزاج میں خرابی اور فساد سے پیدا ہوتی ہیں۔

(۳۰) دماغ اور پٹھوں کی بیماریوں میں تنقیہ کے لئے صبر زرد (ایلوا) اور اندرائن یعنی تمّے کے گودے کو خصوصیت حاصل ہے۔

(۳۱) حلق۔ سینہ اور پھیپھڑوں سے بلغم کا تنقیہ کرنے کے لئے غاریقون سب سے بہتر ہے۔ اس کو استعمال کرنے سے پہلے بالونکی باریک چھلنی میں چھان لینا چاہیئے۔ اسی کو غاریقون منخول (یعنی چھنی ہوئی) کہا جاتا ہے۔

(۳۲) جوڑوں میں بیماری پیدا کرنے والے مواد کا تنقیہ کرنے کے لئے سورنجان شیریں کو افضلیت حاصل ہے۔

(۳۳) جوڑوں کے درد عام طور پر اُس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب سارے بدن کا مزاج غیر معتدل ہو جائے۔

(۳۴) سرد موسم میں خاص کر اور سرد مزاج والے مریضوں میں دوا نیم گرم پلانا بہتر ہے۔

(۳۵) جو دوائیں اپنے اثر سے فضلے اور مادّہ کو نچوڑ کر بدن سے باہر دستوں وغیرہ کے ذریعے سے نکالتی ہیں مثلاً ہلیلہ زرد ہلیلہ کابلی وغیرہ ان کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال کرانا چاہیئے۔ تاکہ ان کی معدہ اور انتڑی وغیرہ کو نچوڑنے والی قوت کو پانی کی سردی سے مدد ملے۔

(۳۰) جن دنوں میں منضجات استعمال کرائے جاتے ہوں اُن دنوں میں پھل اور سبزیاں کھانے سے پرہیز کرایا جائے اور زیادہ نمک اور کھٹی اور کسیلی چیزیں نہ کھانے دی جائیں۔

(۳۱) اگر مسہل والی دوائیں پینے کے بعد متلی شروع ہو جائے اور دوا

کے نکل جانے کا ڈر ہو تو پودینہ یا پیاز فوراً سونگھنا شروع کر دیں اور سیب وغیرہ کا ٹکڑا کاٹ کر چوسنے کو دیں۔

(۳۲) زیادہ پیشاب لانے والی دوائیں یعنی مُدِرات بدن کی گہرائیوں اور رگوں، پٹھوں سے پتلی رطوبتیں بہا دیتی ہیں۔ اس لئے ادھرنگ یعنی فالج اور جلودھر کی بیماری یعنی استسقا اور جوڑوں کے درد میں گرم تاثیر والی پیشاب لانے والی دوائیں مفید ثابت ہوتی ہیں۔

(۳۳) پرانے بخاروں میں دُھلی ہوئی خوب کلاں (خاکسی) کے ساتھ شربت بزوری کا یا صرف شربت بزوری کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

(۳۴) نہایت کڑوی دوائیں کھانے یا پینے سے پہلے یا بعد ذرا سا زیرہ یا اجوائن یا دار چینی چبا لینا چاہیئے۔

(۳۵) اگر دوا پینے کے بعد قے ہو جانے کا ڈر ہو تو بغل کے قریب سے ہاتھ کو چند منٹ کے لئے مضبوط باندھ دینا چاہیئے۔

(۳۶) دستوں کو یک لخت بند نہ کیا جائے کیونکہ اس سے اگر معدہ کے دست ہوں گے تو نفخ یعنی اپھارے کی بیماری پیدا ہوتی ہے اور اگر جگری دستوں کو یکبارگی بند کر دیا جائے تو جگر کے ورم کی شکایت کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(۳۷) سر۔ آنکھ اور کان کے امراض مثلاً موتیا بند۔ سر درد

نافع وغیرہ میں عام تنقیہ واستفراغ وغیرہ کرانے کے بعد سر کا خاص تنقیہ حب ایارج فیقرا وغیرہ دے کر ضرور کرادینا چاہیئے ۔

طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ گولیاں بڑے تڑکے کسی مناسب عرق کے ساتھ کھلا کر سُلا دیں اور صبح کو مسہل کے لئے دوا استعمال کرادی جائے :

مطب آبہ کتاب آزاد

یعنی

عملی مطب

ہر عضو کی مختصر تشریح مختصر علامات و اسباب

اور

روزمرہ کیلئے معیاری و مستند

اصول و طریق علاج

سر اور دماغ

ضروری تشریح

سر :- سر کے آٹھ اجزا یعنی حصے ہیں۔ (۱) سر کی ہڈیاں۔ (۲) گوشت یعنی عضلات (مچھلیاں)۔ (۳) اغشیا (غشا کی جمع ہے) یعنی جھلیاں پردے وغیرہ (۴) اعصاب (عصب کی جمع ہے) یعنی پٹھے (۵) شرائین (شریان کی جمع ہے) یعنی شریانیں یا دل کی نالیاں (۶) اوردہ (ورید کی جمع ہے) یعنی رگیں۔ (۷) بھیجا (مُخ)۔ (۸) سر کی جلد یا کھال۔

ہڈیاں یا عظام :- سر یعنی کھوپڑی آٹھ ہڈیوں سے مرکب ہے۔

ایک	ہڈی سامنے پیشانی یعنی ماتھے کی	(عظم الجبہ)
"	ہڈی پیچھے گدی کی	(عظم القمحدوہ)
۲	ہڈیاں تالو کی چھت کی یعنی چاندی کی	(عظام القحف)
۲	ہڈیاں کنپٹیوں کی	(عظام الصدغ)
۱	ہڈی کھوپڑی کے نیچے والی یعنی فرش کی	(عظم الوتد)
۱	ہڈی ناک کی چھت کی یہ چھلنی یا اسفنج جیسی ہوتی ہے۔	(عظم المصفاۃ)

چہرے کی ہڈیاں :- ان کا مجموعہ چودہ ہے -

۲ ہڈیاں ۔ ناک کی جسے بانسے کی ہڈیاں بھی کہتے ہیں (عظام الانف)
۲ " ناک کے اندر گہرائی میں دونوں جانب سیپی کی شکل کی ۔ (عظام الصدفہ)
۲ " دونوں رخساروں کی جو ابھری ہوئی نظر آتی ہیں ۔ (عظام الوجہ)
۲ " تالو کے اندر کی طرف اوپر کے جبڑے میں (عظام الحنک)
۲ " دونوں آنکھوں کے کویوں میں آنسو کی ہڈیاں (عظام الدمع)
۲ " اوپر کے جبڑے کی (عظام فک الاعلیٰ)
۱ ہڈی نیچے والے جبڑے کی (عظم فک الاسفل)
۱ " ناک کے دونوں نتھنوں کے درمیان پتلی سی (عظم قاسم الانف)
(جملہ چودہ ہڈیاں)

دانت :- عام طور پر ان کی تعداد ۳۲ ہوتی ہے - سولہ اوپر کے اور سولہ نیچے کے ۔ دانت دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ (۱) دودھ کے دانت (۲) مستقل یا پکے دانت -

دودھ کے دانت گنتی میں ۲۰ ہوتے ہیں یعنی دس اوپر اور دس نیچے ۔ یہ بچپن میں پہلے اور دوسرے سال میں آتے ہیں اور آٹھ سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے سب نکل آتے ہیں اور ان کی جگہ پر مذکورہ بالا ۳۲ دانت ۱۶ اوپر اور ۱۶ نیچے کے حساب سے نکل آتے ہیں اور بڑھاپے تک رہتے ہیں ۔ ان ۳۲ دانتوں کا مجموعہ اس طرح بنتا ہے -

۸ دانت سامنے کے کاٹنے والے چار اوپر اور چار نیچے۔

۴ کچلیاں یعنی سوئے یعنی چیزوں کو توڑنے والے دانت (دو اوپر اور دو نیچے)

۸ چھوٹی داڑھیں ۴ اوپر ۴ نیچے

۱۲ بڑی داڑھیں ۶ اوپر ۶ نیچے

(چار عقل داڑھیں بھی مذکورہ بالا بڑی داڑھوں میں ہوتی ہیں یہ بعض آدمیوں کے چار ہوتی ہیں۔ بعض کے دو ہوتی ہیں اور بعض کے ہوتی ہی نہیں)۔

اغشیہ :- یعنی جھلیاں۔ سر میں پانچ جھلیاں ہیں۔

۱ جھلی یا غشا سر کی کھال کے نیچے استر کیطرح کھوپڑی پر چڑھی ہوئی ہے

۱ " کھوپڑی کے اندر استر بنائی ہے۔

۱ " دماغ کے نرم و نازک حصوں اور بھیجے وغیرہ پر جالی کی شکل میں منڈھی ہوئی ہے۔

۲ جھلیاں دماغ کے نیچے فرش کی طرح بچھی ہوئی ہیں۔

مخ یعنی بھیجا اسے جوہرِ دماغ بھی کہتے ہیں۔ جسم کی تمام حرکات اور سکنات۔ احساس۔ سوچ سمجھ۔ عقل وغیرہ کا سرچشمہ یہی بھیجا ہے۔ بہت نرم نازک اور سفید رنگت والی شئے ہے۔ پیشانی یعنی ماتھے سے لے کر گدی تک اس کے تین حصے ہیں۔ ہر حصہ کو بطنِ دماغ کہتے ہیں۔

(۱) بطنِ مقدم یعنی سامنے والا حصہ۔ (۲) بطنِ متوسط یعنی درمیانی

حصّہ ۔ (۳) بطنِ موخّر یعنی پیچھے والا حصّہ ہے ۔

بھیجے کا وزن مردوں میں تقریباً ڈیڑھ سیر اور عورتوں میں تقریباً سوا سیر ہوتا ہے ۔

اعصاب :۔ یعنی پٹھے۔ یہ دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) حرکت کی قوت پیدا کرنے والے ۔ (۲) دوسرے حس کی قوت پیدا کرنے والے ۔

حس کی قوت پیدا کرنے والے پٹھے زیادہ تر دماغ کے سامنے والے حصّے یعنی بطنِ مقدّم سے نکلتے ہیں ان کے سات جوڑے ہیں اور حواسِ خمسہ ان ہی کے ماتحت ہیں ۔

حرکت پیدا کرنے والے زیادہ تر پٹھے دماغ کے پچھلے حصّے بطنِ موخّر سے نکلتے ہیں ان کے ۳۱ جوڑے ہیں اور ایک تنہا پٹھا ہے ۔

نخاع یعنی حرام مغز :۔ یہ بھی دراصل دماغ ہی کا حصّہ ہے یہ گدّی کے نیچے سے شروع ہو کر ریڑھ کی ہڈیوں یعنی مہروں کے سوراخوں سے بنی ہوئی نالی میں گذرتا ہوا کمر کے دوسرے مہرے تک چلا جاتا ہے اور وہاں جاکر گائے کی دُم کی طرح کی شکل اختیار کر لیتا ہے ۔ اس کے اُوپر کے مہرے کو راس النخاع یعنی حرام مغز کا سر کہتے ہیں اس میں سے کئی پٹھوں کی جڑیں نکلتی ہیں ۔

علاج الامراض

صداع یعنی سر کا درد

سر کا درد خود بھی کسی خلط کے بگاڑ سے پیدا ہوتا ہے لیکن زیادہ تر یہ دوسری بیماریوں کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے بخار۔ نزلہ۔ زکام۔ قبض۔ دماغ کے کیڑے جوڑوں کا درد۔ منی اور خون کی کمی۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر وغیرہ اور دھوپ وغیرہ کے اثر سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ورم کی وجہ سے ہو جاتا ہے اور کبھی دانت، آنکھ یا نظر کے نقص سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج :۔ تشخیص کرنے پر سر کے درد کی جو وجہ یا سبب معلوم ہو پہلے اُس کا علاج کریں اگر کوئی سبب معلوم نہ ہو تو مشک کافور ایک ماشہ نوشادر ایک تولہ دونوں کو باریک کر کے ملا دیں اور دن میں دو چار مرتبہ نسوار کی طرح سونگھائیں۔

اطریفل کشنیزی اور اطریفل زمانی کا مناسب مقدار میں استعمال کرانا سر درد کی اکثر اقسام کے لئے نہایت فائدہ مند ہے۔

جمہور اطباء کا سر درد کے لئے طریق علاج

گرمی کے سر درد کے لئے :۔ لعاب بہیدانہ سہ ماشہ۔ تخم کاہو مقشر

۳ ماشہ۔ شیرہ مغز تخم کدو ۳ ماشہ (عرق گاؤزباں بارہ تولہ میں تیار شدہ) شربت بنفشہ ۱۰ تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔

اگر سردی سے ہے تو گاؤزباں ۳ ماشہ۔ گل گاؤزباں ۳ ماشہ عناب ۷ دانہ۔ مصری ۲ تولہ سب پانی میں اُبال کر مل چھان کر صبح و شام پلایا جائے۔

اگر فائدہ نہ ہو اور درد کسی دوسرے مرض کا نتیجہ نہ ہو اور کسی خلط گرم کے فساد کی وجہ سمجھ میں آتی ہو تو پہلے یہ منضج دیں۔

گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ عناب ۷ دانہ۔ لسوڑیاں ۷ دانہ۔ تخم خطمی ۵ ماشہ تخم خبازی ۵ ماشہ۔ گاؤزباں ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو دیں مل کر صاف کر لیں اور خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر پلا دیا جائے۔ تین روز تک۔

اگر اس سے بھی افاقہ نہ ہو تو پھر نیچے بیان شدہ منضج و مسہل دیدیں۔

صداع دُودی

یعنی دماغ یا ناک کے کیڑوں کی وجہ سے پیدا ہونے کا سر درد۔ جب دماغ میں غلیظ مادہ سڑ جاتا ہے تو کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں اس کی یہ نشانیاں ہوتی ہیں کہ ماتھے اور دماغ میں ہلکی ہلکی خارش اور درد ہوتا رہتا ہے اور ناک سے بدبو آنے لگتی ہے اور ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جب بیمار چلتا پھرتا یا حرکت کرتا ہے یا سر کو ہلاتا ہے تو درد تیز ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ مناسب تنقیہ کرائیں اور حلیم اور تلسی کے بیج برابر

برابر پیس کر سعوط یعنی نسوار دیں۔

یہ تدبیر بھی فائدہ مند ہے اور اطباء کے معروف و مشہور کا معمول ہے۔
لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ تخم کاہو مقشر ۳ ماشہ۔ شیرہ مغز کدو شیریں ۴ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ شامل کر کے پلایا جائے۔

شقیقہ اور عصابہ

شقیقہ یعنی آدھے سر کا درد یہ عام طور پر ہر وقت ہوتا رہتا ہے۔ کبھی ہلکا اور کبھی تیز ہو جاتا ہے۔ شقیقہ گرم اور سرد دونوں خلطوں سے پیدا ہو سکتا ہے۔ عصابہ اُس درد کو کہتے ہیں جو ابروؤں یعنی بھوؤں میں ہوتا ہے عصابہ کے معنی عربی زبان میں پٹی کے ہیں۔ عرب۔ مصر اور ایران وغیرہ کی عورتیں بھوؤں اور پیشانی کے اوپر کپڑے کی پٹی باندھتی ہیں جسے عصابہ کہتے ہیں چنانچہ اسی مناسبت سے اس درد کا نام بھی عصابہ رکھ دیا گیا کیونکہ یہ بھوؤں یعنی ابروؤں میں ہوتا ہے اور اکثر گرم خلط سے ہوا کرتا ہے اس کی ایک ممتاز نشانی یہ ہے کہ یہ درد سورج نکلنے کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور جیسے جیسے سورج بڑھتا جاتا ہے یہ بھی زیادہ ہوتا جاتا ہے اور جب سورج ڈھلنا شروع ہوتا ہے یہ بھی کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

علاج:- مناسب تنقیہ کریں۔ مریض کو کمرے میں آرام سے لٹائے رکھیں۔ دھنیا خشک ۴ ماشہ۔ اسطوخودوس ۶ ماشہ۔ مرچ سیاہ

۷ دانہ۔ رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح سورج نکلنے سے ایک گھنٹہ پہلے رگڑ کر کپڑے میں چھان کر بغیر میٹھے کے پلا دیں۔ اس مرض میں یہ نسخہ ہمیشہ کامیابی دکھاتا ہے۔ بفضلہٖ و بحکمہٖ تعالیٰ۔

پرہیز :۔ ثقیل یعنی بوجھ پیدا کرنے والی غذائیں آلو۔ اروی۔ ماش کی دال۔ چکناہٹ۔ بینگن۔ گائے کا گوشت وغیرہ نہ دیں۔

سرسام

یعنی دماغ کے پردوں کا ورم اس کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) قرانیطس یہ خون کی زیادتی سے ہوتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں سر میں بوجھ۔ شدید درد۔ آنکھ اور چہرے کی سرخی۔ بخار کا ہمیشہ رہنا۔ ہنس ہنس کر بہکی بہکی باتیں کرنا۔ زبان خشک اور کھردری ہوتی ہے۔ آنکھوں سے خاص طور پر ایک آنکھ سے آنسو بہتے رہتے ہیں

علاج :۔ آلو بخارا ۷ دانہ۔ املی ۳ تولہ۔ ترنجبین ۳ تولہ پانی میں بھگو کر مل چھان کر پلایا جائے۔

مالش :۔ سر پر سرکہ چھ ماشہ۔ روغن گل ۲ تولہ میں ملا کر مالش کریں اگر قبض ہو تو کوئی ملین یا مسہل دیں اگر اثر نہ کریں تو شافہ یا حقنہ کریں۔

سرسام کی دوسری قسم

قرانیطس خالص :۔ یہ خالص صفرا کی خلط سے پیدا ہوتا ہے

علامات یہ ہیں۔

علاج :- املی ۳ تولہ۔ آلو بخارا ۷ دانہ۔ ترنجبین ۳ تولہ شیرخشت ۳ تولہ پانی میں ترکر کے مل چھان کر پلائیں۔

گرمی و بے چینی دور کرنے کے لئے کھٹے میٹھے انار کا پانی۔ تربوز کا پانی لیموں کا شربت وغیرہ دیا جائے۔ سر پر ٹھنڈے پانی یا برف کی تھیلی یا گدی رکھی جائے۔ نیند لانے کے لئے شربت خشخاش ۳ تولہ دیا جائے۔

سرسام کی تیسری قسم

لِیثرغسُ :- اسکے معنی ہیں بھول جانا یعنی نسیان۔ علامات یہ ہیں بخار ہلکا ہوتا ہے۔ بدن میں بھاری پن۔ زبان سفید۔ جمائیاں و انگڑائیاں زیادہ آتی ہیں۔ عقل میں فتور آجاتا ہے۔ ہلنے۔ حرکت کرنے اور بات کرنے میں مشکل پیدا ہو جاتی ہے۔ جاگنے کی نسبت سونا زیادہ ہوتا ہے۔ اور مریض کو کوئی بات یاد نہیں رہتی ہے۔ بھولنا اس کی لازمی نشانی ہے

جڑ سونف۔ تخم کرفس۔ انیسون۔ مویز منقی۔ اذخر کی جڑ۔ اسطوخودوس اُبال کر صبح و شام پلائیں۔ تین دن کے بعد ایلوا اور تربد و سقمونیا غاریقون والی گولیاں دینا شروع کریں تاکہ سب بلغم نکل جائے۔ سر پر عرق گلاب، گل روغن ملا کر ملیں۔ جب مرض میں کمی معلوم ہو تو نکچھکنی اور جند بیدستر ملا کر سنگھائیں۔

سرسام کی چوتھی قسم

سرسام سوداوی :- اس میں سودا کا غلبہ ہوتا ہے۔ علامات یہ ہیں :- ڈرنا۔ بہکنا۔ رونا۔ نیند کی کمی۔ زبان اور تالو کی بے حد خشکی۔ عقل جاتے رہنا۔ مریض سانس اس طرح لیتا ہے گویا کسی نے گلا دبا رکھا ہے۔ آنکھیں کھلی رہتی ہیں اور مریض بعض اوقات ٹکٹکی باندھ لیتا ہے اور پلکیں تک نہیں جھپکتا۔ ہلکا بخار۔ سر میں ہلکا درد۔ نبض صغیر۔ صُلب۔ ضعیف اور مختلف ہو جاتی ہے۔

علاج :- بسفائج۔ برگ بادنجبویہ۔ گاؤزبان۔ سپستاں کا جوشاندہ بنا کر ترنجبین ملا کر پلایا جائے۔ تاکہ مادہ کا نضج ہو جائے۔ جب مادہ پختہ ہو جائے تو افتیمون۔ غاریقون۔ خنظل۔ سقمونیا۔ سنگ لاجورد مغسول کو کاسنی کے پانی میں پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنا کر صبح شام اوپر والے نسخہ کے ساتھ استعمال کرائی جائیں۔ تنقیہ ہو جانے کے بعد مغز تخم خربوزہ۔ نیلوفر۔ بنفشہ۔ مغز تخم کدو کو عورت کے دودھ میں پیس کر سر پر لیپ کریں۔

سرسام کی پانچویں قسم

سقاقلوس :- یہ غلیظ اور گندے خون سے پیدا ہوتا ہے یہ سخت گرم ورم ہوتا ہے اور سرسام کی سب قسموں میں خطرناک ہے اکثر تین

چار دن کے اندر ہی بیمار کو ختم کر دیتا ہے۔ سقاقلوس یونانی لفظ ہے اس کے معنی ہیں عضو کا معطل ہو جانا اور ان کی حس و حرکت کا جاتے رہنا ابتدا میں اس کو غانغرایا کہتے ہیں اور جب حس ختم ہو جائے تو سقاقلوس کہتے ہیں۔ اس کا علاج قرانیطس یعنی سرسام کی پہلی قسم کے مطابق کرنا چاہیئے۔

سرسام کی چھٹی قسم

جمرہ :- اس کے معنی ہیں چنگاری اور دہکتا ہوا کوئلہ اس میں بیمار کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا اس کے سر میں کوئلوں کی انگیٹھی سلگ رہی ہے دماغ میں بے حد خارش ہوتی ہے۔ بے چینی رہتی ہے۔ منہ کی جلد ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔

اس کا علاج پہلی قسم کے مطابق بہتر ہے اور اکثر اوقات سر پیشانی اور زبان کی چار رگوں کا خون فصد کے ذریعہ نکلوا دینا مفید ہوتا ہے۔

سرسام کی ساتویں قسم

فلغمونی :- یہ بھی مہلک قسم ہے اس میں بعض اوقات ورم کی اتنی زیادتی ہو جاتی ہے کہ سر کی درزیں تک کھل جاتی ہیں۔ آنکھ اور چہرہ بہت زیادہ سرخ ہو جاتے ہیں۔ درد سر اتنا شدید ہوتا ہے کہ گویا سر کو آری سے چیرا جا رہا ہو۔ اس کا دستور علاج بھی جمرہ کے علاج کی طرح ہے

مذکورہ قسمیں سب سرسام حقیقی کی ہیں۔

سرسام حقیقی وہ ہے جس میں دماغ یا دماغ کے پردوں پر ورم آجاتا ہے۔

اور غیر حقیقی سرسام اسے کہتے ہیں جس میں دماغ یا دماغ کے پردوں پر ورم تو کوئی نہ ہو لیکن نشانیاں سب سرسام جیسی ہوں جیسے تیز بخاروں وغیرہ میں سرسامی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

سرسام میں وقتِ ضرورت منضج کا انتظار کیا جائے بلکہ مسہل یا حقنے یا فصد سے مادہ جلدی خارج کیا جائے۔

سرسام میں پیشاب اگر پانی کی طرح پتلا آنے لگے تو موت کی علامت ہے۔

معمولاتِ مطب

سرسام میں سبز کاسنی کا پانی ۱ تولہ۔ سبز دھنیے کا پانی ۱ تولہ۔ تازہ سبز کھیرے کا پانی ۱ تولہ۔ کدو سبز کا پانی ۱ تولہ۔ روغنِ گل ۱ تولہ اور سرکہ ۱ تولہ ملا کر سونگھائیں۔

عرقِ گلاب ۱ تولہ۔ روغنِ گل ۱ تولہ اور سرکہ ۵ ماشہ سب کو ملا کر کپڑا تر کر کے سر پر رکھنا چاہیئے۔

مسامات کو کھولنے کے لئے زندہ مرغ کا پیٹ چاک کر کے مریض کے سر پر رکھیں۔

مرگی (صَرَع)

عربی میں صَرَع کے معنی ہیں گر پڑنا۔ اس بیماری کا جب حملہ ہوتا ہے تو بیمار ایکدم گر پڑتا ہے چنانچہ اس مرض کا نام اسی علامت پر صرع رکھ دیا

یہ دو قسم کی بیماری ہوتی ہے۔

(۱) وہ جس کے پیدا ہونے کا سبب اور مادہ صرف دماغ میں موجود ہو۔

(۲) دوسرے وہ جس کا سبب دماغ کے علاوہ کسی اور عضو مثلاً تلی جگر انتڑیوں۔ معدہ وغیرہ میں موجود ہو۔

دماغی مرگی کی چار قسمیں ہیں (۱) صرع دموی (۲) صرع بلغمی (۳) صرع بلغمی۔ (۳) صرع صفراوی (۴) صرع سوداوی۔

صرع دموی یعنی خونی :- وہ مرگی جو خلط خون کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو۔ لیکن خیال رہے کہ خالص صفرا یا خالص خون سے مرگی بہت کم پیدا ہوتی ہے بلکہ خون اور صفرا میں سودا وغیرہ کی آمیزش سے پیدا ہوتی ہے

علامات خونی مرگی : چہرہ اور جلد کا سرخ ہونا۔ بعض اوقات دورہ کے وقت ناک سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ کنپٹیوں کی رگیں تڑپتی ہیں اور ہر وقت سر میں چکر اور دوران سا موجود رہتا ہے۔

صَرَع بلغمی :- اس کا مادہ بلغم ہوتا ہے۔ سر میں بوجھ اور بدن میں سستی بہت ہوتی ہے۔ دورہ کے وقت منہ سے جھاگ اور تھوک زیادہ آتا ہے

دورہ بھی لمبا ہوتا ہے۔

صرع صفراوی :- اس میں بکنا بہت ہوتا ہے۔ بے چینی اور پریشانی بہت ہوتی ہے۔ آنکھیں اور جلد پیلی ہو جاتی ہے۔ قے بھی کڑوی اور پیلے رنگ کی آتی ہے۔ دورے کی مدت زیادہ لمبی نہیں ہوتی۔

صرع سوداوی :- دل میں دھڑکن اور ہول پیدا ہو جاتے ہیں منہ سے کھٹے ذائقہ کے جھاگ بہتے ہیں۔ آنکھوں میں اور ناخنوں پر سیاہی نظر آتی ہے۔ بدن دُبلا ہو جاتا ہے۔

صرع یعنی مرگی اور ہسٹریا یعنی اختناق الرحم میں فرق

(۱) اختناق الرحم صرف عورتوں میں ہوتا ہے۔ صرع یعنی مرگی مرد و عورت دونوں میں ہو جاتی ہے۔ اختناق الرحم یعنی ہسٹریا کی بے ہوشی ختم ہونے کے بعد مریض کو بے ہوشی کے دوران کی لوگوں کی گفتگو کا بڑا حصہ یاد رہتا ہے۔ لیکن صرع یعنی مرگی کے مریض کو مکمل بے ہوشی ہوتی ہے اُسے بے ہوشی کے دوران کے واقعات کا کچھ علم نہیں ہوتا اختناق الرحم کے دورہ میں مریض کے منہ سے کف اور جھاگ نہیں آتے اور صرع کے مریض کے منہ سے دورہ کے وقت کف اور جھاگ نکلتے ہیں۔

علاج :- سبب دریافت کرکے اُسی خلط کے مطابق علاج کیا جائے۔

صرع بلغمی میں یہ گولیاں مفید ہیں۔ ایلوا۔ تربد۔ حب النیل

غاریقون۔ اندرائن کا گودہ (شحم حنظل) سقمونیا برابر برابر وزن میں لے کر باریک پیس لیں اور شہد میں ملا کر گولیاں بنا لیں اور صبح و شام گرم پانی سے کھلا دیا کریں۔

سعوط (نسوار) جب دورہ پڑ جائے تو اس نسوار کا ناک میں پھونکنا دورہ کو بند کرتا ہے اور صحت کی حالت میں سونگھنا دماغ کا تنقیہ کرتا ہے: گل بنفشہ، کندش (نک چھکنی)، عود صلیب، مرزنجوش برابر وزن میں لے کر باریک پیس کر کام میں لائیں۔

معمولات مطب:- عود صلیب ۱ ماشہ۔ جدوار ایک ماشہ دونوں کو باریک کر کے خمیرہ گاؤزبان جواہر والے میں ملا کر چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلا دیں اور اوپر سے گاؤزباں ۳ ماشہ۔ گل گاؤزباں ۳ ماشہ عناب ۷ دانہ۔ شہد خالص ۲ تولہ پانی میں اُبال کر چھان کر پلا دیا جائے بعد ازاں منضج دے کر مناسب مسہل کر دیں اور اس کے بعد حب ایارج وغیرہ سے دماغ کا تنقیہ کراتے ہیں۔

سدر اور دُوار

سدر:- اُس بیماری کو کہتے ہیں جس میں سر میں چکر آئیں اور ارد گرد کی چیزیں گھومتی اور پھرتی ہوئی معلوم ہوں اور اس قدر چکر آنا شروع ہو جائیں کہ بیمار اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے اور سنبھل نہ سکے اور

چکرا کر گر جائے۔

دُوار :- اُس بیماری کو کہتے ہیں جس میں سر میں چکر تو آتے ہوں اور اِرد گِرد کی چیزیں بھی گھومتی نظر آتی ہوں لیکن گِرنے تک کی نوبت نہ آئے۔

علاج :- دونوں شکایتوں کے لئے یہی ایک نسخہ بڑا مفید ہے۔
خشخاش سفید ڈیڑھ سیر لے کر صاف کر کے کنوئیں کے ۱۰ سیر پانی میں پکائیں جب دو حصّے پانی جل جائے اور ایک تہائی یعنی تیسرا حصہ باقی رہ جائے تو مل چھان کر اڑھائی سیر مصری ملا کر شربت یا خمیرہ بنا لیں اور بقدرِ برداشت صبح و شام کھلایا جائے۔

اگر ضعفِ ہضم وغیرہ کی وجہ سے یہ شکایت ہو تو گلقند ۴ تولہ سفوف دانہ الائچی کلاں ایک تولہ ملا کر چھ چھ ماشہ کی مقدار میں کھِلانا چاہیئے یا اطریفل کشنیزی استعمال کرائیں۔

نِسیان

بھول جانے اور یادداشت کے خراب ہو جانے کو نسیان کی بیماری کہتے ہیں۔ آدمی جو سنتا ہے اور یاد کرتا ہے اُسے جلدی فراموش کر دیتا ہے حتیٰ کہ خواب بھی بھول جاتا ہے۔

یہ مرض کثرت سے نشہ آور چیزوں کے استعمال کرنے۔ کثرتِ جماع

غم و فکر سے اور ضعف دماغ وغیرہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج :۔ مقوی اور خشکی دور کرنے والے حریرے اور خمیرے دینے چاہئیں۔ معجون فلاسفہ چھ چھ ماشہ صبح و شام دودھ سے کھلانا چاہیئے۔

معمولِ مطب :۔ الائچی سفید لچھے دانہ والی سالم ۲ تولہ کو عرق گلاب اصلی تقریباً آدھ سیر میں ہلکی آنچ پر پکائیں اتنا کہ سارا عرق الائچی میں جذب ہو جائے۔ نیچے اتار کر سوکھ جانے کے بعد چھلکے سمیت باریک پیس ڈالیں اور رومی مصطگی ۲ تولہ اور مصری تین تولہ پیس کر اس میں شامل کر دیں۔ خوراک ۳ ماشہ صبح کو دودھ کے ساتھ دیں۔

سُبات اور سَہَر

اگر نیند زیادہ آئے تو سُبات اور نیند نہ آئے تو سَہر کہتے ہیں۔

بعض دفعہ ایسی حالت ہوتی ہے کہ مریض اگر جاگتا ہے تو جاگتا ہی رہے گا حد سے بڑھ کر اور اگر سو گیا تو پھر ضرورت سے زیادہ سوتا ہی رہے گا یعنی سونا اور جاگنا دونو برابر لیکن جتنا کہ صحت میں چاہیئے اُس سے بڑھ کر ہوں تو سُبات سَہری یا سَہر سُباتی دونو نام دیئے جا سکتے ہیں۔

اور جب جاگنے کے مقابلے میں نیند زیادہ آتی ہو تو سبات سہری کہیں گے اور جب نیند کم آتی ہو اور جاگنا زیادہ ہو تو سہر سباتی کہیں گے۔

سُبات :- یعنی نیند کا زیادہ آنا یہ کثرتِ جماع ۔ زیادہ دماغی محنت ۔ دماغ میں بلغم کی زیادتی ۔ ٹھنڈی چیزوں کے زیادہ کھانے سے نشے کا استعمال زیادہ کرنے اور باؤ گولے وغیرہ کے سبب سے ہوتا ہے ۔

علاج :- بیماری پیدا کرنے والے سبب کو دور کریں ۔ جس خلط کا غلبہ ہو اس کے منضج دیں اور مسہل کرائیں ۔ تقویت کیلئے دوار المسک وغیرہ دیں ۔ کالی مرچ کی باریک نسوار بنا کر دیں ۔

سہر یعنی نیند کی کمی :- یہ خلط صفرا کے بڑھ جانے ۔ رنج و غم کے زیادہ ہونے سے ۔ خشک چیزیں مثلاً تیز چائے وغیرہ پینے ۔ کثرتِ جماع اور سگریٹ بیڑی وغیرہ کے زیادہ استعمال سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے ۔

علاج :- مریض کو آرام دہ بستر پر لٹائیں ۔ شور و غل نہ ہو ۔ مناسب منضج اور پھر مسہل کرائیں ۔ خشک چیزوں سے پرہیز کرائیں ۔ روغن کا ہو روغنِ خشخاش یا روغنِ بادام سر پر ملیں ۔ تخم کا ہو ۴ ماشہ تخم خشخاش ۶ ماشہ کا شیرہ نکال کر مصری ملا کر پلایا جائے ۔

اگر خلط سودا کی وجہ سے ہو تو ، تولہ بکری کے دودھ میں ۲ تولہ شربت عناب ملا کر تین دن تک صبح کے وقت پلایا جائے ۔ پھر ہر روز دودھ ایک تولہ روزانہ اور شربت پاؤ تولہ روزانہ بڑھا کر پلانا شروع کریں یہاں تک کہ دودھ کی مقدار ۲۱ تولہ ہو جائے اس کے بعد روزانہ ایک ایک تولہ کم کر کے پلانا شروع کر دیں ۔ اور پھر ، تولہ پر لا کر چھوڑ دیں ۔

غذا میں ہلکی چیزیں اور تازہ سبزی و پھل زیادہ دیں ۔ گرم اور

خشک چیزیں سُرخ مرچ۔ بینگن اور مچھلی وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

مالیخولیا

عقل اور دماغ میں خلل اور نقص آنے کو کہا جاتا ہے جس میں آدمی بے عقلی کی باتیں بہت کرتا ہے۔ صحیح سوچ نہیں سکتا۔ اپنے ہی دلی وسواس اور فضول وہم کی وجہ سے جس کی دراصل کوئی بنیاد نہیں ہوتی ہے مریض کبھی خوف زدہ ہو جاتا ہے اور کبھی لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ علامات کے لحاظ سے اِس کی کئی قسمیں ہیں مثلاً مالیخولیا مراقی جسے مراق بھی کہتے ہیں۔ جس میں گندے اور گاڑھے قسم کے بخارات پردہ مراق یعنی پیٹ کی جلد کے نیچے استر کرنے والی جھلی وغیرہ میں جمع ہو کر دماغ کو جا کر ٹکراتے رہتے ہیں اور مریض میں طرح طرح کے وہم اور کبھی تکبر اور غرور وغیرہ پیدا کر دیتے ہیں۔

(۲) قُطرب پانی کی سطح پر تیرنے اور جلدی جلدی حرکت کرنے والے کیڑے کو کہتے ہیں۔ (پنجابی میں شاید اسے پانی کی ماں کہتے ہیں) چونکہ مالیخولیا کی اِس قسم میں بیمار بھی اِس کیڑے یعنی قطرب کی طرح بےچینی میں جلدی جلدی حرکات وغیرہ کرتا ہے اسی لئے اس کا نام ہی قطرب رکھ دیا گیا ہے۔

مانیا۔ صبارا۔ داءُ الکلب اور حُمق یعنی حماقت اور کم عقلی بھی

علامات کے لحاظ سے اس کے نام ہیں اور عشق بھی اس کی ایک قسم ہے ۔

کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا

مالیخولیا کسی خلطِ طبعی یعنی خون بلغم صفرا یا سودا کے جل جانے سے پیدا ہوتا ہے ۔

جنون :۔ اس کا درجہ مالیخولیا سے بہت بڑھ جاتا ہے اسے دیوانگی یا پاگل پن کہا جاتا ہے۔ یہ مالیخولیا کی شدید قسم ہے اس میں مریض ایسی ایسی حرکتیں کرتا ہے جس سے دوسروں کو ضرر اور نقصان پہنچتا ہے جنون کسی خلط غیر طبعی اور غیر معتدل کے جل جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ مرض شدید دماغی محنت۔ سخت رنج و غم۔ پٹھوں کی کمزوری۔ جماع کی کثرت جلق وغیرہ اور کبھی بواسیری خون کے بند ہونے سے اور کبھی عورتوں میں حیض کا خون بند ہونے سے پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض دفعہ مکار مرد یا عورتیں فرضی پاگل بنکر مصیبت بن جاتی ہیں۔

اصلی اور نقلی پاگل میں فرق

اصلی پاگل	نقلی پاگل
(۱) عام طور پر خاموش اور غم و فکر میں مبتلا رہتا ہے بکواس اور کم عقلی کی باتیں کرتا ہے۔	(۱) نقلی پاگل اچھی باتیں کرتا ہے اور اچانک بے عقلی کی باتیں شروع کر دیتا ہے اور اچھلنے۔ کودنے شور مچانے اور گانے لگتا ہے ۔

(۲) اس میں مریض کے چہرے وغیرہ پر بیماری کی علامتیں دکھائی دیتی ہیں اور کوئی دوسرا ہونی مرض بھی موجود ہوتا ہے۔	(۲) اس پاگل کے چہرے وغیرہ پر بیماری کی علامتیں نظر نہیں آتیں اور نہ کوئی دوسرا مرض موجود ہوتا ہے۔
(۳) اصلی پاگل کو دیوانہ یا پاگل کہا جائے تو ناراض ہوتا ہے اور بیماری آہستہ آہستہ درجہ بدرجہ بڑھتی اور ظاہر ہوتی ہے۔	(۳) اگر اس کو پاگل یا دیوانہ کہا جائے تو بڑا خوش ہوتا ہے اور دوسرے وقتوں میں بیماری کے نشان نہیں ہوتے۔
(۴) اصلی بیماری کے دورے کے بعد پسینہ یا تھکاوٹ کچھ نہیں ہوتی اور حالت میں کوئی خاص تبدیلی نظر نہیں آتی۔	(۴) یہ دورے کے بعد خوب تھک جاتا ہے اور پسینہ سے تر اور ہو جاتا ہے۔
(۵) مریض کو آرام کی یا کھانے پینے اور پہننے کی خواہش نہیں ہوتی۔	(۵) اس کو کھانے پینے اور آرام کی خواہش رہتی ہے۔

مالیخولیا وغیرہ کا علاج:- مرض کے علاج میں جلدی کرنا چاہئے کیونکہ جتنی دیر ہوتی جائے گی اتنی ہی علاج میں مشکل ہوگی۔ اصلی سبب کو دور کرنے کی کوشش کریں اور خلطوں کا مناسب نضج اور تنقیہ کرائیں۔ مریض کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آئیں۔

مالیخولیا میں مندرجہ ذیل دوا فائدہ کرتی ہے۔

افتیمون ۴ ماشہ (پوٹلی میں باندھ کر) بسفائج ۳ ماشہ۔ عناب ولایتی ۹ دانہ۔ منڈی۔ برہمڈنڈی۔ شاہترہ ہر ایک ۳ ماشہ ٹھنڈے پانی میں بھگو کر مل چھان کر مصری ملا کر صبح و شام پلائیں اور سوتے وقت یہ معجون ۱ تولہ گرم پانی سے کھلائیں۔

معجون:- پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست بلیلہ۔ آملہ چھلا ہوا۔ ہلیلہ سیاہ دو دو تولہ۔ تربد۔ بسفائج۔ افتیمون۔ اسطوخودوس ایک ایک تولہ۔ غاریقون سات ماشہ۔ حجر ارمنی۔ حجر لاجورد چھ چھ ماشہ۔ سقمونیا پانچ ماشہ کوٹ پیس کر دوگنے شہد میں ملائیں اور استعمال کرائیں۔

روغن لبوب سبعہ وغیرہ کی سر پر مالش کرائیں اچھی ہوا میں رکھیں اور اچھی غذا اور پھل دیں۔

فالج اور لقوہ

فالج:- اگر سر سے لے کر پاؤں تک آدھا جسم بے حس و حرکت ہو جائے یعنی نہ تو ہل جل سکے اور نہ گرمی سردی کو محسوس کرے نہ کسی چیز کے چبھنے سے درد معلوم کرے نہ چٹکی وغیرہ لینے سے تکلیف ہو اور بدن کی لمبائی میں ہو تو اسے فالج کہتے ہیں۔

لقوہ:- یہ بھی فالج ہے لیکن صرف چہرہ پر اس کا اثر ہوتا ہے اس میں چہرہ ایک طرف یعنی دائیں یا بائیں طرف کو مڑ جاتا ہے اور

ٹیڑھا ہوجاتا ہے۔ ایک آنکھ کھلی رہتی ہے۔ کھانا۔ پینا اور بہنا مشکل ہوجاتا ہے۔

اسباب :۔ دونوں بیماریوں کے پیدا ہونے کے اسباب و وجوہات تقریباً ایک ہی ہیں۔ زیادہ تر موسم سرما میں سرد مزاج والوں کو پیدا ہوتی ہیں اور زیادہ تر بلغم کی خلط کے بگاڑ سے ہوتی ہیں۔ کبھی سکتہ سے بھی پیدا ہوتی ہے اور زیادہ تر دماغی رسولیوں۔ ضعف اعصاب مرگی ہسٹریا اور حرام مغز کی بیماریوں سے پیدا ہوتی ہیں۔

علاج :۔ جب مرض کا حملہ ہو تو ایک ہفتہ تک دو تولہ شہد کو دس بارہ تولہ سونف کے عرق میں ملا کر گرم کر کے پلانا شروع کیا جائے اور کھانا اور ٹھنڈا پانی بند رکھیں۔ منہ میں سالم جائفل ہر وقت رکھیں۔ مریض کو نرم بستر پر لٹائیں۔ ایک ہفتہ کے بعد سونف۔ سونف کی جڑ۔ کرفس۔ پرسیاؤشاں۔ تخم خطمی۔ تخم خبازی سب سات سات ماشے۔ ملیٹھی۔ اسطوخودوس۔ گاؤزبان پانچ پانچ ماشہ۔ زرد انجیر پانچ عدد۔ رات کو ذرا گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ شامل کر کے پلائیں اور نو روز تک بلا ناغہ پلائیں تاکہ خلط کا اچھی طرح نضج ہوجائے۔ دسویں دن اسی میں تربد سفید اور سنا مکی سات سات ماشے ملا کر رات کو بھگو کر صبح مل کر چھان دیں اور گلقند ۴ تولہ۔ ترنجبین۔ شیرخشت اور شکر سرخ چار چار تولہ۔ گودہ املتاس ۵ تولہ اور ۷ دانہ مغز بادام کا شیرہ نکال کر اسی میں شامل کر کے پلا دیں یہ مسہل ہے اور ایک ہفتہ کا وقفہ دے کر پھر پلائیں

روز تک مندرجہ بالا نسخہ اسی ترکیب سے استعمال کرائیں اور بعد ازاں حب ایارج اور اطریفل زمانی وغیرہ سے دماغ کا تنقیہ کریں۔

مالش کے لئے مال کنگنی اور دھتورہ وغیرہ کو میٹھے تیل میں جلا کر مالش کرائیں اور کچلہ اور ہرتال وغیرہ کی مرکب گولیاں استعمال کرائیں میٹھا تلیہ اور شنگرف کے مرکبات بھی اس میں مفید ہوتے ہیں۔

ان بیماریوں میں پیٹ خالی رکھنا اور فاقہ کرانا فائدہ کرتا ہے اور بطور غذا شہد کا پانی۔ کبوتر اور تیتر کا شوربا۔ مونگ کی دال کا پانی۔ کریلے چائے۔ کھجور اور انجیر وغیرہ مفید ہیں۔

ٹھنڈی اور چکنی چیزوں مثلاً دال ماش۔ اردی۔ آلو۔ چاول۔ کدو۔ کھٹائی۔ لسی۔ گنا سے پرہیز واجب ہے۔

رعشہ

اُس بیماری کو کہتے ہیں جس میں بلا اختیار آدمی کا پورا بدن یا ہاتھ یا سر یا کوئی عضو لرزتا، ہلتا یا کانپتا رہتا ہے۔ عام طور پر یہ مرض ہاتھ پاؤں یا سر میں ہوتا ہے۔ چلنے میں پاؤں لڑکھڑاتے ہیں اور کسی چیز کو پکڑتے اور اٹھاتے وقت ہاتھ لرز یا کانپ جاتا ہے۔

اسبابِ مرض :- یہ بیماری عام طور پر ان لوگوں میں زیادہ ہوتی ہے جو شراب میں پانی ملا کر پیتے ہیں۔ کثرتِ جماع۔ حیض کی خرابیاں اور

مشت زنی۔ پیٹ کے کیڑوں اور بعض دفعہ دماغ وغیرہ کی چوٹ اور صدمات سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج:- اصلی سبب معلوم کرکے اُسکو دور کرنے کی کوشش کریں اس بیماری میں سنکھیا والے مرکبات کا استعمال خاص طور پر فائدہ کرتا ہے مناسب منضج اور تنقیہ کرنے کے بعد یہ گولی اس میں بڑا فائدہ دیتی ہے۔

سنکھیا سفید ۴ رتی۔ عقرقرحا۔ زعفران اصلی ہر ایک ۶ ماشہ ہینگ غاریقون۔ تربد سفید۔ جندبیدستر ہر ایک ۸ ماشہ۔ پودینہ خشک بلیلہ کابلی۔ دارچینی ہر ایک ۱۲ ماشہ۔ اسطوخودوس۔ لونگ ہر ایک سوا تولہ۔ سب دواؤں کو سنکھیا کے علاوہ باریک پیس لیں۔ سنکھیا کو علیحدہ کھرل میں باریک کر لیا جائے اور اس پر دوسری دواؤں کا تیار شدہ سفوف چٹکی چٹکی ڈال کر برابر پیسے جائیں۔ سب ختم ہو جانے پر شہد کے ساتھ سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنالی جائیں۔ پہلے دو دو گولیاں غذا کے بعد دو مرتبہ دن میں اور کچھ دن کے بعد تین تین گولیاں دن میں دو مرتبہ کھانے کے بعد کھلانا چاہیئے۔ غذا میں دودھ۔ کھچڑی۔ شوربہ وغیرہ دینا چاہیئے۔ بادی اور ٹھنڈی چیزوں سے پرہیز چاہیئے۔

کابوس

یہ وہ بیماری ہے جس میں مریض کو نیند کی حالت میں

ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سینے پر بہت بڑا بوجھ رکھ دیا گیا ہو یا گلا دبا کر گھونٹ دیا گیا ہو۔ مریض وحشت زدہ ہو کر چیخ اٹھتا ہے لیکن آواز بند ہو جاتی ہے۔ خوف سے پریشانی اور دہڑکن طاری ہو جاتی ہے۔ کابوس کے معنی ہیں بھینچنے والا یا دبانے والا۔

اسباب :- یہ مرض عام طور پر معدہ اور جگر کی خرابی۔ پٹھوں کی کمزوری۔ پیٹ کے کیڑوں۔ دماغی کمزوری اور تکان اور گرمی خشکی اور گرم و خشک چیزیں استعمال کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

علاج :- پہلے بیماری کے سبب کو سمجھنے اور اُس کو دفع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جوارش مصطگی۔ جوارش جالینوس وغیرہ استعمال کرانا چاہیئے۔

معمول مطب گولیاں :- پوست ہلیلہ زرد ڈیڑھ تولہ۔ پوست ہلیلہ کابلی ڈیڑھ تولہ۔ پوست ہلیلہ سیاہ ڈیڑھ تولہ۔ آملہ ڈیڑھ تولہ۔ گلاب کے پھول ۶ ماشہ۔ سنا مکی دو تولہ۔ کتیرا ۶ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر روغن بادام میں چرب کریں اور ترنجبین ساڑھے تین تولہ کو ذرے پانی میں حل کر کے چھان لیں اور اوپر کی دوائیں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنا لیں رات کو سوتے وقت ڈیڑھ ماشہ کی مقدار میں گرم پانی کے ساتھ ہر چوتھے دن کھلانا چاہیئے۔

* * *

تشنج تمدد اور کزاز

تشنج کے معنی ہیں سمٹنا چونکہ اس بیماری میں جسم اور اس کے بعض حصے اپنے مرکز کی طرف کھنچتے ہیں اور ایک طرف کو تن جاتے ہیں اس لئے اسے یہ نام دیا گیا ہے۔

تمدد بھی تشنج کی ایک قسم ہے اس میں اعضاء دونوں طرف کو کھنچتے اور اینٹھتے ہیں جیسے ہاتھ یا پاؤں کی انگلیاں اینٹھ کر ایک دوسرے پر چڑھ جاتی ہیں۔

کزاز بھی ایک قسم کا تمدد ہے۔ لیکن اس میں ہنسلی کے عضلات اور گردن کے پٹھے اور عضلات تن جاتے ہیں اور کزاز کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ بعض اوقات اس میں ہاتھ پاؤں یا گردن میں اتنے زور کا تشنج اور کھچاؤ ہوتا ہے کہ مریض کو گرنے کی نوبت آ جاتی ہے اور جلدی جلدی دورے اور جھٹکے شروع ہو کر مریض ختم ہو جاتا ہے۔

اسباب :- یہ مرض عام طور پر خناق۔ پسلی کے ورم۔ ہیضہ۔ پیٹ کے کیڑے۔ بہت تیز بخار۔ سرسام۔ اختناق الرحم۔ کبھی سردی لگنے اور سرد اور نمدار جگہ پر زیادہ رہنے سے۔ زیادہ ترشی وغیرہ کھانے سے اور حیض کی خرابیوں کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے۔ کزاز بعض اوقات جسم میں کہیں زخم کی موجودگی سے بھی ہوتا ہے۔

علاج :- دورہ کو جلدی دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے حقنہ وغیرہ اور سر پر مالش کی جائے اور دورہ کے بعد مناسب تشخیص کر کے اصل سبب کو دور کرنا چاہیئے۔

نئی چلم میں تمباکو کی جگہ بھنگ کے پتے ڈال کر مریض کو حقہ پلائیں جب مریض کو نیند سی آنے لگے تو دیکھتے رہیں اور اگر دورہ پڑنے لگے تو فوراً اسی طرح پھر بھنگ کا حقہ پلا دیں۔

معمول مطب :- سم الفار سفید۔ رومی مصطگی ایک ایک تولہ۔ لونگ ٹوپی والی۔ کتھہ سفید ہر ایک دو تولہ۔ شنگرف رومی ۲ ماشہ۔ سب کھرل میں ڈال کر پیسیں اور ایک سو دانہ کاغذی لیموں کا عرق نکال کر اس میں نیم کے ایسے ڈنڈے سے جس کے نیچے تانبے کا پیسہ جڑا ہوا ہو آہستہ آہستہ رگڑیں۔ جب گولیاں باندھنے کے لائق ہو جائے تو موٹھ کے دانے کے برابر گولیاں بنا لیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھانے کے بعد گائے کے دودھ سے استعمال کرائیں۔ غذا خوب اچھی اور گھی اور دودھ زیادہ استعمال کرایا جائے۔

زکام اور نزلہ

دماغ کے وہ فضلے اور رطوبتیں جو دماغ سے بہہ کر ناک کے راستے سے باہر نکلیں ان کو زکام کہا جاتا ہے اور جو اندر کی طرف حلق کے راستے

حلق اور سینہ پر گریں اُسے نزلہ کہتے ہیں۔

اسباب :۔ جسم کے گرم سرد ہو جانے سے۔ سردی لگ جانے سے دماغ کی کمزوری سے۔ تیل۔ کھٹائی۔ اچار۔ چکنائی۔ چربی اور خراب گھی کے استعمال سے۔ برف کے زیادہ استعمال سے اور موسموں کی تبدیلی سے اور گرمی سے۔ معدہ کی خرابی اور چھوت چھات سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے

علامات :۔ اس کی نشانیاں بالکل عام اور مشہور ہیں۔ زکام میں ناک سے تیز مادہ بہتا ہے۔ چھینکیں آتی ہیں۔ آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں ناک اور گلے میں خارش اور سوزش ہوتی ہے۔ کھانسی اٹھتی ہے گرمی سے ہو تو ریزش پتلی اور تیز ہوگی۔ سردی سے غلیظ اور بند ہوگی درد سر بھی ہوتا ہے۔

علاج :۔ نزلہ اگر گرمی سے ہو تو بہیدانہ۔ ریشہ خطمی ہر ایک ۴ ماشہ مصری ۳ تولہ پانی میں بھگو کر لعاب نکال کر پلایا جائے۔ اگر زکام بند ہو تو گلِ بنفشہ ۵ ماشہ۔ عناب۔ سپستاں سات سات دانہ مصری ۳ تولہ۔ گرم پانی میں بھگو کر مل چھان کر پلائیں۔

بہنے والے اور تکلیف دہ نزلہ و زکام میں شربت بنفشہ ۳ تولہ۔ عرق سونف ۵ تولہ ملا کر صبح و شام پلانا مفید ہے۔ قبض کو اطریفل زمانی یا کسی ملیّن دوا سے دور کریں۔

معمولاتِ مطب :۔ نزلہ و زکام نئے یا پرانے اور کھانسی اور سینے کے اکثر امراض میں جو نزلہ و زکام سے پیدا ہوں ان کیلئے اکسیر سے کم نہیں۔

پوست ڈوڈہ سفید بڑے بڑے سو دانہ۔ برگ بالنہ (لبوبی ٹم) سفید پھول والی ڈوڈوں کے وزن کے برابر لیں۔ دونوں کو ان دونوں کے وزن سے آٹھ گنا پانی میں بھگو کر ایک دن رات کے بعد جوش دیں۔ جب تین حصہ پانی جل کر چوتھائی حصہ پانی باقی رہے تو خوب مل کر چھان لیں اور اس پانی کے برابر وزن مصری شامل کرکے شربت سے گاڑھا معجونی قوام کریں اور نیچے اتار کر گوند کیکر۔ گوند کتیرا اسفید۔ ملیٹھی چھلی ہوئی ہر ایک اٹھارہ ماشہ۔ مُرمکی۔ مصطگی رومی اصلی گیارہ گیارہ ماشہ افیون۔ زعفران اصلی ہر ایک ساڑھے چار ماشے سب کو کوٹ چھان کر قوام میں ملا دیں۔ خوراک: دو سے تین ماشہ تک صبح و شام کسی عرق پانی وغیرہ کے ساتھ۔

مشہور و معروف اطباء کا طریقِ علاج

نزلہ گرم ہو۔ پتلا پانی بہتا ہو تو سپستاں ۹ دانے۔ بہیدانہ ۳ ماشے عناب ۵ دانہ پانی میں ذرا سا جوش دے کر مل چھان کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر دیں۔

اگر زیادہ ہی پتلا مادہ ہو اور جلدی گاڑھا کرنا ضروری ہو تو اوپر والے نسخہ میں تخم کاہو تین ماشہ مقشر کا شیرہ ملا کر دیں۔

اگر مادہ اور رطوبت زیادہ گاڑھی ہو جائے تو اوپر کے نسخہ میں سے بہیدانہ نکال دیں اور اس کی جگہ گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ تخم خبازی ۵ ماشہ

شامل کردیں۔

یہ دوا بھی نہایت مفید ہے: گاؤزبان۔ گل گاؤزبان تین تین ماشہ۔ عناب ۵ دانہ مصری ۲ تولہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے پلادیں۔

اگر دماغ میں کمزوری ہو تو اس کے ساتھ خمیرہ گاؤزباں ایک تولہ کھلادیں اگر ساتھ کھانسی بھی ہے تو بہیدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانے لسوڑیاں ۹ دانے پانی میں ذرا جوش دے کر صاف کر کے شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر لعوق نزلی ۲ تولے کھلا کر اوپر سے پلادیں۔ اگر نزلہ گرم بہت ہی سخت ہو تو بہیدانہ ۳ ماشہ عناب ۵ دانہ۔ سپستاں نو دانے پانی میں ہلکا سا اُبال دے کر چھان کر شربت بنفشہ ملا کر اسی میں گوند کتیرا ایک ماشہ گوند کیکر ایک ماشہ۔ رب السوس (ست ملیٹھی) ایک ماشہ سب کو پیس کر خمیرہ گاؤزباں یا لعوق معتدل ۶ ماشہ یا لعوق نزلی ۱۰ ماشہ میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے جوشاندہ مذکور پلادیں۔

حفظ کر لینے کے قابل

سر کی جملہ بیماریوں میں راہنمائی کرنیوالے

مختصرات

(۱) سر کے درد کی ہر قسم میں ایسی دوائیں اور غذائیں استعمال کرنے سے بچنا چاہیئے جو معدہ دماغ اور پٹھوں کو کمزور کرنے والی ہوں۔ اور ریاح اور بخارات یعنی گیس زیادہ پیدا کرنے والی ہوں اور نشہ لانے والی اور سُن کرنے والی دواؤں سے پرہیز کرنا چاہئے نشہ آور اور سُن کر کے درد بند کرنے والی دوائیں صرف اسی وقت استعمال کی جائیں جب حملہ بہت سخت اور شدید ہو اور دوسری تدبیریں کامیاب نہ ہوں۔

(۲) ہر قسم کے سر درد میں بہتر یہ ہے کہ درد کا سبب اور خلط معلوم کر کے پہلے اُس کا تنقیہ کیا جائے اس کے بعد دوسرے طریقوں سے کام لیا جائے ورنہ مادّے کے بند ہونے اور کسی پڑوسی حصّہ پر گرنے سے بعض اوقات دماغ اور اُس کے پردوں وغیرہ میں ورم پیدا ہو کر بیمار کے مرجانے کا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔

(۳) اگر سر درد کے مریض کو بخار بھی ہو۔ اور سر کا درد سردی کی وجہ سے ہو تو ٹھنڈک پہنچانے والی دوائیں۔ تخم کاہو اور تخم خیارین وغیرہ بھی دوسری دواؤں کے ساتھ ملا کر دینا چاہیئے۔

(۴) ہر قسم کے دردِ سر میں پہلے مادّہ کا تنقیہ کر کے اصلاح کرنی چاہیئے۔

(۵) اگر دردِ سر خلط سودا کی وجہ سے ہو تو نرمی تری اور رطوبت پیدا کرنے والی چیزیں دیں۔ کیونکہ سودا سردی خشکی پیدا کرتا ہے۔

سکتہ

اس میں دماغ کی سب نالیوں اور روح و خون کے راستوں میں یعنی سارے دماغ میں سُدّہ پڑ جاتا ہے۔ مردنی چھا جاتی ہے۔ حس و حرکت بالکل جاتی رہتی ہے آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔ مریض کی سب قوتیں غائب ہو جاتی ہیں۔ جسم سرد ہو جاتا ہے۔ سانس اور نبض بھی غائب ہو جاتے ہیں۔

سکتہ والے اور مُردہ میں فرق

مردہ کی آنکھوں کا نور چلا جاتا ہے۔ ان میں دوسرے کا عکس یا صورت نظر نہیں آتی۔ سکتہ والے میں نور باقی رہتا ہے اور اس کی آنکھوں کی پتلیوں میں دیکھنے والے کا عکس نظر آتا ہے۔ دوسری بے ہوشیوں میں خواہ وہ نشے، افیون وغیرہ سے ہو یا کسی اور بیماری

سے ہو۔ جگانے پر مریض جاگتا یا آنکھ کھولتا ہے لیکن سکتے میں اسکے برعکس ہوتا ہے۔

مردے کے منہ یا ناک کے سامنے آئینہ یا روئی وغیرہ رکھیں گے تو آئینہ گدلا یا میلا جیسے کہ سانس سے ہوجاتا ہے نہ ہوگا اور نہ ہی روئی میں حرکت ہوگی لیکن سکتے والے بیمار کی ناک اور منہ کے سامنے آئینہ سانس کی طرح مکدر اور میلا ہوجائے گا اور روئی غور سے دیکھیں تو ہلتی اور حرکت کرتی نظر آئے گی۔

سرسام

(۶) سرسام کے بیمار کو بے ہوشی اور سخت بے چینی کے وقت کوئی غذا دینے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔

(۷) سرسام میں مرض پیدا کرنے والے سبب کو دور کئے بغیر قوت لینے والی دوائیں ہرگز نہ دیں۔

(۸) سرسام کی تقریباً ساری قسموں میں حقنہ کرنا مسہلات دینے سے ہر طرح بہتر ہے۔

(۹) سرد خلط سے پیدا ہونے والے سرسام میں بیمار کو زیادہ سونے نہ دیں۔

(۱۰) بحران کے دنوں میں اسہال لانے والی دوائیں دینا نقصان دہ ہوتا ہے لیکن اگر مریض بہت تکلیف میں ہو اور زیادہ بے ہوش

ہو اور بحران کے دن بھی ہوں تو یہ استعمال کرا سکتے ہیں یعنی آش جو میں ذرا کافور گھس کر ملا دیں اور تین دفعہ کر کے دو دو گھنٹے سے اس کو بذریعہ حقنہ اندر پہونچائیں اس سے غذائیت بھی ملتی ہے ۔

سدر و دُوار

(۱۱) سدر اور دوار کی بیماری میں ریاضت اور ورزش مفید ہے اور سونا کم چاہیئے ۔

(۱۲) اگر کوئی نشہ والی چیز استعمال کرنے سے نیند کا غلبہ زیادہ ہو تو قے کرا لینے کے بعد کھٹی چیزیں استعمال کرائیں ۔

(۱۳) سبات کی بیماری کا سبب اگر سردی کا مادہ ہو تو کچھ عرصہ کے بعد مرگی اور سکتہ کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے اس لئے اسکے علاج میں فوراً توجہ کرنا چاہیئے ۔

مَالیخولیَا

(۱۴) مالیخولیا کے علاج میں دماغ کو قوت دینے کے ساتھ تری اور نرمی پہونچانے والی دوائیں اور غذائیں بھی ضروری ہیں ۔

(۱۵) اگر مالیخولیا خلط بلغم کی وجہ سے ہو تو مرطبات یعنی رطوبت اور نرمی پیدا کرنے سے پرہیز کریں ۔

(۱۶) مالیخولیا میں منضجات۔ مسہلات اور دوسرے استفراغات فصد وغیرہ کرلینے کے بعد ماءُ الجبن کرنا چاہیئے اور چوب چینی کا استعمال نہایت مفید ہے۔

(۱۷) جب مرگی معدے کی کسی خرابی یا بیماری کی وجہ سے ہو تو کھانا کھا کر جلدی سو جانا نقصان دہ ہے۔

(۱۸) نسیان یعنی بھولنے والی بیماری میں معدہ کے ہضم اور حالت کو درست رکھنے کی کوشش زیادہ کرنی چاہیئے۔

(۱۹) اگر نسیان کی بیماری سردی تری کی وجہ سے ہو تو خالی پیٹ پر پانی نہ پیا جائے۔

(۲۰) اگر سہر یعنی کم نیند آنے کی وجہ خلط سوداء ہے تو علاج میں بہت جلدی کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے مالیخولیا بن جاتا ہے۔

(۲۱) سکتہ یعنی مردہ کی طرح کی بے ہوشی اور بے حس و حرکتی میں سخت قسم کے مسہلات اور سامات کھولنے والی دوائیں استعمال کرائی جائیں۔

(۲۲) مرگی کے بیمار کو گول دائرے کی شکل میں گھومنا اور گردش کرنے اور گھومنے والی چیزوں کو دیکھنا اور چاند کی چاندنی میں زیادہ بیٹھنا اور پہاڑوں اور بلند جگہوں پر رہنا بہت نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

(۲۳) مرگی کے مریض کو اتنی حرکت کرنا اور اتنی ورزش یا محنت

کرنی چاہیئے جس سے تھکاوٹ پیدا نہ ہو سکے۔ کھانا کچھ بھوک رکھ کر کھانا چاہیئے اور زیادہ ثقیل غذائیں نہ کھانا چاہئیں۔

(۲۴) پٹھوں کے ہر مرض میں عام طور پر سخت مسہل نہ دینا چاہیئے۔

(۲۵) فالج (ادھرنگ) میں مادہ کے تنقیہ کے بغیر دوسری بیرونی تدبیریں نہیں کرنی چاہئیں۔

(۲۶) اگر فالج والے کو بخار آنا شروع ہو جائے تو پہلے اس کو دور کرنے کی تدابیر ضروری ہیں۔

(۲۷) فالج کی ابتدا میں حقنہ وغیرہ منع ہے لیکن اگر مرض کا مادہ بہت زیادہ اور شدید ہو تو تین روز کے بعد عرق مکو، عرق سونف میں مولی کے سبز پتوں کا پانی، سبز سویا کا پانی، سبز مکو کا پانی اور سبز بتھوا (باتھو) کے سبز پتوں کا پانی اور گل روغن ملا کر لاہوری نمک خوب باریک پیس کر شامل کر کے ساری دوا کے تین حصے کر کے چار چار گھنٹے بعد اس سے حقنہ کرائیں۔

(۲۸) فالج میں پہلے تین دن تک صرف ماءُ العسل یعنی شہد کا پانی استعمال کرائیں۔ پھر سات روز تک یا مریض کی قوت کا اندازہ کر کے چودہ دن تک ماءُ الاصول کا استعمال کرائیں اور کوئی دوسری چیز کھانے پینے والی قطعاً نہ دیں۔ اگر مریض بہت زیادہ کمزور ہونے لگے تو سات دن کے بعد مرغ کے چوزے یا جنگلی کبوتر کی یخنی دیں لیکن پہلے سات دن تک غذا بالکل بند رکھیں۔ لقوہ اور

کزاز میں بھی اسی پر عمل کریں۔

(۲۹) مختلف اعضاء کے پھڑکنے کو نظر انداز نہ کریں۔ یہ ضرور کسی مرض کی علامت ہوتے ہیں۔ مثلاً چہرے اور ہونٹوں کا زیادہ پھڑکنا لقوہ پیدا ہونے کی نشانی ہے۔ پہلوؤں کا پھڑکنا ذات الجنب یا نمونیہ وغیرہ ہونے کی علامت ہے۔ پیٹ کا پھڑکنا مالیخولیا اور مرگی کی نشانی اور خبر ہے اور پورے بدن کی پھڑکن سکتے اور تشنج کی بیماریوں کا پیش خیمہ اور علامت ہے۔

نزلہ و زکام

(۳۰) زکام اور نزلہ میں معدے کی اصلاح اور تقویت کا ہمیشہ خیال رکھیں۔

(۳۱) گرم نزلہ اور زکام میں بھی ٹھنڈے پانی کے استعمال اور ٹھنڈی ہوا سے پرہیز کیا جائے۔

(۳۲) نزلہ اور زکام کو معمولی مرض نہیں سمجھنا چاہیئے اور اس کے علاج میں غفلت اور دیر نہ کرنی چاہیئے کیونکہ اگر ان کے مادے کو نہ نکالا جائے اور پکا کر دفع نہ کیا جائے تو خناق۔ پسلی کا درد۔ سینے کا درد۔ کمر کا درد۔ کئی قسم کے اسہال اور آنکھ۔ ناک۔ کان اور دانتوں کی بہت سی بیماریاں پیدا کرنے کا سبب بن جاتا ہے حتیٰ کہ سل اور دق تک پیدا کر دیتا ہے۔

(۳۳) زکام اور نزلہ کا مادہ جس عضو پر گرتا ہے اس کے امراض پیدا کر دیتا ہے۔

(۳۴) بند اور خشک نزلہ میں فوراً مادہ کو بہانے اور مسامات کو کھولنے والی دوائیں اور بخورات وغیرہ استعمال کر لینے چاہئیں کیونکہ اس کے مادہ کے بند ہو جانے سے مرگی۔ سکتہ۔ مالیخولیا۔ سر کا درد اور اکثر دماغی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۳۵) نزلہ اور زکام میں عام حالات کے اندر فصد اچھی نہیں ہے مگر بیماری کے مادہ میں بہت شدت ہو اور خون اور صفرا کا بے حد غلبہ ہو اور گرمی شدید ہو اور مادے کی گرمی اور تیزی سے یہ خطرہ محسوس ہو کہ یہ گرمی سینے اور پھیپھڑوں یا حلق پر گر کر خناق یا سل اور دق کی بیماری پیدا کر دے گا تو ایسی مجبوری کی حالت میں فصد کھلوا لینے کا ڈر نہیں ہے۔

وہ دوائیں جو دماغ اور اس کی عام بیماریوں میں مفید ہیں

سونٹھ۔ جاوتری۔ مرچ سیاہ۔ جائفل۔ لونگ اور دارچینی سر کی ٹھنڈی بیماریوں میں مفید ہیں اور طاقت بخشتی ہیں خاص طور پر جائفل۔ لونگ اور دارچینی مغز کو قوت دینے کے لئے مغز بادام شیریں تخم خشخاش۔ الائچی خورد اور مونگا مفید ہیں۔ مغز بادام اور الائچی کو مصری اور تازہ مکھن میں ملا کر کھانا دماغ اور جسم کو طاقت دیتا ہے۔

دماغ کی کمزوری اور خشکی کے لئے تخم کاہو اور مغز تخم کدو مفید ہیں یہ ٹھنڈک اور سکون پہونچاتے ہیں اور نیند کی کمی کو بھی دور کرتے ہیں۔

دماغ کی اکثر ٹھنڈی بیماریوں مثلاً لقوہ۔ فالج۔ تشنج۔ سُن ہو جانا وغیرہ میں ماءُالاصول حار یعنی گرم فائدہ مند ہے اور شہد کا پانی بھی مفید ہے ایسا درد جو معدے وغیرہ کے بخارات کی وجہ سے ہو اس میں دھنیا خشک خاص طور پر مفید ہوتا ہے۔

ذہن کی کمزوری۔ نسیان اور دماغ کی غیر ضروری رطوبتوں کو دور کرنے کے لئے کندر مفید ہے۔ مرگی میں عود صلیب مفید ہے۔ گندم کے آٹے کا بورا دماغ کو قوّت دینے میں بہت اچھا ثابت ہوتا ہے۔ ایلوا صبر اور اندرائن یعنی تمّے کا گودا دماغ کی خاص دوائیں ہیں۔ مشک اور جند بید ستر بھی دماغ کی خاص اور مقوّی دوائیں ہیں۔

ریٹھے کے چھلکے کی نسوار سردی کے درد سر اور آدھے سر کے درد میں مفید ہے۔

لوبان۔ ست لوبان۔ پان۔ انجیر۔ اخروٹ کا مغز۔ پستہ۔ زعفران سب دماغ کو تقویت اور نشاط و فرحت بخشنے والی خاص دوائیں ہیں اسی طرح سونٹھ۔ تیتر۔ بٹیر۔ چوزے کا گوشت اور تازہ مکھن دماغ کے لئے بہت مفید ہیں۔

سر اور دماغ کی مرکب دوائیں

اطریفل کشنیز۔ جوارش خشخاش۔ اطریفل اسطوخودوس۔ اطریفل صغیر معجون فلاسفہ۔ جوارش جالینوس۔ مربہ آملہ۔ مربہ ہڑ وغیرہ اور سب ہی مربہ جات دماغ کے لئے نہایت مقوی اور مفید ہیں۔ حب ایارج۔ حب غاریقون۔ حب شبیار دماغ سے بلغم اور سودا وغیرہ کا تنقیہ کرتی ہیں خمیرہ آبریشم۔ خمیرہ بادام۔ خمیرہ گاؤزباں۔ برشعثار۔ دوالمسک دماغ کی تقویت وغیرہ کے لئے خاص طور پر مفید ہیں۔ روغن بابونہ۔ روغن کاہو روغن بادام وغیرہ کی مالش اکثر پٹھوں وغیرہ کی بیماریوں میں مفید ہے

العین

آنکھ۔ چشم۔ نین

آنکھ اعضائے شریفہ کی سرتاج ہے۔ اللہ تعالےٰ کا بخشا ہوا نور اور چراغ ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مخلوق کو بخشی ہوئی نعمتوں میں سے ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کے آگے روئے زمین کی شہنشاہیت ہیچ ہے۔ آنکھ نہ ہو تو آدمی دیوار سے بدتر ہے۔ اس میں نور بھی ہے اور آدمی کی غیرت کا پانی بھی ہے۔ یہ عضو بڑا شریف اور بڑا شریک درد والم اور دردمند و ہمدرد ہے ۔

مبتلائے درد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ
کسقدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ (اقبالؒ)

آنکھ کے سات پردے اور تین رطوبتیں ہیں

پردے :- (۱) پردہ یا طبقہ ملتحمہ (ملتحمہ معنی ملانے والا) یہ پردہ آنکھ کے ڈھیلے یا گولے کو پلکوں اور گوشت وغیرہ کے ساتھ جوڑنے اور ملائے رکھنے کا کام کرتا ہے اور آنکھ کے ڈھیلے کے سامنے والے حصے پر جو پورے ڈھیلے کا قریباً آدھا حصہ ہے اُس پر اور پپوٹوں کی اندرونی سطح پر استر کی طرح چڑھا ہوا ہے اور جھلی یا چھیچھڑے کی طرح کا ہوتا ہے (بعض اس کو آنکھ کے پردوں میں شمار نہیں کرتے) یہ پیاز کے باریک پردے کی طرح پتلا اور شفاف ہوتا ہے اور قرنیہ یا پتلی کے سامنے تو اور بھی باریک مہین اور پتلا اور شفاف ہو جاتا ہے اور طبقہ صلبیہ کے سامنے والے حصے پر چپکا رہتا ہے۔ اسی پردے پر چھوٹے چھوٹے اُبھار دانوں کی طرح سے ہوتے ہیں۔ یہی جب کسی وجہ سے سوج جائیں اور ورم کر جائیں تو اِن کو ہی ککرے یا روہے کہا جاتا ہے جب آنکھ دکھنی آجائے تو یہی جھلی یا پردہ ہے جو سُرخ نظر آنے لگتا ہے۔

(۲) **پردہ یا طبقہ صلبیہ :-** یہ سخت بناوٹ کا پردہ ہے اگر اس کو اندازاً چھ حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ان چھ حصوں میں سے پانچ حصوں کا رنگ سفید یا ذرا میلا سا سفید ہے۔ آنکھ میں جو سفیدی

نظر آتی ہے وہ یہی پردہ ہے۔ پانچ حصے تو سفید ہیں باقی کا پ یعنی چھٹا حصہ گھڑی کے شیشے کی طرح گول اور صاف و شفاف ہے جس کا کوئی رنگ نہیں ہے۔ سامنے سے ذرا ابھرا ہوا اور گولائی میں اٹھا ہوا رہتا ہے۔ یہ آنکھ میں پتلی کے گرد گولائی میں جو بھورا یا سیاہ یا زرد یا بلی کی آنکھ کی طرح نظر آتا ہے وہ گھڑی کے شیشے کی طرح اسی پردے میں سے ہو کر نظر آتا ہے جو دراصل اس کے نیچے والے پردے عنبیہ کا رنگ ہوتا ہے۔

(۳) طبقہ قرنیہ :- یا پردہ قرنیہ کہتے ہیں۔ قرن دراصل سینگ کو کہتے ہیں اس پردہ کی کئی تہیں یا پرت سینگ کی شکل کے ہوتے ہیں اس لئے اس کا نام پردہ قرنیہ یعنی سینگوں والا پردہ رکھ دیا گیا بعض حکماء اسے صلبیہ کا حصہ قرار دیتے ہیں علیحدہ پردہ نہیں سمجھتے۔

(۴) پردہ یا طبقہ عنبیہ :- یہ بھی دراصل طبقہ مشیمیہ کے سامنے والے چھٹے حصے کا نام ہے۔ عنب انگور کو کہتے ہیں۔ اِس پردے کے بیچ میں ایک سوراخ ہوتا ہے جس کی شکل اس طرح کی ہوتی ہے جس طرح کہ انگور کے دانہ کو خوشے سے توڑنے پر انگور کے دانے میں ڈنڈی کے ٹوٹنے والی جگہ پر ہو جانے والے سوراخ کی ہوتی ہے۔ اسی سوراخ کو ثقبہ عنبیہ یا پتلی یا شیشہ یا مردمک کہا جاتا ہے۔ یہ کسی کی آنکھ میں سیاہ رنگ کا ہوتا ہے کسی کی آنکھ میں کنجی یا نیلے یا بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اسی کا رنگ پردہ قرنیہ میں سے نظر آتا ہے۔ یہ رطوبت جلیدیہ کے سامنے اور رطوبت بیضیہ میں قرنیہ کے پیچھے ہوتا ہے۔ یہ

پردہ آنکھ میں سکڑنے اور پھیلنے والا پردہ ہے۔

(۵) **پردہ یا طبقہ مشیمیہ :-** یہ پردہ پردہ صلبیہ اور پردہ شبکیہ کے درمیان واقع ہے۔ مشیمیہ دراصل آنول یا جیر کو کہتے ہیں۔ کیونکہ اس پردہ میں جیر یعنی آنول کی طرح بہت سی رگیں وغیرہ ہوتی ہیں اس لئے اسکا نام بھی طبقہ مشیمیہ رکھ دیا۔ یہ بھی سامنے سے باریک اور طبقہ صلبیہ کی طرح پیچھے جاکر سخت اور موٹا ہے۔ صلبیہ کی طرح اِس میں بھی پیچھے کی طرف سوراخ ہے۔ یہ فوٹو کے کیمرے کی طرح آنکھ کے لئے سیاہ پردے کا کام دیتا ہے تاکہ آنکھ تیز روشنی کی شعاعوں سے محفوظ رہے۔ اسی وجہ سے اس کا رنگ سیاہ جیسا ہوتا ہے۔ جب اس کی سیاہ رنگت میں کمی آجائے تو آنکھ دن کو یا روشنی میں کچھ نہیں دیکھ سکتی جسے روزکوری یا دن کا اندھا کہتے ہیں۔ اسی پردہ کے ذریعے آنکھ کو خون اور غذا پہونچتی ہے۔

(۶) **پردہ یا طبقہ شبکیہ :-** یہ سب سے اندر والا اور نور اور روشنی لانے والا پردہ ہے۔ یہ دراصل عصبہ مجوفہ یعنی اُس خولدار اور کھوکھلے پٹھے کا حصہ ہے جس کے خول اور سوراخ کے ذریعے دماغ میں سے نور اور روشنائی اور بینائی کی شعاعیں آتی ہیں۔ چنانچہ یہ پٹھہ آنکھ کے اندرونی حصے میں جال کی طرح پردہ بن کر پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے اسے شبکیہ کہتے ہیں۔ شبک عربی زبان میں جال کو کہتے ہیں۔ زندگی اور حیات میں اس پردہ کا رنگ شفاف اور گلابی سا ہوتا ہے لیکن

مرنے کے بعد سیاہ۔ دھندلا اور پیلا پڑجاتا ہے۔ رطوبتِ زجاجیہ اور رطوبتِ جلیدیہ کو اس پردہ نے جال کی طرح گھیر رکھا ہے۔ فوٹو کے کاغذ اور فلم کی طرح باہر کی چیزوں کا عکس اسی پردہ میں اُترتا ہے اور یہ عکس دماغ تک جا پہونچتا ہے اور ہم اِن چیزوں کو دیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

(۷) پردہ یا طبقہ عنکبوتیہ:۔ یعنی مکڑی کے جالے کی طرح کا نازک اور باریک پردہ۔ عنکبوت عربی میں مکڑی کو کہتے ہیں پردۂ شبکیہ کا دوسرا اور کنارا ہے جو رطوبتِ زجاجیہ کے آخر کے کنارے سے ملا ہوا ہے۔ وہاں پر ایک باریک سا پردہ مکڑی کے جالے کی طرح کا لگا ہوا ہے۔ یہ پردہ رطوبتِ جلیدیہ کی اگلی طرف اور رطوبتِ بیضیہ کی پچھلی طرف واقع ہے یعنی دونوں کے درمیان میں ہے۔ اس کو باریک اور نازک بنا کر دونوں رطوبتوں کے درمیان کیوں رکھا گیا ہے؟ یہ اللہ پاک کی حکمت ہے اور اس کے ان دونوں رطوبتوں کے درمیان رکھنے میں جن میں ایک رطوبت غلیظ اور گاڑھی ہے اور ایک لطیف اور پتلی رطوبت ہے۔ یہ حکمت ہے کہ ایک تو اس کے ذریعے یہ دونوں مختلف قسم کی رطوبتیں الگ الگ اور علیحدہ رہیں دوسرے یہ کہ اس پردے کے ذریعے سے پردہ شبکیہ اور پردہ مشیمیہ سے رطوبتِ زجاجیہ کو غذا پہونچتی رہے۔ اس پردہ کو مکڑی کے جال کی طرح نازک اور باریک اس لئے بنایا ہے تاکہ رطوبت بیضیہ میں سے گزر کر آنے والی

روشنی رطوبت جلیدیہ پہ آسانی سے پڑتی رہے۔ اگر یہ پردہ موٹا ہوتا تو روشنی اس میں سے نہ گزر سکتی اور نہ رطوبت جلیدیہ پہ پہنچ سکتی اور نہ آنکھ دیکھ سکتی۔

آنکھ کی تین۳ رطوبتیں ہیں

(۱) رطوبت بیضیہ :- یہ رطوبت انڈے کی سفید رطوبت یعنی سفیدی کی طرح کی ہوتی ہے اور بڑی صاف اور شفاف ہوتی ہے۔ یہ رطوبت جلیدیہ کے آگے اور پردہ قرنیہ کے پیچھے ہوتی ہے یعنی دونوں کے درمیان میں ہوتی ہے۔ رطوبت بیضیہ کو سب رطوبتوں سے آگے اور سامنے اس لئے رکھا ہے کہ یہ گاڑھا ہونے کی وجہ سے باہر کی تیز روشنی، چمک اور گرمی کو رطوبت جلیدیہ تک ایک دم پہونچنے اور نقصان پہونچانے سے روکے۔ یہ دراصل رطوبت جلیدیہ کی حفاظت کے لئے ڈھال کا کام دیتی ہے۔ یہ مقدار میں سب رطوبتوں سے کم ہوتی ہے۔

(۲) رطوبت جلیدیہ :- اسی رطوبت کو آنکھ کا موتی اور کرسٹل کہا جاتا ہے۔ یہ مسور کے دانے کی شکل کی اور کرسٹل اور بلور کی طرح کی طرح کی چمک والی رطوبت ہے اور برف کی طرح صاف اور شفاف ہوتی ہے۔ جس طرح آنکھ کے پردوں میں پردہ شبکیہ سب سے افضل پردہ ہے اسی طرح آنکھ کی رطوبتوں میں یہ رطوبت جلیدیہ

سب سے افضل رطوبت ہے ۔ یہی رطوبت روشنی کی شعاعوں کو جذب کر کے لینس کی طرح آنکھ کے حوالے کرتی ہے ۔ یہ رطوبت جب میلی ہو جائے تو اسی کو موتیا بند ہو جاتا ہے ۔ جوانی میں یہ صاف و شفاف رہتی ہے لیکن بڑھاپے میں گدلی اور میلی ہونا شروع ہو جاتی ہے ۔

موتیا بند کے علاج میں اسی رطوبت کو آپریشن سے نکالا جاتا ہے یا نیچے رطوبت میں گرا دیا جاتا ہے ۔

(۳) **رطوبیت زجاجیہ** :- زجاج کے معنے ہیں کانچ ۔ کیونکہ اس رطوبت کی صورت پگھلے ہوئے کانچ کی مانند ہو جاتی ہے اور دونوں رطوبتوں سے مقدار میں زیادہ ہوتی ہے ۔ یہ رطوبت جلیدیہ کے پیچھے رہتی ہے ۔ آنکھ کا ڈھیلا اور گولائی اسی سے قائم ہے اگر یہ رطوبت کسی وجہ سے خارج ہو جائے اور دب جائے تو آنکھ بیٹھ جاتی ہے اور آنکھ کی وضع قطع میں فرق آ جاتا ہے ۔ دیکھی جانے والی چیزوں کا عکس اور تصویریں اس میں جمع ہوتی ہیں اس کا رنگ قدرے سرخ ہوتا ہے ۔

آنکھ کی بیماریوں کا علاج

چند ضروری اشارے اور اصول :- جالینوس کے قول کے مطابق آنکھ کے اکثر امراض میں انڈے کی سفیدی کا پتلا پانی بڑا مفید ہے خاص کر جبکہ چپک کر چھوٹی رگوں اور مسامات کا منہ بند کرنا مقصود ہو

یہ زیادہ خشکی بھی نہیں کرتی۔

(۲) اگر طبقہ صلبیہ ڈھیلا پڑ جائے اور درد شروع ہو جائے تو اس کا سبب ضرور کسی خلط کا بگاڑ ہوگا۔ اس صورت میں فصد اور مسہل بہت فائدہ کرتا ہے۔

(۳) پردہ مشیمیہ میں جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اُن کا مادّہ عام طور پر خونی ہوتا ہے۔

(۴) آنکھ آجائے تو ہاتھ سے آنکھ کو ملنا سخت نقصان دہ ہوتا ہے آنکھ کو صاف کرنے کے لئے صاف کپڑے کو ہلدی میں رنگ کر خشک کرکے بطور رومال استعمال کرنا چاہیئے۔

(۵) اگر پردہ قرنیہ میں تیز اور گرم مادّہ کی وجہ سے سخت درد ہو اور سرطان وغیرہ بھی ہو تو سفید کاشغری۔ گوند کیکر۔ کتیرا سفید دس دس ماشہ۔ نشاستہ گندم چار ماشہ باریک کرکے بہیدانہ کے لعاب میں شیاف بنا کر آنکھوں میں لگانا چاہیئے۔ اگر تیز اور گرم دوائیں لگائی جائیں تو درد اتنا بڑھ جاتا ہے جسے مریض برداشت نہیں کرسکتا (مذکورہ شیاف کا نام شیاف ابیض ہے)۔

(۶) ملحقہ پردہ کی بناوٹ میں پٹھوں وغیرہ کے ریشے بہت ہیں اس لئے جب اس میں کوئی بیماری پیدا ہو جائے۔ تو کھٹی چیزوں سے سخت پرہیز کرانا چاہیئے لیکن اگر خلط خون کی وجہ سے کوئی مرض ہو اور کسی کھٹی چیز کا استعمال کرانا ضروری ہو

تو ایسی کھٹی چیزیں دیں جن میں کھٹائی کے ساتھ ذرا مٹھاس بھی ہو۔

(۷) اندھراتا یعنی شب کوری میں رات کا کھانا نہ کھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

(۸) آنکھوں کی خارش میں ہاتھ سے آنکھوں کو نہیں ملنا چاہیئے بعض اوقات اس کا نتیجہ بڑا خطرناک ہوتا ہے۔

(۹) ایسی چیزیں جو معدہ کو غلیظ کریں اور رُیاح کی پیدائش زیادہ کریں آنکھوں میں سخت بیماریاں پیدا کرتی ہیں۔

(۱۰) چمکدار چیزوں اور تیز روشنی کو زیادہ دیکھنا جاع کی زیادتی اور گرد وغبار اور دھواں آنکھوں کے واسطے بہت نقصان دہ ہیں۔

(۱۱) خشکی پیدا کرنے والی سب چیزیں بینائی کیلئے سخت خطرناک ہیں۔

(۱۲) آنکھ کے دُکھتے ہی فوراً آنکھوں میں دوا نہیں ڈالنی چاہیئے کم از کم ایک رات اور ایک دن گذر جانے کے بعد آنکھ میں دوا ڈالی جائے۔ البتہ اندرونی طور پر کھانے کی دوائیں ابتدا میں ہی دینی چاہئیں۔

امراض چشم میں استعمال کی جانے والی مشہور مفرد دوائیں

آنکھ سے زیادہ پانی بہنے۔ آنکھ کی خارش اور سرخی اور آنکھ آنے میں پھٹکری کھیل کی ہوئی کا استعمال نہایت مفید ہے۔ یہ آنکھ کو صاف بھی کرتی ہے۔

رسوت صاف کر کے لبطور دوا یا لیپ آنکھ کی گرم بیماریوں اور دوسرے اکثر امراض میں اکسیر کا کام کرتی ہے۔ اور بلغمی میں ایلوا کا بطور لیپ آنکھ پر مفید ہے۔ نمک لاہوری نظر کو صاف کرنے میں اور ناخونہ اور پھولا اور آنسوؤں کی زیادتی کے لئے مفید ہے۔ نظر کی کمزوری کے لئے سنگِ بصری بہترین ہے۔ سرمہ سیاہ و سادہ کا دائمی استعمال آنکھ کی تقویت اور حفاظت کے لئے اچھی چیز ہے۔ پیاز کے پانی کو شہد میں ملا کر آنکھوں میں ٹپکانا آنکھ کو صاف کرتا ہے۔ سونف کا ہمیشہ کھانا اور ہلیلہ سیاہ کا اندرونی طور پر استعمال آنکھ کو قوت اور صفائی بخشتا ہے۔

آنکھ کی مرکّب دوائیں

شیاف احمر۔ سُبل اور آنکھ کے پھول وغیرہ کے لئے مفید دوا ہے۔ شیاف ابیض آنکھ کی تمام گرم اور شدید بیماریوں میں فائدہ مند ہے اطریفل کشنیزی۔ اطریفل زمانی وغیرہ معمولات میں سے ہیں۔

امراضِ چشم کا علاج

رَمَد۔ آشوبِ چشم یعنی آنکھ کا دُکھنا یا آنا

اسباب :۔ شدید گرمی یا سردی یا گرم اور سرد ہوا۔ بدہضمی معدے کی خرابی یا آنکھ میں کنکر۔ مٹی یا مچھر بھنگا وغیرہ پڑ جائے تو رمد پیدا

ہوتا ہے۔

علامات :۔ آنکھ سرخ ہو جاتی ہے اور درد کرتی ہے کبھی پانی جاری ہوتا ہے۔ جلن، چبھن اور بے چینی ہوتی ہے۔ آنکھیں سوج بھی جاتی ہیں پردہ ملتحمہ سوج کر سرخ ہو جاتا ہے

علاج

پھٹکری سفید ۴ ماشہ۔ افیون ۴ رتی۔ عرق گلاب اصلی، عمدہ اور تازہ ۵ تولہ میں خوب باریک پیس کر حل کر کے چھان لیں۔ صبح و شام آنکھوں میں دو دو قطرے ڈالے جائیں۔

دودھ پیتے بچوں کی آنکھ آنے کے لئے سوت صاف شدہ کو لڑکی والی عورت کے دودھ میں ڈال کر سرسوں کے تیل کے چراغ کی لو پر آہستہ آہستہ پکائیں اور چھان کر رکھ لیں۔ ضرورت کے وقت سلائی سے نیچے کی آنکھ میں لگائیں اور آنکھ پر لیپ کر دیں۔

اگر ورم اور سوجن زیادہ ہو تو پوست افیون یعنی ڈوڈوں کو پانی میں جوش دے کر آنکھ پر نکور کرائیں۔

سُدہ میں لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ مغز تخم کدو ۳ ماشہ کا شیرہ عرق گاؤزباں ۱۲ تولہ میں نکال کر سب کو ملا کر شربت بنفشہ ۲ تولہ میں ملا کر پلائیں۔

مفید لیپ :۔ آملہ خشک ۳ ماشہ۔ لودھ پٹھانی ۳ ماشہ دو لونگ کو گائے کے گھی میں بھون کر اور ٹھنڈے پانی میں پیس کر آنکھ کے چوطرف

ضماد کریں۔ ابتدا میں رسوت ۳ ماشہ اور پوست ہلیلہ ۳ ماشہ کو نیم گرم پانی میں پیس کر ضماد لگانا مفید ہے۔ قبض کو رفع کریں۔ اطریفل کشنیزی کا سوتے وقت استعمال مفید ہے۔

اگر مرض ہٹیلا ہو اور مذکورہ تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو یہ منضج دیں۔ گل بنفشہ ۵ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستاں ۹ دانہ۔ تخم خطمی ۷ ماشہ تخم خبازی ۷ ماشہ گاؤزباں ۷ ماشہ۔ سب کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ شامل کر کے پلائیں اور تین چار روز کے بعد املتاس وغیرہ سے مسہل کرائیں۔

کھانے میں گھی اور کالی مرچ کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ لال مرچ اچار، گڑ، بڑے گوشت وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔

جرب الاجفان (ککرے یا روہے)

اس میں پلکوں کے اندرونی حصے اور کناروں پر باریک دانے پیدا ہو کر سخت خارش اور تکلیف کا باعث بن جاتے ہیں۔ آنکھ سے غلیظ رطوبت آنے لگتی ہے اور قرنیہ میں رگڑ لگتے لگتے نظر خراب ہو جاتی ہے یہ بڑا ہٹیلا مرض ہے۔ دماغی کمزوری والوں کو اور زیادہ باریک حروف پڑھنے والوں کو یہ مرض اکثر ہو جاتا ہے۔

علاج

غذا اچھی اور صاف دینا چاہیے۔ قبض نہ ہونے دیا جائے دماغ کا

تنقیہ ضروری ہے۔ اطریفل کشنیزی کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ سادہ سرمہ اور رسوت کے مرکبات فائدہ کرتے ہیں۔

معمول مطب

آدمی کے سر کے بال کی راکھ ۴ ماشہ۔ ایلوا زرد ۴ ماشہ۔ عقیق ۴ ماشہ شنگرف رومی ۲ ماشہ۔ پھٹکری کھیل ۲ ماشہ۔ لونگ ۴ رتی سب کو باریک سفوف کر کے بطور سرمہ لگائیں۔

بیاضِ چشم (پھولا)

یہ دراصل پردہ قرنیہ کا زخم ہوتا ہے جس کا مواد یا پیپ وغیرہ خشک ہو کر پردہ کو چپکا دیتا ہے۔ یہ سفیدی اگر ہلکی اور خفیف ہو تو اسے سحاب (بادل) یا جالا کہتے ہیں۔ اگر غلیظ یعنی گہری اور قدرے موٹی ہو تو بیاض کہتے ہیں جسے عام زبان میں گل چشم یا پھلی، پھول یا پھولا کہتے ہیں۔ اگر یہی سفیدی بہت گہری اور خوب موٹی اور نوکیلی بن جائے تو اسے بیاض سمکیہ کہتے ہیں جسے عام زبان میں ٹینٹ کہا جاتا ہے۔ یہ پرانے ترمد یا قرنیہ کے زخم سے ہو جاتا ہے زیادہ رونے، خارش رہنے اور پرانے ککروں اور پڑبال کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے۔

علاج

اصل سبب کو پہلے دور کیا جائے۔ اندرونی اور بیرونی مناسب دوائیں تنقیہ کرا کر استعمال کرائی جائیں۔

نسخہ :- قلمی شدہ مصری تین تین ماشہ۔ رسوت صاف شدہ چھ ماشہ۔ افیون۔ پھٹکری۔ نیلا تھوتھا ایک ایک ماشہ۔ سب کو عرقِ گلاب اصلی دس تولہ میں پیس کر جوش دیں آدھا رہنے پر ٹھنڈا کر لیں۔ دن میں دو مرتبہ آنکھ میں سلائی سے لگائیں ۔

عشا اور جہر

عشا (شب کوری یعنی اندھراتا) جہر (روز کوری یا دن کا اندھاپن)

شب کوری اکثر معدہ اور دماغ کے غلیظ بخارات سے پیدا ہوتی ہے زیادہ سرد اور تر چیزیں کھانے اور بہت چمک والی چیزوں کو زیادہ دیر تک دیکھنے سے اور سوکھی اور خشک غذائیں وغیرہ کے زیادہ استعمال سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

جہر یعنی روز کوری یا دن کا اندھاپن اکثر نہایت باریک حروف پڑھنے اور باریک باریک چیزیں دیکھنے سے، سورج کو زیادہ دیکھنے سے اور دماغ اور آنکھ کی خشکی سے پیدا ہوتی ہے۔

شب کوری میں مریض کو شام کے وقت اندھیرا شروع ہونے کے ساتھ ہی کم دکھائی دینا شروع ہو جاتا ہے۔ جیسے جیسے اندھیرا بڑھتا جاتا ہے نظر آنا بھی بند ہوتا جاتا ہے۔ عام طور پر یہ بیماری سردیوں میں زیادہ ہوتی ہے۔

جہر روز کوری میں اندھیرے اور رات کے وقت تو اچھا نظر آتا ہے

لیکن روشنی اور دن میں صاف یا بالکل نظر نہیں آتا۔ یہ مرض گرمیوں میں زیادہ ہوتا ہے۔

علاج

مادّہ اور خلط کا مناسب نضج اور تنقیہ کریں اور سبب کو دریافت کر کے اُسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ دوا کے طور پر بکری کے پتّے میں کالی مرچیں ڈال کر سکھا لیں۔ خشک ہونے پر سرمہ کی طرح باریک کر لیں اور سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔ اِس سے شب کوری جاتی رہتی ہے۔

روز کوری یعنی دن کے اندھاپن کے لئے۔ صدف یعنی اصلی سیپ فلفل دراز فلفل خورد۔ سونٹھ۔ منسل۔ صندل۔ ہلدی۔ دار ہلد۔ سرمہ سیاہ برابر لے کر ان سب کے برابر بکری کی کلیجی سایہ میں خشک کی ہوئی ملا کر باریک پیس کر سرمہ کی طرح آنکھ میں لگائیں۔

غرب (آنکھ کے کوَیے کا ناسور)

اسے پنجابی میں کاگ ٹینہہ کہتے ہیں یعنی کوّے کے ناخن کا زخم یہ کویے کے اندر کی نالی کا ناسُور ہے۔

اسباب :۔ برسات وغیرہ کے موسم میں بلغمی مزاج والوں کو عام طور پر ہوتا ہے۔ آنسو لانے والی نالی میں یا اس کے قریب پھوڑا یا پھنسی ہو کر اس کا سُوراخ بند ہو جاتا ہے اور اس میں پیپ یا مواد پیدا ہو جاتا ہے کونے کو دبائیں تو غلیظ مادہ اور پیپ باہر نکلتی ہے اس سے ناک کی ہڈی

اور آنکھ کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔

علاج

مناسب تنقیہ اور مسہل کریں۔ ضرورت ہو یعنی خون کا فساد اور غلبہ ہو تو فصد وغیرہ کرانا چاہیئے۔ ابتداء میں لڑکی والی عورت کے دودھ میں زعفران پیس کر لگائیں۔

معمول مطب

مرہم:۔ مُرمکی۔ انزروت۔ کندر۔ سفیدہ کاشغری۔ دم الاخوین ہر ایک چھ چھ ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ لیکر موم اصلی ۲ تولہ اور گل روغن ۵ تولہ کو ملا کر پگھلا لیں اور باقی دوائیں اس میں شامل کر کے ناسور پر مرہم بنا کر لگائیں مفید ہے۔

شعر زوائد یعنی پڑوال یا پڑبال

یہ ایک مشہور بیماری ہے اس میں پلکوں کے بال مڑ کر آنکھ کے ڈھیلے میں چبھتے ہیں یا پلکوں کے اندر کے کناروں پر نئے بال اُگ آتے ہیں جو آنکھ میں چبھ کر تکلیف کا باعث بن جاتے ہیں جس سے آنکھ میں درد اور سخت خراش ہونے لگتی ہے۔ پانی آنا شروع ہو جاتا ہے اور کبھی ڈھیلے اور قرنیے پر زخم پڑ جاتے ہیں۔ پرانے روہوں سے پلک کے ڈھیلے ہو جانے سے اور سردی کی خلط سے اکثر یہ بیماری ہو جاتی ہے۔

عــلاج

اِس کے علاج کے لئے کوئی خاص دوا کارگر نہیں ہے البتہ چیونٹے یا موچنے سے بالوں کو چن کر پھٹکری یا رسوت وغیرہ اور روغنوں میں بیان شدہ دوائیں لگائیں۔

اس کا اصل علاج کسی ماہر سے پلک بندی کرانا ہی ہے۔

سلاق (باہمنی)، شعیرہ (گوہانجنی یا انجنی)

سلاق یعنی باہمنی کے مرض میں پلکوں کے کنارے موٹے اور سُرخ ہو جاتے ہیں اور عام طور پر پلکوں کے بال بھی جھڑ جاتے ہیں اسکو آنکھ کا بغلگندہ بھی کہتے ہیں۔ شعیرہ عربی زبان میں جَو کو کہا جاتا ہے شعیرہ یعنی گوہانجنی۔ انجنی یا گوانڈنی کی شکل عام طور پر جَو سے ملتی ہے اِس لئے اِسے شعیرہ کہا جاتا ہے۔

گوہانجنی یا شعیرہ ایک چھوٹی سی پھنسی یا ورم ہوتا ہے جو پلکوں کی جڑ میں پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ امراضِ آنکھوں کو گندا اور غلیظ رکھنے سے پیدا ہوتے ہیں گرد و غبار اور خون کی خرابی سے بھی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔

عــلاج

خون کو صاف رکھیں۔ معدہ کو پاک و صاف رکھیں۔ گوہانجنی پر ہلیلہ زرد اور رسوت سفید کو گھس کر لگائیں۔

اور باہمنی کے لئے پوست ہلیلہ۔ لونگ لوٹی دار۔ مردار سنگ۔ نمک سانبھر ہریک ایک ماشہ۔ کتھہ (پاپڑیا) ۴ ماشہ۔ سپاری یعنی چھالیہ ایک عدد سوائے چھالیہ کے سب کو الگ الگ پیس کر باریک کریں اور سرسوں کا تیل ڈال کر باقی دوائیں بھی کانسی کے برتن میں ڈالیں۔ سپاری مذکور کو نیم کے ڈنڈے میں نیچے جڑ کر اس سے دوا کو کھرل کرنا شروع کریں۔ یہ خیال رہے کہ لکڑی نہ گھسے بلکہ سپاری پوری گھس جائے۔ جب سپاری گھس جائے تو سمجھیں کہ دوا تیار ہے۔ صبح و شام باہمنی پر لگائیں نہایت اکسیر ہے۔

طُرفَہ (خون کا نقطہ)

آنکھ کی سفیدی پردہ یا طبقہ ملتحمہ پر خون کے رنگ کا ایک نقطہ سا پیدا ہو جاتا ہے جو قدرے سیاہی مائل سُرخ ہوتا ہے۔ زور سے کھانسنے یا آنکھ پر چوٹ اور مار لگ جانے سے یا سخت قے وغیرہ کرنے سے آنکھ پر زور پڑ کر ملتحمہ یا اس کے نیچے والے پردہ کی کوئی چھوٹی رگ پھٹ جائے تو اس سے ذرا سا خون نکل کر پردہ پر جم جاتا ہے۔

علاج

اس کے علاج میں جلدی کرنی چاہیئے ورنہ پرانا ہو کر اس کا دور ہونا مشکل ہوتا ہے اور اگر کبھی یہ سڑ جائے تو بڑی مصیبت پیدا کر سکتا ہے۔

آنکھ کو سکون دیں۔ معدہ کو صاف رکھیں اور دودھ پھٹائی وغیرہ کی لپیری یعنی حلوہ۔ ہلدی وغیرہ ڈال کر باندھیں۔ اور نوشادر اور سنگ لاہوری ایک ایک ماشہ اور کندر ایک ماشہ پانی میں لوشن بنا کر دو دو قطرے ٹپکائیں۔

ظُفرہ اور سَبل

ظُفرہ ناخونہ کو کہتے ہیں۔ یہ تکونی شکل کی چھیچھڑے اور گوشت کی طرح کی چھوٹی سی بوٹی ہوتی ہے جو آنکھ کے کونے میں پردہ ملتحمہ پر پیدا ہو کر بڑھنا اور پھیلنا شروع ہو جاتی ہے اور کبھی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ آنکھ کی پتلی پر چھا جاتی ہے۔ یہ عام طور پر زیادہ گرم چیزوں کے استعمال سے یا زخم اور گندے مواد وغیرہ سے پیدا ہوتی ہے۔

سَبل آنکھ کی باریک رگوں کے جال کے سُرخ اور موٹے ہونے کا نام ہے۔ بڑھتے بڑھتے یہ سرخی پورے ڈھیلے پر پھیل کر قرنیہ کو گھیر لیتی ہے اور کائی کی طرح پھیل جاتی ہے بلکہ پردۂ عنبیہ پر بھی پھولی ہوئی رگوں کے جال کا ایک سرخ پردہ بن جاتا ہے۔ جس سے عنبیہ کا اصلی رنگ دب اور بدل جاتا ہے۔ یہ عام طور پر خون کی خرابی۔ خنازیر۔ چوٹ لگ کر خون جم جانے سے اور آتشک اور گٹھیا وغیرہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔

ناخونہ کی جڑ ہوتی ہے سَبل کی نہیں ہوتی۔

علاج

ناخونہ کا اصل علاج تو دستکاری اور آپریشن ہی ہے لیکن جب تک یہ سخت اور پرانا نہ ہو جائے تو دواؤں سے بھی کٹ جاتا ہے۔ مثلاً زنگار اور نوشادر برابر لے کر تھوڑے پانی میں ملا کر صبح و شام ناخونہ پر لگائیں۔

شیاف اسود یہ بھی ظفرہ۔ سبل اور بیاض کے لئے مفید ہے۔

پھٹکری چودہ ماشہ۔ رسوت مصفیٰ ۵ ماشہ۔ افیون ۳ ماشہ۔ سفیدہ کاشغری ایک ماشہ۔ توتیا سبز ایک ماشہ۔ عقرقرحا کی چھال ایک ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر پانی میں شیاف بنا لیں اور باسی پانی میں گھس کر لگائیں۔

خارش اور دمعہ

یعنی آنکھ کی کھجلی اور دمعہ یعنی آنکھ سے پانی جانا۔

آنکھ میں خارش ککروں وغیرہ سے بھی ہوتی ہے اور نزلہ۔ زکام اور ہضم کی خرابی سے بھی ہو جاتی ہے۔ دمعہ میں ہر وقت آنکھ تر اور پانی سے بھری ہوئی رہتی ہے۔ اور پانی کے قطرے ٹپکتے رہتے ہیں۔

علاج

اصل سبب کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ آنکھ کو پاک و صاف رکھیں۔ رات کو اطریفل زمانی یا اطریفل کشنیزی یا دو تولہ ملا کر کھلائیں اور صبح کو ہلیلہ کا مربہ دھو کر کھلائیں اور جلی ہوئی سپاری (چھالیہ) اور سفید

جست برابر برابر وزن میں پیس کر سرمہ کی طرح آنکھ میں لگائیں۔

معمولِ مطب

دس تولہ سکہ (سرب یا سیسہ) کو لوہے کے توے پر رکھ کر نیچے آگ جلائیں۔ جب پگھل جائے تو آک کی تازہ اور سبز لکڑی یعنی شاخ جس میں سے دودھ ٹپک رہا ہو اس سے ہلاتے اور پھیرتے رہیں اور گندھک کو باریک پیس کر ایک ایک چٹکی توے والی دوا پر چھڑک کر آک کی لکڑی سے ہلاتے جائیں اور ہر چٹکی کے ساتھ آک کی لکڑی بدلتے جائیں جب ایک چھٹانک گندھک کا سفوف اور ستر پچھتر آک کی لکڑیاں ختم ہو جائیں تو سکہ کشتہ ہو کر سیاہ رنگ کا ہو جائے گا اسے نہایت باریک سرمہ بنا کر بطور سرمہ آنکھ میں لگائیں۔ خارش اور دمعہ دونوں کے لئے بینظیر چیز ہے۔

ضربُ العین یعنی آنکھ کی چوٹ اور زخم

آنکھ پر کوئی سخت چوٹ لگنے اور گھونسہ یا پتھر وغیرہ لگنے سے آنکھ میں زخم آجاتا ہے۔ اور کبھی آنکھ کا ڈھیلا بیٹھ جاتا ہے اور نظر بھی جاتی رہتی ہے۔ اگر ابروؤں یا پیشانی یا آنکھ پر چوٹ اور ضرب لگ جائے تو سوجی آدھی چھٹانک کا بغیر چینی کا حلوہ تیار کر کے اس میں لودھ پٹھانی اور انبہ ہلدی تین تین ماشہ پیس کر ملا دی جائے اور پوٹلی میں باندھ کر گرم گرم ٹکور کرائیں۔ ٹھنڈے ہونے پر اسی کو گرم کر کے

قرحہ چشم :- آنکھ کے پردہ قرنیہ پر زخم آجائے تو دیسی شہد خالص سلائی سے صبح و شام آنکھ میں لگائیں اور مرغی کے انڈے کی سفیدی کا سلائی سے لگانا بھی مفید ہے اور میدہ گیہوں ۳ تولہ۔ گھی اصلی ایک تولہ میدہ لکڑی ۳ ماشہ۔ لدھ پٹھانی ۳ ماشہ کا حلوا بنا کر آنکھ کو پوست خشخاش یعنی ڈوڈہ کو پانی میں جوش دے کر اس سے ٹکور کر کے یہ حلوہ آنکھ پر باندھ دیں۔

نزول الماء یا موتیا بند

نزول الماء آنکھ میں پانی اترنے یعنی موتیا آجانے کو کہتے ہیں اس میں رطوبت جلیدیہ جسے آنکھ کا موتی بھی کہتے ہیں صاف اور شفاف نہیں رہتی بلکہ

سر کی چوٹ۔ ضعف دماغ۔ نزلہ وغیرہ اور بڑھاپے کی وجہ سے میلی۔ مکتدر اور گدلی اور کبھی سبزی یا سیاہی مائل رنگت کی یا سفید دودھ کے رنگ کی ہو جاتی ہے۔ جب یہ رطوبت زیادہ گاڑھی و میلی اور رنگ دار ہو جائے تو نظر بالکل بند ہو جاتی ہے۔

علامت مرض :- شروع شروع میں آنکھوں کے آگے خیالی مکھی یا مچھر قسم کے جانور اور بھنگے اڑتے نظر آتے ہیں۔ چراغ یا بجلی کے بلب مریض کو ایک کی بجائے کئی کئی نظر آتے ہیں۔ رات کو چاند دیکھتا ہے تو ایک کی بجائے پانچ یا سات چاند نظر آتے ہیں اور ان

علامات کے ظاہر ہونے کے چھ یا آٹھ ماہ کے اندر آنکھ کی نظر بند ہو جاتی ہے۔ سوائے سفید دودھیا قسم کے رنگ والے موتیا کے جو نرم اور چمکدار ہو ملنے سے پھیلتا اور سکڑتا ہو باقی سب رنگ ردّی موتیا کی علامات ہیں۔ خاص طور پر سیاہ رنگ کا موتیا جسے گلوکوما کہتے ہیں بڑا خطرناک ہوتا ہے اس میں ڈھیلے میں سختی، سر اور آنکھ میں درد، تناؤ اور سختی آجاتی ہے۔

موتیابند کا علاج اس وقت مفید ہوتا ہے جب آنکھ بالکل بند ہو جائے۔ معدہ، گردوں اور دماغ کے عوارضات کا خیال رکھیں اور مناسب تنقیہ اور تقویت کرتے رہیں۔

علاج

ابتداء میں پانی کو روکنے کے لئے تخم نیل ۶ ماشہ۔ سرمہ سیاہ ایک تولہ کو نہایت باریک سرمہ بنا کر آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ اس سے پانی کے اترنے کی رفتار بالکل کم ہو جاتی ہے اور رطوبت صاف ہونے لگتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ دستکاری یعنی آپریشن ہی موتیا کا آخری علاج ہے۔

جدید طب میں دستکاری یعنی آپریشن کے ذریعے رطوبت جلیدیہ یعنی لینس کو نکال دیا جاتا ہے اور قدیم طب میں اسے قدح یعنی دستکاری کر کے بجائے نکالنے کے آپریشن کے ذریعے سے اس کو آنکھ کی رطوبت میں گرا دیا جاتا تھا اور آنکھ کے ماہرین خصوصی کو کحال کہا جاتا تھا یہ بھی بڑا کامیاب طریق علاج ہے اگر اس میں پوری صفائی اور

مہارت سے کام کیا جائے۔ آجکل بھی پنجاب کے ایک معزز طبقہ کے پاس قدیم طب کا یہ فن موجود ہے جس میں جدید طب کے مقابلے میں بعض جگہ اِن کو امتیازی کامیابی ہوتی ہے اور لطف یہ ہے کہ اِن کی بنائی ہوئی آنکھوں کے لئے آپریشن کے بعد بالعموم موتیابند کے چشموں کی حاجت نہیں رہتی لیکن شرط یہ ہے کہ اِس فن کا جاننے والا صحیح معنوں میں تجربہ اور علم رکھتا ہو۔ یہ نہیں کہ ہر کس و ناکس حتیٰ کہ ناتجربہ کار کم عمر لڑکے بھی اس فن سے کھیلتے رہیں۔

ضعفِ بصر یعنی نظر کی کمزوری

عام جسمانی کمزوری۔ اعضائے رئیسہ کی کمزوری۔ خشکی۔ دائمی قبض۔ دماغی چوٹ، صدمہ وغیرہ۔ کثرتِ مطالعہ یا کم روشنی میں باریک حروف پڑھنے کی عادت۔ جریان۔ مشت زنی۔ کثرتِ جماع۔ غذا کی کمی یہ ایسے اسباب ہیں جن سے نظر کمزور ہوتی ہے۔

پہلے سبب کو دور کیا جائے۔ تری اور قوت پہونچانے والی غذائیں دیں۔ قبض اور خشکی کو رفع کریں۔ مغزیات کا استعمال کریں

معمولِ مطب

ضعفِ نظر کے لئے یہ نسخہ مفید ہے۔

سرب یعنی سکہ جسے سیسہ بھی کہتے ہیں پانچ تولہ مصفیٰ لے کر لوہے کی کڑاہی میں پگھلائیں جب پگھل جائے تو اِس میں پارہ صاف

شدہ ڈال دیں جب دونو مل جائیں تو نیچے اتار کر ٹھنڈا کریں اور ۱۰ تولہ سرمہ سیاہ ملا کر نہایت باریک سرمہ پیس ڈالیں اور اس میں خشک کافور ایک ماشہ موتی اصلی ایک ماشہ۔ مونگا ایک ماشہ ملا کر پھر سرمہ کی طرح پیسیں اور سرمہ کی طرح ہی استعمال کریں۔

نکتہ

معدہ میں تبخیر یعنی بخارات وغیرہ ہونے سے بھی آنکھوں کے آگے خیالی مچھر اور مکھی وغیرہ نظر آتے ہیں اور نزول الماء کے پیدا ہونے سے بھی خیالی مچھر مکھی اور بھنگے نظر آتے ہیں۔ دونو میں فرق کیا ہے؟ فرق اِس طرح معلوم کریں۔

(۱) موتیا بند میں خیالی مکھی، مچھر وغیرہ زیادہ کرکے ایک آنکھ میں نظر آتے ہیں اگر دونو میں آئیں تو ایک جیسے نظر نہیں آتے۔ ایک آنکھ میں کسی قسم کی شکلیں ہوں گی اور دوسری آنکھ میں اور قسم کی نظر آئیں گی لیکن تبخیر معدہ میں یکساں قسم کے نقشے نظر آئیں گے۔

موتیا بند میں آنکھوں میں دھند، جالا اور گدلا پن ہمیشہ رہتا ہے لیکن دن بدن بڑھتا رہتا ہے۔ اور تبخیر معدہ میں کدورت اور دھند یا گدلا پن نہیں ہوتا خواہ کتنی ہی مدت سے خیالی نقشے نظر آ رہے ہوں موتیا بند میں خیالی تصویریں ہمیشہ اور ہر وقت ایک جیسی رہتی ہیں لیکن تبخیر معدہ میں ہمیشہ اور ہر وقت نظر نہیں آتے۔ معدہ اگر زیادہ بھرا ہوا

تو نظر آئیں گے اگر معدہ وغیرہ خالی اور صاف ہوں تو بالکل نظر نہیں آئینگے موتیا بند میں قوت کی دوائیں یا غذائیں یا معدہ اور دماغ کو صاف کرنے والے مسہل دیں یا تنقیہ وغیرہ کریں تو ان شکلوں کے نظر آنے میں کوئی کمی نہیں آتی بلکہ بڑھتی جاتی ہیں لیکن تبخیر معدہ میں معدہ کی اصلاح اور درستی کرنے اور تنقیہ و مسہل وغیرہ کرنے سے یہ شکلیں نظر آنا بند ہو جاتی ہیں۔

کان کی بیماریاں

کان کا مختصر حال اور تشریح

کان قوتِ سامعہ یعنی سننے والی قوت (قوتِ شنوائی) کا آلہ ہے کان کے تین حصے ہوتے ہیں۔ (۱) باہر کا حصہ جو لچکدار اور نرم ہڈی یا کری سے بنا ہوا ہے جسے کان کہتے ہیں جو قدرتی طور پر کہیں سے بلند ہے کہیں سے نیچا اور نالیدار ہے۔ آواز کی لہریں ہوا کے ذریعے کان کی اس طرح کی بناوٹ کے طفیل کان کے اندر سننے والی مشین کے پرزوں تک پہنچتی رہتی ہیں۔

(۲) درمیانی حصہ ایک بے ڈول گڑھے جیسا ہوتا ہے اسے کان کا ڈھول کہتے ہیں اسی کے اندر وہ جھلی ہوتی ہے جسے کان کا پردہ

کہتے ہیں۔

(۳) اندرونی حصہ جو اندر دماغ کے ساتھ ملا ہوا ہے اِس کے اندر آواز سننے والا عصب یعنی پٹھا پھیلا ہوا ہے اس میں انجن کی مشین کی طرح اور گھونگھے کی طرح بہت سی پیچدار نالیاں ہوتی ہیں۔

کان میں تین نازک اور چھوٹی چھوٹی دو ہتھوڑی کی شکل کی اور ایک رتل کی طرح کی ہڈی ہوتی ہے۔ کان کی جملہ تین ہڈیاں ہوتی ہیں۔

کان کی بیماریوں کے علاج میں اِن ضروری باتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

(۱) اگر کان کا درد کسی خلط کے بگاڑ کی وجہ سے یا بیرونی گرمی یا سردی وغیرہ سے ہو تو پہلے مادّہ کو نرم کرنے والی دوائیں دینا چاہیئے۔ اور ملینات کے ذریعے مادّہ کو خارج کرنا چاہیئے ورنہ مادّہ درد کی وجہ سے سر اور دماغ کی طرف جاکر ورم پیدا کر سکتا ہے۔

(۲) دوی اور طنین یعنی کان میں سیٹیاں اور آوازیں آنے کی بیماری میں قبض کو دور کرنے کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔

(۳) کان کے درد وغیرہ میں افیون کو صرف مجبوری کے وقت استعمال کرنا چاہیئے۔ زیادہ اور ہمیشہ افیون کے استعمال سے سننے کی قوت میں نقص آجاتا ہے۔

(۴) کان میں ڈالی جانے والی دواؤں کو عام طور پر نیم گرم کرکے ڈالنا چاہیئے۔

(۵) کان کی جڑ میں اگر گرم قسم کی سوجن اور ورم پیدا ہو جائے تو اسکے مناسب علاج میں بالکل غفلت نہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس جگہ پر غدود ہوتے ہیں اور پٹھے بھی کافی ہوتے ہیں نیز یہ اسفنج کی طرح سوراخدار ساخت رکھتی ہے اور دماغ سے بالکل قریب ہے جس سے سرسام اور سکتہ وغیرہ ہونے کا خطرہ ہو جاتا ہے۔ بلکہ اگر ورم کا مادّہ زیادہ شدت کا ہو جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے -

کان کی بیماریاں اور انکا علاج

وُجع الاُذن :- یعنی کان کا درد۔ اگر کان کے کسی پٹھے میں درد ہو تو ورم اور بخار نہیں ہوتا۔ اگر گوشت یا پردے وغیرہ میں ورم یا زخم وغیرہ ہو تو بخار اور ورم بھی عام طور پر ہوتا ہے۔ کان میں شدت کا درد ہوتا ہے اور چہرہ اور کنپٹیوں اور پیشانی میں تکلیف معلوم ہوتی ہے -

اسباب :- کان کے اندر زخم ہونے سے سلائی یا پن وغیرہ سے پردہ پر یا کسی دوسری جگہ خراش اور زخم ہونے سے۔ کان میں زیادہ میل بھر جانے یا میل کے خشک ہو جانے سے کسی چیز کے یا پانی یا کیڑے کے کان کے اندر چلے جانے سے یا پھنسی پیدا ہو جانے اور چوٹ لگ جانے سے کان میں درد پیدا ہو سکتا ہے اور کبھی زیادہ گرمی یا سردی کے اثر سے خواہ سردی یا گرمی بیرونی ہوا کی ہو یا کسی اندرونی خلط کی ہو اس سے بھی کان میں درد ہو جاتا ہے -

علاج

سبب کو معلوم کرکے دور کرنے کی کوشش کریں اور روغنِ گل نیم گرم کان میں ٹپکائیں ۔

اگر حرارت ہو تو لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ ۔ شیرۂ عناب ۵ دانہ ۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولے ملا کر صبح و شام خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ پہلے کھلا کر اوپر سے پلائیں ۔ عورت کے دودھ میں قدرے افیون گھول کر نیم گرم کان میں ٹپکائیں ۔

کان سے پیپ بہنا (ریم گوش)

اسے سیلانِ اُذن بھی کہا جاتا ہے ۔ عام طور پر کان کی نالی کے باہر والے حصہ میں زخم ہو کر پیپ پیدا ہو جاتی ہے اور بہنے لگتی ہے ۔ شروع میں پتلا پانی سا نکلتا ہے بعد میں گاڑھی پیپ آتی ہے ۔ زیادہ پرانا ہو کر زرد رنگ کا بدبودار پانی بھی نکلنے لگتا ہے ۔ بچوں کے دانت نکلنے کے زمانے میں بھی کبھی کان بہنے لگتا ہے ۔

علاج

نیم کے پتوں کو اُبال کر بھپارہ دیں اور روئی یا باریک ململ کی پتلی بتی بنا کر کھیل کی ہوئی پھٹکری یا سہاگہ کے سفوف میں لت پت کرکے کان میں رکھیں اور کبھی پرانی شراب کا کان میں ٹپکانا بھی مفید ہوتا ہے ۔

کان میں کیڑے وغیرہ کا گھسنا :- اس کے لئے کان میں ہڑتال زرد اور بابڑنگ برابر برابر پیس کر سبز پودینہ کے پتوں میں ملا کر کان کو اس سے بھر دیں کیڑا مر کر باہر نکل جائے گا۔

طنین اور دوی :- کان کی آوازیں یا کان بجنا : اگر آوازیں سیٹی کی طرح باریک اور تیز ہوں تو طنین کہتے ہیں۔ اگر نرم یا نقارہ کی طرح یا پانی کے کھولنے کی مانند آوازیں آئیں تو دوی کہتے ہیں۔

اسباب :- یہ بیماری گرمی خشکی۔ رنج و فکر اور خشک غذائیں اور گرم خشک دوائیں استعمال کرنے سے ہوتی ہے۔

علاج

مناسب تنقیہ کر کے گرمی اور خشکی دور کرنے والی دوائیں اور مقوی دماغ چیزیں دیں۔ مثلاً خمیرہ گاؤزبان حریرہ بادام تازہ مکھن، دودھ وغیرہ اور بادام روغن و روغن کدو ملا کر نیم گرم کان میں ڈالیں۔

بہرا پن :- اسے طرش اور ثقل سماعت کہتے ہیں۔ مریض کو اونچا سنائی دیتا ہے یا بالکل سنائی نہیں دیتا۔ یہ ضعف دماغ۔ کان کے پرانے زخم اور کئی دوسرے امراض کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

علاج

سبب کو دور کریں۔ دماغ کا تنقیہ کریں اور کان میں سرسوں کے تیل میں گودا اندرائن (تمے کا گودا) جلا کر صاف کر کے چند قطرے نیم گرم کر کے صبح و شام ٹپکائیں۔

ناک

ناک قوت شامہ یعنی سونگھنے والی قوت کا آلہ ہے۔ اِس میں تین ہڈیاں ہوتی ہیں۔ ایک ناک کی دائیں طرف ایک بائیں طرف اور ایک درمیان میں ناک کے دائیں بائیں جانب کی ہڈیوں کو بانسے کی ہڈیاں کہتے ہیں۔ ناک میں پانچ کریاں ہوتی ہیں۔ ناک کے اندر چکنی جھلی کا استر لگا ہوا ہے جو رطوبت کو جذب کر کے ناک کو تر رکھتا ہے اور خشکی سے بچاتا ہے۔ نزلہ زکام میں اِسی جھلی کی سوزش اور سوجن سے ناک وغیرہ سے پانی بہنے لگتا ہے۔ ناک کا راستہ سوراخ کے ذریعے تالو کے قریب سے منہ اور حلق میں جا کر کھلتا ہے۔ ناک کی جڑ میں دماغ سے ملی ہوئی چھلنی یا اسفنج کی طرح کی سوراخدار ہڈی لگی رہتی ہے جس میں سونگھنے والے پٹھے کی شاخیں اور جھلی لگی ہوئی ہے۔

ناک کی بیماریوں کے علاج کے متعلق

چند ضروری ہدایات

(۱) ناک سے بدبو آنے کے مرض میں کھانا کھا کر سو جانا نہایت مفید ہوتا ہے۔

(۲) ناک میں دوا ٹپکانا ہو تو مریض اِس طرح چت لیٹے کہ اُس کے سر سے اُس کے پیر ذرا اونچے رہیں۔

(۳) اگر بحران کی وجہ سے نکسیر جاری ہو جائے تو بند کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے بلکہ بحرانی مادہ کو خارج ہونے دیا جائے۔ البتہ اگر سخت کمزوری کا خطرہ ہو تو خون کو بند کرنے والی تدابیر کریں۔

(۴) ناک کی بواسیر میں سخت گرم دوائیں استعمال نہ کی جائیں کیونکہ اکثر اوقات اِن کے جذب ہونے سے مرض کم ہونے کی بجائے اور سخت ہو جاتا ہے۔

(۵) اگر ناک کے اندر پھوڑے، پھنسیاں یا چھالے وغیرہ ہو جائیں تو اِن کے عِلاج میں ہرگز غفلت اور لاپرواہی نہ کی جائے۔ ورنہ ناسور بن جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ بلکہ بعض اوقات اِس کا مادہ دماغ کے پردوں تک پہونچ کر سرسام اور سکتہ وغیرہ پیدا کر کے ہلاکت تک پہونچا دیتا ہے۔

(۶) ناک میں نہ تو زیادہ تر دوائیں استعمال کی جائیں اور نہ ہی زیادہ خشک دوائیں استعمال کریں۔

(۷) بعض اوقات سونگھی جانے والی دواؤں سے ناک میں جلن اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے اگر یہ زیادہ عرصہ تک بند نہ ہو۔ تو روغن بنفشہ اور روغن گل ملا کر ناک میں ڈالیں اگر اِس میں لڑکی والی عورت کا دودھ بھی شامل کر دیں تو زیادہ مفید ہے

اور اسی کی سر پر مالش کر دیں۔

(۷) اگر ناک کی بیماری دماغ کے سوءِ مزاج کی وجہ سے ہو تو پہلے خلط اور مادہ کے مطابق منضج اور تنقیہ وغیرہ ضرور کریں۔

رعاف یعنی نکسیر پھوٹنا

کسی وجہ سے ناک کے اندر کی کوئی رگ یا شریان پھول کر کھل جائے یا پھٹ جائے تو ناک سے خون آنے لگتا ہے۔ اسے نکسیر کہتے ہیں

اسباب :- یہ بیماری عام طور پر بدن میں خون کی زیادتی اور جوش سے، جگر کی گرمی سے، بچوں میں پیٹ کے کیڑوں کی وجہ سے، اور ناک پر چوٹ لگ جانے سے، بعض تیز بخاروں اور گرم بیماریوں کی وجہ سے، اور بعض لڑکیوں میں حیض آنے کے زمانے کے قریب اور سنجا ریا دوسری بیماریوں میں بحران کی وجہ سے ہو جاتی ہے۔

علاج

اگر بحران کی وجہ سے ناک سے خون آرہا ہو تو بند کرنے میں جلدی نہ کریں۔ اگر ضعف کا خطرہ ہو تو بند کرنے کی تدبیر کریں۔ خون بند کرنے کے لئے شربت حبُّ الآس اور شربت انجبار تین تین تولہ میں عرق کاسنی۔ عرق بید مشک پانچ پانچ تولہ شامل کر کے پلانا مفید ہے۔

معمولِ مطب

لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ کا عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ میں

شیرہ نکال کر شربت بنفشہ تین تولہ حل کر کے پلائیں اور ناک میں نفوخ کی مانند سفیدہ کاشغری۔ گل سرخ (گیرو) اور سنگجراحت سب تین تین ماشہ خوب باریک پیس کر ناک میں چھڑکیں۔

زخم بینی

یعنی ناک کے زخم میں سبب کو دور کریں اور اگر زخم خشک ہو تو گائے کی نلی کا مغز اور موم اصلی برابر برابر ملا کر لگائیں۔ اگر زخم تر اور بہنے والا ہو تو ہلیلہ زرد۔ اور زعفران کو پیس کر مرغ کی چربی میں ملا کر لگائیں یا مردار سنگ کو گائے کی نلی کے مغز اور روغن گل میں حل کر کے لگائیں مفید ہے۔

ناک کی خشکی (جفاف الانف) یا چوسے نکلنا

یہ دماغ کی گرمی خشکی۔ گرم۔ خشک چیزوں کے زیادہ استعمال سے یا گرم بخاروں کے دیر تک رہنے سے ہو جاتی ہے۔

علامات :- ناک بہت خشک رہتی ہے اور خارش رہتی ہے گرمی سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

علاج

مغز تخم کدو ۶ ماشہ پیس کر بہیدانہ ۳ ماشہ کے لعاب میں ملا کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں اور عورت کے دودھ میں

تین رتی کافور ملا کر ناک میں ٹپکائیں۔

بخر الانف یعنی ناک سے بدبو آنا

اس میں ناک سے سخت بدبو آنے لگتی ہے۔ عام طور پر زکام کے بعد یہ شکایت ہوتی ہے۔ کبھی ناک سے بدبودار چھیچھڑے جیسے اور خون اور رطوبت ملی ہوئی خارج ہوتی ہے۔

یہ مرض چیچک اور آتشک وغیرہ سے بھی ہوتا ہے اور ناک کے زخموں اور زکام و نزلے کے بگڑ جانے سے پیدا ہوتا ہے۔

علاج

اصل سبب کو دور کریں اور ناک کو نمک کے پانی سے دن میں کئی مرتبہ صاف کریں اور روغن کدو یا روغن گل ملا کر لگائیں۔ اگر کافور بھی شامل کردیں تو بہتر ہے اور خون کو صاف کرنے والی دوائیں اور منضج وغیرہ دیں

عطاس (چھینکیں زیادہ آنا)

اس میں صبح و شام یا دن میں کئی کئی مرتبہ چھینکیں آتی ہیں اور کبھی معمولی سردی یا گرمی لگ جانے سے چھینکیں آنا شروع ہو جاتی ہیں

اسباب :- عام طور پر دماغ کی کمزوری۔ نزلہ و زکام وغیرہ سے آتی ہیں۔

علاج :- سبب کو دور کریں۔ زعفران ایک ماشہ دارچینی ایک

ماشہ کو آگ پر ڈال کر دھونی یعنی بخور لیں۔ نیز ریوند چینی ملیٹھی چودہ چودہ ماشہ لے کر باریک کر لیا جائے اور ایک پاؤ ڈوڈہ پوست کو پانی میں اُبال کر مل چھان کر آگ پر رکھ کر گاڑھا کر لیں۔ جب گولی باندھنے کے قابل ہو جائے تو مذکورہ دوائیں ملا کر سائے میں خشک کر لیں اور چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ صبح و شام ایک یا دو گولی کھلائیں۔

خشم (سونگھنے کی قوت میں نقص آنا) وقر (سونگھنے کی قوت کا جاتے رہنا)

اِس میں اصل سبب کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ناک کی بواسیر کی وجہ سے ہو یا خشکی کی وجہ سے ہو تو سب کا مناسب تدارک کرنا چاہیئے زعفران۔ بالچھڑ۔ رومی مصطگی کو خوب باریک پیس کر پوٹلی میں باندھ کر سونگھیں اور آملہ خشک کو باریک کر کے اور اِس کے برابر گڑ ملا کر اس میں سے روزانہ ۱۰ ماشہ تک کھلانا بھی مفید ہے اور ناک کو پھٹکری وغیرہ کے پانی سے دن میں کئی مرتبہ صاف رکھنا چاہیئے۔ روغن گل وغیرہ ٹپکانا بھی مفید ہوتا ہے۔

منہ۔ دانت۔ حلق

منہ بدن کا صدر دروازہ ہے۔ جس کے سامنے کے حِصّے پر ۲ لب اور پیچھے کے حِصّے پر نرم نازک گوشت کا چوپخ نما حِصّہ حلق اور لوزتین ہوتے ہیں۔

حلق کے اوپر تالو کے نرم حصے کے بیچ میں لٹکے ہوئے گوشت کو لہاۃ یا کوّا کہتے ہیں۔

لوزتین یعنی دو بادام۔ یہ بادام کی شکل کی دو گلٹیاں ہوتی ہیں جو کوّے کے دونوں طرف لگی ہوئی ہیں اور قریباً آدھے انچ لمبائی کی ہوتی ہیں۔ یہ بھی تھوک پیدا کرتی ہیں۔ دیگر بہت سی گلٹیاں جو لعاب پیدا کرتی ہیں وہ زبان کے نیچے ہوتی ہیں

حلق

زبان کی جڑ۔ لہاۃ یعنی کوّا اور لوزتین کی سرحدوں سے ملا ہوا حلق کا سوراخ شروع ہو جاتا ہے جس کی نالیوں میں سے ہوا اور غذا کی نالی غیرہ جا کر پھیپھڑے اور معدہ میں پہنچتے ہیں۔

منہ۔ زبان۔ ہونٹ۔ دانت۔ مسوڑھوں اور گلے کی بیماریاں

عام اور موٹے موٹے اصول

(۱) اگر معدہ کی گرمی خشکی کی وجہ سے منہ سے بدبو آتی ہو تو زیادہ خالی پیٹ نہیں رہنا چاہیئے بلکہ صبح اٹھتے ہی منہ وغیرہ صاف کر کے ضرور کچھ نہ کچھ کھا پی لینا چاہیئے۔ کیونکہ صبح کو زیادہ دیر تک پیٹ کا خالی رہنا پیٹ کی گرمی کو زیادہ کرتا ہے۔

(۲) اگر مرض خناق خلط سودا کی وجہ سے ہو تو باسلیق رگ کی فصد

مفید ہے۔

(۳) اگر حلق میں پھنسیاں پیدا ہو جائیں تو جب تک مادّہ کو پکا نہ لیا جائے ٹھنڈے پانی سے سخت پرہیز کرنا چاہیئے۔

(۴) اگر دانتوں میں درد معدہ کی کسی شکایت کی وجہ سے ہو اور معدہ کو صاف کرنا ضروری ہو تو قے نہیں کرانی چاہیئے بلکہ جلاب دیکر صفائی کرنا مفید ہے۔

(۵) اگر زبان کا ورم خون کے غلبہ یا فساد کی وجہ سے ہو اور اتنا زیادہ ورم بڑھ جائے کہ مریض کوئی پینے والی دوا کو بھی حلق سے اتارنے پر قادر نہ ہو تو مریض کو ملینات کے ساتھ حقنہ کرنا چاہیئے۔

مخصوص دوائیں

• پھٹکری۔ نمک سانبھر۔ شہد۔ تمباکو جلا ہوا۔ چھالیہ جلی ہوئی عاقر قرحا۔ روغن بابونہ مسوڑھوں اور دانتوں کی اکثر بیماریوں میں فائدہ کرتی ہیں۔

گلے اور حلق میں عناب۔ تخم کاہو۔ املتاس۔ شہتوت اور شہتوت کے پتے۔ مکو۔ ڈوڈہ پوست۔ دھنیا خشک اکثر بہت فائدہ مند ہوتے ہیں۔

ترقیدگی لب (ہونٹوں کا پھٹنا)

یہ سردی سے اور ٹھنڈی اور خشک ہوا سے، معدہ کی گرمی و خرابی

سے ہوتا ہے۔

بطخ یا بکری کی چربی تین تولہ لے کر تربوز کے پندرہ تولہ پانی میں ملا کر پانی جلا ڈالیں اور ہونٹوں پر ملیں۔

التہابِ فم (منہ کی سوزش اور پکنا)

منہ میں جوش آجاتا ہے۔ منہ اندر سے سُرخ ہو جاتا ہے اور ورم بھی آجاتا ہے۔ منہ سے پانی بہنے لگتا ہے۔ مرچ وغیرہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے اور کھانے پینے میں دشواری ہو جاتی ہے۔

سبب:- یہ معدہ یا مزاج میں سخت حرارت سے۔ جگر اور انتڑی کی گرمی سے اور بعض قسم کے پرانے دستوں میں۔ خون کی کمی اور چیچک اور بعض وبائی مرضوں سے ہو جاتا ہے۔

علاج

سبب کو دُور کیا جائے۔ منہ اور دانتوں کو بالکل صاف رکھا جائے سہاگہ کو توے پر کھیل کر کے شہد میں ملا کر منہ میں ملیں۔ شربت بنفشہ شربت شہتوت اور شربت عناب کا استعمال فائدہ کرتا ہے لعاب بہیدانہ شربت عناب میں ملا کر دینا بہت فائدہ بخشتا ہے۔

قلاع (منہ اور زبان کے چھالے)

اس بیماری میں منہ کی اندرونی جھلّی پر چھالے اور زخم آجاتے ہیں

جس سے منہ کے اندر کی سطح اور زبان کبھی سُرخ اور کسی وقت سفید ہو جاتی ہے یہ بیماری دودھ پیتے بچوں میں اکثر ہو جاتی ہے۔

اسباب:۔ خراب اور باسی چیزیں کھانے سے اور بچوں میں دودھ اور دودھ پلانے کے برتن وغیرہ کی صفائی میں بے احتیاطی اور لاپرواہی سے ہو جاتی ہے۔ آتشک وغیرہ سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علاج

سبب دور کیا جائے۔ لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانے کا شیرہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۳ تولہ ملا کر پلائیں چھالوں پر چھڑکنے کے لئے کباب چینی۔ دانہ الائچی خورد۔ گلاب کے پھول کا زیرہ۔ کتھ سب تین تین ماشہ باریک پیس چھان کر استعمال کرائیں۔

اگر کوئی زہریلی دوا پارہ یا رسکپور وغیرہ کھانے سے منہ آگیا ہو تو کچنال کے درخت کی چھال ۲ تولہ پانی میں جوش دے کر غرغرے کرانے چاہئیں۔

گوشت خورہ (لثہ دامیہ)

یہ دانتوں کی جڑ اور مسوڑھوں کا خاص مرض ہے ہوتا تو یہ مرض منہ میں ہے لیکن منہ چونکہ سارے بدن کا دروازہ ہے اس لئے منہ کے راستے سے جو چیز یا غذا اندر جائے گی اُس میں منہ کی بیماری کا مواد

اور زہر و پیپ وغیرہ مل کر جاتا رہتا ہے اِس لئے معدہ۔ گردے اور جگر میں اور بدن کے اکثر امراض اِس کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اِس لئے تشخیص کرتے وقت اس کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے ۔

اسباب :۔ دانتوں کو باقاعدہ صاف نہ کرنے سے اور دانتوں میں خواہ مخواہ سوئی۔ پن اور سلائی ڈالتے رہنے کی عادت سے اور خراب غذا اور بعض تیز بخاروں سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے ۔

علاج

یہ بڑا خطرناک مرض ہے اس کے علاج کا سب سے بڑا ذریعہ دانتوں کی روزانہ باقاعدہ صفائی ہے ۔ منہ کو صاف رکھنا چاہیئے اور سبزیاں اور تازہ پھل اور اچھی غذا کا زیادہ استعمال کرانا چاہیئے اور نمک یا پھٹکری سے نیم گرم غرغرے کرتے رہنا چاہیئے ۔

اصل سبب کو معلوم کر کے اُس کو دفع کرنے کی کوشش کریں اور جو دانت زیادہ متاثر اور خراب ہو چکا ہو۔ اُسے نکلوا دینا چاہیئے اِس کا آخری علاج دانتوں کا نکلوا دینا ہے ۔

معمولِ مطب

سجی۔ چونا۔ برگِ سداب خُشک۔ سب ایک ایک تولہ۔ ہڑتال ورقی چھ ماشہ۔ سرکہ تیز ۵ تولہ سب کو پیس کر ٹکیہ بنا لیں اور مٹی کے سکورے یا کوزے میں رکھ کر گلِ حکمت (یعنی کپڑوٹی یا کپڑ مٹی) کر کے اُپلوں یا کوئلوں کی آگ میں رکھ دیں۔ جب کوزہ پک کر سرخ ہو جائے تو اتار کر ٹھنڈا کر کے

ادویات کو جو سیاہ رنگ کی ہو جائیں گی خوب باریک پیس لیں اگر دوائیں جل کر سیاہ نہ ہوئی ہوں تو دوبارہ گل حکمت کرنی چاہیئے اور اُسی طرح آگ دے کر جلا لینا چاہیئے اور صبح و شام دانتوں اور مسوڑھوں پر ملنا چاہیئے گوشت خورہ کے لئے بڑی مجرب شئے ہے۔

وَجعُ السِّنّ (دانت کا درد)

دانت یا داڑھ میں بڑا سخت درد ہوتا ہے۔ ٹیسیں اٹھتی ہیں مریض سخت تکلیف اور کرب میں ہوتا ہے۔ مسوڑھے اگالوں اور چہرے پر ورم آجاتا ہے اور اکثر اوقات بخار بھی آجاتا ہے۔

اسباب :۔ دانت کے کسی پٹھے یعنی عصب کو اذیت پہنچنے سے۔ کیڑا لگ جانے سے۔ نزلہ وزکام کی عادت سے یا کسی خلط جیسے صفرا یا بلغم کے بگاڑ سے بھی یہ درد ہوتا ہے۔

علاج

اصل سبب کو معلوم کر کے دور کرنے کی کوشش کی جائے سخت درد ہو تو برشثا مناسب مقدار میں کھلائیں۔ کیڑے سے درد ہو تو بابڑنگ کے جوشاندہ سے کئی بار کلی کرائیں۔ اگر کسی ترکیب سے درد میں کمی نہ ہو تو دانت نکلوا دیں۔ جب مسوڑھوں پر ورم ہو تو دانت نہیں نکالنا چاہیئے۔ اگر کیڑے نے دانت میں سوراخ کر دیا ہو تو تارپین کے تیل کے چند قطرے سوراخ میں ڈال دیں۔

اگر سردی کی وجہ سے درد ہو تو ادرک کو تراش کر اوپر باریک نمک چھڑک کر اور گرم کر کے درد والے دانت پر رکھیں۔

ورم الشفت (ہونٹ کا ورم)

اس بیماری میں کسی وجہ سے ایک یا دونوں ہونٹوں پر ورم آجاتا ہے۔ یہ معدہ۔ جگر یا انتڑیوں کے کسی نقص کی وجہ سے یا کسی زخم یا زہریلے کیڑے کے کاٹنے وغیرہ سے ہو جاتا ہے۔ لیکن خنازیری مواد بھی اس کا سبب ہوتا ہے۔

علاج

سبب کو دور کرنا چاہیئے اگر گرمی کی وجہ سے ہو تو املی ۴ تولہ۔ عناب ۲۰ دانہ رات کو پانی میں بھگو دیں صبح مل چھان کر چینی ملا کر پلا دیں۔

مرہم کے لئے:- مردار سنگ ۴ ماشہ۔ موم ۲ ماشہ۔ مرغی کی چربی ۷ ماشہ کا مرہم بنا کر لگانا چاہیئے۔ اور جدوار خطائی کو پانی میں گھس کر لگانا بھی مفید ہے۔

ورم اللسان (زبان کا ورم)

اگر زبان سوکھ جائے تو مردار سنگ اور رسوت کو پانی میں گھس کر زبان پر ملیں اور لعاب باہر تھوکتے جائیں

* * *

سیلان لعاب (منہ سے پانی زیادہ آنا)

اس میں منہ سے بار بار پانی اور رال بہتی ہے۔ یہ اکثر منہ کے آنے سے۔ مسوڑھوں وغیرہ کے زخموں سے۔ مسوڑھوں کی خرابی سے رس کپور اور پارہ والی دواؤں کے استعمال سے۔ عورتوں میں حمل کے دوران میں۔ پیٹ اور انتڑیوں کے کیڑوں کی وجہ سے اور بدہضمی اور معدہ کی خرابی سے ہو جاتا ہے۔

علاج

اصل سبب کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ معدہ کی حرارت اور حمل کی وجہ سے ہو تو زرشک ۴ ماشہ۔ سونف چھ ماشہ۔ آلو بخارے ۷ دانے بادیان کے عرق میں بھگو کر اور پیس کر سکنجبین سادہ ۳ تولے شامل کر کے پلانا چاہیے۔ کھانے کے بعد نمک سلیمانی کا استعمال مفید ہے۔ جوارش مصطگی بھی مفید ہے۔

بُحّۃُ الصَّوت (گلا یا آواز کا بیٹھ جانا)

گرمی یا سردی کے اثر سے۔ گانے وغیرہ سے زیادہ دیر تک اونچی بولنے سے یا تقریر کرنے وغیرہ سے اور منہ اور حلق کی خشکی سے چکنائی وغیرہ کھانے کے بعد برف کا پانی پینے سے۔ نزلہ و زکام سے اور سندور اور سرمہ جیسی چیزیں کھانے سے اور گرد و غبار کے حلق میں چلے

جلنے سے بھی آواز دب یا بیٹھ جاتی ہے۔

علاج

سبب دریافت کر کے اُسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ اگر گرمی سے ہو تو تخم خیارین۔ تخم کاہو۔ تخم خرفہ اور تخم کدو وغیرہ کا استعمال کرائیں۔ اور شربت بنفشہ۔ شربت شہتوت۔ شربت نیلوفر دینا مناسب ہے اگر سردی سے ہو تو مویز منقیٰ۔ انجیر۔ ملیٹھی۔ السی کے بیج ادرک وغیرہ استعمال کرائیں۔

معمولِ مطب

اگر رطوبت کی زیادتی ہو تو یہ نہایت مجرّب ہے۔

پودینہ خشک ۵ تولہ۔ انجیرہ تازہ کو پانی میں خوب پکا کر مل کر چھان لیں اور اس میں ۱۰ تولہ چینی یا شہد ملا کر قوام کر لیں اور اس میں گوند کیکر ایک تولہ پیس کر ملا دیں اور دن میں دو تین مرتبہ لعوق کی طرح چٹائیں۔

خُناق (حلق کا مہلک مرض)

یہ نہایت خطرناک بیماری ہے جس میں پورا حلق تالو تک اور اس کی جھلی سب سُوج جاتے ہیں۔ تھوک تک نگلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کھانسی شدت اختیار کر لیتی ہے۔ منہ سے پانی اور رال کثرت سے بہتی ہے اور سخت گندی بدبو آتی ہے ورم سیاہی مائل ہو کر شدت پکڑ لیتا ہے حتّیٰ کہ مریض کی سانس اچانک رک کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ خطرناک مرض کبھی چھوتدار بھی ہوتا ہے یعنی وبا کی شکل اختیار کر کے ایک سے دوسرے کو لگ جاتا ہے

اسباب :- کبھی وبا سے ۔ سردی وغیرہ لگنے سے حلق کے خراب زخموں سے ۔ کسی زہریلے مادّے اور خلط کی وجہ سے نزلہ وزکام کے بگڑ جانے سے پیدا ہو جاتا ہے ۔

علاج

یہ تبرید استعمال کرائیں ۔ شیرہ عناب ۵ دانے ۔ شیرہ تخم کاہو مقشر ۳ ماشہ ۔ لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ ۔ عرق شاہترہ ۱۲ تولہ میں نکال کر شربت شہتوت ملا کر صبح و شام پلائیں ۔ شدید حالات میں فصد رگ سرارو کی کریں یا جونکیں لگوائیں ۔

خناق اگر بلغمی ہو تو سرکہ ۵ تولہ ۔ شہد خالص ۵ تولے ملا کر غرغرہ کرایا جائے

مطب خاص

گلے کے ورم اور خناق کے علاج میں املتاس کا مختلف طریق سے یعنی اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کرانا حیرت انگیز فائدہ بخشتا ہے ۔

طریق استعمال

(۱) گودہ املتاس چار تولے کو گرم پانی میں کچھ دیر بھگونے کے بعد مل چھان کر ۶ ماشہ بادام شیریں کا روغن شامل کرکے پلانا چاہیئے ۔

(۲) ایک چھٹانک گودہ املتاس کو ایک سیر گرم پانی میں بھگو کر مل چھان کر نیم گرم سے غرارے کرائیں ۔

(۳) مغز املتاس (گودہ املتاس) کو گرم پانی میں پیس کر گلے کے اوپر ضماد کریں اور اسی سے ٹکور کریں ۔

(۴) گودہ املتاس ۵ تولہ کو آدھ سیر گائے کے گرم دودھ میں گھول کر صاف کر کے نیم گرم سے غرغرے کرائیں ۔

ورم لوزتین ۔ گلے پڑنا

اسے خناق مطلق یا سادہ خناق بھی کہتے ہیں ۔ زبان کی جڑ میں جو بادام کی شکل کی دو گلٹیاں ہیں وہ سوج جاتی ہیں اور بڑھ جاتی ہیں ۔ بعض دفعہ اسکی وجہ سے بخار اور کھانسی آنے لگتے ہیں اور جسم میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے ۔ یہ نازک مزاج لوگوں اور بچوں میں ہوتا ہے ۔

اسباب :- گرم گرم کھانا وغیرہ کھانے کے بعد فوراً ٹھنڈا پانی پینا نزلے ، زکام کا بگاڑ ۔ آتشکی یا خنازیری مادہ ۔ زیادہ گرم اور زیادہ میٹھی چیزوں کے استعمال وغیرہ سے اکثر یہ مرض پیدا ہوتا ہے ۔

علاج

اگر گرمی سے ہو تو عناب ۔ تخم تربوز ۔ دھنیا ۔ مکو ۔ کاسنی ۔ بہیدانہ اسبغول ۔ شربت شہتوت ۔ شربت بنفشہ ۔ شربت نیلوفر وغیرہ کا مناسب طریقہ پر استعمال کرائیں ۔

اور املتاس کا گودہ گائے کے گرم دودھ میں گھول کر غرغرے کرائیں اور اسی کا لیپ کریں ۔

زیادہ سخت ہوں اور بڑھ جائیں تو آخری علاج آپریشن کے ذریعے ان کو کسی ماہر سے نکلوا دینا ہے ۔

نرخرہ (سنگھی اور گھنڈی) حنجرہ

یہ آواز کا آلہ ہے۔ یہ حلق یعنی گلے کا وہ ٹکڑا ہے جو سانس کی نالی کے اوپر اور زبان کی جڑ کے بالکل نیچے لٹکا ہوا ہے یہ نالی اوپر سے کھلی اور کشادہ اور نیچے سے گول اور تکونی ہوتی ہے اور اوپر کی نسبت تنگ ہوتی ہے۔ یہ حصہ کرکریوں یعنی نرم اور لچکدار چبائی جانے والی ہڈیوں سے بنا ہوا ہے جو کڑیوں کی طرح جڑی ہوئی ہیں۔ نرخرہ کے سامنے والا حصہ باہر کو ذرا نکلا ہوا رہتا ہے اور جوانی میں زیادہ اُبھر آتا ہے جس کی وجہ سے آواز میں مردانہ پن اور بھاری پن آجاتا ہے۔ اس کو جوانی اور بالغ ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے اور آواز تبدیل ہو جاتی ہے اسی اُبھار کو کنٹھ اور پنجابی میں گھنڈی کہتے ہیں جو نگلتے وقت اوپر نیچے حرکت کر کے غذا کو اندر پہونچاتی ہے۔

حنجرہ یعنی نرخرہ کے سوراخ کے اوپر کے کنارے پر پانچ کے ہندسے ۵ یا پان کی شکل کی نرم ہڈی یا کرّی ڈھکنے کی مانند کھڑی رہتی ہے۔ سانس کے آنے جانے کے لئے یہ ہر وقت کھڑی رہتی ہے۔ مگر کھانے اور پانی کے نگلنے کے وقت یہ ڈھکن کی طرح گر کر نرخرے کے سوراخ یعنی ہوا کی نالی کے منہ کو بند کر دیتی ہے تاکہ ہوا کی نالی میں پانی کا قطرہ یا غذا کا ٹکڑا داخل ہو کر کھانسی و اچھو پیدا نہ کرے۔

قصبۃ الرّیہ

یعنی ہوا کی نالی یا حلقوم

یہ نالی گردن کے پانچویں مہرے کے سامنے نرخرے سے لے کے پیٹھ کے تیسرے مہرے تک پہونچتی ہے یہاں سے اس کی دو شاخیں ہو جاتی ہیں ایک شاخ دائیں پھیپھڑے میں جاکر کئی چھوٹی چھوٹی نالیوں میں تقسیم ہو جاتی اور اسی طرح دوسری شاخ بائیں پھیپھڑے میں پہونچ کر کافی تعداد میں چھوٹی چھوٹی نالیوں میں تقسیم ہو جاتی ہے یہ غذا کی نالی یعنی مری سے لگی ہوئی رہتی ہے۔

غذا کی نالی یعنی مری

یہ سانس یعنی ہوا کی نالی (قصبۃ الریہ) کے پیچھے جڑی ہوئی رہتی ہے۔ حلق کے سوراخ سے شروع ہوتی ہے اور پشت کے دسویں مہرے کے سامنے سے ایک سوراخ کے ذریعے معدے سے جا لگتی ہے۔

بلعوم

غذا کی نالی یعنی مری کا حصہ ہے یہ نرخرے کے اوپر پچھلی جانب منہ کے پچھلے حصے اور ناک کے حلق کے قریب والے سوراخ کے نیچے واقع ہے۔ اس میں سات سوراخ آکر کھلتے ہیں دو ناک کے پیچھے

کے سوراخ۔ ایک منہ کا۔ ایک غذا کی نالی کا۔ ایک نرخرے کا اور دو کان کی نالیوں کے سوراخ۔ یعنی کل سات سوراخ ہوتے ہیں

صدر (سینہ) اور شُش (پھیپھڑے۔ ریہ)

سینے کے سامنے والے حصے میں سینے کی ہڈی لمبائی میں لگی ہوئی ہے جس سے سینے کی بارہ جوڑ پسلیوں میں سے سات جوڑ پسلیوں کے سرے جُڑے ہوئے ہیں۔ سینے کے پیچھے کی طرف ریڑھ کی ہڈی (یعنی زنجیر یا سنگلی) کے بارہ مہرے لگے ہوئے ہیں۔ سینے کے دائیں طرف بارہ پسلیاں اور بائیں طرف بھی بارہ پسلیاں یعنی کل ۲۴ پسلیاں ہیں جن میں سے اوپر والی سات سات پسلیاں سینے کی ہڈی سے کرّیوں کے ذریعے جڑی ہوئی ہیں۔ آٹھویں۔ نویں اور دسویں سینے کی پسلیوں کے سرے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور ایک کرّی کے واسطے سے ساتویں پسلی کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔ گیارھویں اور بارھویں پسلی کی ہڈیوں کے سرے کسی کے ساتھ جڑے ہوئے نہیں آزاد ہیں۔ پسلیوں کی ہڈیاں دوسری ہڈیوں کے مقابلے میں نرم اور لچک والی یعنی اسپرنگ کی طرح کی ہوتی ہیں تاکہ سانس لیتے وقت آسانی رہے۔ ان پسلیوں کے گھیرے اور جال کے اندر دل اور پھیپھڑے بڑی حفاظت سے رکھے ہوئے ہیں۔

شش یعنی پھیپھڑے

سینے کے پردوں کی دیوار کے دائیں اور بائیں طرف ایک ایک پھیپھڑا سینے کی پسلیوں کے خول اور گھیرے کے اندر محفوظ ہے۔ بائیں طرف کے پھیپھڑے کے دو حصے نظر آتے ہیں اور دائیں والے کے تین حصے یعنی لوتھڑے ہیں۔ یہ ہوا دینے کے لئے پنکھوں کا کام کرتے ہیں ان کا رنگ کھلا ہوا گلابی ہوتا ہے اور بڑے نرم پھولے ہوئے لچکدار قسم کے سرخ اسفنج کے ٹکڑے معلوم ہوتے ہیں جو اوپر سے نوکدار اور نیچے سے چوڑے ہوتے ہیں۔ ان میں شہد کی مکھی کے چھتے کی طرح کے چھوٹے چھوٹے خانے اور مسام ہوتے ہیں جن میں ہوا کی نالی کی ٹہنیاں یا باریک باریک ریشے پھیلے ہوئے ہیں پھیپھڑے باہر کی تازہ ہوا سانس کے ذریعے کھینچ کر پھول جاتے ہیں اور دل کو صاف ہوا دینے اور خون کو صاف کرنے کے لئے اسی طرح جلدی جلدی سانس کے ذریعے سے کام کرتے رہتے ہیں اور گندی اور استعمال شدہ ہوا کو سانس کے ذریعے سے جسم سے باہر نکال دیتے ہیں۔ جب پھیپھڑے اندر تازہ ہوا پہونچانے کے لئے ہوا کو کھینچتے ہیں تو ہوا سے پھول جاتے ہیں لیکن جب گندی اور استعمال کی ہوئی ہوا کو باہر پھینکنے کا کام کرتے ہیں یعنی باہر کو سانس لیتے ہیں تو دب جاتے ہیں اور سکڑ جاتے ہیں۔ اس کی دوسری مثال لوہار کی

دھونکنی کی ہے۔

سینے اور پھیپھڑوں کی بیماریاں

اور

ضروری ہدایات

(۱) سُعال یعنی کھانسی کا نسخہ لکھتے وقت نزلے اور زکام کی طرف سے بے خبر نہیں رہنا چاہیئے۔

(۲) اگر کھانسی کے ساتھ دست اور پیچش کی شکایت بھی ساتھ ہو تو کھانسی کی دواؤں کو ذرا بھون کر استعمال کرنے کا مشورہ دیا جائے۔

(۳) سینے کی بیماریوں میں خاص طور پر کھٹی چیزوں اور زیادہ پیشاب لانے والی دواؤں وغیرہ سے بالکل بچنا چاہیئے۔

(۴) خشک کھانسی میں خاص طور پر جس کا سبب پھیپھڑے کے مزاج کی گرمی خشکی ہو۔ دودھ کا استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر اس کے ساتھ بخار ہو تو دودھ ہرگز نہ دینا چاہیئے ورنہ حرارت اور بخار میں تیزی بڑھ جاتے ہیں۔

(۵) دم کشی یا ضیق النفس اکثر اوقات سل کی بیماری میں تبدیل ہو جاتا ہے جب یہ خشکی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ اس کے علاج

میں جلدی کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۶) اگر دماغ یا سر سے پتلے مادّہ یا نزلے کے گرنے کی وجہ سے خشک کھانسی آتی ہو تو علاج میں فوری توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ اس صورت میں سینے اور پھیپھڑوں میں زخم ہونے کا اندیشہ ہے۔

(۷) اگر معدہ یا جگر کی کسی شکایت کی وجہ سے منہ سے خون آتا ہو تو مدرات یعنی زیادہ پیشاب لانے والی دوائیں مثلاً تخم خرفہ سیاہ اور تخم خیارین وغیرہ کو بھی استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر خون حلق کے کسی حصّہ یا غذا وغیرہ کی نالی سے آتا ہو تو زخموں کو بھرنے والی اور خون روکنے والی دواؤں کو ساتھ ملانا چاہیئے۔ مثلاً مازو اور گلنار وغیرہ۔

(۸) پھیپھڑے کا ورم (نمونیا) اگر بلغم کی وجہ سے ہو تو ورم گرم کی دواؤں سے شروع میں علاج کریں اور جب مرض کم ہونے لگے اور بخار جاتا رہے تو بلغمی کھانسی کی دوائیں دیں۔

(۹) ایسے ذات الجنب میں جو خون کے غلبہ سے ہوا ہو اور دائیں طرف کے پہلو میں ہو تو فصد بائیں طرف کی ہاتھ کی لینا چاہیئے اگر بائیں طرف ہو تو دائیں جانب کی۔ اگر ذات الجنب بلغم کے غلبہ سے ہو تو جس پہلو میں ہو اُسی جانب کے ہاتھ کی فصد لینا چاہیئے۔

(۱۰) اگر ورم پسلیوں کے اندرونی پردے میں ہو تو ورم کی جگہ پہ باہر لیپ وغیرہ نہیں لگانا چاہیئے۔

(۱۱) نفث الدم یعنی منہ سے خون آنے کے کئی سبب ہوتے ہیں خون آتے ہی سل کا فتوےٰ دے دینا غلط ہے تشخیص کرکے پہلے یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ خون دراصل آتا کہاں سے ہے اس کے بعد مناسب علاج کرنا چاہیئے۔ مندرجہ ذیل کا لحاظ رکھیں۔

اگر خون منہ سے آتا ہو تو خون کے ساتھ تھوک ضرور ملا ہوا ہوگا۔ اگر خون دماغ سے آتا ہوگا تو کھنگار کے ساتھ آئے گا اور اس کے نکلنے سے دماغ اور سر ہلکے معلوم ہوں گے اس سے گلے میں خراش بھی ہوتی ہے۔ اگر خون ہوا کی نالی یعنی قصبۃ الریہ سے آتا ہے تو اس میں کف ہوتی ہے اور کھانسی اور درد کے ساتھ نکلتا ہے اگر خون پھیپھڑے سے آتا ہو تو اس کا رنگ خوب سُرخ ہوگا نیز پتلا خون ہوتا ہے اس کے ساتھ کھانسی تو ہوتی ہے مگر درد نہیں ہوتا اسی کو سل کہتے ہیں۔ اگر خون سینے سے نکلتا ہو تو اُس کے ساتھ کھانسی اور درد دونوں ہوتے ہیں اور خون کف ملا ہوا آتا ہے اور چت اور سیدھا لیٹنے سے کھانسی اور درد میں زیادتی ہوجاتی ہے اور خون بھی جما ہوا۔ گاڑھا اور سیاہ رنگ کا آتا ہے معدے یا غذا کی نالی میں سے آنے والا خون اکثر قے سے آتا ہے اس میں معدے کے مقام پر سوزش اور جلن ہوتی ہے اور خون میں غذا وغیرہ کے ٹکڑے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔

مرکبات جو سینے اور پھیپھڑے کی بیماریوں میں مفید ہیں

لعوق کتان۔ لعوق سپستان۔ کھانسی اور دمہ کشی کے لئے مفید ہیں حب میعہ سائلہ ہر قسم کی کھانسی میں فائدہ کرتی ہے ذات الجنب (پسلی کے درد) اور سینے کے دردوں میں قیروطی کا استعمال بہتر ہے۔ نفث الدم میں قرص کہربا۔ قرص انجبار وغیرہ اور سل کی بیماری میں سفوف سرطان نہایت مفید ہے۔ معجون برشعشا، و شربت الجاز، شربت فریادرس وغیرہ بھی سینے کے امراض میں مفید ہیں۔

سینے اور پھیپھڑے کی مفرد دوائیں

مویز منقیٰ۔ چھوہارے۔ انجیر زرد وغیرہ کھانسی۔ دمہ اور سینے و پہلو کے دردوں میں فائدہ مند ہیں۔ زکام۔ نزلہ اور پسلی کے درد۔ سینے کے درد۔ گلے کے درد اور کھانسی وغیرہ میں گاؤزبان ملیٹھی سپستان۔ عناب۔ تخم خطمی وغیرہ کے جوشاندے ضروری ہیں۔ پسلی کے درد اور گلے کے درد میں مکو خشک کو بھی ملانا چاہیئے۔ کھانسی کے لئے مویز منقیٰ وغیرہ افتیمون، غاریقون وغیرہ بہت فائدہ مند ہیں۔

گئودنتی۔ سنگجراحت کے کشتہ جات کھانسی اور نفث الدم۔ سل وغیرہ میں مفید ہیں۔

علاج

نفث الدّم یعنی منہ سے خون آنا — خون تھوکنا

منہ سے خون تھوکنا یا آنا کئی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً مسوڑھوں سے، منہ کے زخموں سے، حلق سے، نرخرہ سے، سانس یا غذا کی نالی سے، سینے سے، معدے سے، پھیپھڑوں سے اور دماغ وغیرہ سے اِن سب کی علامات کا بیان ہو چکا ہے۔ اِس لئے پہلے تشخیص کر کے یہ صحیح معلوم کر لینا چاہیئے کہ خون آنا دراصل کہاں اور کس عضو سے ہے پھر اُس کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔

اگر ایکبارگی سینے یا پھیپھڑے وغیرہ سے خون نکل کر نہایت کمزوری اور غشی وغیرہ پیدا ہو جائے تو بیمار کا سر اونچا رکھ کر کسی ٹھنڈے کمرے میں آرام سے لٹا دیں اور بولنے سے منع کر دیں۔ صندل کو عرقِ گلاب میں پیس کر اس میں کپڑا بھگو کر سینے پر رکھیں اور کہربا۔ کافور ۲ ماشہ۔ ½ رتی

افیون	مونگے کی جڑ	دم الاخوین	گوند کیکر
½ رتی	۲ ماشہ	۳ ماشہ	۲ ماشہ

سب کو باریک کر کے مناسب شربت مثلاً شربت انجبار اور بارتنگ کے شیرہ کے ساتھ دیا جائے۔

معمولات مطب

پھیپھڑے سے خون آتا ہو تو سنگ جراحت۔ گیرو ایک ایک ماشہ باریک کر کے لعاب بہیدانہ۔ تین ماشہ۔ شیرہ۔ حب الآس ۳ ماشہ

شیرہ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ۔ شیرہ جڑ انجبار۔ شربت انار شیریں ۳ تولہ کے ساتھ پھنکائیں صبح وشام دو مرتبہ۔ اگر اس کے ساتھ گرم نزلہ کی علامات ہوں تو رُبّ السوس (ملیٹھی کا ست) گوند کتیرا ایک ایک ماشہ کو باریک کرکے خمیرہ خشخاش ایک تولہ میں ملاکر شیرہ ڈوڈہ پوست ایک عدد، شیرہ گاؤزباں ۳ ماشہ عرق گاؤزباں ۱۵ تولہ میں نکال کر شربت خشخاش ۴ تولہ میں ملاکر صبح وشام پلانا چاہیئے۔ اگر منہ سے خون آتا ہو اور نزلہ بھی ہو تو اکثر یہ دوا مفید ہوتی ہے۔ لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ حب الآس ۳ ماشہ۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ۔ عرق گاؤزباں ۱۰ تولہ میں نکال کر شربت خشخاش یا شربت اعجاز ۴ تولہ ملاکر صبح وشام دیں۔

اگر منہ سے خون کے ساتھ بخار اور پیچش اور دست وغیرہ بھی ہوں تو شیرہ جڑ انجبار۔ شیرہ حب الآس۔ عرق برنجاسف بارہ تولہ میں نکال کر شربت انار شیریں یا شربت بنفشہ ۴ تولہ ملاکر اسبغول ایک تولہ اوپر چھڑک کر پہلے رب السوس۔ کتیرا۔ گوند کیکر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر خمیرہ خشخاش ایک تولہ میں ملاکر کھلاکر اوپر سے پلا دیں صبح وشام دو مرتبہ۔

ضیق النفس (دمہ)

یونانی میں ربو اور ڈاکٹری میں استھما اور عام طور پر دم کشی یا دم کی بیماری کہتے ہیں۔

علامات :- نبض عام طور پر مختلف ہوتی ہے۔ مرض زیادہ تر دورے کے ساتھ ہوتا ہے۔ دورہ شروع ہونے سے پہلے نزلہ، زکام یا کھانسی وغیرہ شروع ہوتی ہے اور بعض میں قبض یا اپھارے کی شکایت ظاہر ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ دورہ زور پکڑ لیتا ہے اور کبھی اچانک ایکدم زور کا دورہ پڑ جاتا ہے جس میں بہت زور کی کھانسی اٹھتی ہے۔ پھر جب بلغم خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے تو پسینہ وغیرہ آ کر دورہ ہلکا پڑ جاتا ہے۔ اس بیماری میں سانس بڑی تنگی سے آتا ہے۔ کیونکہ پھیپھڑوں میں پھیلی ہوئی ہوا کی نالیاں خشکی سے سکڑ جاتی ہیں اس صورت میں اس کو خشک دمہ کہیں گے اور جب ان نالیوں میں رطوبت اور بلغم کا زور ہو اور بلغم نکلتا ہو تو اسے دمہ تر یا رطوب دمہ کہیں گے۔

اسباب :- چونے سیمنٹ یا گرد و غبار میں کام کرنے والوں میں سینے کی نالیوں میں ان کے باریک حصے اور غبار جم جاتے ہیں خاص طور پر جب کام کرنے کے بعد فوراً کوئی چکنی یا روغنی چیز یا ٹھنڈا پانی پی لیا جائے۔ اسی طرح اون، روئی اور کپڑے کی ملوں میں کام کرنے والے لوگوں میں روئی وغیرہ کے گرد و غبار سینے میں جم جانے سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

کبھی بلغم کی زیادتی سے اور کبھی خشکی کی زیادتی سے اور نزلہ زکام کے بگڑ جانے سے بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑوں کی خشکی

سے بھی۔ کبھی موروثی بیماری کی صورت میں اور آتشک اور چیچک وغیرہ کی وجہ سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج

اگر بلغم گاڑھا ہوا کی نالیوں میں بھرا ہو تو پتلا کرنے کے لئے گاؤزباں ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ ابریشم ۵ ماشہ۔ زوفا خشک ۲ ماشہ۔ پرساؤشان ۵ ماشہ۔ پانی میں اُبال کر صاف کر کے شہد ۲ تولہ ملا کر صبح و شام پلایا جائے۔

(۲) السی کے بیج ایک تولہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے نمک لاہوری ایک ماشہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔

(۳) انیسون۔ غاریقون (چھنی ہوئی) ایک ایک تولہ باریک کر کے چھ تولہ شہد میں ملا کر چٹنی بنالیں اور صبح و شام نو نو ماشہ چٹنی عرق گاؤزباں کے ساتھ استعمال کرانی چاہیئے خشک دمہ میں مفید ہے۔

دمہ اور کھانسی کے لئے معجون

مویز منقیٰ۔ مغز بادام میٹھا ہر ایک دس تولہ۔ مرچ سیاہ ایک تولہ شہد آدھا سیر۔ دودھ کی بالائی ایک پاؤ۔ سب کو ملا کر معجون بنالی جائے۔ صبح و شام گرم پانی کے ساتھ کھلانا اکثر مفید ثابت ہوتا ہے۔

معجون برشعشا بھی مناسب مقدار میں مفید ہے۔

* * *

سُعال کھانسی

کھانسی۔ پھیپھڑے میں پھیلی ہوئی ہوا کی نالیوں میں سوزش اور خراش سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ عام طور پر تین قسموں کی ہوتی ہے۔

(۱) ایسی کہ جس میں بلغم نکلتا ہو۔
(۲) ایسی کہ جس میں بلغم نہ نکلے خشک ہو۔
(۳) ایسی کہ کبھی تو بلغم نکلے اور کبھی نہ نکلے۔

علامات:۔ کھانسی بار بار اٹھتی ہے۔ خاص طور پر رات کو سوتے وقت زیادہ ہو جاتی ہے۔ سانس تنگی سے آتا ہے گلے اور سینے میں ہڈی کے نیچے خراش اور سوزش ہوتی ہے۔ کبھی سفید۔ کبھی پیلا۔ کبھی گاڑھا اور لسیدار بلغم نکلتا ہے۔

اسباب:۔ دماغ سے سینے اور حلق پر نزلہ اور رطوبت کے گرنے سے۔ گرد و غبار سے۔ تیل اور کھٹائی کے زیادہ استعمال سے۔ پیشاب پاخانہ کے روکنے کی عادت سے۔ نزلہ و زکام سے۔ بعض دوسری بیماریوں کی وجہ سے اور سردی اور سردی کے موسم کے اثر سے۔ کبھی گرمی خشکی سے پیدا ہوتی ہے۔

علاج

اگر سردی سے ہو تو منقیٰ سیاہ نو دانے۔ گاؤزبان ۴ ماشہ

ملیٹھی ۵ ماشہ۔ مغز بادام ۷ دانے۔ انجیر زرد ۲ دانے پانی میں اُبال کر صاف کرکے مصری ملا کر صبح و شام پلائیں۔

اگر سردی سے ہو اور تر ہو تو گیہوں کے آٹے کا بھوسہ (چھان) ۳ ماشہ زوفا ۴ ماشہ۔ لسوڑیاں ۹ دانے۔ کیکر کے درخت یعنی ببول کی چھال ۳ ماشہ پانی میں جوش کرکے صاف کریں اور مصری ۲ تولہ ملا کر صبح و شام دیا جائے۔

اگر گرمی سے ہو اور خشک ہو تو عناب ۹ دانے۔ بہیدانہ ۴ ماشہ۔ پانی میں بھگو کر لعاب نکال کر مصری ملا کر پلانا مفید ہے۔

اگر گرمی سے ہو اور تر ہو تو پوست خشخاش (ڈوڈہ) ۲ ماشہ۔ خطمی خبازی ہر ایک ۵ ماشہ نیم گرم پانی میں بھگو رکھنے کے بعد مل چھان کر صاف کرکے مصری ملا کر دیا جائے۔

معجون خشخاش جس کا نسخہ نزلہ و زکام کے علاج میں درج ہے نہایت مفید ہے۔

بلغم کو آسانی سے نکالنے کے لئے لعوقِ سپستاں ۲ تولہ عرق گاؤزباں ۱۲ تولہ میں جوش کرکے بغیر چھانے پلانا مفید ہے اور ضرورت ہو تو لعوقِ معتدل بھی ۷ ماشہ شامل کر دیا جائے۔

اگر کھانسی خشک ہو تو ایک تولہ گائے کا مکھن لے کر تھوڑی چینی ملا کر سوتے وقت چٹائیں اور اوپر سے پانی وغیرہ نہ پلائیں۔ کھانسی میں گرم پانی میں نمک ملا کر غرغرے کرانا ہر قسم میں مفید ہے۔

بلغمی اور موسمی کھانسی کے لئے

مگھاں (دار فلفل) ۶ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۶ ماشہ۔ انار دانہ ایک تولہ جوکھار ڈیڑھ ماشہ۔ پرانے سے پرانا گڑ ۲ تولہ سب کو باریک کر کے ملا کر چھوٹی چھوٹی ماش کے دانہ کے برابر گولیاں بنائی جائیں۔ دن میں دو تین مرتبہ بچوں کو ایک گولی اور بڑوں کو چار گولی دیں۔

کالی کھانسی

(سُعال دِیکی)

اسے بڑی کھانسی بھی کہتے ہیں۔ سعال عربی میں کھانسی کو اور دِیک مرغے کو کہتے ہیں۔ اِس کھانسی میں جب مریض کو کھانسی اٹھتی ہے آخر میں مرغ کی آواز کی طرح کی سیٹی نما آواز نکلتی اسی لئے اسے دِیکی سعال کہتے ہیں اور اندر کو دم لیتے وقت اِس میں ہُپ ہُپ جیسی آواز آتی ہے۔ کھانستے کھانستے اکثر قے ہو جاتی ہے۔ یہ ایک قسم کی متعدی اور چھوت دار بیماری ہے جس میں پہلے زکام ہوتا ہے بچوں میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے اور خطرناک صورت اختیار کر جاتی ہے۔ یہ مرض عام طور پر ایک مرتبہ ہو جانے کے بعد پھر نہیں ہوتا۔

علاج

سبب کو دور کیا جائے اور نشاستہ۔ گوند کیکر۔ افیون۔ ملیٹھی کا ست سب برابر وزن میں لے کر پانی میں موٹھ کے دانے کے برابر گولیاں بنا لی جائیں۔ ایک سال سے دو سال کے بچے کو دو گولیاں صبح و شام چار چار سال سے آٹھ سال تک کی عمر کے طاقت ور بچے کو چار چار گولی صبح و شام پانی کے ساتھ کھلائی جائیں۔ نیز شربت اعجاز استعمال کرانا بھی مفید ہے۔

سِل

پھیپھڑے کا زخم

سِل عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنے دُبلاپن اور کمزوری کے ہیں۔ اِس میں بدن کے اکثر حِصّوں میں مسُور سے بھی چھوٹے چھوٹے دانے۔ اُبار یا گلٹیاں جیسی پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن میں اِس بیماری کا مادّہ ہوتا ہے۔

حکیم بقراط نے آج سے ہزارہا سال پہلے یہ ثابت کیا ہے کہ خنازیر (جبروں یا کنٹھ مالا) کی بیماری بھی سِل کے مادّہ سے پیدا ہو جاتی ہے اور آج کل کی ڈاکٹری تحقیقات بھی یہی ثابت کرتی ہے۔ مرضِ سِل میں پھیپھڑے میں زخم ہو جاتے ہیں۔ کبھی اِن زخموں میں مواد اور

پیپ بھی پیدا ہو جاتا ہے اور اکثر چھوٹی چھوٹی رگوں کا جو پھیپھڑوں میں پھیلی ہوئی ہیں منہ کھل کر خون آنے لگتا ہے۔ کبھی خون اور پیپ ملے ہوئے آنے لگتے ہیں اور کبھی پھیپھڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے گل کر بلغم کے ساتھ نکلنے لگتے ہیں اور بخار بھی رہتا ہے۔ اگر مرض سِل موجود ہو تو تپ دق بھی ہونا لازمی ہے البتہ اگر کسی کو تپ دق ہو تو یہ ضروری نہیں کہ اُسے سِل کی بیماری بھی ہو۔ سِل کی بیماری کی وجہ سے تپ دق اس لئے ہوتا ہے کہ جب سِل کی وجہ سے پھیپھڑوں میں زخم اور پیپ وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں تو یہ پوری طرح اپنا کام نہیں دے سکتے۔ یعنی جتنی صاف ہوا اُن کو باہر سے دل کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے کھینچنی چاہیئے وہ سِل کے زخموں کی وجہ سے نہیں کھینچ سکتے تو دل مسلسل حرکت اور ٹھنڈی ہوا کی کمی کی وجہ سے انجن کی طرح گرم ہو جاتا ہے۔ یہی گرمی جسے غیر طبعی گرمی کہنا چاہیئے۔ پھیپھڑوں اور پورے جسم میں دل کی گرمی کی وجہ سے پھیل جاتی ہے اسی گرمی کو حرارتِ غریبہ کہا جاتا ہے اور یہی تپ دِق کہلاتی ہے۔

علاماتِ مرض:۔ طب میں اِس کے تین درجے ہیں پہلے درجہ کو ابتدائی یا شروع کا درجہ کہتے ہیں۔ اِس میں مرض اندر ہی اندر اثر کرتا رہتا ہے اس درجہ میں بیمار ہر وقت فکر اور غم میں رہتا ہے کام کاج سے دل چراتا ہے۔ سوکھی کھانسی رہنے لگتی ہے۔ خاص طور پر صبح کے وقت یا تڑکے کے وقت زور پکڑ جاتی ہے۔ پھر کبھی کبھی

بلغم میں ذرا خون کی رگ یا رنگت آنے لگتی ہے اور بدن میں ذرا سی حرکت سے تھکاوٹ بڑھنے لگتی ہے اور سینے میں اوپر کی طرف کندھوں کے پاس کبھی کبھی درد ہونے لگتا ہے۔

دوسرا درجہ :- اس درجہ کے شروع ہونے کی یہ علامات ہیں کہ کمزوری پہلے درجہ سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ بھوک نہایت کم ہو جاتی ہے۔ نبض میں تیزی آجاتی ہے۔ بخار رہنے لگتا ہے۔ اور دوپہر کے کھانے کے بعد تیسرے پہر بخار کی حرارت اور ہاتھ پاؤں میں جلن زیادہ ہو جاتی ہے۔

تیسرا درجہ :- تیسرے درجہ میں دوسرے درجہ کی علامات اور تکلیفوں میں ترقی اور تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ مریض کو خاص طور پر رات کو زیادہ پسینہ آنے لگتا ہے۔ بلغم میں پیپ زیادہ آتی ہے۔ دست آنے بھی شروع ہو جاتے ہیں اور بدن سوکھ کر لکڑی ہو جاتا ہے۔ رنگت سیاہ ہونے لگتی ہے۔ ہر وقت تیز بخار رہتا ہے نبض صلب (سخت) چلنے لگتی ہے اور جس طرف کے پھیپھڑے میں زخم ہو تو اس کی نبض عظیم ہوتی ہے ساتھ، پاؤں پر ورم اور سوجن ظاہر ہو جاتی ہے یہ موت کے قریب ہونے کی علامات ہیں۔

اسباب :- فکر اور غم کا زیادہ رہنا۔ ہضم کی خرابیاں۔ پاخانے پیشاب کا اکثر رکنا۔ گرد و غبار اور دھوئیں والی جگہوں میں رہائش تنگ و تاریک اور گندی ہوا والے مکانوں میں رہائش۔ نزلہ و زکام کا

زیادہ رہنا ۔ نزلے کا حلق اور سینے پر گرنا ۔ خشک کھانسی ۔ گرمی خشکی ۔ نمونیا اور سینے اور پسلی کے ورموں سے اور سل دق کے بیماروں میں رہنے اُن کے کپڑے ، برتن وغیرہ استعمال کرنے اور ماں یا باپ میں اِس بیماری کے ہونے وغیرہ سے یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے ۔

تشخیصی نکتے

بلغم اور پیپ کی شناخت

(۱) اگر خالص بلغم ہوگا تو اِس میں بدبو نہیں ہوگی ۔ اگر پیپ ہوگی تو اِس میں سڑے ہوئے مواد اور سڑے ہوئے گوشت جیسی بُدبُو آئے گی ۔

(۲) اگر بلغم کو آگ پر ڈالا جائے تو جلنے میں سڑاند اور بُو نہیں ہوگی لیکن وہ بلغم جس میں پیپ موجود ہو اُس کو یا خالص پیپ کو آگ پر ڈالا جائے تو ایسی بُو آئے گی جیسی آگ پر ڈالنے سے گوشت کے جلنے کی بُو آتی ہے ۔

(۳) اگر بلغم کو کھلے منہ کے برتن میں کافی پانی ڈال کر اُس پر چھوڑا جائے تو یہ تیرتی رہے گی ۔ اگر پیپ ہوگا تو تھوڑی دیر کے بعد ڈوب کر تہ میں بیٹھ جائے گی ۔

(۴) خالص بلغم میں خون کا رنگ یا ملاوٹ یا چھلکے جیسے نہیں ہوتے

سرطان یعنی کیکڑے کو جلانے کا طریقہ

تانبے کی دیگ کو خوب صاف کرکے آگ پر رکھ دیا جائے اور درمیان میں زندہ کیکڑوں کو صاف کرکے رکھ دیا جائے اور نیچے آگ تیز کردی جائے جب جل کر راکھ بن جائیں تو ٹھنڈا ہونے پر پیس کر استعمال میں لائیں یہ سرطان محرق ہوگیا۔

مطب خاص

نزلہ وزکام میں بیان شدہ معجون خشخاش کو مناسب مقدار میں استعمال کرانا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے اس مرض میں اگر اچھے گلاب کے پھولوں کا گلقند کثرت سے مریض کو استعمال کرایا جائے تو حیرت انگیز طور پر فائدہ بخشتا ہے۔ اگر گلقند کے استعمال سے گرمی زیادہ ہو جائے تو کوئی تبرید ہلکا سا استعمال کرائیں اگر دست وغیرہ کی زیادتی کا شبہ ہو تو بھنے ہوئے جَو کا آش بنا کر استعمال کرائیں۔ گلقند کثرت سے کھلایا جائے حتیٰ کہ روٹی کے ساتھ بھی کھلایا جائے۔

اگر گلقند کے زیادہ کھلانے سے سانس میں تنگی وغیرہ محسوس ہو تو گلقند دینا بند کرکے لعوق سپستاں یا دوسرے ٹھنڈے لعوق وغیرہ دیں اور شکایت دور ہونے پر پھر مناسب مقدار میں گلقند دینا شروع کریں۔ اگر گرمی زیادہ ہو جائے تو شیرہ تخم خرفہ کو شربت انار میں ملا کر پلائیں۔ اگر گرمی بہت ہی بڑھ گئی ہو تو ایک رتی کافور سفوف

لیکن پیپ میں چھلکے جیسے اور خون کی ملاوٹ کچھ نہ کچھ دیکھنے میں ضرور آئے گی

علاج

مریض کو صاف اور کھلی ہوا میں رکھنا چاہیئے اور مناسب غذاؤں سے طاقت کو قائم رکھنا چاہیئے۔ نفث الدم کے علاج میں جو دوائیں دی جاتی ہیں اِن کا بیان ہو چکا ہے مناسب موقع پر اِن کا استعمال کرایا جائے اِس مرض میں ہاضمہ کا بہت خیال رکھا جائے اور خود اِس بیماری کی وجہ سے مریض کے بدن میں جو شکایتیں یعنی عوارضات پیدا ہو چکے ہوں اُن کی علامات کے مناسب حال سے اُن کے علاج کی کوشش کی جائے۔ مثلاً بدہضمی۔ دست وغیرہ۔ جب مرض میں جوش زیادہ ہو اور خون آنے لگے تو سرطان یعنی کیکڑے کی چٹنی (لعوقِ سرطان) دو تولہ کھلا کر اوپر سے عناب ۵ دانے بسپتاں ۹ دانے۔ بہیدانہ ۳ ماشہ اُبال چھان کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلا دیا جائے۔ اگر بدہضمی بھی ہو تو شیرۂ ملیٹھی ۳ ماشہ شیرہ سونف ۵ ماشہ۔ عرق گاؤزباں ۱۰ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر پہلے لعوق سرطان کھلا کر پلا دیں۔

نسخہ لعوق سرطان:۔ سرطان محرق (کیکڑا جلایا ہوا) ایک ماشہ دم الاخوین۔ گیرو (گل سرخ) سنگجراحت (سیلکھڑی)، سب ایک ایک ماشہ باریک پیس کر شربت خشخاش دو تولہ میں ملا دیں۔ لعوق تیار ہے۔

کر کے شربت والے نسخہ کے ساتھ دے دیں یا قرص کافور یا قرص طباشیر کے ساتھ پلا دیں۔

اگر خون آنے لگے تو یہ نسخہ بھی مفید ہے۔ گلاب کے پھول ۶ ماشہ گاجنی یعنی گلِ ملتانی دو تولہ۔ گوندکیکر ایک تولہ سب کو نہایت باریک پیس کر صبح دوپہر شام ۳ ماشہ کی خوراک رات کے باسی پانی کے ساتھ یا شربت انجبار کے ساتھ کھلانا چاہیئے۔

ہاضمہ کی قوت کے لئے جوارش عود شیریں نہایت مفید ہے۔

پرہیز:۔ تیل۔ کھٹائی۔ گڑ۔ بڑا گوشت۔ سرخ مرچ اور زیادہ تیز گرم مصالحہ اور آلو واردی سے پرہیز کرائیں۔

غذا ہلکی اور جلد ہضم ہونے والی دینا چاہیئے۔ پھل۔ شوربا۔ مونگ کی دال۔ کدو۔ پالک۔ ٹنڈے۔ مکھن۔ دودھ وغیرہ (کھانسی کا لحاظ رکھ کر) دیئے جائیں۔

ذات الجنب

ایسا ورم جو سینے کی پسلیوں کے اندر کی طرف ہو یا اُس پردہ میں ہو جو سینے کو معدہ اور جگر وغیرہ سے الگ رکھتا ہے۔ یہ ورم دراصل اُس جھلی یا پردے میں ہوتا ہے جو پسلیوں کے اندر اور پھیپھڑوں کے اوپر پلاسٹر کی طرح منڈھی ہوئی ہے۔ جب ہمارے پھیپھڑے پھولتے ہیں تو یہ ورم شدہ یعنی سوجی ہوئی جھلی پسلیوں سے دب کر درد

کرنے لگتی ہے اسے ذات الجنب خالص بھی کہتے ہیں اگر ان پسلیوں کے اندر والی جھلّی یا اس مقام کے عضلات گوشت وغیرہ میں ورم اور درد ہو تو یہ بھی ذات الجنب کی تعریف میں آئے گا اور اگر اسی جھلّی اور عضلات وغیرہ میں ورم تو نہ ہو لیکن غلیظ (ہوا) یعنی ریاح جمع ہو کر ان میں تناؤ پیدا کر کے درد کا باعث ہوں تو اسے ذات الجنب غیر خالص کہا جائے گا۔ ذات الجنب غیر خالص کی پہچان یہ ہے کہ درد عام طور پر نیچے کی پسلیوں میں ہوتا ہے اور درد بہت تکلیف دینے والا اور بعض اوقات ناقابلِ برداشت ہو جاتا ہے۔ اس میں بخار بالکل نہیں ہوتا۔ اگر درد ساری اوپر نیچے کی پسلیوں میں ہو اور بخار نہ ہو تو اسے خالفہ کہیں گے۔

اگر درد اس جھلّی یا پردے میں ہو جو معدہ اور جگر کے درمیان ہے تو اسے برسام کہتے ہیں (بر کے معنی ہیں پہلو اور سام کے معنی ہیں ورم) یعنی پہلو کا ورم۔ اس میں بخار اور پیاس تیز ہوتے ہیں۔ خشک کھانسی بہت تیزی سے اٹھتی ہے۔ متلی بھی آتی ہے اور شدّت درد سے مریض بیہوش ہو جاتا ہے اور اگر قے اور متلی آ جائے تو درد سے غشی طاری ہو جاتی ہے۔

بقیہ علامات :- ذات الجنب خالص میں نبض ابتدا میں اور بڑھنے کے زمانے میں ذرا ہلکی منشاری (آری کی طرح) چلتی ہے اور شدّت اور ترقی کے زمانے میں بہت زیادہ منشاری ہو

جاتی ہے۔ پہلے ہلکا ہلکا ٹھنڈی کے ساتھ بخار آتا ہے پھر درد زور پکڑتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ درد کی وجہ سے ہر سانس کے ساتھ مریض چیخ اٹھتا ہے۔ سانس میں تنگی آجاتی ہے۔ بار بار خشک کھانسی اٹھتی ہے پیشاب کم اور سرخ آنے لگتا ہے زبان میلی ہو جاتی ہے۔

اسباب :۔ پسلی کے ٹوٹنے یا پسلی پر چوٹ لگنے سے۔ زہریلے بخاروں سے۔ عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے۔ کثرت شراب نوشی سے اور سردی وغیرہ لگنے سے یا کسی خلط کے بگاڑ سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔

علاج

اگر مریض کی طاقت اچھی ہو۔ زیادہ کمزور نہ ہو اور یہ بیماری خون کے غلبہ سے پیدا ہوئی ہو تو بیماری شروع ہونے کے تین روز کے اندر اندر مخالف جانب کے ہاتھ کی باسلیق کی نبض کھلوا دینی چاہیئے یعنی اگر ورم دائیں ہاتھ کی طرف ہو تو بائیں ہاتھ کی اور اگر بائیں جانب تکلیف ہو تو دائیں طرف کے ہاتھ کی باسلیق رگ کی فصد کھلوا دی جائے۔ سرد ہوا سے بیمار کو بچایا جائے اور زیادہ آرام کرنے کی ہدایت کریں۔ زیادہ حرکت اس میں اچھی نہیں۔ فصد کے بعد ہیدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانے سپستاں ۹ دانے پانی میں اُبال کر مل چھان کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر صبح و شام نیم گرم پلائیں۔ اگر ضرورت ہو تو اس میں گاؤزباں ۵ ماشہ تخم خطمی ۴ ماشہ بڑھا دیں۔ درد کے مقام پر السی کی پلٹس باندھنی چاہیئے اگر قبض ہو تو لعوق خیارشنبر مناسب مقدار میں دیں۔

معمولِ مطب

یہ لیپ نہایت مفید ہے ۔

جَو کا آٹا ایک تولہ ۔ پوست کا ڈوڈہ ایک تولہ ۔ اکلیل الملک ایک تولہ کوٹ چھان کر باریک کر لیں اور روغنِ گل یا میٹھے تیل میں موم ملا کر گرم کر کے اوپر والی دواؤں کو اس میں ملا کر لیپ کریں۔

جوشاندہ

لسوڑیاں (سپستاں) ۳۰ دانے ایک پاؤ پانی میں جوش دیں جب تین حصے پانی جل کر باقی چوتھا حصہ رہ جائے تو اتار کر چھان کر صاف کر لیا جائے اور اس میں شربت بنفشہ ۲ تولہ ۔ گائے کا گھی خالص ۲ تولہ گرم کر کے باقی چیزیں ملا کر پلا دیں ۔ بارہ سنگھے کے سینگ کا کشتہ بھی اس میں مفید ہے ۔

ذات الجنب غیرِ خالص یعنی ہُک کے لئے بھلاونے کی گری سفید رنگ ۴ ماشہ ۔ ہینگ اصلی ۴ ماشہ ۔ سفوف سونٹھ گووے والی ۲ ماشہ خوب باریک کر کے پانی میں چار چار رتی کی گولیاں بنا لی جائیں اور سایہ میں سکھا لی جائیں ۔ بیمار کو ایک ایک گولی گرم پانی سے دی جائے اس مرض کے لئے یہ گولیاں اکسیر کا درجہ رکھتی ہیں ۔

ذات الریہ (نمونیا)

پھیپھڑے میں ورم آجائے تو اسے ذات الریہ یعنی پھیپھڑے کا

ورم کہتے ہیں۔ اگر ورم دونوں پھیپھڑوں میں ہو تو ڈبل نمونیہ کہتے ہیں۔

علامات: بخار تیز ہوتا ہے۔ ورم کی جگہ پر درد ہوتا ہے جس طرف کے پھیپھڑے میں ورم ہو اس طرف کا رخسار یعنی گال سرخ ہو جاتا ہے۔ سانس میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے پیاس زیادہ ہوتی ہے بچوں میں جس طرف ورم ہو گا اُن کا اُس طرف کا نتھنا ہلنے (یعنی چلنے) لگتا ہے اور کھانسی بھی ہوتی ہے۔

اس بیماری میں نبض موجی اور لین (نرم) ہوتی ہے اور عظیم ہوتی ہے۔ ذات الجنب اور ذات الریہ میں یہ فرق ہے کہ ذات الجنب کی بیماری میں سینے میں شدید اور سخت درد ہوتا ہے اور بخار معمولی اور ہلکا سا ہوتا ہے لیکن ذات الریہ کی بیماری میں درد ہلکا لیکن بخار شدید ہوتا ہے۔

اسباب: یہ مرض سردی لگنے سے۔ کمزوری سے۔ سینے کی چوٹ یا زخم وغیرہ سے آتشکی مادے سے اور بعض اوقات شراب پینے سے اور کبھی خلط گرم سے بھی ہو جاتا ہے۔ نزلہ زکام میں سردی لگ جانے سے، اور سخت سردی کے موسم میں بچوں کو زیادہ ہوتا ہے اور موسموں کے بدلنے پر بھی بعض کو ہو جاتا ہے۔ کمزور سینے والے لوگوں میں جلدی ہوتا ہے۔

علاج

سبب کو پہچانیں۔ اگر مادہ خارج نہ ہوتا ہو تو مناسب منضج کریں اور

قبض کو دفع کریں اور ذات الجنب میں بیان شدہ دواؤں کو مناسب موقع پر استعمال کرائیں۔ لعوق خیار شنبر یعنی املتاس کا لعوق اس میں بہت مفید ہے جس کا نسخہ یہ ہے۔

املتاس کے گودے ۱۵ تولہ کو گرم پانی میں ڈال کر رکھیں اور اچھی طرح حل کرکے چھان لیں اس میں کتیرا ڈیڑھ تولہ۔ مغز بادام شیریں ۳ تولہ باقلے کا آٹا ۲ تولہ۔ سفید چینی ۵ تولہ کوٹ چھان کر ملادیں اور ایک تولہ روغن بادام بھی ملائیں۔ خوراک ۳ تولہ یا ۴ تولہ۔

اگر اس میں بادام کے درخت کا گوند ڈیڑھ تولہ بھی شامل کردیا جائے تو بڑا فائدہ مند ہوتا ہے۔

معمولِ مطب خاص

تقریباً دو ڈھائی تولہ وزن بارہ سنگھے (کے سینگ) کا ٹکڑا لیں اِس کے چاروں طرف اجوائن اور قلمی شورہ دو دو تولہ پانی میں پیس کر لیپ کردیں اور ایک سیر کوئلوں کے بیچ میں رکھ کر آگ دیدیں جب اچھی طرح جل جائے تو نکال کر ٹھنڈا کریں اور باریک پیس لیں خوراک ایک رتی سے ۲ رتی تک پان میں رکھ کر مریض کو کھلائیں اگر بیمار بیہوش ہے یا چھوٹا بچہ ہے تو ادرک کے پانی میں یا پان کے پتوں کے پانی میں گھول کر حلق سے اتار دیں۔

درد کی جگہ پر مالش کے لئے یہ مفید ہے۔ موم دلیسی دو تولہ کو تِل کے تیل ۱۰ تولہ میں گرم کرکے پگھلا لیں اور نیچے اتار کر اس میں سندور

خالص دو تولے ملا کر خوب ہلاتے رہیں۔ تیار ہے۔ ٹھنڈا ہونے پر درد کی جگہ پر تھوڑا سا ملیں اور اوپر گرم کر کے روئی یا نمدے کا ٹکڑا لے کر باندھ دیں۔

نمونیہ کے علاج کے لئے یہ دونو چیزیں ہی کافی ہیں۔

دِل

اعضائے رئیسہ تین ہیں جن میں سے ایک دل بھی ہے دل اعضائے رئیسہ کا بھی دل ہے۔ دل اعضائے رئیسہ کا صدر بھی ہے۔ دل خالقِ اکبر کا تخت ہے۔ زندگی کا سرچشمہ ہے۔ دل اگرچہ گوشت کا ایک ٹکڑا ہے لیکن اس کی عظمت اور بزرگی زندگی کے میدان میں تو مسلمہ ہے ہی لیکن روحانیت کے عالم میں بھی اس کا مقام عزت اور بزرگی کا آخری اور اعلیٰ ترین مقام ہے۔ سچ کہا ہے ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

(شیخ سعدیؒ)

اور فخرِ انسانیت سرورِ کونین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تو دل کے متعلق چند لفظوں میں وہ نکتے کی بات فرمائی ہے جو سوائے حضور اکرمؐ کی زبانِ وحی ترجمان کے اور کسی ذہن اور زبان سے ادا ہونی ناممکن ہے

دل کے متعلق آپ کا فرمان سب حکمتوں۔ فلسفوں اور قدیم وجدید طبوں کی تحقیقات کا نچوڑ ہے۔ جو کہ ہر علم تشریح الاعضاء اور منافع الاعضاء کے لئے ایک بنیاد اور ایک رہنما نشان کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

> "بدن کے اندر گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ جب تک یہ اچھا۔ صحیح اور تندرست رہے تو سارا بدن صحیح اور تندرست رہتا ہے اور اگر یہ بگڑ جائے یا اس میں کوئی فساد یا نقص آجائے تو سارے بدن میں نقص اور فساد پیدا ہو جاتا ہے اور وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے"۔ (اوکما قال علیہ السلام)

بہر حال یہ دل سینے کے محفوظ صندوق میں پسلیوں کے قلعے کے اندر سین سینے کے درمیان رکھا ہوا ہے جس کے دونوں طرف دائیں اور بائیں ٹھنڈی ہوا دینے والے دو پنکھے یعنی پھیپھڑے لگے ہوئے ہیں اس کی شکل گاجر کی طرح کی ہے جس کا باریک اور نوکدار سرا نیچے کی طرف ہے یہ سرا یعنی نوک بائیں پہلو اور پستان کی طرف کو اور ترچھا ہو کر مڑا ہوا ہے اور پانچویں چھٹی بائیں پسلی کے درمیان تک پہونچ جاتا ہے اور بائیں طرف کے پستان کی گھنڈی یا بُھٹنی سے تقریباً ڈیڑھ انچ نیچے اور ایک انچ اندر کی جانب کو واقع ہے۔ جہاں پر ہاتھ رکھنے سے اسکی حرکت خوب محسوس ہوتی ہے۔ دل کی شکل پان کے پتے یا سپاری کی طرح کی ہوتی ہے جس کی جڑ اُوپر کی طرف ہوتی ہے جو موٹی اور

چوڑی ہوتی ہے اور چونی یا نوک نیچے کی طرف ذرا بائیں طرف کو مڑی ہوئی ہوتی ہے۔ بدن کے اندر روح حیوانی کا مرکز یہی دل ہے جس پر جسم کی اور جسم کے ہر حصّے اور قوت کی زندگی اور حیات کا دارومدار ہے۔ یہ دل اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے۔ اندر سے گوشت وغیرہ کے ایک پردے یا دیوار کے ذریعے سے بائیں اور دائیں دو حصّوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اِن دونوں حصّوں کے پتلی پتلی دیواروں کے ذریعے سے پھر دو دو خانے بن جاتے ہیں ہر ایک حصّے کے اوپر والے کان کی شکل کے چھوٹے خانے کو دل کا کان یا اُذن القلب کہتے ہیں اور نیچے والے ذرا بڑے اور چوڑے خانے کو بطن القلب یعنی دل کا پیٹ کہتے ہیں اس طرح سے دل میں ایک کان اور پیٹ دائیں طرف کو ہوتا ہے اور ایک کان اور ایک پیٹ بائیں طرف کو ہوتا ہے اور دونوں خانوں میں کان اور پیٹ کے درمیان ایک ایک سوراخ ہوتا ہے۔ دائیں طرف کے کان میں نیلی نیلی رگیں یعنی وریدیں خون لاتی ہیں اور دائیں پیٹ سے شریان الرّیہ یعنی پھیپھڑے کی شریان نکلتی ہے جو گندے اور سیاہ خون کو صاف کرنے کے لئے اپنی بے شمار شاخوں کے ذریعے پھیپھڑوں تک پہونچاتی رہتی ہے بائیں طرف کے کان میں پھیپھڑوں سے دو موٹی موٹی وریدیں آکر نہر کی طرح ختم ہوتی ہیں جو کہ صاف شدہ خون کو لاتی ہیں۔ بائیں طرف کے پیٹ سے مشہور شریان اورطی نامی شروع ہوتی ہے۔ جو پاک اور صاف خون اور روح کو اپنی بے شمار شریانوں یعنی شاخوں کے ذریعے

پورے بدن کی پرورش کے لئے باہر بھیجتی رہتی ہے۔ دل کے دونو کان ایک ساتھ پھیلتے ہیں اور دونو پیٹ ایک ساتھ ہی سکڑتے ہیں۔

دل کی بیماریاں

چند ضروری باتیں

(۱) غشی چاہے کسی قسم کی بھی ہو اس میں قے کرا دینا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

(۲) اور اگر دل میں ورم کی شکایت تشخیص ہو جائے تو ورم کو دور کرنے والی اور مادّہ کو لطیف اور ہلکا کرنے والی لیپوں اور دواؤں میں خوشبودار اور مفرّح دوائیں ضرور شامل کریں۔

(۳) جب خفقان یعنی دل کی دھڑکن اور اختلاج خون کی زیادتی کی وجہ سے ہو تو ہر قسم کے گوشت کا استعمال بند کرا دینا چاہیئے۔

(۴) ضغطة القلب یعنی دل کی وہ بیماری جس میں دل ڈوبنے لگتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے دل کو نچوڑا جا رہا ہے اور جو غلیظ مواد سے پیدا ہوتی ہے اس کے علاج میں جگر کو درست رکھنے کا بہت خیال اور رعایت رکھیں تاکہ سودا کی پیدائش میں کمی آ جائے۔

* * *

دل کی مفرد دوائیں

گل گاؤزبان۔ گاؤزبان۔ طباشیر۔ صندل سفید۔ آملہ۔ دھنیا خشک۔ کافور۔ تودری سرخ۔ کہربا۔ مونگا۔ سنگ یشب۔ آبریشم یاقوت اور زعفران وغیرہ۔

دل کے لئے مفید مرکبات

پھلوں کے عرق (ماءُ الفواکہ) گوشت کا عرق (ماءُ اللحم)۔ شربت سیب۔ شربت انار۔ شربت صندل۔ شربت گاؤزبان۔ خمیرہ مروارید۔ خمیرہ گاؤزبان۔ خمیرہ ابریشم۔ دواءُ المسک۔ خمیرہ صندل۔ مربہ آملہ مفرحات اور یاقوتیاں وغیرہ۔

خفقان (دل کا زیادہ دھڑکنا)

اسے اختلاجِ قلب بھی کہتے ہیں

علامات:۔ اس بیماری میں معمولی کام کاج اور ذرا سی تیز حرکت سے دل جلدی جلدی دھک دھک کرنے یا دھڑکنے لگتا ہے اور اچانک اٹھنے بیٹھنے سے بھی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا جاتا ہے اور کبھی بے ہوشی تک کی نوبت آ جاتی ہے اور سیڑھیوں یا اونچی جگہ چڑھنے سے دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ اس بیماری کی نبض دمہ کی

نبض سے ملتی جلتی ہے۔ نبض عام طور پر اس میں مختلف ہوتی ہے۔ اختلاف ہیں کبھی عظیم۔ کبھی صغیر۔ کبھی متفاوت۔ کبھی نبض متواتر اور کبھی سریع اور کبھی ایک دم لطبی ہوتی ہے۔

اسباب:- یہ مرض گرمی سردی خشکی یا تری کی خلطوں کے بگاڑ سے۔ بدہضمی سے۔ خشک اور گرم چیزوں کے استعمال کی زیادتی سے تمباکو۔ شراب۔ چائے وغیرہ سے۔ رنج و غم اور فکر سے۔ کثرتِ جماع اور جلق وغیرہ سے اور خون کی کمی سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر یہ گرمی سے ہوگا تو گرمی کے وقت یا گرم موسم میں گرم چیزوں کے استعمال سے یا تیز حرکت اور سخت کام کرنے سے بیماری زیادہ ہو جائے گی اسے خفقانِ حار کہا جائے گا۔ اس کے لئے ایک تولہ زیرہ سفید رات کو پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر مصری سے میٹھا کر کے پلانا مفید ہوتا ہے یا دو رتی مروارید کو پیس کر مربّہ آملہ میں ملا کر کھلانا بھی اچھا ہے اور شربتِ صندل ۳ تولہ کو گلاب کے اصلی عرق میں ملا کر پلانا چاہیئے۔

خفقانِ بلغمی

اِس میں سردی کے موسم میں سرد چیزوں سے اور زیادہ بیٹھے رہنے اور سُست عادتوں اور بلغم کی زیادتی سے بیماری میں شدّت ہوتی ہے اسے خفقان باردیہ یا سرد اختلاج بھی کہتے ہیں۔

اِس میں لونگ۔ دار چینی۔ پان کی جڑ۔ جاوتری۔ مشک سب

برابر برابر لے کر باریک کر کے اس میں سے دو ماشہ کی مقدار میں لے کر شہد اصلی ایک تولہ ملا کر چٹانا مفید ہے ۔

خفقان سوداوی :- اس میں مریض کے اندر مالیخولیا کی علامتیں پائی جاتی ہیں اور وسواس اور وہم اور تنہائی کی خواہش بہت ہوتی ہے ۔

غلط کا مناسب علاج کریں ۔ اس میں بہیدانہ اچھی قسم کا ۶ ماشہ لے کر صاف اور باریک کپڑے کی ڈھیلی پوٹلی میں باندھ کر قریباً ڈھائی تین پاؤ دودھ میں ڈال کر پکائیں اور چمچے سے برابر ہلاتے رہیں تاکہ ملائی نہ آنے پائے جب آدھا دودھ جل جائے تو اتار کر ٹھنڈا کر لیں اور مناسب چینی یا شربت شامل کر کے پلائیں ۔

ہر قسم کے خفقان کے لئے معمولی مطب

عقیق اصلی کو عرق گلاب اصلی میں گرم کر کے پندرہ دفعہ بجھائیں اور پھر خوب باریک پیس کر دو رتی کی خوراک میں صبح کے وقت مربہ آملہ بنارسی کے ساتھ کھانا چاہیئے ۔

ضُعفِ قلب

(دِل کی کمزوری)

اس کے مریض کا دل کسی معمولی دھماکے یا شور و غل سے بھی

فوراً زور سے دھڑکنے اور دھک دھک کرنے لگتا ہے اور گھبراہٹ والی جگہ پر نہیں ٹھہر سکتا اور اگر کہیں زیادہ آدمی جمع ہوں تو اس پر گھبراہٹ چھا جاتی ہے۔

اسباب:۔ کسی مرض کی وجہ سے دل کمزور ہو جائے۔ پٹھوں کی کمزوری سے۔ خون کی کمی سے۔ رنج اور غم وغیرہ سے دل کمزور ہو جاتا ہے بدہضمی بھی اس کا سبب ہے۔

علاج

سبب کو دور کریں۔ گرمی سردی کا لحاظ رکھیں۔ مریض کو خوش رکھیں اور تازہ پھل اور خون پیدا کرنے والی اچھی غذائیں دیں۔

جواہر مہرہ اور دواء المسک کا مناسب مقدار میں استعمال کرائیں یا گلقند سیوتی تین تین تولہ صبح و شام دینا مفید ہے۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری تین تین ماشہ کا استعمال فائدہ مند ہے۔

معمول مطب

دل کی قوت اور تبخیر کے لئے۔ مفرح بارد پانچ ماشہ کو چاندی کے ورق ایک عدد میں لپیٹ کر لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ شیرہ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ۔ شیرہ صندل سفید ۲ ماشہ۔ شیرہ زرشک ۳ ماشہ شیرہ دھنیا خشک ۳ ماشہ۔ عرق گاؤزبان یا عرق کیوڑہ میں نکال کر میٹھے اناروں کے شربت ۳ تولہ میں ملا کر صبح و شام پلانا چاہیئے خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ۴ ماشہ کو عرق عنبر۔ عرق گاجر۔ پانچ پانچ تولے

اور شربت سیب ۳ تولے کے ساتھ استعمال کرانا مفید ہے ۔

کشتہ سنگِ یشب ایک رتی خمیرہ گاؤزبان عنبری یا دواء المسک کے ساتھ ہر روز دینا چاہیئے ۔ بڑی خاص چیز ہے ۔

غشی ۔ بے ہوشی ۔ دل ڈوبنا

اِس میں اطراف یعنی ہاتھ اور پاؤں سرد ہو جاتے ہیں ۔ سرد پسینہ آتا ہے ۔ نبض کمزور ہو جاتی ہے ۔ سانس بھی کمزور ہو جاتا ہے ۔ چہرہ اور بدن کی رنگت پیلی ہو جاتی ہے ۔ اگر زور سے آواز دی جائے تو بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے بہت دور سے پکارا جا رہا ہو ۔ دل کا فعل تھوڑی دیر کے لئے کمزور ہو جاتا ہے اور رُک جاتا ہے ۔ کبھی تیز بھی ہونے لگتی ہے ۔

غشی اور بے ہوشی میں فرق

غشی میں بیمار کا چہرہ وغیرہ پیلا اور زرد ہو جاتا ہے اور سانس نہایت کمزور اور مشکل سے محسوس ہوتا ہے اور سرد پسینہ آتا ہے ۔ بے ہوشی میں دماغ میں خون کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بے ہوشی کی صورت میں چہرہ اور آنکھیں لال ہو جاتی ہیں ۔ نبض بھری ہوئی چلتی ہے اور سانس میں خراٹے کی آواز ہوتی ہے ۔

علاج

غشی کی حالت میں بیمار کو فوراً سیدھا لٹا کر قمیص کے بٹن وغیرہ

کھول ڈالیں۔ سر کو پاؤں کی نسبت ذرا نیچا رکھیں کیونکہ غشی میں دماغ کی طرف خون کم جاتا ہے۔ چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔ لوگوں کی بھیڑ نہ ہونے دیں۔ کھلی اور ٹھنڈی ہوا پنکھے وغیرہ سے دیں۔ چونا اور نوشادر شیشی میں ڈال کر سنگھائیں یا تیز سرکہ یا کوئی مناسب نسوار دیں دواء المسک یا یاقوتی یا جواہر مہرہ تھوڑی مقدار میں عرق کیوڑہ یا بید مشک یا گلاب کے عرق میں ملا کر حلق میں ڈالیں۔ دورے کے بعد اصل سبب معلوم کر کے مناسب علاج کریں۔

معمول مطب

طباشیر ایک ماشہ۔ زہر مہرہ ایک ماشہ۔ جدوار ایک ماشہ۔ انار دانہ ایک ماشہ۔ سماق ایک ماشہ۔ کہربائے شمعی ایک ماشہ۔ سنگ یشب سبز ایک ماشہ سب کو باریک کر کے خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشہ میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے شیرہ سونف ۳ ماشہ۔ شیرہ ملیٹھی ۳ ماشہ۔ شیرہ گاؤزبان ۵ ماشہ شیرہ مویز منقےٰ ۷ دانے عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں نکال کر عرق کیوڑہ ۵ تولہ۔ عرق بید مشک ۵ تولہ اور عرق گاجر ۵ تولہ ملا کر پلا دیا جائے اور مفرح بارد ۵ ماشہ چاندی کے ورق کے ساتھ ملا کر عرق گاجر ۱۰ تولہ۔ مصری ایک تولہ ملا کر اس کے ساتھ کھلائیں اور سیب کا پانی۔ انار کا پانی اور موسمی کا پانی ملا کر صبح و شام پلائیں۔

* * *

معدہ

(بدن کی ہنڈیا)

یہ عضو عام طور پر تقریباً ایک فٹ یا سوا فٹ لمبا ہوتا ہے اور چار یا ساڑھے چار انچ چوڑا ہوتا ہے۔ یہ سینے سے نیچے اور انتڑیوں کے اوپر یعنی جسم کے درمیانی حصے پر واقع ہے۔ اس کی شکل پانی کی مشک جیسی ہوتی ہے۔ معدہ کے دونوں سروں پر دو سوراخ یا راستے ہوتے ہیں۔ معدہ کا بائیں طرف کا حصہ اور سرا چوڑا اور بڑا ہوتا ہے اور تلی کے ساتھ لگا ہوا ہوتا ہے۔ اس سرے کے اوپر کی طرف جو سوراخ ہے وہ غذا کی نالی یعنی مری کے نیچے والے سوراخ سے ملا ہوتا ہے اسی جگہ کو کوڑی یا فم معدہ کہا جاتا ہے۔ معدہ کا دوسرا سرا یعنی دائیں طرف والا پتلا اور لمبا سا ہوتا ہے یہ جگر کے نیچے جا ملتا ہے اور اس سرے والا سوراخ بوّاب کہلاتا ہے جو بارہ انگشتی آنت جسے اثنا عشری آنت کہتے ہیں کے اوپر والے سوراخ سے ملتا ہے۔ معدے کے نیچے والے حصے یعنی پیندے کو قعر معدہ کہتے ہیں۔ معدہ کے اندر پوری جھلی کا استر لگا ہوا ہے اس میں رگوں، پٹھوں وغیرہ کی شاخوں کا جال ہے۔ معدہ کے اندر والی سطح پر چھوٹی چھوٹی بہت سی گلٹیاں ہیں۔ جن میں سے ایک خاص قسم کی رطوبت (عرق) نکلتی رہتی ہے جو غذا کے ہضم میں کام آتی ہے۔

ہر حیوان یا جاندار کے زندہ رہنے کے لئے غذا ضروری ہے اور غذا کے ہضم کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا اور ضروری کارخانہ معدہ ہے جب دانت غذا کو چبا کر حلق اور غذا کی نالی کے راستے معدے کے حوالے کرتے ہیں تو معدہ اس غذا کو آہستہ آہستہ اُلٹ پلٹ کر سکوڑ سکوڑ اور پھیل پھیل کر ہلاتا اور جُلاتا ہے۔ اسی طرح کی حرکت سے غذا تین چار گھنٹے میں پانی میں گھولے ہوئے ستوؤں کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے جس کو طب میں کیلُوس کہا جاتا ہے۔ جس جگہ معدے کا دائیں طرف کا سرا جگر سے ملا ہوا ہے اس حصّے کو باب الکبد یعنی جگر کا دروازہ کہتے ہیں اور اِن نالیوں کو عروق ماساریقا کہتے ہیں۔ ماساریقا نالیوں کے راستے وہ کیلُوس جو معدہ نے غذا سے تیار کیا ہے جگر میں آہستہ آہستہ پہونچتا ہے۔ کیلوس کا پتلا اور لطیف حصّہ جگر میں خون۔ بلغم۔ صفرا۔ سودا یعنی خلطیں بننے کے لئے چلا جاتا ہے اور فضلہ اور موٹا حصّہ معدہ کے اِس سرے والے سوراخ کے راستے اثنا عشری یعنی بارہ انگشتی آنت میں چلا جاتا ہے۔ جگر کے باہر درمیان اور اوپر والے حصّے پر ایک تھیلی سی لگی ہوئی ہے جسے پتّہ کی تھیلی یا مرارہ کہتے ہیں اس میں خلط صفرا کا خزانہ ہے۔ اسی طرح معدہ کے بائیں طرف کے سرے سے قریب تلّی کے ساتھ لمبی سی گلٹی جیسی لگی ہوئی ہے اسے لبلبہ کہتے ہیں۔ پتّہ کی نالی کے نچلے والے تنگ سوراخ سے صفرا بوند بوند کر کے اثنا عشری آنت پر گرتا ہے۔ اور اسی طرح کی ایک باریک رطوبت لبلبہ سے قطرہ قطرہ اثنا عشری

پر گرتی رہتی ہے جس سے اثنا عشری آنت میں جمع ہونے والے غذا کے موٹے حصے سے روغن اور غذا کے ضروری حصے الگ ہو جاتے ہیں اور فضلہ پاخانے کی صورت میں انتڑیوں سے باہر جانے کے قابل ہو جاتا ہے

معدہ پر ہی سارے بدن کی صحت کا دار و مدار ہے ۔

بقول حضرت علی کرم اللہ وجہہ :-

" تمام طب اور حکمت کا خلاصہ اتنا ہی ہے کہ معدہ کو درست اور ٹھیک رکھا جائے ۔"

معدہ کی بیماریاں

چند ضروری باتیں

(۱) جب تک ہیضہ میں معدہ سے خارج ہونے والی غذا میں بلغم خارج ہوتا رہے اور بلغم کی نشانیاں زیادہ ہوں تو قے اور دستوں کو روکنے کی کوشش نہ کی جائے البتہ اگر مریض کی قوت کے زیادہ کم ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے تو بند کرنے کی دوائیں دیں ۔

(۲) معدے کے بلغمی ورم اور سوجن میں قے نہیں کرانا چاہیئے ۔

(۳) ایسی ہچکی جس کا سبب معدہ وغیرہ کی رطوبت ہو اس میں چھینکیں لانے والی دواؤں سے فائدہ ہوتا ہے ۔

(۴) بحران والے دن اگر قے شروع ہو جائے تو روکنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ قے لانے والی تدبیروں سے طبیعت کی مدد کرنی چاہیئے۔

(۵) اگر فم معدہ پر سودا کم گرنے کی وجہ سے بھوک بند ہو جائے تو قے کرانا بہت مفید ہے۔

معدہ کی مفرد دوائیں

مصطگی۔ دارچینی۔ جدوار۔ بالچھڑ۔ پودینہ خشک۔ زیرہ سیاہ دانہ الائچی خورد و کلاں۔ سنگدانہ مرغ۔ آملہ خشک وغیرہ۔

مرکّب دوائیں

مربہ ہلیلہ۔ جوارش کمونی۔ جوارش آملہ۔ جوارش مصطگی۔ جوارش عود۔ جوارش جالینوس وغیرہ اور نمک سلیمانی و حب نوشادر وغیرہ۔

معمولِ مطب

اگر معدہ میں خراب مادّے جمع ہو جائیں اور وہ گرم ہوں تو املی ۷ تولہ پانی میں اُبال کر مل چھان کر سنامکی ۷ ماشہ کا باریک سفوف اس پر ڈال کر پلایا جائے۔ یہ صفرا کی وجہ سے بدہضمی میں بھی مفید ہے۔ گلقند ۴ تولہ میں تربد سفید ۵ ماشہ اور سنامکی ۷ ماشہ پیس کر ملائیں اور عرق گلاب ۸ تولہ کے ساتھ پلا دیا جائے۔ یہ بھی صفرا کی وجہ سے بدہضمی میں دینا مناسب ہے

اگر نزلہ موجود ہو تو عرق گلاب کی جگہ عرق سونف استعمال کرائیں۔

نسخہ پیٹ خلل

یہ نسخہ مختلف علامات کے لحاظ سے مختلف کمی بیشی کے ساتھ ایک بنیادی نسخہ ہے۔ خاص طور پر معدے کی سب بلغمی بیماریوں اور کئی طرح کی بدہضمی کی شکایات کے دفع کرنے میں عجیب اثر رکھتا ہے۔ عام اور سادہ بخاروں۔ بلغمی یا شطرالغب یا دوسرے مرکب بخاروں میں طبیب ہمیشہ اسے تجویز کرتے ہیں۔

نسخہ

گاؤزبان ۵ ماشہ۔ سونف ۷ ماشہ۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ کاسنی کی جڑ ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانے۔ سب کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو دیا جائے صبح مل چھان کر صاف کر کے خمیرہ بنفشہ ۴ تولے ملا کر پلا دیا جائے۔ اگر نرم دست لانا ضروری ہو تو اسی نسخہ میں گلاب کے پھول ۵ ماشہ زیادہ کریں اگر آنتوں میں خشکی ہو اور پیچش ہو ریشہ خطمی ۷ ماشہ اس میں زیادہ کریں۔

اگر معدے کے اندر لیس دار اور چکنا بلغم اور مادہ موجود ہو تو تخم کشوث ۵ ماشہ کو صاف کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر اس میں ڈال دیں۔ اس صورت میں اس کے ساتھ سونف کی جڑ ۷ ماشہ بھی ملا دی جائے تو بہتر ہے۔

اگر کھانسی موجود ہو تو تخم بازی ۷ ماشہ اور تخم خطمی ۷ ماشہ نسخہ مذکور

میں بڑھا دیئے جائیں اگر تلی بڑھی ہوئی ہو تو اس میں انجیر زرد ۵ دانے بڑھا دیں۔ اگر معدہ وغیرہ میں صفرا کی زیادتی ہو تو آلو بخارا ۵ دانے زیادہ بڑھا دیں اور پانچ چھ روز تک یہ نسخہ استعمال کرا کر اس کے بعد پرسیاؤشاں ۵ ماشے اور ملیٹھی ۵ ماشے زیادہ کر کے پلا دیں۔

اگر کوئی اندرونی ورم ہو اور بلغمی بخار موجود ہو تو اس نسخہ میں مکو خشک ۵ ماشے بڑھا دیں۔ اور کاسنی کے سبز پتوں کا پانی پھاڑا ہوا اور مکو کے ہرے پتوں کا پانی پھاڑا ہوا۔ دونوں چار چار تولے ملا کر پلانا تجویز کیا جائے۔

اگر خون کی خرابی کی علامات ہوں تو شاہترہ کے پتے ۷ ماشہ بڑھا کر استعمال کرائیں۔ اگر سر اور دماغ کی تکلیفوں کی علامتیں ہوں تو گاؤزبان کے پھول ۵ ماشہ اس میں ملا کر دیں۔ اگر قبض نہ ہو لیکن پاخانہ بہت زیادہ کھل کر آتا ہو تو خمیرہ بنفشہ کی بجائے صبح کو شربت بنفشہ دو تین تولہ ملا کر تجویز کیا جائے۔ اس کے استعمال سے جب مادّہ یا خلط کا نضج ہو جائے یعنی پک جائے اور مسہل کی ضرورت ہو تو اس میں سنا مکی ۵ ماشہ ترنجبین ۴ تولہ۔ گلقند ۴ تولہ۔ شکر ولیسی ۴ تولہ زیادہ کر کے پلائیں اور تھوڑے تھوڑے دنوں کا وقفہ دے کر دو تین مرتبہ کر کے مسہل دیں جب مادّہ صاف ہو جائے اور ٹھنڈائی کی ضرورت ہو تو یہ ٹھنڈائی یعنی تبرید تجویز کریں۔

لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانے۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۳ تولہ ملا کر تخم ریحان ۵ ماشہ اوپر چھڑک کر

پلانا تجویز کیا جائے۔ اگر مسہل کی دوا پلانے کے بعد بے چینی ہو یا متلی یا قے وغیرہ ہو اور سخت گھبراہٹ ہو تو شربت انگور چار تولہ پانی میں ملا کر استعمال کرایا جائے۔

ہضم کی کمزوری کے لئے انار دانہ تین ماشہ۔ زرشک تین ماشہ سماق ۳ ماشہ۔ نمک لاہوری ۳ ماشہ۔ دھنیا خشک ۳ ماشہ کا باریک سفوف بنا کر صبح و شام ۵ ماشہ کھلانا تجویز کریں۔

اگر بلغمی بخار یا معدہ میں بدہضمی وغیرہ کی شکایت ہو صبح کے وقت یہی نسخہ "پیٹ خلل" استعمال کرایا جائے اور شام کے وقت شیرہ سونف ۵ ماشہ۔ شیرہ مویز منقیٰ نو دانے۔ عرق مکو چھ تولے اور عرق سونف ۶ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ تین تولے ملا کر پلائیں۔ اگر دماغ کی قوت منظور ہو تو اس میں خمیرہ گاؤزبان ملا کر دیں۔

پرانے بخار میں عرق برنجاسف دس تولے اور شیر مکو خشک ۳ ماشے بڑھا دیں۔

بدہضمی میں شیرہ سونف ۵ ماشہ۔ شیرہ مویز منقیٰ نو دانہ۔ عرق سونف بارہ تولے میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۳ تولے شامل کر کے جوارش کمونی ایک تولہ کھلا کر پلا دیں۔

اور بدہضمی خفقان وغیرہ میں دواء المسک معتدل ۶ ماشہ کے ساتھ شیرہ سونف ۵ ماشہ۔ شیرہ مویز منقیٰ ۹ دانے۔ عرق سونف ۱۲ تولے میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۳ تولہ ملا کر پلا دیں۔ معدہ اور جگر کی تقویت کیلئے

دوا ءالمسک کی جگہ جوارش جالینوس ۷ ماشہ تجویز کریں۔

اگر ریاح اور غلیظ ہوا کی کثرت ہو اور معدہ میں درد ہو تو اسی نسخہ میں خمیرہ بنفشہ کی جگہ گلقند تین چار تولے اور گلاب کے عرق میں تخم کشوث ۳ ماشہ اور انیسون ۳ ماشہ کا شیرہ تیار کر کے شامل کر دیں۔ کرفس کے بیج ۳ ماشہ کا شیرہ بھی ملا دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا اور شربت دینار ۳ تولے یا شربت گلاب ۴ تولے شامل کر دیا جائے۔

اگر معدہ کی خرابی کی وجہ سے ہچکی آتی ہو تو عقرقرحا ایک ماشہ، مصطگی ایک ماشہ باریک کر کے جوارش کمونی ایک تولہ میں ملا کر پلایا جائے۔ اگر بلغم کی وجہ سے ہچکی ہو تو جدوار ایک ماشہ کا باریک سفوف خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں حل کر کے اوپر سے عناب ۵ دانہ۔ گل گاؤزبان ۳ ماشہ۔ گاؤزبان ۳ ماشہ پانی میں اُبال کر صاف کر کے مصری ۲ تولہ ملا کر پلا دیں۔

درد معدہ اگر سردی کی وجہ سے ہو تو رومی مصطگی ایک ماشہ جدوار ایک ماشہ باریک کر کے جوارش جالینوس ۷ ماشہ میں ملا دیں اور کھلا دیں اوپر سے عرق کاسنی پانچ تولہ اور گلقند ۳ تولہ ملا کر پلا دیں۔

معدہ اور جگر کے دستوں میں یہ دوائیں مفید و مناسب ہیں طباشیر ایک ماشہ۔ انار دانہ ایک ماشہ۔ گلاب کے پھول کا زیرہ ایک ماشہ زہر مہرہ ایک ماشہ۔ سماق ایک ماشہ سب کو باریک کر کے جوارش انار ۷ ماشہ میں ملا کر کھلا دیں اور اوپر سے زرشک ۳ ماشہ اور شیرہ تخم خرفہ ۳ ماشہ عرق سونف و عرق بید مشک چھ چھ تولہ میں نکال کر شربت

انار شیریں میں ملا کر پلایا جائے ۔

اگر آنتوں میں خراش یا سوزش یا پیچش وغیرہ کا خطرہ ہو تو لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ زیادہ کر دیں اگر دست بند کرنا ضروری ہوں تو شیرہ بیلگری (یعنی بل کے گودے کا شیرہ) تین ماشہ زیادہ کر دیں ۔

اگر معدہ کو تقویت دینا اور دستوں کو بند کرنا مناسب ہو تو سنگ یشب سبز ایک ماشہ ۔ دانہ الائچی خورد ایک ماشہ مصطگی رومی ایک ماشہ پودینہ خشک ایک ماشہ ۔ پوست بیرون پستہ ایک ماشہ ۔ سماق ایک ماشہ اور گلاب کے پھول کا زیرہ ایک ماشہ سب کا باریک سفوف بنا کر خمیرہ آبریشم یا دوا المسک معتدل ۵ ماشہ میں ملا کر کھلایا جائے اور اس کے ساتھ شیرہ سولف تین ماشہ ۔ شیرہ حب الآس ۳ ماشہ شیرہ زیرہ سیاہ تین ماشہ عرق الائچی ۶ تولہ میں نکال کر شربت سیب ۴ تولہ شامل کر دیا جائے ۔

اگر دستوں کے ساتھ حرارت اور ہلکا بخار بھی ہو تو طباشیر ایک ماشہ زہر مہرہ ایک ماشہ کا سفوف کھلا کر اوپر سے شیرہ سولف ۵ ماشہ کاسنی کے بیج ۳ ماشہ کا شیرہ ۔ عرق سولف اور عرق گاؤزبان پانچ پانچ تولے میں تیار کر کے شربت بزوری ۴ تولے ملا کر صبح و شام پلا دیا جائے ۔

* * *

ہیضہ

اگر قے کالے اور زنگاری رنگ کے صفرا کی آرہی ہے تو طباشیر ایک ماشہ۔ زہر مہرہ ایک ماشہ۔ سماق ایک ماشہ۔ انار دانہ ایک ماشہ گلاب کے پھول کا زیرہ ایک ماشہ۔ زرشک ایک ماشہ باریک کر کے جوارش عود شیریں ۷ ماشہ میں ملا کر مندرجہ ذیل کے ساتھ استعمال کرایا جائے۔ شیرہ زرشک ۳ ماشہ۔ شیرہ آلو بخارا ۱۵ دانہ۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ۔ لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ۔ عرق بید مشک۔ عرق کیوڑہ اور عرق گلاب چار چار تولہ میں نکال کر سکنجبین یا شربت لیموں چار چار تولہ شامل کر کے صبح و شام اوپر والے سفوف کے ساتھ دیں اگر معدہ میں کوئی دوا نہ ٹھہرے قے وغیرہ ہوتی رہے تو معدہ پر یہ لیپ کرائی جائے۔

سماق ایک ماشہ صندل سفید ایک ماشہ۔ طباشیر ایک ماشہ گلاب کے پھول ایک ماشہ۔ گلاب کے پھولوں کا زیرہ ایک ماشہ سب کو سرکہ میں پیس کر لیپ تیار کر کے استعمال کریں۔ اگر پیاس کی زیادتی اور صفرا کا غلبہ ہو تو مندرجہ ذیل تجویز کریں۔

انار دانہ ایک ماشہ۔ سماق ایک ماشہ۔ بنسلوچن ایک ماشہ زہر مہرہ ایک ماشہ۔ زرشک ایک ماشہ۔ گلاب کے پھول کا زیرہ ایک ماشہ پیس کر جوارش انارین میں ملا کر اوپر شیرہ تخم خرفہ سیاہ

تین ماشہ۔ شیرہ صندل سفید تین ماشہ۔ لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ۔ عرق بیدمشک اور عرق گاؤزباں چھ چھ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر یا شربت انار ۴ تولہ شامل کرکے پلایا جائے۔

اگر معدہ میں ریاح اور غلیظ ہوا کی کثرت ہو۔ بدہضمی کی علامات ہوں اور گردے یا مثانہ میں ریت یا پتھری کی نشانیاں ہوں اور جگر کی کمزوری اور استسقا (جلودھر) کی بیماری پیدا ہونے کے آثار ہوں تو یہ دوائیں مناسب ہیں۔

اجوائن ایک تولہ۔ کرفس کے بیج ایک تولہ کو سفوف کرکے ۳ ماشہ کی مقدار میں کھانا کھانے کے بعد مصری اور پانی کے شربت سے کھلایا جائے۔

معدہ کی رعایت اور درستی کی ضرورت قریبًا قریبًا بدن کی ہر بیماری میں ضروری ہے اس کی بیماریوں کے علاج کے لئے ایک مختصر لیکن نہایت ضروری اور دہلی، لکھنؤ اور پاکستان و ہندوستان کے مشہور طبیبوں کا مسلمہ روزمرہ کا طریق علاج درج کردیا گیا ہے جو معدے کے علاج کے سلسلے میں عام طبیبوں اور طب کے طالبعلموں کے لئے کافی رہنمائی کرسکتا ہے۔ اب ہم ذیل میں معدہ کی عام بیماریوں کی علامات۔ ان کے اسباب اور مختصر علاج پیش کرتے ہیں۔

* * *

پیٹ کا درد - دردِ شکم - وجع المعدہ

علامات :- معدہ میں کبھی مسلسل (لگاتار) اور کبھی ٹھہر ٹھہر کر درد کی تکلیف ہوتی ہے۔ پیٹ میں نفخ اور اپھارہ بھی اکثر پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ریاح اور ہوا کی وجہ سے پیٹ اتنا پھول جاتا ہے کہ پسلیاں تن کر درد ہونے لگتا ہے۔ کبھی معدہ میں جلن ہوتی ہے اور بدمزہ اور کھٹی ڈکاریں بھی آنے لگتی ہیں۔ معدہ میں کبھی سوئیاں سی بھی چبھتی ہیں۔

اسباب :- قبض - بدہضمی - زیادہ کھالینے اور کمزوری سے مستورات میں حیض کی خرابی اور رک سے اور صفرا وغیرہ یا دوسری خلطوں کے بگاڑ سے اکثر دردِ معدہ پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج

دردِ معدہ گرم :- سبب کو معلوم کر کے اس کو دور کریں۔ معدہ میں اگر درد گرمی کی وجہ سے ہو تو پیاس اور بھوک زیادہ لگتی ہے اور ڈکاریں دھوئیں کی طرح کی آتی ہیں۔ اس کے لئے گلاب کے پھول ۶ ماشہ۔ طباشیر سفید ڈھائی تولہ۔ مصطگی رومی ۶ ماشہ۔ ہلیلہ زرد ڈیڑھ تولہ۔ بلیلہ ڈیڑھ تولہ۔ سماق ڈھائی تولہ۔ مصری ان سب کے برابر لے کر سب کو نہایت باریک پیس کر پانچ یا سات ماشہ وزن میں ٹھنڈے پانی سے دیا جائے۔

درد معدہ سرد :- بلغم اور سردی سے اگر معدہ میں درد ہو تو بھوک اور پیاس نہیں ہوتی۔ ڈکاریں کھٹی اور ترش آتی ہیں۔

اس کے لئے لونگ۔ دانہ الائچی کلاں۔ پودینہ خشک۔ پترج۔ پوست ترنج۔ انیسون۔ دھنیا خشک۔ ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ دارچینی۔ گاؤزبان کے پھول۔ وچ خراسانی۔ کالی مرچ۔ مگھ پیپل نو نو ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد سوا دو تولہ۔ مصری سفید ۱۵ تولہ کوٹ چھان کر گرم پانی یا چائے یا گرم عرق سولف یا پودینہ یا عرق اجوائن کے ساتھ تین سے چھ ماشہ تک کھلانا مفید ہے۔

جوارش کمونی ۶ ماشہ کو عرق سولف ۱۲ تولہ کے ساتھ کھلانا مفید ہے اگر ضرورت پڑے تو پیٹ پر گرم پانی کی ٹکور کرائی جائے یا رائی کو پانی میں پیس کر کپڑے پر لگا کر پلاستر یعنی لیپ کرا دیا جائے۔

معمول مطب

برشعثا کا بھی وقت ضرورت استعمال فوری طور پر فائدہ کرتا ہے۔ جدوار ۲ ماشہ کو عرق گاؤزبان ۵ تولہ اور عرق سولف ۵ تولہ کے ساتھ نہار منہ کھلانا خاص طور پر درد معدہ سرد میں مفید ہے اور فوراً آرام بخشتا ہے بحکمہ تعالےٰ۔

سفوف برائے درد شکم و قولنج

سونٹھ ۳ تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۳ تولہ۔ نمک سیاہ ۳ تولہ۔ سنا مکی ۳ تولہ سب کو خوب باریک کوٹ کر چھان لیں۔ بڑوں کو ۶ سے ۱۰ ماشہ تک اور بچوں کو ایک سے پانچ ماشہ تک پانی یا مناسب عرق سے دیا جائے۔

فوائد:۔ یہ بلغم صفرا اور سودا تینوں خلطوں کو خارج کرتا ہے اور درد کو بند کرتا ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو بھی دفع کرتا ہے۔

بدہضمی۔ سوءِ ہضم۔ تخمہ

معدہ اگر کمزور ہو جائے یا کچھ حصہ غذا کا ہضم کرے اور کچھ کچا چھوڑ دے یا بہت دیر میں ہضم کرے اور غذا کا کافی حصہ فضلے اور پاخانے کے راستے خارج ہو جائے تو یہ بدہضمی اور سوءِ ہضم کہلائے گی۔ اگر غذا ساری کی ساری کچی خارج ہو جائے اور معدہ نے اس میں ہضم کا عمل ہی نہ کیا ہو تو اسے تخمہ کہیں گے۔ یہ بھی بدہضمی ہی کی ایک قسم ہے لیکن اس میں غذا معدے سے جوں کی توں نکل جاتی ہے۔

اس میں قسم قسم کی ڈکاریں آتی رہتی ہیں۔ بھوک جاتی رہتی ہے جی کچا کچا سا رہتا ہے یعنی متلی اور ابکائی سی آتی رہتی ہے۔ سر کو غبار سا چڑھا رہتا ہے۔ اگر کبھی کھانا اچھی طرح ہضم ہو جائے تو اوپر کی سب تکلیفیں دور ہو جاتی ہیں۔ بدہضمی سے بیمار روز بروز دبلا اور کمزور ہوتا جاتا ہے کیونکہ غذا جسم میں خون اور قوت پیدا کئے بغیر خارج ہو جاتی ہے۔

اس میں کبھی منہ میں کھٹا پانی بھی آتا رہتا ہے۔ کبھی پیشاب میں سفید رنگ کی گاد اور تلچھٹ نیچے جمنے لگتی ہے۔

اسباب:۔ معدہ میں صفرا یا بلغم کی کثرت سے۔ بھاری اور بادی چیزوں کے کھانے سے یا کھانے میں بے اعتدالی اور بدپرہیزی کرنے سے

زیادہ چکنی چربیلی چیزوں کے استعمال سے اور ضرورت سے زیادہ کھانے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

علاج

اگر صفرا کی زیادتی ہو تو سکنجبین گرم کرکے پلائیں اور قے کرادی جائے اگر رطوبت کی زیادتی ہو تو مناسب تدبیر کریں اور جوارش کمونی وغیرہ دیں اور نمک سلیمانی کا استعمال کرائیں۔

ہیضہ

یہ ایک مہلک وبائی بیماری ہے جس میں قے اور دست کثرت سے آنا شروع ہو جاتے ہیں اور مریض ضعیف اور کمزور ہو کر مر جاتا ہے۔

علامات :۔ علامات اور نشانیوں کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں ایک کھلا اور ظاہر ہیضہ جس میں بیمار کو قے اور دست بہت آتے ہیں اور دوسرا بند ہیضہ کہلاتا ہے جس میں قے اور دست نہیں آتے بلکہ قے اور دستوں کی نوبت آنے سے پہلے ہی اس کے زہریلے اثر سے مریض ختم ہو جاتا ہے۔

علامات کے لحاظ سے قے اور دست والے ہیضے یعنی کھلے ہیضے کے چار درجے ہوتے ہیں۔

پہلا درجہ یعنی درجہ ابتدائی : اس درجہ میں مریض کو عام طور پر آدھی رات سے تھوڑی ہی دیر بعد یا صبح سویرے دست اور قے آنے شروع ہو جاتے ہیں جن میں پہلے پہل پاخانہ خارج ہوتا ہے لیکن بعد میں چاولوں

کی پیچھ کی طرح کے دست آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اس علامت کے تھوڑی دیر بعد قے بھی شروع ہو جاتی ہے۔

دوسرا درجہ : (تزائد) اس درجہ میں پہلے درجہ کی نسبت دست اور قے زیادہ آنے شروع آجاتے ہیں۔ پیاس میں تیزی آجاتی ہے۔ بے چینی اور اضطراب یعنی گھبراہٹ بھی بڑھ جاتی ہے۔ سر اور پیٹ میں سخت درد ہونے لگتا ہے اور ہاتھ پاؤں میں کھچاہٹ اور تشنج (اینٹھن) ہونے لگتا ہے۔

تیسرا درجہ : (درجہ انتہا) اس درجہ میں بیمار قے اور دست کی زیادتی سے نڈھال اور بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈے پسینے آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں پتھرانے لگتی ہیں اور آنکھوں کے ارد گرد نیلے حلقے پڑ جاتے ہیں۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ چہرہ کا رنگ مُردوں کی طرح ہو جاتا ہے، قے بھی کم ہو کر کبھی کبھی آنے لگتی ہے۔ ان علامات میں بیمار اٹھارہ گھنٹے کے اندر اندر ختم ہو جاتا ہے اگر اٹھارہ گھنٹے گزر جائیں تو پھر زندگی کی آس اور امید باقی رہتی ہے۔

چوتھا درجہ : (درجہ زوال یا انحطاط) یعنی مرض کے کم ہونے کا درجہ۔ اس درجہ میں اوپر بیان کئے ہوئے تینوں درجوں کی علامات میں کمی آجاتی ہے۔ جسم بھی قدرے گرم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ نبض ضعیف سے قوی ہونے لگتی ہے مریض کو نیند سی آنے لگتی ہے اور ہلکا سا بخار معلوم ہونے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ مریض میں زندگی اور صحت کی علامات نظر آنے لگتی ہیں

اسباب :۔ اوپر علامتوں کے لحاظ سے ہیضہ کے ۴ درجے بیان کئے

جاچکے ہیں یہاں مرض اور اُس کے اسباب اور وجوہات کے اعتبار سے ہیضے کی قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔ اِس لحاظ سے ہیضہ دو قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) ہیضہ امتلائی (۲) ہیضہ وبائی

اِن دونوں کی علامات اور نشانیاں تو ایک جیسی اور ملتی جلتی ہوتی ہیں لیکن اس بیماری کے پیدا ہونے کے سبب اور وجوہات الگ ہوتی ہیں۔

ہیضہ امتلائی :- عام طور پر خراب اور باسی غذا کے کھانے سے کھانا بھوک سے زیادہ کھانے سے۔ اور کھانے میں کئی قسم کی بدپرہیزیاں کرنے سے اور بدہضمی وغیرہ سے یا کسی سبب سے غذا کے معدہ میں فاسد ہونے اور سڑ جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ وبائی ہیضہ کے مقابلے میں زیادہ مہلک اور خطرناک نہیں ہوتا۔

ہیضہ وبائی :- جب یہ بیماری پھیلی ہوئی ہو تو ہوا۔ پانی۔ غذا اور کھانے پینے کی دوسری چیزوں میں وباء کا زہریلا مادہ اثر کر دیتا ہے اسی لئے اس زمانہ میں اچھی اور بہتر غذا کھانے والوں اور صاف پانی کے استعمال کرنے والوں میں بھی وباء کا زہر اثر کر جاتا ہے۔ اس زمانے میں یہ ضروری نہیں کہ صرف خراب غذا و پانی کے استعمال سے ہی یہ بیماری پیدا ہو۔ ہاں جن لوگوں میں پہلے سے بدہضمی یا ہیضہ پیدا ہونے کے آثار اور قابلیت موجود ہوں اُن پر جلدی اس کا اثر ہوتا ہے۔

علاج

مرض کے شروع میں جب دست اور قے آرہے ہوں تو فوراً ہی

اِن کو بند کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اِس طرح سے بدن کے اندر کا زہریلا مادہ باہر نکلنے کی بجائے اندر ہی رہ جائے گا اور دماغ دل یا جگر پر زہریلا اثر کر کے ہلاکت و موت کا سبب بن سکتا ہے اس لئے اِس درجہ میں طبیعت کی مدد کرنی چاہیئے تاکہ کھُل کر اور جلدی مادہ خارج ہو جائے اس کے لیئے عرق بادیان اور سکنجبین وغیرہ گرم کر کے پلانا مفید ہوتا ہے اگر مریض پر غشی طاری ہو جائے اور دانت کِلی پڑ جائے تو پاشویہ کرنا چاہیئے قے اور دست بہت زیادہ ہوں تو انار دانہ بھونا ہوا۔ پوست ترنج زہر مہرہ ایک ایک ماشہ باریک کر کے شربت انار میں ملا کر چٹنی سی بنا کر تھوڑے تھوڑے وقفہ سے چٹانا مفید ہوتا ہے۔ اور یہ گولیاں ہیضے کے ہر درجے میں نفع دیتی ہیں۔

لال مرچ کے بیج۔ ہلدی۔ آک کی جڑ کی چھال۔ آک کے پھول کا لونگ۔ پان میں کھانے کا چونا سب برابر برابر وزن میں پیس کر سبز ادرک کے پانی میں یا سبز پودینہ کے پانی میں چنے کے دلنے کے برابر گولیاں بنالی جائیں اور ایک ایک گولی ایک ایک گھنٹہ بعد مناسب عرق یعنی عرق گلاب یا عرق پودینہ یا الائچی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

معمولِ مطب

اِس مرض میں پیاس بار بار لگتی ہے۔ مریض کو ٹھنڈا پانی ہرگز نہ دیں بلکہ سونف۔ پودینہ۔ الائچی خورد۔ لونگ کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش

۶ ماشہ ۶ ماشہ ۷ عدد ۴ عدد

دے کر رکھ لیں اور صاف کر کے پیاس کے وقت یہی پینے کو دیا جائے

جوارش کمونی ایک تولہ کھلا کر اوپر سے شیرہ سونف ۵ ماشہ۔ شیرہ تخم کشوث ۳ ماشہ اور شیرہ مویز منقےٰ نودانہ۔ عرق سونف اور عرق مکو یا عرق گلاب چھ چھ تولہ میں نکال کر ضرورت اور علامت کے مطابق خمیرہ بنفشہ ۴ تولے یا گلقند ۴ تولے ملا کر پلا دیں اور معدہ کے امراض کے لئے جو طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اس کے مطابق دوا اور علاج تجویز کریں۔

معمولِ مطب

ہیضہ کی غشی میں تھوڑا سا ناریل دریائی لے کر خالص اور اصلی عرق گلاب یا عرق بید مشک میں گھس کر مریض کے حلق میں دو چار چار قطرے کر کے ٹپکائیں۔ نادر چیز ہے۔

وَجع الفواد

(زخمِ معدہ یا کوڑی کا درد)

وجع الفواد کے لفظی معنے تو ہیں دل کا درد۔ لیکن دراصل یہ معدکے معدہ کا درد ہے جسے زخمِ معدہ یا کوڑی کہا جاتا ہے۔ یہ درد ہوتا تو ہے زخمِ معدہ میں لیکن اس کی ٹیسیں اور دکھ اور درد کی اذیت دل تک پہنچتی ہے جو کہ اسکا پڑوسی ہے۔ اسی لحاظ سے اِس کو وجع الفواد ہی مشہور کر دیا۔ دل کے درد کی طرح یہ درد مریض کو جلد ہی بے حال کر دیتا ہے اور بعض اوقات تو اس سختی کا درد ہوتا ہے کہ مریض بے ہوش ہو جاتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے۔ اگر یہ صفرا سے ہو

تو پیاس زیادہ اور منہ خشک اور کڑوا ہو جاتا ہے۔ اگر غلیظ ریاح کے سبب ہو تو درد کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے اور متلی بھی ہوتی ہے اور ڈکار آنے یا ریح خارج ہونے سے سکون ہوتا ہے۔ کبھی گرم خشک دوائیں کونین یا سنکھیا وغیرہ کے استعمال سے بھی ہو جاتا ہے۔

علاج

سبب کو دور کیا جائے۔ مناسب تنقیہ وغیرہ کرائیں اور یہ گولیاں استعمال کرائیں جو اس مرض میں بہت مجرب ہیں۔

سفوف:۔ اونٹنی کا دودھ دو سیر لے کر کھویا بنا لیں پھر اس میں زعفران اصلی ۴ ماشہ اور سنگ سفیدہ ماشہ خوب باریک کر کے ملا دیں اور پھر تھوڑی دیر آگ پر رکھ کر پانی وغیرہ خشک کر دیں۔ جب پینے کے لائق ہو جائے تو ٹھنڈا کر کے باریک پیس کر محفوظ رکھیں وقت ضرورت ۳ ماشہ سفوف گرم پانی سے کھلا دیا جائے۔ نہایت جلدی اثر کرتا ہے۔

معدے کا ورم

ورم معدہ خونی:۔ اگر معدہ کا ورم خون کے غلبہ اور فساد کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو اس میں بے چینی اور بخار ہوتا ہے۔ زبان اور چہرہ کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ معدہ اور سینہ بھرا ہوا اور منہ کا مزہ میٹھا معلوم ہوتا ہے۔ کھانے سے نفرت ہوتی ہے اور معدے میں بوجھ اور ضرب جیسی لگتی ہے اور کبھی کبھی قے میں خون بھی آتا ہے اور متلی سی رہتی ہے۔

علاج

اس میں املتاس کے تین تولہ گودے یعنی مغز کو کاسنی کے پتوں کے دس تولہ پانی میں بھگو کر مل کر صاف کرکے بادام روغن چھ ماشہ اور مصری دو تولہ ملاکر پلائیں۔

ورم معدہ صفراوی میں ورم معدہ خونی کی علامات قریباً قریباً موجود ہوتی ہیں لیکن منہ کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور زبان خشک اور زرد ہوتی ہے۔

علاج :- اس کے لئے ایک پاؤ جوآش میں شربت بنفشہ اور شربت نیلوفر ملاکر دن میں تین یا چار مرتبہ پلانا فائدہ دیتا ہے یا سادہ سکنجبین تین تولے شربت عناب دو تولے عرق مکو اور عرق کاسنی پانچ پانچ تولے ملاکر صبح وشام پلانا مفید ثابت ہوتا ہے۔

ورم معدہ بلغمی :- اس میں درد اور ورم ہلکا ہلکا ہوتا ہے کھانے کو دل نہیں چاہتا۔ منہ سے پانی اور تھوک زیادہ آتا ہے۔ زبان اور منہ میں بھی ورم معلوم ہوتا ہے۔ پیاس نہیں ہوتی۔ معدہ کے مقام پر بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ منہ کا مزہ پھیکا پھیکا ہوتا ہے۔

علاج

اس میں خلط کے مطابق علاج کریں اور قے کرائیں۔ نمک یا سکنجبین یا مولی کے بیجوں سے قے کرائیں اور پھر صبح وشام کھانے کے دو گھنٹہ بعد یہ دو گولیاں کھلانا بڑا مفید ہے۔

گولیاں :- ایلوا چار تولہ کو عرق کاسنی۔ عرق سونف۔ عرق گلاب برابر

برابر وزن میں ڈال کر تین روز تک بھیگا رہنے دیں۔ چوتھے روز مل کر چھان لیں اور رومی مصطگی اصلی چھ ماشہ۔ تربد سفید چھلا ہوا چھ ماشہ ملیٹھی کا ست (رُبُ السُوس) ایک تولہ سب کو خوب باریک پیس کر ذرا سا روغنِ بادام ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنا دی جائیں۔

ورم معدہ سوداوی:۔ جب معدہ کا ورم خلط سودا کے بگاڑ کی وجہ سے ہو تو اوپر والی علامات کے ساتھ چہرہ اور زبان کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ ورم کی جگہ سخت معلوم ہوتی ہے۔ دل اور دماغ میں تفکر۔ وہم۔ وسواس اور وحشت پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج

خلط کے مطابق نضج اور تنقیہ اور مسہل کریں۔ نیز املتاس کا گودا تین تولے لے کر عرق سونف۔ عرق کاسنی۔ عرق مکو ہر ایک پانچ پانچ تولے لے کر ملا لیں اور اس میں مذکورہ املتاس کا گودا اور ساتھ ہی تخم کاسنی اور جڑ کاسنی چار چار ماشہ ڈال کر بھگو دیں۔ صبح مل چھان کر روغنِ بادام ۶ ماشہ اور مصری دو تولہ ملا کر پانچ سات روز تک پلائیں نہایت مفید ہے۔ اور گلاب کے پھول۔ بابونہ کے پھول اور مکو خشک ہر ایک تین تین ماشہ خوب باریک کر کے پرانے گڑ میں ملا کر حلوہ سا بنا لیں اور پوٹلی میں ڈال کر گرم گرم لے کر معدے کے اوپر سینک کریں۔

نہایت مفید ہے۔

* * *

فُواق ـــ ہچکی

(پنجابی ہڑکی)

جب معدہ میں کسی قسم کا نقص ہو اور غلیظ مادّے یا ریح وغیرہ پیدا ہو یا کوئی اور اسباب یا وجوہات ہوں تو حجاب حاجز ہیں یعنی اُس پردے میں جو دیوار کی طرح - سینہ ۔ دل اور پھیپھڑوں وغیرہ کو معدہ، جگر تلی اور انتڑیوں یعنی ہضم کے اعضاء سے الگ الگ اور علیحدہ رکھنے کا کام دیتا ہے جب کسی وجہ سے اِس پردے میں تناؤ یا اینٹھن یا تشنج عارضی طور پر پیدا ہو جائے تو اِس سے ہچکی پیدا ہو جاتی ہے ۔

اسباب :۔ یک سخت اور جلدی سے کسی تیز اور چٹ پٹی چیز کا نگلنا ۔ معدے میں گاڑھی اور غلیظ ہوا کا جمع ہونا ۔ صفرا یا بلغم شور اور تیز نزلہ کا معدہ پر گرنا ۔ جگر یا معدہ کا ورم ہونا ۔ بعض بیماریوں کے آخری درجہ میں بھی ہچکی پیدا ہو جاتی ہے جو نہایت ردّی اور خطرہ کی علامت ہوتی ہے ۔

علاج

سبب دریافت کر کے اُسے دفع کریں اور خلط کا نضج اور تنقیہ کریں ضرورت ہو تو قے کرائیں ۔

اگر معمولی سی شکایت ہو تو خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہے یا ذرا دیر

سانس کو روکنے سے بند ہو جاتی ہے یا تازہ پانی ذرا ذرا سا چاٹنے کی طرح پینے سے دفع ہو جاتی ہے۔ گرمی اور سردی کے مادے کا لحاظ رکھ کر علاج کیا جائے۔

معمول مطب

ملیٹھی کو چھیل کر خوب باریک کوٹ کر میدہ بنا لیں اور تین تین ماشہ ہر تین تین گھنٹہ کے بعد ٹھنڈے پانی سے کھلائیں۔ ناریل کے اوپر جو مونچھ جیسے ریشے ہوتے ہیں اُن کو چلم میں ڈال کر حقے کی طرح پلائیں۔

جوارش کمونی بھی مفید ہے اگر صفرا اور گرمی سے ہو تو سرکہ ایک چمچہ اور چینی چھ ماشہ کو ٹھنڈے پانی تین تولہ میں حل کر کے دن میں تین مرتبہ پلانا چاہیئے۔

جو ہچکی رطوبت معدہ۔ بدہضمی اور معدہ وغیرہ کی سردی دلیس کی وجہ سے ہو اس میں مندرجہ ذیل جوشاندہ نہایت فائدہ مند ہے۔

پودینہ خشک	پوست ڈودہ	افسنتین	پوست بیرون پستہ
۵ ماشہ	۲ ماشہ	۳ ماشہ	۵ ماشہ

سب کو مناسب مقدار پانی میں جوش دے کر صاف کر کے سکنجبین ملا کر صبح و شام پلائیں۔

بچوں کی ہچکی کے لئے جندبیدستر ذرا سا پانی میں گھس کر اسکے چند قطرے حلق میں ٹپکانا اکثر مفید ہوتا ہے۔

قلّتِ جوع ۔ ضُعفِ اشتہا ۔ بھُوک کی کمی

معدہ میں بلغم اور صفرا کی کثرت سے چکنی اور لیس دار چیزیں زیادہ کھانے سے گرم اور میٹھی غذاؤں یا مٹھائیوں کے بہت استعمال سے اور کبھی پیٹ کے کیڑوں کی وجہ سے بھوک کم اور کمزور ہو جاتی ہے یا جھوٹی بھوک جو خالص طور پر جبکہ کیڑے پیٹ میں موجود ہوں لگنے لگتی ہے یعنی کھانے کو دل تو بہت چاہتا ہے لیکن ذرا سا کھانے سے ہی بھوک جاتی رہتی ہے۔

علاج

معدے میں جو خراب اور ردّی خلط موجود ہو اُس کو نکالنے کی مناسب کوشش کی جائے۔ اگر صفرا کی زیادتی ہو تو املی۔ آلو بخارا۔ زرشک تخم خرفہ سیاہ۔ شربت انار۔ شربت لیموں وغیرہ کا مناسب طریقے سے استعمال کیا جائے۔ اگر ضرورت ہو تو قے یا مسہل کرائے جائیں۔

اگر بلغم اور سردی کی خلط اور سبب کی وجہ سے بھوک کمزور ہو تو نوشادر کو مٹی کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھ کر مشہور طریقے سے اس کا جوہر اڑا لیں۔ اس جوہر کے برابر وزن میں گندھک آملہ سار کو مولی کے پانی میں خوب کھرل کریں جب خشک ہو جائے تو اصلی سرکہ میں کھرل کرتے کرتے خشک کر ڈالیں تیار ہے۔ اس میں سے ایک ایک رتی

کھانا کھانے کے بعد پانی یا کسی عرق کے ساتھ کھلانا نہایت مفید ہے۔

معمولِ مطب

پھٹکری صاف کی ہوئی ساڑھے سات تولہ۔ پودینہ سبز کا پانی نچوڑا ہوا ساڑھے سات تولہ۔ رائی آدھ سیر۔ تینوں کو ملا کر ۵ سیر تازہ پانی میں ملا کر خوب پکائیں جب آدھا پانی باقی رہ جائے تو اتار کر صاف کر کے چینی پاؤ بھر ملا کر شربت کا قوام بنا لیں۔ کھانے کے بعد ڈھائی سے چار تولہ تک پانی میں ملا کر پلائیں۔ بھوک کی کمی دور کرنے کے لئے بے نظیر نسخہ ہے انشاء اللہ الحکیم۔

عطشِ مفرط یا افراطِ عطش

(پیاس کی شدت اور زیادتی)

یہ شکایت معدے کی گرمی سے۔ معدے میں غلیظ اور شور بلغم کے جمع ہو جانے سے۔ گرمی کے بخاروں کی وجہ سے۔ زیادہ محنت اور حرکت سے۔ گرمی اور دھوپ میں چلنے پھرنے سے اور صفرا کی تیزی سے یعنی گرمی خشکی سے اکثر پیدا ہوتی ہے۔ یعنی معدہ میں جب کسی وجہ سے گرمی اور تیزی پیدا ہو جائے تو معدہ اس کو دور کرنے کے لئے سرد پانی یا سرد ہوا کا تقاضہ کرتا ہے۔ اگر بلغم شور کی وجہ سے ہو تو سرد پانی وغیرہ سے ذرا دیر کے لئے تو سکون اور آرام معلوم ہوتا ہے لیکن پھر تھوڑی دیر کے

بعد پیاس زور پکڑ لیتی ہے۔ اگر گرم پانی پیا جائے تو پھر پیاس بار بار نہیں لگتی اور آرام معلوم ہوتا ہے۔ بلغم شور کے سبب منہ کا مزہ کھٹا اور نمکین سا لگتا ہے اگر حرارت کی وجہ سے ہو تو منہ کا مزہ کڑوا رہتا ہے اور ٹھنڈے پانی سے تسکین رہتی ہے۔

علاج

اصلی سبب کو دریافت کر کے اس کے دُور کرنے کی کوشش کریں مندرجہ ذیل گولیاں معمولِ مطب اور مفید ہیں۔

آملہ سوکھا ایک پاؤ۔ اتنے ہی وزن آملہ تازہ کے پانی میں ڈال کر کسی گرم جگہ دھوپ وغیرہ میں رکھا رہنے دیں۔ جب پانی سوکھ جائے تو آملہ کا پانی پہلے جتنا ہی پھر ڈال دیں اور سوکھنے دیں اسی طرح دس مرتبہ آملہ کا پانی ڈال کر خشک کریں اور باریک پیس لیں اور اس میں عرق گلاب آدھ پاؤ ڈال کر کھرل کریں جب باریک اور لیس دار ہو جائے تو اس میں الائچی خورد الائچی کلاں۔ صندل سفید ہر ایک ڈیڑھ تولہ اور مصری آدھا سیر باریک پیس کر ملا لیں اور جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا لیں۔ صبح و شام ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسنے کو دی جائے عجیب الاثر ہے۔

اپھارہ۔ نفخِ شکم

(پیٹ کا پھولنا)

جب کسی وجہ سے یا سردی اور بلغم یا لیس دار مادّوں کی وجہ سے یا

بدہضمی کی وجہ سے پیٹ میں ریاح زیادہ بننے لگیں تو معدہ اور پیٹ پھولنے لگتے ہیں۔ بوڑھے لوگوں میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ نیچے کی انتڑیوں میں غلیظ ریاح کی پیدائش سے پیٹ پھولنے لگتا ہے۔ بعض لوگ اسی کو ریح البواسیر بھی کہتے ہیں۔

علاج

غذا لطیف اور سادہ کھانی چاہیئے۔ پالک ٹماٹر اور سبزیوں کا زیادہ استعمال رکھنا چاہیئے۔ آلو اروی۔ بھنڈی۔ ماش اور لیس دار چیزوں اور زیادہ چاول کے استعمال سے پرہیز لازم ہے۔

گلقند ۳ تولہ میں نمک منیاری ڈیڑھ تولہ ملا کر چھ ماشہ کی مقدار میں کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنا چاہیئے۔ جوارش کمونی بھی مفید ہے۔

قے

کسی کھائی یا پی ہوئی چیز کو معدہ اُلٹ کر منہ کے راستے سے باہر نکال دے تو اُسے قے کرنا کہتے ہیں۔ اِس کے تین درجے ہیں۔

پہلا درجہ غثیان یعنی متلی یہ اُس حالت کا نام ہے جس میں معدہ کو کوئی چیز پسند نہ ہو اور وہ اسے نکال دینا چاہے اور دل کچا ہونے لگے

دوسرا درجہ وہ ہے جسے تہوع یعنی اُبکائی کہتے ہیں یہ وہ حالت ہوتی ہے جس میں معدہ کسی ایسی چیز کو جسے طبیعت پسند نہ کرے اُسکو منہ کے راستے سے باہر نکال دینے کے لئے حرکت اور کوشش عملی

طور پر شروع کر دے لیکن اس چیز کو باہر نہ نکال سکتا ہو۔

تیسری حالت کا نام ہے قے یعنی الٹی۔ یہ وہ حالت ہے جس میں معدہ اس چیز کو جسے طبیعت معدہ میں رکھنا نہیں چاہتی منہ کے راستے باہر خارج کر دے۔

اسباب :- عورتوں میں حمل کے زمانے میں متلی اور قے وغیرہ شروع ہو جاتی ہے۔ عام طور پر ضرورت سے زیادہ معدہ کو کھانے وغیرہ سے بھر لینے سے۔ کسی بدبودار۔ بدمزہ یا کڑوی اور طبیعت کو بری معلوم ہونیوالی چیز کے کھا لینے سے۔ کسی بدبو کو سونگھنے یا کسی بری چیز کو دیکھ کر طبیعت کو نفرت آجانے سے۔ دماغی پٹھوں پر کسی سخت اثر کے پڑنے سے۔ معدہ میں غذا کے سڑ جانے سے اور بعض قسم کی نشہ لانیوالی چیزوں کے استعمال سے قے آجاتی ہے۔ اگر صفرا کی وجہ سے قے آتی ہو تو اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ مریض کا چہرہ زرد ہو جاتا ہے قے بھی پیلے یا ہرے رنگ کی ہوتی ہے۔ پیاس بہت معلوم ہوتی ہے۔ خونی غلبہ کی وجہ سے ہو تو چہرہ سرخ ہوتا ہے۔ منہ کا مزہ میٹھا ہوتا ہے۔ پیاس بھی تیز ہوتی ہے۔ بلغم کے غلبہ سے ہو تو قے کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ پیاس نہیں ہوتی۔ مزہ پھیکا ہوتا ہے۔

علاج

سبب کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ خلط کے مطابق علاج کریں شربت انار اور سکنجبین کا استعمال کرائیں۔ مشک کافور ۳ ماشہ۔ بھنگ ۳ ماشہ باریک کر کے پانی سے ماش کے ملنے کے برابر برابر گولیاں بنا لی جائیں وقت

ضرورت ایک گولی پانی سے دیں۔ ہر قسم کی قے میں مفید ہے۔

کَبد یعنی جگر۔ مرارہ یعنی پتّہ کی تھیلی طحال یعنی تِلّی

جگر یعنی کلیجی یا کلیجا :۔ اس کا رنگ گائے یا بکری کی کلیجی کی طرح سیاہی مائل سُرخ ہوتا ہے۔ اس کو کاٹا جائے تو اس میں ریشے وغیرہ نہیں ہوتے۔ یہ بدن کا ایک بہت بڑا غدود ہے اس کا مقام دائیں طرف کے پہلو کے بیچ میں سینے کی آخری پسلیوں کے نیچے ہے۔ اگر دائیں ہاتھ کو سیدھا جسم کے ساتھ ملا کر لٹکائیں تو اس ہاتھ کی کہنی کا اندرونی حصّہ تقریباً جگر کے اوپر رہے گا۔ اس کے نیچے والی گہری (گڑھے کے جیسی) سطح کو جگر کا مقعر یعنی پیندا کہتے ہیں۔ یہ پیندا یا مقعر ترچھا ہو کر معدے کی اوپر کی سطح کے ساتھ ملا رہتا ہے۔ اس کی اوپر کی گولائی میں اُبھری ہوئی سطح (مُحدّب) یعنی ذرا کمان کی گولائی کی طرح کی ہوتی ہے۔ یہ دائیں طرف کی نیچے کی پسلیوں سے ملی ہوئی ہے۔ گویا جگر معدہ کے اوپر اور حجاب حاجز کے نیچے ہوتا ہے۔ جگر دراصل خون کا جما ہوا لوتھڑا ہے۔ اور دیکھنے میں اس کے دو حصّے یا لوتھڑے سے معلوم ہوتے ہیں۔ ایک بڑا ایک چھوٹا۔ یہ لمبائی میں عام طور پر دس یا بارہ انچ ہوتا ہے اور چوڑائی میں چھ سات انچ ہوتا ہے۔ جگر بدن کا مطبخ یعنی باورچی خانہ ہے۔ اسی

میں خون صفرا، بلغم اور سودا بن بن کر پورے جسم کو غذا اور پرورش کیلئے سپلائی ہوتے ہیں۔ معدہ میں ہضم پاکر غذا کیلوس کہلاتی ہے۔ کیلوس یعنی پیچھ کی شکل کی چیز ماساریقا نالیوں کے ذریعے جگر میں جاکر پھر پکتی اور ہضم میں آتی ہے۔ یہاں اِس کا نام کیموس ہو جاتا ہے۔ جگر میں پکنے سے اس نئی شکل کی چیز یعنی کیموس کے اوپر جو جھاگ کی طرح کا حِصّہ ہوتا ہے اُسے صفرا کہتے ہیں جگر اس کو صفرا کے خزانہ یعنی مرارہ (پتے کی تھیلی) کے حوالے کر دیتا ہے۔ اس کیموس کا جو حِصّہ اچھی طرح پک کر تیار ہوتا ہے اُسے خون کہتے ہیں۔ اِس کا خزانہ دل ہے۔ جگر اس کو دل کے حوالے کرتا رہتا ہے۔ اسی کیموس کا وہ حِصّہ جو اچھی طرح نہیں پکتا بلکہ کچا رہ جاتا ہے لے بلغم یعنی کچا خون کہتے ہیں اِس کا خزانہ پھیپھڑے ہیں جگر اس بلغم کو پھیپھڑوں کے حوالے کرتا رہتا ہے۔ پکنے سے اسی کیموس میں جو چیز اس کے نیچے گاد یا تلچھٹ کی طرح نیچے تہہ میں بیٹھ جاتی ہے اُسے سودا کہتے ہیں جس کا خزانہ طحال یعنی تلی ہے جگر اس کو تلی کے ولے کرتا رہتا ہے۔

بَابُ الکبد (جگر کا دروازہ) یہ اُس بڑی رگ اور نالی کو کہتے ہیں جو جگر کے نیچے سے نکلتی ہے۔ اس کی دو شاخیں ہیں ایک شاخ بہت سی چھوٹی موٹی شاخوں کی صورت میں جگر کے اندر پھیلی ہوئی ہے یہی وہ شاخیں ہیں جن میں کیموس پکتا اور ہضم ہوتا ہے اور چاروں خلطیں بنتی ہیں دوسری شاخ معدہ اور آنتوں کی طرف جاکر ماساریقا کی رگوں اور نالیوں

کی شکل میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہی شاخیں جن کا دوسرا نام ماساریقا ہے معدہ اور انتڑیوں سے کیلوس کو لا کر جگر کے اندر پکنے کے لئے پہنچاتی رہتی ہیں جگر کے اوپر والی سطح جو گولائی میں ہے۔ اِس میں سے بھی ایک بڑی رگ نکلتی ہے اس کا نام ورید اجوف ہے۔ اس کی بھی دو شاخیں ہیں ایک جگر کے اوپر والے جسم کے حصّہ کی طرف یعنی سر تک بے شمار شاخوں یعنی رگوں میں پھیلی ہوئی ہے اور دوسری شاخ جگر کے نیچے سے ہو کر جسم کے نیچے کے حصّے یعنی پاؤں کے انگوٹھے تک بے شمار رگوں میں پھیلی ہوئی ہے

……

……

……

یہ رگ یعنی ورید اجوف پورے جسم کی رگوں کی جن میں نیلا خون بھرا رہتا ہے۔ اصل اور جڑ ہے۔ اسی لئے ان کو جگر کی رگیں کہا جاتا ہے۔

مرارہ یعنی پتّہ یا پتّے کی تھیلی ۔ یہ جگر کے داہنی طرف والے لوتھڑے یا حصّے میں ذرا نیچے کی طرف کو لگی ہوئی ہے۔ اس کی شکل ناشپاتی جیسی ہے۔ اوپر سے بڑی نیچے سے تنگ اور نوک دار۔ اِس کی لمبائی دو سوا دو انچ ہوتی ہے اور چوڑائی تقریباً ایک یا سوا انچ ہوتی ہے۔ بدن کی ضرورت کے مطابق صفرا پیدا کر کے جگر اس میں جمع کرتا رہتا ہے۔ اِس میں تقریباً ڈھائی تین تولہ صفرا جمع رہتا ہے۔ جگر سے جس نالی یا پائپ کے ذریعے اِس تھیلی میں صفرا پہنچتا ہے وہ تقریباً ڈیڑھ انچ لمبی ہوتی ہے۔

لبلبہ یا لباب :- یہ نرم گلٹی کتے کی زبان کی طرح کی ہوتی ہے یہ چھ ساڑھے چھ انچ لمبی اور ڈیڑھ دو انچ چوڑی ہوتی ہے۔ اس کی جگہ ناف سے قریباً چار انچ اوپر کی جانب۔ معدے کے نیچے کمر کے مہروں کے قریباً سامنے ہے۔ اس میں سے ایک قسم کی رطوبت نکلتی ہے جو تھوک سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ یہ رطوبت ایک پانچ چھ انچ لمبی نالی کے ذریعے سے صفرا کی نالی کے ساتھ ساتھ جا کر غذا سے ملکر اس میں سے روغنی حصوں کو الگ کر دیتی ہے۔ اور فضلے کو باہر خارج کر دیتی ہے۔

طحال یعنی تلی :- یہ بھی ایک قسم کا جمے ہوئے خون کا بنا ہوا عضو جیسا ہے اس کی شکل چپٹی اور چوکور سی ہوتی ہے جس کی لمبائی چار پانچ انچ اور چوڑائی اندازاً تین چا پانچ تک ہوتی ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ خون کی سیاہی اور گاد۔ تلچھٹ اور میل کو صاف کرتی اور چوستی رہتی ہے اور جگر جو سودا پیدا کرتا ہے وہ تلی میں جمع ہوتا ہے۔

جگر پتہ اور تلی کی بیماریاں اور علاج

چند ضروری باتیں

(۱) جگر ایک ایسا عضو ہے جو دواؤں وغیرہ کے اثر اور تاثیر سے جلدی ہی سخت یا نرم یا پلپلا ہو جاتا ہے اس لئے جب اس کی کسی بیماری میں محللات یعنی مادہ کو تحلیل کرنے اور اڑانے والی دوائیں استعمال

کرنے کی ضرورت ہو تو ان کے ساتھ خوشبودار اور قوت کی حفاظت کرنے والی دوائیں شامل کرنا چاہیئے۔

(۲) جب ورم اور سوجن جگر کے اوپر کی کمان جیسی سطح میں معلوم ہو تو دست لانے والی دوائیں نہ دی جائیں اور جب ورم جگر کی نیچے والی سطح یعنی پینسے میں معلوم ہو تو مدرات یعنی زیادہ پیشاب لانے والی دوائیں ہرگز نہ دی جائیں۔

(۳) جلودسر یعنی استسقار کی سب قسموں میں فصد لینا نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

(۴) اگر عورتوں میں حیض کی کمی یا رکاوٹ کی وجہ سے جگر میں نقص یا جلندھر وغیرہ کی علامات ظاہر ہوں تو صافن نامی رگ کی فصد کھلوانا مناسب ہے۔

(۵) جگر کے اس ورم میں جو سودا کی وجہ سے ہو۔ اس میں جب تک منضج اور ملین دوائیں دے کر مادے کو پکا نہ لیا جائے مسہل ہرگز نہ دیئے جائیں۔

(۶) اگر صفرہ کی نالی میں سدہ پیدا ہو کر یرقان کی بیماری ہو جائے تو اس میں پہلے صفرا کو قے یا دستوں وغیرہ کے ذریعے خارج کیا جائے اس کے بعد سدے کو کھولنے کی دوائیں تجویز کی جائیں۔

(۷) تلی کے گرم ورم میں جو خون کے غلبہ سے ہو ٹھنڈی لیپیں (ضماد) اگر تجویز کی جائیں تو ان میں مادہ کو لطیف اور معتدل کرنے والی دوائیں بھی

ملا لی جائیں۔

(۸) اگر تلی ریاح وغیرہ کی وجہ سے پھول جائے تو پیاس کو روکنا فائدہ مند ہوتا ہے۔

جگر۔ پتہ اور تلّی وغیرہ کی مُفرد اور مُرکّب دوائیں

تخم کثوث۔ طباشیر۔ دارچینی۔ تخم کاسنی۔ جڑ کاسنی۔ گلاب کے پھول مویز منقی۔ بابچھڑ۔ زرشک۔ زعفران۔ مصطگی رومی۔ گل غافث۔ ریوند چینی۔ انجیر۔ اشق۔ سرکہ خالص۔ معجون کلکلانج۔ دوا ءالکرکم۔ معجون دبید الورد۔ قرص ریوند۔ جوارش زرعونی۔ شربت بزوری۔ شربت دینار سکنجبین۔ عرق مکو۔ عرق کاسنی وغیرہ۔

اگر جگر میں کسی باہر کے سبب سے گرمی بڑھ جائے تو کاسنی کے بیج ایک تولہ رات کے وقت تھوڑے گرم پانی میں بھگو کر رکھیں اور ایک صاف کپڑا خوب تان کر پھیلا کر کسی چوڑے منہ کے برتن پر باندھ دیں اور رات کی بھیگی ہوئی کاسنی کو اس پر پھیلا دیں اور بغیر نچوڑے ٹپکنے دیں جب سب پانی ٹپک جائے تو پھر اس پانی کو کپڑے پر ڈال کر اسی طرح سات مرتبہ ٹپکائیں اور جتنا پانی نکلا ہو اس میں شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

جگر کی گرمی جس کے ساتھ دست اور دل کی دھڑکن بھی ہو اس کے لئے مروارید ناسفتہ ۲ رتی۔ کہربا شمعی ایک ماشہ۔ گوند کیکر ایک ماشہ

گوند کتیرا ایک ماشہ۔ سنگِ یشب سبز ایک ماشہ سب کو نہایت باریک کر کے خمیرہ مروارید ۵ ماشہ میں ملا کر کھلایا جائے اور اوپر سے میٹھے انار کا پانی دو تولہ۔ سیب کا پانی دو تولہ۔ ناشپاتی کا پانی دو تولہ ملا کر صبح و شام پلایا جائے۔

اگر جگر اور معدہ میں کمزوری ہو تو سونف ۵ ماشہ۔ تخم کشوث تین ماشہ مویز منقیٰ ۹ دانے کا شیرہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ عرق سونف ۵ تولہ اور عرق مکو ۵ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۳ تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔

ورم جگر کے لئے مویز منقیٰ ۹ دانہ۔ کاسنی کی جڑ ۶ ماشہ۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ سونف ۶ ماشہ۔ رات کو تازہ پانی میں تر کریں۔ صبح مل چھان کر کاسنی سبز کے پتوں کا پھاڑا ہوا پانی اور مکو سبز کے پتوں کا پھاڑا ہوا پانی چار چار تولہ ملا کر خمیرہ بنفشہ چار تولے شامل کر کے صبح کو تجویز کیا جائے اور شام کے وقت شیرہ سونف ۵ ماشہ۔ شیرہ مویز منقیٰ ۶ دانہ۔ شیرہ مکو خشک ۳ ماشہ عرق برنجاسف میں تیار کر کے خمیرہ بنفشہ ۲ تولے حل کر کے پلایا جائے۔ اگر جگر کا درد سُدے کے سبب سے ہو تو صبح و شام تخم کشوث تین ماشہ شیرہ انیسوں ۳ ماشہ۔ شیرہ تخم خیارین ۲ ماشہ میں گل قند یا شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر جوارش زرعونی ۶ ماشہ کھلا کر اوپر سے پلائیں۔

جگر یا تلی میں سُدے ہوں اور ان کی وجہ سے پرانا بخار ہو گیا ہو اور غلیظ اور لیسدار مادہ رگوں وغیرہ میں اٹکا ہوا ہو تو کاسنی کے بیج ایک تولہ اور کھانے کا نمک ایک ماشہ دونوں کو پاؤ بھر پانی میں خوب پیس کر آگ پر گرم کریں حتیٰ کہ پھٹ جائے۔ ٹھنڈا کر کے چھان کر صبح و شام

پلایا جائے۔ اسی ترکیب سے افسنتین ۶ ماشہ اور نوشادر تین رتی کا استعمال کرانا بھی مفید ہے۔

اگر جلودر یعنی استسقاء کی علامات ہوں یا ضعف جگر کی شدت معلوم ہو تو شیرہ سولف ۵ ماشہ۔ شیرہ تخم کشوث تین ماشہ۔ عرق سولف اور عرق مکو چھ چھ تولہ میں تیار کرکے گلقند ۴ تولہ ملاکر پہلے معجون دبید الورد ۶ ماشہ کھلاکر اوپر سے پلانا شروع کریں۔

معمول مطب خاص

اونٹنی کے دودھ ۷ تولہ میں گلقند ۴ تولہ خوب مل چھان کر ہر روز صبح کے وقت پلایا جائے اور روزانہ ایک تولہ دودھ بڑھاتے ہیں حتیٰ کہ دودھ کی مقدار اکیس تولہ تک جا پہونچے پھر اسی طرح ایک ایک تولہ روزانہ کم کرکے استعمال کرائیں یہاں تک کہ یہ مقدار پھر ۷ تولہ تک آجائے۔

اگر ہاتھ پاؤں پر سوجن ہو تو اجوائن دیسی ایک تولہ یا سونٹھ ایک تولہ کو مٹی کے کورے برتن میں پانی میں ڈال کر آٹھ پہر یعنی چوبیس گھنٹہ تک بھگو کر رکھیں (رات کو اوس یعنی شبنم میں رہنے دیں) دوسرے دن صبح اسکا پانی نتار کر پلائیں۔ اگر بخار کی شکایت ہو تو اس میں تین ماشہ گلو سبز پیس چھان کر پلائیں۔

جگر کے دست ہوں تو انار دانہ ایک ماشہ۔ طباشیر ایک ماشہ سماق ایک ماشہ۔ زہر مہرہ ایک ماشہ کا خوب باریک سفوف کرکے خمیرہ مروارید ۳ ماشہ یا جوارش انارین یا جوارش آملہ سات سات ماشہ میں ملاکر کھلادیں

اور اوپر سے شیرہ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ۔ شیرہ نردشک ۳ ماشہ۔ شیرہ حب الآس ۳ ماشہ۔ عرق بادیان اور عرق بیدمشک چھ چھ تولہ میں نکال کر شربت انار شیریں ۴ تولہ شامل کر کے پلا دیا جائے اگر دست آنے سے کمزوری کا زیادہ خطرہ ہو تو اس میں شیرہ بیلگری ۳ ماشہ (بل کے گودے کا شیرہ) بھی ملا دیں تاکہ دست جلدی بند ہوں۔

اگر پیچش اور آنت وغیرہ میں زخم کی نشانیاں بھی موجود ہوں تو اس میں تین ماشہ بہیدانہ کا لعاب شامل کر دیا جائے۔

یرقان میں سونف ۷ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۷ دانے۔ کاسنی کی جڑ۔ تخم کثوث (پوٹلی میں باندھ کر) تین ماشہ پرسیاؤشاں ۵ ماشہ۔ ملیٹھی چھلی ہوئی پانچ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کے وقت مل چھان کر اس میں سبز مکو کے پتے کا پھاڑا ہوا پانی۔ کاسنی کے سبز پتوں کا پھاڑا ہوا پانی اور مولی کے سبز پتوں کا پھاڑا ہوا پانی ہر ایک چار چار تولہ نکال کر اکٹھا کر کے خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ میں خوب حل کر کے صبح و شام پلایا جائے۔

یرقان میں مولی کے سبز پتوں کا پانی ۴ تولہ نکال کر اس میں لال شکر (دیسی گڑ کی شکر) ۴ تولے ملا کر کپڑے میں چھان کر پلانا نہایت مفید ہے اور معمول ہے۔

عظم الطحال یعنی تلی کے بڑھ جانے میں کھیل سہاگہ تین ماشہ۔ رائی نو ماشہ باریک کر کے چھان کر اس میں سے ایک ایک ماشہ صبح و شام

گرم پانی سے کھلانا عجیب چیز ہے۔

تلی کے بڑھنے کے لئے پیچھے درج شدہ نسخہ بیٹ خلل لے کر اس میں انجیر زرد دو عدد ڈال کر منضج کے طور پر چند روز مسلسل استعمال کرانا اور بعد میں کوئی مناسب مسہل دینا نہایت فائدہ کرتا ہے۔ تلی کے اوپر یہ لیپ لگانا چاہیئے۔ املتاس کا گودا (مغز) دو تولہ۔ گل بابونہ ایک تولہ۔ جو کا آٹا ایک تولہ مکو خشک دو تولہ۔ بالچھڑ ایک تولہ سب باریک کر کے پھر مکو کے تازہ پانی میں پیس کر لیپ تیار کر کے تلی کے اوپر لگائیں۔ اور اس کے ساتھ اگر شیرہ تخم خرفہ سیاہ ۴ ماشہ پانی میں نکال کر سکنجبین ۴ تولہ ملا کر صبح و شام پلانا بہت فائدہ مند ہے۔

ورم طحال:- یعنی تلی کی سوجن میں۔ مکو خشک ایک تولہ۔ املتاس کا گودا ۹ ماشہ۔ بابونہ کے پھول ۶ ماشہ۔ ناخونہ ۶ ماشہ۔ بالچھڑ ۶ ماشہ۔ زعفران اصلی ایک ماشہ۔ انگور کی لکڑی کی راکھ ۹ ماشہ۔ سب کو سبز مکو کے پانی میں پیس کر تھوڑا سا سرکہ ملا کر تلی کے مقام پر لیپ کر دیا جائے

امراضُ۔ عَلَامات۔ اَسبابُ۔ عِلاج

جگر، تلی (سپیرز) مرارہ وغیرہ کے علاج کے سلسلے میں پچھلے صفحات میں چند ضروری باتوں کے ذیل میں قریب قریب مختصر طور پر مکمل طریقہ بیان کیا جاچکا ہے تاہم بعض بڑی اور مشہور بیماریوں کی تفصیل درج

کی جاتی ہے ۔

استسقار ۔ جلودہر

یہ جگر کی خاص بیماری ہے ۔ اس میں جگر کی مشین کے کام اور فعل میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس سے خون صحیح طور پر نہیں بن سکتا بلکہ خون میں پانی زیادہ ہو کر جسم کے مختلف حصوں میں بھر جاتا ہے یہ بیماری پیدا ہونے سے پہلے ضعفِ جگر یعنی جگر کی کمزوری شروع ہو جاتی ہے یعنی استسقار شروع ہونے سے پہلے کمزوری کی جو حالت جگر میں پیدا ہوتی ہے اس کو سوءُ القینہ کہتے ہیں ۔ یا یہ کہ جگر کی وہ بیماری جو استسقار یعنی جلودہر کے ہونے کی خبر دیتی ہے اس حالت کا نام سوءُ القینہ ہے ۔

استسقاء کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) استسقاء لحمی (۲) استسقاء زقی

(۳) استسقاء طبلی

جب جگر کے خون کا پانی اور مادّہ پورے جسم کی جلد کے نیچے پہونچ جاتا ہے اور ورم جیسا پیدا کر دیتا ہے تو اسے استسقائے لحمی کہتے ہیں ۔ اگر جسم کے کسی حصہ پر انگلی رکھ کر دبائیں تو وہاں انگلی گڑ کر گڑھا سا بن جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اصلی حالت پر آجاتا ہے ۔

استسقائے زقی جب یہی خون کا پانی اور مادّہ سارے جسم

کی بجائے پیٹ کی جلد اور گڑھوں میں بھر جائے اور پیٹ پانی کی مشک کی طرح پھول جائے تو اسے استسقائے زقی کہتے ہیں (ذق عربی زبان میں پانی کی مشک کو کہتے ہیں)

استسقائے طبلی وہ ہوتا ہے جس میں پانی کم ہوتا ہے لیکن اس کچے مواد سے ریاح اور غلیظ ہوا بہت کثرت سے پیدا ہو کر پیٹ طبلے کی مانند پھول جاتا ہے۔ اگر پیٹ کو ہاتھ سے بجائیں تو طبلے کی سی آواز پیدا ہوتی ہے۔ زقی میں اگر پیٹ کے ایک طرف ہاتھ رکھیں اور دوسری طرف سے دوسرے ہاتھ سے ذرا ٹھوکر لگائیں تو پہلے ہاتھ کو ایسا محسوس ہوگا جیسے مشک کے اندر پانی کی لہریں اٹھ رہی ہوں۔

علامات :۔ استسقاء لحمی میں تقریباً سارے جسم پر سوجن اور بھرا بھراہٹ ہوتی ہے۔ دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے جو اس کی خاص علامت ہے۔ نبض موجی عریض اور لین (نرم) ہوتی ہے۔ پیشاب گاڑھا اور سفید۔ پاخانہ نرم اور مقدار میں زیادہ ہوتا ہے۔ استسقاء زقی میں پیٹ کی جلد چمکدار ہو جاتی ہے۔ حرکت کرنے۔ پہلو بدلنے اور لیٹنے سے پیٹ میں پانی مشک کی طرح چھلکتا ہے سانس میں تنگی آجاتی ہے۔ نبض صغیر۔ متواتر اور ذرا صُلب یعنی سخت چلتی ہے۔

استسقائے طبلی میں پیٹ پھول جاتا ہے۔ بجانے سے ڈھول اور طبلہ کی طرح آواز نکلتی ہے۔ بوجھ کم معلوم ہوتا ہے۔ اس میں نبض طویل بسرعت اور متواتر ہوتی ہے اور ذرا صُلب (سخت) بھی ہوتی ہے۔

مرض کے اسباب :۔ یہ بیماری جگر۔ دل اور گردوں کی خرابی سے

پیدا ہوتی ہے۔ ناقص غذا کے استعمال سے۔ زیادہ سرد اور مرطوب چیزوں کے استعمال سے۔ پیشاب وغیرہ کی رکاوٹ سے۔ جگر اور گردوں کی کمزوری سے اور گرم سرد ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔

علاج

سبب کو دور کر کے اسے دور کرنے کی تجویز کریں۔ اُونٹنی کے دودھ کا استعمال اِس میں خاص طور پر مفید ہے۔ جوارش مصطگی اور معجون دبید الورد نفع دیتی ہیں۔

معمولِ مُطب

مندرجہ ذیل تلی کے بڑھ جانے اور استسقائے لحمی وطبلی میں خاص طور پر مفید ہے۔

شیر مادہ شتر (اونٹنی کا دودھ) دس سیر لیں اُس میں دس سیر ہی امربیل چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ڈال دیں (امربیل زرد رنگ کی بغیر جڑ اور پتوں کے تاروں اور ڈوروں کی شکل کی ایک بیل ہوتی ہے جو عام طور پر بیر کے درختوں پر ہوتی ہے) بہر حال اس دودھ اور امربیل والے برتن کو اچھی طرح ڈھک کر اگر گرمی کا موسم ہو تو پندرہ روز تک دھوپ میں پڑا رہنے دیں اگر سردی کا موسم ہو تو ۲۵ دن یا مہینہ بھر تک دھوپ میں رہنے دیں۔ اِس مدت کے بعد اِس کو صاف کر کے بوتلوں میں بھر لیں۔ اگر قبض ہو اور دست لانے کی ضرورت ہو تو اسی دوا کے ساتھ رائی پیس کر ۳ ماشہ کھلا دیا کریں۔ غذا میں روٹی اور شوربا دیں۔

بدن پر یہ لیپ لگایا جائے۔ عقرقرحا۔ بسکھپرے کی جڑ۔ سنبھالو کے درخت کی جڑ کا پوست۔ ارنڈی کے بیجوں کا مغز۔ اور لاکھ سب برابر برابر وزن میں باریک کرلیں اور گائے کے پیشاب میں پیس کر دن میں تین مرتبہ لیپ (ضماد) کرائیں۔

معجون

یہ معجون ہاتھ پاؤں اور پیٹ کی سوجن چاہے یرقان کی وجہ سے ہو یا حمل کی وجہ سے ہو سب میں مفید اور مستعمل ہے۔

ترپھلہ (ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ) ۵ تولے۔ زرچوب (ہلدی) کٹکی بابڑنگ دارہلد سب پانچ پانچ تولے نسوت برابر ایک دس دس تولے خوب باریک کرکے چھان کر سب دواؤں سے تین گنا خالص شہد معجون میں ملالیں۔

خوراک ۹ ماشہ صبح اور ۹ ماشہ شام گرم پانی سے۔ مقدار حسب ضرورت کم یا زیادہ کرلی جائے۔

یرقان

(پیلیا کی بیماری)

یرقان کی دو قسمیں ہیں (۱) یرقانِ اسود یعنی کالا یرقان (۲) یرقانِ اصفر یعنی پیلا یرقان۔

یرقان اصفر میں آنکھیں۔ جلد۔ زبان۔ ناخن اور پیشاب سب پیلے اور زرد ہو جاتے ہیں۔ بھوک بند ہو جاتی ہے منہ کا مزہ کڑوا۔ طبیعت میں پستی اور سُستی پیدا ہو جاتی ہے۔ چکنائی والی چیزوں سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ یرقان اسود میں آنکھیں۔ جلد۔ ناخن اور پیشاب وغیرہ سیاہ ہو جاتے ہیں۔

اسباب:۔ اس بیماری میں ہوتا یہ ہے کہ صفرا یا سودا جگر میں تیار ہو کر اپنے خزانوں یعنی پتہ کی تھیلی اور تلی میں جا کر جمع ہونے اور اسٹاک ہونے کی بجائے (کسی وجہ سے چاہے وہ جگر اور صفرا یا سودا کی نالیوں میں سُدّا پیدا ہونے کی وجہ سے ہو یا کسی ورم کی وجہ سے ہو) بہرحال وہ اپنے خزانوں کی بجائے خون میں ہی مل کر سارے بدن میں پھیلنا شروع کر دیتے ہیں۔

عام طور پر یہ مرض جگر وغیرہ کو زیادہ گرمی پہنچنے سے۔ زیادہ گرم خشک چیزوں کے استعمال سے۔ جگر میں سُدّہ پڑنے سے۔ پتے اور تلی کو صفرا اور سودا لے جانے والی نالیوں کی بندش اور خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔

علاج

سبب کو دور کر کے اس کے دفعیہ کی کوشش کریں۔

خاص معمولاتِ مَطب

خُبث الحدید یعنی مَنڈُور ایک پاؤ لے کر اُس کو پانی سے دھو دھو کر خوب صاف کر لیا جائے۔ پوست ہلیلہ۔ پوست بلیلہ (بہیڑہ) اور پوست آملہ ہر ایک پاؤ پاؤ بھر لے کر چاروں دواؤں کو خوب باریک کر لیا جائے۔ کسی لوہے کے برتن کڑاہی وغیرہ میں سب کو ڈال کر اوپر سے گائے کے دودھ کا

دہی اتنا ڈالیں کہ دو دو انچ دہی دوا کے اوپر کھڑا ہو جائے۔ اس کو ہر روز لکڑی سے اوپر نیچے ہلا کر چلاتے رہیں اگر خشک ہونے لگے تو دہی اور ملا دیں۔ سات دن کے بعد اس کو سائے میں پھیلا کر خشک کر لیں اور باریک پیس کر اس میں آدھا پاؤ ترکٹہ (سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ مگھاں) بھی باریک کر کے ملا دیں۔

خوراک ہر روز صبح کے وقت تین ماشہ کی مقدار میں دہی کے ساتھ کھلانا چاہیئے۔ نہایت مفید شئے ہے۔

وجع الکبد (دردِ جگر)

یہ درد دائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے ہوتا ہے۔ جگر کے مقام پر سختی درد اور بوجھ ہوتا ہے۔ دائیں طرف کے کندھے کے پچھلی جانب اور اوپر بھی کبھی کبھی درد ہونے لگتا ہے۔ یہ کبھی غلیظ اور گاڑھے ریاح کی وجہ سے کبھی گرمی یا خشکی بڑھ جانے کی وجہ سے۔ کبھی چوٹ وغیرہ سے اور کمزوری و ضعف وغیرہ سے بھی درد ہونے لگتا ہے۔

علاج

اصلی سبب کو دور کریں۔

معمولِ مطب

سجی۔ مرچ سیاہ۔ نمک سنگ برابر برابر وزن میں لے کر کوٹ چھان لیں۔ صبح اور شام پانی کے ساتھ سات سات ماشہ کی مقدار میں کھلایا جائے۔

⁂

ضُعفِ جگر

(پنجابی میں دھکّل کہتے ہیں)

اِس میں بدن دن بدن کمزور ہونے لگتا ہے۔ کبھی کبھی جگر کے مقام پر درد اور بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ بدن کا رنگ پیلا یا سیاہ ہونے لگتا ہے جسم اور ہاتھ پاؤں میں خشکی سی معلوم ہوتی ہے۔

یہ کسی غلط کے بگاڑ سے یا گرم سرد ہو جانے سے۔ سخت محنت اور سخت گرمی سے آنے کے فوراً بعد ٹھنڈا پانی یا برف وغیرہ کے استعمال کر لینے سے یا زیادہ مٹھائی اور چکنائی وغیرہ کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ جگر میں خون کی پیدائش کم ہو جاتی ہے۔

علاج

اِس بیماری میں قبض نہ ہونے دیا جائے۔ رات کو گلقند کھلا دیا جائے شربت بزوری۔ شربت دینار اور عرق کاسنی۔ عرق مکو اور پھلوں کے تازہ رس کا استعمال مفید رہتا ہے۔ معجون دبید الورد اور ثولانہ وغیرہ مناسب طریقے سے استعمال کرائے جائیں۔

امعا ــــــ آنتیں

جو غذا ہم کھاتے ہیں۔ وہ معدہ اور جگر میں جا کر ہضم ہوتی ہے پہلا

ہضم منہ سے شروع ہوجاتا ہے۔ دوسرا معدہ میں ہوتا ہے۔ تیسرا جگر میں اور چوتھا انتڑیوں میں ہوتا ہے۔ معدہ اور جگر وغیرہ غذا کا جوہر نکال کر فضلہ یعنی پھوکٹ انتڑیوں کے حوالے کر دیتے ہیں جو اس میں سے بچا کھچا غذا کا جوہر چوس لیتی ہیں اور باقی فضلہ پاخانہ کی شکل میں اپنی خاص حرکت سے بدن کے باہر نکال دیتی ہیں۔ کل آنتوں کی تعداد چھ ہے اوپر والی تین آنتیں جو ناف سے اوپر ہیں ان کو چھوٹی آنتیں کہتے ہیں اور ناف سے نیچے والی تین بڑی آنتوں کو بڑی آنتیں کہتے ہیں۔

اوپر والی تینوں چھوٹی آنتوں کی لمبائی ملا کر تقریباً ساڑھے بائیس فٹ ہوتی ہے اور نیچے والی تینوں بڑی آنتوں کی مجموعی لمبائی تقریباً پانچ فٹ بن جاتی ہے۔

اوپر والی چھوٹی آنتوں کے نام :-

(۱) سب سے اوپر والی کو اثنا عشری (اثنا عشر عربی میں بارہ کو کہتے ہیں) یہ آنت چونکہ بارہ انگشت یعنی بارہ انگل لمبی ہوتی ہے اس لئے اس کا نام اثنا عشری یا بارہ انگشتی آنت پڑ گیا۔

(۲) اثنا عشری کے بعد والی دوسری آنت کا نام صائم آنت ہے۔ صائم کے معنی عربی زبان میں روزہ دار کے ہیں۔ یہ جلدی جلدی خالی ہوتی رہتی ہے اور انسان کے مرنے کے بعد ہمیشہ خالی پائی جاتی ہے جیسے روزہ دار کا پیٹ روزہ میں خالی رہتا ہے اس لئے اس کا نام صائم یعنی روزہ دار یا خالی پیٹ والی آنت پڑ گیا۔ یہ تقریباً آٹھ فٹ لمبی

ہوتی ہے۔

(۳) دقاق معنی باریک اور پیچدار۔ یہ اوپر کی تیسری چھوٹی آنت ہے۔ یہ دوسری آنت یعنی صائم کے نیچے سے شروع ہو جاتی ہے اور بل در پیچدار ہے اسی لئے اس کا نام دقاق پڑ گیا۔ یہ پیچ اور بل کھاتی ہوئی نیچے کی بڑی آنتوں سے جا لگتی ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً ساڑھے دس یا گیارہ فٹ ہوتی ہے۔

نیچے کی بڑی آنتیں

یہ بھی تین ہیں پہلی کا نام اعور (معنی کانی) آنت ہے۔ یہ دراصل ایک راستے والی نالی یا تھیلی کی شکل کا قریباً تین پونے تین انچ لمبا ٹکڑا ہے جو پیٹ کے اندر دائیں طرف کے پیڑو میں لگا رہتا ہے۔ یہ دراصل دقاق آنت کے آخری سرے کا چوڑا حصہ ہے۔ اس کے نیچے کا راستہ بند ہوتا ہے اسی لئے اس کو ایک راستہ یا ایک آنکھ والی آنت کہتے ہیں۔ یہ خوب کھلا اور کشادہ ہوتا ہے اور اس کی لمبائی قریباً تین انچ ہوتی ہے اس کا مقام دائیں پیڑو کی طرف ہے اس کے نیچے ذرا پیچھے کی طرف کو دائیں کولھے کی سیدھ میں ساڑھے پانچ یا چھ انچ لمبا سونڈی یعنی کینچوے کی شکل کا باریک سا ٹکڑا لگا ہوا ہے اسے زائدہ اعوریہ یعنی اعور آنت کا بڑھا ہوا حصہ کہتے ہیں

نیچے کی دوسری بڑی آنت قولون ہے۔

یہ آنت دائیں جانب کی طرف اعور نام کی آنت کے آگے سے شروع

ہوکر اوپر جگر کی طرف کو جاکر جگر سے ذرا نیچے سے مڑکر معدہ کے پیندے سے ملتی ہوئی بائیں جانب میں تلی کے نیچے تک جا پہنچتی ہے۔ پھر تلی کے نیچے سے بائیں کوکھ کی سیدھ میں نیچے کو چلی جاتی ہے اور اخیر والی آنت مستقیم نامی سے جا ملتی ہے۔ یہ تقریباً ۴ فٹ لمبی ہوتی ہے۔ نیچے کی تیسری بڑی آنت کا نام مستقیم آنت ہے۔ مستقیم عربی زبان میں سیدھے کو کہتے ہیں۔ کیونکہ اس آنت میں کوئی ٹیڑھ یا پیچ وغیرہ نہیں بلکہ یہ ایک آٹھ نو انچ کی سیدھی نالی ہے جو قولون نام کی آنت کے آگے سے شروع ہوتی ہے اور پاخانہ کے مقام پر آکر ختم ہو جاتی ہے۔

یہی فضلہ کو اخیر میں یعنی آنت سے باہر دھکیل دیتی ہے اس کے نیچے کے سرے پر جو سوراخ ہے اُسے مقعد یا پاخانہ کی جگہ کہا جاتا ہے۔

معدے کے نیچے کا وہ سوراخ جو بارہ انگشتی آنت کے اوپر کے سوراخ میں کھلتا ہے اور جس کے راستے سے معدہ غذا کے فضلے کو بارہ انگشتی آنت میں دھکیلتا ہے اُسے بواب یعنی بڑا باب یا دروازہ کہتے ہیں۔

آنتوں اور پاخانے کے مقام کے مرض

ضروری باتیں

(۱) خونی بواسیر کے دورے کے وقت خون کے روکنے میں جلدی نہ کریں البتہ اگر کمزوری اور ضعف بہت زیادہ ہونے لگے اور خون بھی

صاف اور اصلی آنے لگے تو بند کرنے کی تدبیر کی جائے۔ یہ خون سوداوی ہوتا ہے۔ اگر اسے روک دیا جائے تو خون کی بیماریاں۔ مالیخولیا۔ دل کی بیماریاں۔ پھوڑے۔ پھنسیاں اور ورم پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۲) اگر اوپر والی آنتوں کے اندرونی استر یا سطح پر زخم وغیرہ ہوں تو پلانے والی دوائیں استعمال کرائی جائیں اگر نیچے کی آنتوں میں ہوں تو شافے اور حقنے استعمال کرائے جائیں۔

(۳) جب آنتوں میں غذا نہ ٹھہرے اور سنگرہنی کی طرح پہونچتے ہی باہر نکل جائے اور صفرا کا غلبہ ہو تو قے کے ذریعے صفرا کا تنقیہ کریں

(۴) اگر قولنج یعنی سول کی بیماری بلغم کی وجہ سے ہو تو پہلے حقنے استعمال کرائیں بعد میں صرف سخت ضرورت میں مسہل دوائیں دیں کیونکہ اگر پہلے ہی سخت جلاب دے دیئے جائیں گے تو ان کے اثر سے جسم کا سارا مواد آنتوں میں جمع ہو جائے گا اور درد میں زیادتی ہو کر مریض کے مر جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

(۵) بلغمی قولنج میں جس دن بیمار اچھا ہو جائے تو اس کے بعد کم از کم چوبیس ۲۴ گھنٹے تک بیمار کو کوئی ٹھوس غذا نہ دینی چاہیئے۔

متفقہ اور مستند طریق علاج

بلغمی پیچش میں لعاب ریشہ خطمی ۴ ماشہ۔ شیرہ حب الآس تین ماشہ پانی میں نکال کر اس میں شربت بنفشہ تین چار تولے ملا کر اس پر ۲ ماشہ

اسپغول کے بیج چھڑک کر پہلے جوارش جالینوس سات ماشہ کھلا کر اوپر سے پلا دیں۔ اگر جلدی ہو تو لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ اور شامل کر دیا جائے۔

اگر پاخانہ کے ساتھ خون بھی آرہا ہو تو شیرہ جڑ انجبار۔ شیرہ بل گودا تین تین ماشہ۔ شیرہ حب الآس و لعاب بہیدانہ تین تین ماشہ پانی میں تیار کر کے شربت انار تین تولہ ملا کر تخم بارتنگ چھ ماشہ اوپر چھڑک کر صبح اور شام کو تجویز کیا جائے۔

اگر زحیر یعنی پیچش سُدّوں کی وجہ سے ہو تو ریشہ خطمی ۷ ماشہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل کر صاف کر کے املتاس کا گودا چھ تولہ اور خمیرہ بنفشہ ۳ تولے اس میں بھگو کر مل کر صاف کر لیا جائے اور مغز بادام ۷ عدد کا شیرہ پانی میں نکال کر اس میں شامل کر کے پلایا جائے۔

یا املتاس کا مغز یعنی گودا ۶ تولہ اور مصری سفید ۴ تولے کو پاؤ بھر یا ڈیڑھ پاؤ دودھ میں اُبال کر صاف کر کے پلایا جائے۔

اگر پیچش کے ساتھ نزلہ وغیرہ بھی ہو تو ریشہ خطمی ۵ ماشہ۔ خبازی ۷ ماشہ اور خطمی ۷ ماشہ پانی میں اُبال کر صاف کر کے شربت بنفشہ سے میٹھا کر کے پلا دیا جائے۔

قولنج کا درد اگر ریح اور غلیظ ہوا کی وجہ سے ہو تو شیرہ اُنیسوں ۲ ماشہ شیرہ سونف ۶ ماشہ عرق مکو و عرق سونف ۱۲ تولہ میں تیار کر کے شربت دینار یا خمیرہ بنفشہ چار چار تولے ملا کر پلایا جائے۔

اگر قولنج پاخانے وغیرہ کی خشکی یا سُدے پیدا ہونے کی وجہ سے ہو تو املی ۲ تولے تھوڑے پانی میں اُبال کر مل کر صاف کرلیں اور اس پر سنا مکی کے صاف پتوں کا سفوف چھڑک کر پلا دیا جائے۔

اسہال یعنی دست جن کا سبب معدہ اور آنتوں کا نقص ہو۔ اُس میں دھاوے کے پھول ۹ ماشہ۔ خس ۹ ماشہ اور بِل کا گودا (بلگری) ۹ ماشہ باریک سفوف بنا کر چھ چھ ماشہ صبح و شام رُب سیب یا رُب بہی دو تولے پانی میں حل کئے ہوئے کے ساتھ کھلایا جائے۔

بواسیر بادی میں (یعنی جس میں خون نہ آتا ہو) پانچ دانے خوبانی رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو نتھار کر صاف پانی لے لیا جائے اور مصری سے میٹھا کر کے پلا دیا جائے اور بعد ازاں خوبانی بھی کھلادی جائے۔

بواسیری دستوں اور کمزوری میں طباشیر ایک ماشہ۔ پوست بیرون پستہ ایک ماشہ۔ رومی مصطگی ایک ماشہ۔ انار دانہ ایک ماشہ۔ زہر مہرہ ایک ماشہ۔ سب کا باریک سفوف بنا کر جوارش اناریں چھ ماشہ میں ملا کر کھلا دیا جائے اور اوپر سے کاسنی کے سبز پتوں کا پھاڑا ہوا پانی اور بارتنگ کا پانی ۴ تولہ کھٹے انار کا پانی ۴ تولہ میں شربت انار شیریں تین چار تولے ملا کر صبح و شام پلایا جائے۔

معدہ کی خرابی سے دست آتے ہوں تو شیرہ حب الآس ۳ ماشہ۔ شیرہ سولف پانچ ماشہ۔ شیرہ دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ۔ عرق الائچی یا عرق برنجاسف دس بارہ تولہ میں تیار کر کے پہلے جوارش آملہ ۷ ماشہ کھلا کر صبح و شام

اوپر سے پلانا چاہیئے۔

اگر دست معدہ کی کمزوری سے کبھی کبھی آئیں اور مروڑ وغیرہ نہ ہو تو جوارش مصطگی ۷ ماشہ۔ شیرہ سونف ۵ ماشہ۔ شیرہ دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ پانی میں تیار کرکے شربت سیب یا بہی سے میٹھا کرکے پلایا جائے۔

اگر جگر کی کمزوری یا نقص کی وجہ سے دست آئیں تو اس میں زیرہ سیاہ تین چار ماشہ کا شیرہ بھی پانی میں نکال کر شامل کردیں۔

پرانی پیچش میں گلاب کے پھول ۷ ماشہ۔ انجبار کی جڑ ۵ ماشہ۔ مروڑ پھلی ۵ ماشہ۔ ریشہ خطمی ۷ ماشہ۔ نیلوفر ۵ ماشہ۔ گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت بنفشہ یا شربت انجبار ۴ تولے ملا کر پلانا چاہیئے۔

اگر خونی بواسیر موجود ہو اور خون کے دست آرہے ہوں تو جامن کی گٹھلی کا سفوف ۶ ماشہ۔ تخم کنوچہ ۶ ماشہ۔ آم کی گٹھلی کا سفوف ۶ ماشہ سب کو ملا کر اس میں سے ۶ ماشہ سفوف ساٹھی کے چاولوں کے پانی کے ساتھ شربت انار یا شربت سیب یا شربت انجبار حب الآس ملا کر پلائیں۔

خونی بواسیر کے لئے شیرہ جڑ انجبار تین ماشہ۔ لعاب اسپغول تین ماشہ لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ۔ لعاب ریشہ خطمی ۴ ماشہ سب کو پانی میں نکال کر میٹھے اناروں کا شربت ۴ تولے ملا کر اور چہار تخم ۶ ماشہ چھڑک کر صبح و شام پلایا جائے۔

کانچ یعنی خروج مقعد میں۔ انار کا چھلکا (نسپال) ایک تولہ کو

دو سیر پانی میں اُبال کر صاف کر کے نیم گرم سے آبدست کرایا جائے اور پوست انار ایک تولہ۔ انار کے پھول خشک ایک تولہ اور مازو سبز ایک تولہ سب کو باریک کر کے چھان لیں اور روئی یا کپڑے کی گدّی پر ایک دو چٹکی پھیلا کر لنگوٹ کی طرح صبح و شام باندھنے کی ہدایت کریں۔

زحیر

پیچش ـــــ دست ـــــ مروڑ

اس کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی سچّی پیچش یعنی زحیر صادق۔ دوسری جھوٹی پیچش یعنی زحیر کاذب۔

زحیر آنتوں کے ایسے درد کا نام ہے جس میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد مروڑ اور درد پیدا ہو کر پاخانہ جانے کی ضرورت پڑے اس میں چپکٹ اور لیس دار بلغم جیسا نکلتا ہے جو ناک کی رینٹھ کی شکل کا ہوتا ہے اسے آؤں بھی کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ کبھی خون بھی مل کر آتا ہے۔ یہ زحیر صادق ہے۔

اگر قبض کی وجہ سے پیچش ہو تو اسے زحیر کاذب یعنی جھوٹی پیچش کہتے ہیں

سچّی اور جھوٹی پیچش کی پہچان

پیچش کے بیمار کو اسبغول کے بیج ڈھائی تین تولہ یا ست اسبغول

یعنی اسبغول کا برادہ ۹ ماشہ شربت وغیرہ کے ساتھ پھنکا یا جائے۔ اگر یہ پاخانہ کے راستے باہر نکل جائے تو زحیر صادق ہو گی اور اگر نہ نکلے تو زحیر کاذب یعنی جھوٹی پیچش ہو گی۔

زحیر کاذب میں بخار نہیں ہوتا۔ پیچش کے ساتھ کبھی بخار بھی ہوتا ہے اگر صفرا کی وجہ سے ہو تو پاخانہ کے مقام پر جلن ہوتی ہے۔

اسباب مرض :- یہ مرض دست لانے والی تیز دواؤں کے ذریعے بار بار جلاب لینے کی عادت سے۔ آنتوں کے سُدّوں سے اور آنتوں پر صفرا اور بلغم شور کے گرنے سے بدہضمی سے اور گرم چیزوں کے زیادہ استعمال اور خراب غذا کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔

علاج

عام طریق علاج تو ضروری باتوں میں تفصیل کے ساتھ درج کیا جا چکا ہے۔ اگر زحیر کاذب یعنی سُدّے والی ہو تو ڈیڑھ دو تولے اصلی رنڈی کا تیل صاف شفاف میں ایک ماشہ لیکر سے گوند کا سفوف ملا کر پلا دیا جائے۔ سُدّہ نکل جانے کے بعد مناسب دوائیں پیچش کی دی جائیں۔

معمول خاص

زحیر صادق یعنی سچّی پیچش کے لئے نہایت ہی مفید و مجرّب چیز ہے۔ خس۔ دھنیا خشک۔ نیلوفر۔ ناگرموتھ ہر ایک تین تین ماشہ ملگری۔ (بل کا گودا) سات ماشہ ڈیڑھ پاؤ یا آدھ سیر پانی میں اُبال کر مل چھان کر پھیکا ہی صبح و شام پلا دیا جائے۔ اگر دست میں خون

آتا ہو تو اس میں تین ماشہ انجبار اور زیادہ کر دیں اور اگر مروڑ اور زیادہ ہو تو تین چار ماشہ مروڑ پھلی بھی ملا دیں۔

قرص طباشیر کافوری جو ہر قسم کے خونی اور سادہ دستوں میں مفید اور مجرّب ہے۔

کتیرا سفید ۷ ماشہ۔ گوند کیکر ۷ ماشہ۔ طباشیر کبود ۷ ماشہ۔ نشاستہ گیہوں ۷ ماشہ۔ گلاب کے پھول ڈنڈی اور ڈوڑی دنتوں سے پاک پونے دو ماشہ مغز تخم خیارین ۱۴ ماشہ۔ میٹھے کدو کے بیج کا مغز ۱۴ ماشہ۔ تخم خرفہ سیاہ چودہ ماشہ۔ کافور اصلی ساڑھے تین ماشہ۔ زعفران اصلی پونے دو ماشہ ملیٹھی کا ست (رب السوس) پونے دو ماشہ سب کو باریک پیس کر اسبغول کے لعاب سے اتنی بڑی گولیاں بنائیں جو خشک ہو جانے کے بعد سات سات ماشہ کی رہ جائیں۔

قدر شربت یعنی مقدار خوراک ایک ایک گولی صبح و شام۔

دست لگنا

سنگھنی اور اسہال

اگر دستوں کے ساتھ خون مل کر آئے تو ان کو خونی یا دموی اسہال اور ذوسنطاریہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سہال کبدی اور دوسری اسہال معوی (امعا یعنی آنتوں کے دست)

اسہال کبدی یعنی جگری دست :۔

ان کی نشانی یہ ہے کہ یہ بڑی مقدار میں رات کو زیادہ آتے ہیں اور بیمار جلد ہی کمزور اور دبلا ہونے لگتا ہے۔

اسہال معوی یعنی آنتوں کے دست :۔

یہ رات کو کم اور دن میں زیادہ آتے ہیں اور بڑی مقدار میں نہیں ہوتے اور مریض کو جلدی کمزور نہیں کرتے۔

سنگرہنی یا زلق الامعا کی نشانی یہ ہے کہ اس میں دو چار دن تو دست آتے ہیں اور دو تین دن تک قبض ہو جاتا ہے اور بعض اوقات کھانا کھا لینے کے فوراً بعد پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔

علاج

ضروری باتوں میں مناسب اور مستند علاج درج ہے۔

معمول مطب خاص

پارہ صاف کیا ہوا۔ گندھک صاف کی ہوئی۔ لودھ پٹھانی۔ ناگر موتھا موچرس۔ ملگری۔ دھاوا کے پھول۔ اندر جو میٹھے۔ اور افیون سب برابر برابر وزن میں لے کر باریک کریں اور ۲ دو رتی کی مقدار میں صبح کے وقت دہی کی چھاچھ کے ساتھ پلائیں۔ اگر دست زیادہ ہی ہوں تو دو دو وقت کھلائیں۔

اسہال، سنگرہنی اور انیمی کے دستوں کے لئے مفید ہے۔

* * *

حُصر

قبض کی بیماری

یہ بیماری عام طور پر خشکی سے ہوتی ہے۔ وقت مقررہ پر پاخانہ نہیں آتا یا مقدار میں کم اور خشک آتا ہے۔ سر اور بدن میں درد رہتا ہے۔ پیٹ میں بدبودار ہوا پیدا ہونے لگتی ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔

اسباب:۔ سوکھی اور گرم خشک غذائیں کھانے سے۔ بیٹھے رہنے سے۔ کام اور ورزش نہ کرنے سے۔ پاخانہ پیشاب کو روکنے سے۔ آنتوں اور معدہ میں سودا یا بلغم کی زیادتی سے اور صفرا کے کم پیدا ہونے سے۔ بواسیر وغیرہ سے یا جگر وغیرہ کی گرمی خشکی سے قبض پیدا ہوتا ہے۔

علاج

سبب کو دور کریں۔ تازہ پھلوں اور ترکاریوں کا زیادہ استعمال کرائیں پالک اور ٹماٹر کا استعمال نہایت مفید ہے۔ صبح اٹھتے ہی پاخانہ میں جاکر چند منٹ بیٹھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ نہار منہ ٹھنڈے پانی کا گلاس پینے سے فائدہ ہوتا ہے خشکی ہو تو مکھن اور مغز بادام کا استعمال کرایا جائے مناسب ورزش اور چہل قدمی کی جائے۔ موٹے اور بے چھنے آٹے کی روٹی استعمال کرانی چاہیئے۔

قبض عام طور پر خشکی سے ہوتا ہے اس کے لئے گل بنفشہ چھ ماشہ۔ مغز بادام چھلکا اتار کر ۱۰ دانے۔ دونوں کو کوٹ کر ململ کے صاف کپڑے میں ڈھیلی سی پوٹلی باندھ لیں اور ڈیڑھ پاؤ یا آدھ سیر دودھ میں یہ پوٹلی ڈال کر جوش دیا جائے۔ جب خوب پک جائے اور تیسرا یا چوتھا حصہ دودھ جل کر دو یا تین حصے باقی رہ جائے تو پوٹلی کو نچوڑ کر پھینک دیں اور دودھ میں ضرورت کے مطابق مصری یا چینی ملا کر پلا دیں۔ یہ عمل سوتے وقت کرنا چاہیئے۔ چند روز استعمال کرنے سے خشکی دور ہونے سے قبض ختم ہو جاتا ہے۔

شربت قبض دفع کرنے کے لئے

سنا مکی کے پتے (ڈنڈی وغیرہ دور کر کے) چھ تولہ۔ گلاب کے پھول ڈیڑھ تولہ۔ گاؤزبان کے پھول ڈیڑھ تولہ۔ بنفشہ کے پھول ڈیڑھ تولہ۔ آلو بخارا پندرہ دانے۔ سپستان ۲۰ دانے۔ عناب ولایتی ۳۰ دانے۔ تخم خیارین پوستے دو تولہ۔ کاسنی کے بیج ۱۲ ماشہ۔ ترنجبین خراسانی ۵۰ تولے۔ سوائے ترنجبین کے سب دواؤں کو ذرا ذرا کوٹ کر چھ گنا گرم پانی میں رات کو بھگو کر رکھیں۔ صبح جوش دے کر مل چھان کر ترنجبین اور شہد یا چینی ایک پاؤ شامل کر کے شربت تیار کریں۔

مناسب مقدار میں مریض کی عمر اور قوت کے لحاظ سے روزانہ پلائیں یہ تینوں خلطوں کو نکالتا ہے اور مریض کو کمزور نہیں ہونے دیتا۔

دِیدَانْ

کِرمِ امعا یا شِکم

آنتوں کے کیڑے :-

یہ کچی سبزیاں یا کچے پھل یا زیادہ میٹھا گڑ وغیرہ کے استعمال سے یا معدہ اور آنتوں میں بلغم اور کچی غذا کے زیادہ رہنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ بلغم یا کچی غذا سڑ جاتی ہے اسی لئے اس میں گرمی سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیڑے چار قسم کے ہوتے ہیں۔

پہلی قسم کو حیات کہتے ہیں یہ لمبائی میں ایک فٹ سے ڈیڑھ دو فٹ تک ہو جاتے ہیں۔ ان کی نشانیاں یہ ہیں کہ پیٹ میں ناف کے آس پاس اکثر درد رہتا ہے اور مروڑ ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے رہتے ہیں نبض کمزور اور ضعیف چلتی ہے۔ سوتے میں دانتوں کا پیسنا۔ فم معدہ یعنی کوڑی کے مقام پر خاص طور پر خالی پیٹ کے وقت سوزش اور چاٹ ہوتی ہے۔ اکثر خشک کھانسی آتی ہے۔ بھوک کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی چیز معدہ اور کوڑی کی طرف چڑھ رہی ہے۔ دن میں اور خاص کر سوتے وقت منہ سے پانی اور لعاب بہتا ہے۔ کبھی قے یا پاخانے میں کیچوا سا نکلتا ہے یہ عام طور پر اوپر کی آنتوں میں پیدا ہوتے ہیں۔

اگر بچوں کے پیٹ میں کیڑے پڑ جائیں تو وہ اپنی ناک کو نوچتے

لگتے ہیں اور پاخانے کے مقام پر بھی ہاتھ سے نوچتے اور ملتے ہیں۔

دوسری قسم کے کیڑوں کو حبُ القرع یعنی کدو دانے کہتے ہیں ان کی شکل وصورت کدو کے بیجوں جیسی اور سیاہ و چپٹی ہوتی ہے۔ یہ قولون اور اعور میں پیدا ہوتے ہیں۔

تیسری قسم کے کیڑے پپیتے کے بیجوں کی طرح گول ہوتے ہیں۔ یہ قولون میں پیدا ہوتے ہیں۔

چوتھی قسم کے کیڑے چھوٹے چھوٹے اور سفید دھاگے یا ڈورے کے ٹکڑوں کی طرح کے ہوتے ہیں۔ جن کو چنونے یا چُرنے کہتے ہیں یہ عام طور پر مستقیم آنت میں پیدا ہوتے ہیں۔ علامات قریباً سب کی ملتی جلتی ہیں۔

سب کی مشترکہ نشانی یہ ہے کہ دن کے وقت ہونٹ خشک اور رات کے وقت تر رہتے ہیں۔ دوسری اور تیسری قسم کے کیڑوں کی وجہ سے ناف کے قریب اوپر سے پیٹ ذرا اونچا ہوجاتا ہے۔ چوتھی قسم کی نشانی یہ ہے کہ پاخانے کے مقام میٹھی میٹھی اور کبھی زور کی خارش ہوتی ہے۔ یہ بچوں میں بہت ہوتے ہیں۔

علاج

ہر قسم کے کیڑوں کو ہلاک کرنے اور خارج کرنے کے لئے یہ دوا تجویز کریں۔ سونے سے پہلے رات کے وقت تل اور گڑ ملا کر خوب اچھی طرح بیمار کو کھلا دیئے جائیں تاکہ کیڑے میٹھے کی وجہ سے اکٹھے ہو جائیں۔ صبح نہار پیٹ کمیلہ سوا تولہ لے کر صاف کرکے اور صابون صاف ساڑھے تین ماشہ دونوں

کو کوٹ کر ملا لیں اور سب کی تین گولیاں بنا لیں اور سوتے وقت گرم پانی سے کھلا دیں صبح کو کیڑے نکل جائیں گے انشاءاللہ تعالٰے۔

بچوں کے کیڑوں (چُنُونوں) کیلئے

کمیلہ۔ بائبڑنگ۔ رسوت۔ نرکچور برابر وزن میں لے کر باریک کر لیں اِس میں سے تین یا چھ ماشہ گرم پانی سے کھلائیں اور اسی سفوف کو گائے کے پتہ میں ملا کر پاخانے کے مقام کے اندر کپڑے یا روئی پر لگا کر رکھ دیں۔

خُروجِ مقعد (کانچ)

بیماری کے شروع میں تو کبھی کبھی نکلتی ہے۔ لیکن جیسے جیسے مرض پرانا ہوتا جائے تو معمولی کھانسی اور چھینک سے یا ذرا پاؤں کے بل بیٹھنے سے فوراً پاخانے کا مقام باہر آجاتا ہے یہ مرض بچوں میں زیادہ ہوتا ہے۔

اسباب: پیٹ کے کیڑوں کی وجہ سے۔ بواسیر کی وجہ سے عام کمزوری اور پرانے دست یا قبض کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

علاج

سبب کو معلوم کر کے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ پاخانہ کے بعد پھٹکری کے پانی سے دھویا جائے۔ مازو۔ پھٹکری۔ انار کے پھول اور انار کے پوست کا باریک میدہ سا سفوف بنا کر روئی یا گدی پر ذرا سا چھڑک

کر لنگوٹ باندھ دیا جائے یا مرغی کے انڈے کی سفیدی کو کا پنج پر لیپ کر کے اندر کو کر دیں اِس سے بھی کافی فائدہ پہنچتا ہے۔ جگر۔ آنتوں اور معدہ کی درستی کا خاص خیال رکھا جائے۔

بواسیر

بواسیر لفظ باسور کی جمع ہے۔ باسور کے معنی ہیں جسم کے کسی حصہ پر گوشت کی طرح کا زائد حصہ بڑھ جانا یعنی خلافِ قدرت پیدا ہو جانا جسے عام زبان میں مَسّہ یا موہکہ یا کوم کہتے ہیں۔ یہ لفظ عام طور پر واحد کی جگہ بھی جمع کے صیغے میں ہی استعمال ہونے لگا ہے۔ اگر ناک کے اندر زائد گوشت پیدا ہو جائے تو اسے بواسیر الانف یعنی ناک کی بواسیر کہیں گے اور اگر رحم کے اندر فضول یعنی زائد گوشت پیدا ہو جائے تو اسے بواسیر الرحم یعنی رحم یا بچہ دانی کی بواسیر کہیں گے اور اگر بواسیر المقعد یا صرف بواسیر ہی کہیں تو پاخانے کے مقام کے فضول یا زائد گوشت یعنی بواسیری مسّے سمجھے جائیں گے عام طور پر بواسیر کا مفہوم پاخانے کے مقام کے مسّوں یا ورم یا خون آنے کو ہی سمجھا جاتا ہے۔

بہر حال بواسیر کی دو قسمیں ہیں :-

ایک بواسیر خونی یا دموی اور دوسری بواسیر بادی یا عمیا یعنی اندھی

بواسیر ہے یعنی وہ بواسیر جس میں مسّے ہوں مگر خون نہ آتا ہو۔

بعض بواسیر کی ایک تیسری قسم بھی بتلاتے ہیں جس میں نہ خون آتا ہے اور نہ مسّے ہوتے ہیں بلکہ نیچے کی آنتوں میں غلیظ ریاح کسی وجہ سے پیدا ہوکر بھرے رہتے ہیں اور اس سے مریض کو وہ ساری تکلیفیں اور علامتیں محسوس ہوتی ہیں جو بواسیر میں ہوتی ہیں اس لئے عام طور پر اسے ریح البواسیر کہا جاتا ہے۔ لیکن دراصل یہ کوئی خاص مرض نہیں بلکہ کسی دوسرے مرض کا نتیجہ یا عرض یا سبب یا علامت ہوتی ہے۔

مقعد یا مبرز یعنی پاخانہ خارج ہونے والا سوراخ یا جگہ یہ مستقیم نامی آنت کا آخری نیچے والا سرا ہے۔ یہ جگہ بے شمار تاگے کی طرح کے ریشوں و رگوں سے اور شریانوں کی باریک شاخوں اور نسوں سے گھری ہوئی ہے۔ ان میں رگوں یعنی ورید کی شاخوں کی بھی کافی تعداد ہوتی ہے۔ ان کو اس جگہ کی نسبت سے بواسیری وریدیں یا بواسیری رگیں کہتے ہیں۔ ان رگوں کے آخری سرے پاخانے کے مقام اور حلقے پر ختم ہوتے ہیں۔ گویا یہ مقام یعنی مبرز اور مقعد ان رگوں کا آخری گھاٹ یا ٹرمی نس پوائنٹ TERMINUS POINT یعنی آخری حد ہے جیسے لاہور اور دوسری جگہوں سے آنے والی ریلوں کا کراچی سٹی ریلوے اسٹیشن ٹرمی نس پوائنٹ یا آخری حد ہے۔ چنانچہ اس مقام یعنی مقعد کی رگوں اور شریانوں کے سرے آخری حد پر ہونے کی وجہ سے نیچے سے گول اور تنگ ہوتے ہیں۔ جب بدن میں کسی بیماری کی وجہ سے یا کسی خلط کے بنیاد

اور بگاڑ کے سبب سے معدہ، جگر یا انتڑیوں کی خرابیوں کی وجہ سے اِس مقام کی رگوں یا شریانوں کے خون پر کوئی خلافِ قدرت اثر پڑتا ہے یا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ یا غلیظ مادّہ یا سودا اِن میں گھُس آتا ہے تو واپس نہ جانے کی وجہ سے اِن رگوں کے سِروں کو پھُلا کر بڑا کر دیتا ہے اور اس سے ملے ہوئے گوشت کو غیر قدرتی اور غیر پسندیدہ قد و قامت میں بڑھا دیتا ہے تو یہ مختلف قسم کے ابھار اور فضول گوشت کی پیداوار بواسیر کے مُسّے بن جاتے ہیں۔ یہی بادی بواسیر ہے۔

اور جب مادّہ کی تیزی کی وجہ سے یا اس مقام پر کسی چھوٹے یا بڑے مُسّے کے پیدا ہونے کی وجہ سے کسی شریان کا منہ تناؤ اور دباؤ سے یا خون اور کسی خلط کی زیادتی اور دباؤ کی وجہ سے کھل جائے اور خون مقعد سے باہر مسلسل یا دوروں سے آنے لگے یا پاخانے وغیرہ کے ساتھ لپٹ کر یا قطرہ قطرہ یا ٹونٹی کی دھار کی طرح آنے لگے تو اسی کو بواسیر خونی کہتے ہیں۔ اِس کے مسّے عام طور پر چھوٹے اور مقعد کے اندر کی طرف نزدیک بھی اور کافی اوپر تک دُور بھی ہوتے ہیں۔

بواسیر کے مُسّے مقام کے لحاظ سے تین قسم کے ہوتے ہیں:-

اوّل قسم بیرونی یعنی مقعد کے چھلّے یا حلقے کے اوپر باہر کی طرف۔ دوسری قسم مقعد کے اندر کی جانب اور تیسری قسم کے وہ ہوتے ہیں جو نہ باہر ہوں اور نہ اندر۔ یعنی کچھ حصّہ اندر اور کچھ باہر ہو۔

شکل و صورت اور قد و قامت کے لحاظ سے بواسیر کے مسّوں کی

سات مشہور قسمیں ہیں۔

پہلی قسم وہ ہے جس میں پاخانے کی جگہ کے کنارے پھول کر موٹے ہو جاتے ہیں اور گاہے بگاہے ان سے پانی جیسا ذرا پیلے رنگ کا مواد بھی آجاتا ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جس کے نیچے درخت کی مانند موٹے موٹے لیٹے جڑوں کی طرح کے معلوم ہوتے ہیں اس کا نام نخلی ہے۔ (نخل بمعنی درخت)

تیسری قسم وہ ہے جس کی ظاہری شکل وصورت انگور کے دانے سے ملتی ہو اس کا نام عنبی ہے (عنب بمعنی انگور)

چوتھی قسم وہ ہے جو دیکھنے میں انجیر کی طرح چپٹی اور بڑی معلوم ہو اسے تینی کہتے ہیں (تین بمعنی انجیر)

پانچویں قسم وہ ہے جو دیکھنے میں مسور یا چنے کے دانے کے برابر معلوم ہو اسے ثُوثی کہتے ہیں۔

چھٹی قسم وہ ہے جو دیکھنے میں چھوہارے کی گٹھلی کی طرح معلوم ہو اس کو تمری کہتے ہیں۔

ساتویں قسم وہ ہے جو دیکھنے میں توت یا شہتوت کی طرح معلوم ہو اس کو توتی کہتے ہیں۔

علامات

پاخانے کے مقام پر جلن اور بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ بعض اوقات پاخانہ کرنے میں مسّوں کی رکاوٹ وغیرہ کے سبب سے ایسی سخت تکلیف ہوتی

ہے کہ پھر پاخانہ جانے کے نام سے بیمار کی جان پر بن جاتی ہے۔ قبض ہمیشہ رہنے لگتا ہے۔

بواسیر کا مرض پیدا ہونے سے پہلے پاخانے کے مقام پر خارش اور گدگداہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ بیرونی یا باہر کے مسّوں میں جب ورم یا تناؤ پیدا ہو جائے تو پاخانہ کی جگہ پر سخت تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ درد اور خارش ناقابل برداشت ہو جاتے ہیں۔ راستے میں مسّوں کی رکاوٹ کی وجہ سے قبض ہو جاتا ہے اور پاخانہ پوری طرح خارج نہیں ہوتا۔ اگر اجابت ہو بھی جائے تو بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی پاخانہ کا کافی حصّہ باقی ہے۔ پاخانہ خارج کرنے کے لئے بعض اوقات مریض کو سخت زور لگانا پڑتا ہے حتیٰ کہ رانوں، خصیوں اور کمر میں درد ہوتا ہے۔ مثانہ قریب ہونے کی وجہ سے پیشاب میں تکلیف ہو جاتی ہے۔ منی اور مذی خارج ہونے لگتی ہے اور عورتوں میں سیلان الرحم شروع ہو جاتا ہے۔

اندرونی بواسیر کے بیمار کو کافی عرصہ تک پتہ نہیں چلتا۔ جب خون ٹپکنے یا پاخانہ کے ساتھ آنے لگے اور اندر کا حصّہ پھول کر باہر آنے لگے تب جا کر معلوم ہوتا ہے۔

اگر بواسیر صفراوی مادّے سے ہو گی تو اس میں درد، چبھن اور جلن زیادہ ہوتی ہے۔

سوداوی میں گرمی اور سوزش زیادہ نہیں ہوتی۔

اسباب:- یہ بیماری اکثر موروثی بھی ہوتی ہے مثلاً ماں، باپ

یا دادا کو ہے تو ان کے بچوں اور پوتوں تک میں پیدا ہو جاتی ہے۔ آنتوں کے کیڑوں سے۔ سخت قسم کی پیچش کے بعد مستقیم آنت کے زخموں سے۔ زیادہ گرم اور سخت جلاب کی دوائیں اور زیادہ دست لانے والی دوائیں استعمال کرنے سے۔ گرم گوشت اور تیز مصالحوں کے اور تیز مرچوں کے استعمال سے۔ زیادہ شراب اور گوشت کے استعمال سے۔ جگر کی گرمی کی وجہ سے۔ دائمی قبض اور ورزش وغیرہ نہ کرنے سے۔ دائمی بدہضمی اور بیٹھک سے اور عورتوں میں حمل کے زمانے میں یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج

اصل سبب دریافت کر کے اُسے دُور کرنے پر توجہ دی جائے۔ غذا اور ورزش کا خاص خیال رکھا جائے۔ مولی اس مرض میں نہایت فائدہ مند چیز ہے۔

اگر بواسیر کا خون آنے لگے تو جب تک کالے رنگ کا خون نکلے گا طبیعت خوش اور ہلکی پھلکی معلوم ہو گی لہٰذا ابتدا میں اس کو جلدی روکنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے ورنہ پھوڑے۔ پھنسی۔ سرسام اور دیوانہ پن تک نوبت آ سکتی ہے۔

جب کمزوری بڑھنے لگے اور خون بھی اچھا اور سُرخ آنے لگے۔ تو اسے بند کرنے کے لئے حب مقل (گوگل کی گولی) دیں یا درخت سرس (سرینہہ) کے بیجوں کے مغز کا آٹا بنا کر ایک تولہ سونے سے پہلے ٹھنڈے پانی سے دے دیں۔

معمولِ مطب

لواسیر کا خون بند کرنے کے لئے :-

(۱) گاجنی (ملتانی مٹی)۔ گوند کیکر ہر ایک چھ چھ ماشہ۔ گیرو تین ماشہ سب کو باریک کر کے اور ملا کر اس میں سے دو دو ماشہ کی مقدار میں تین تین گھنٹہ بعد شربت انجبار تین تولہ کے ساتھ کھلائیں۔

(۲) ڈھیک (بکائن) کے بیجوں کے تخم اور رسوت صاف شدہ برابر برابر وزن میں لے کر پیس کر پانی سے چنے کے برابر گولیاں بنا لی جائیں چھ چھ گولی صبح وشام پانی سے کھلانا خونی اور بادی ہر قسم کی لواسیر میں مفید ہے۔

مرہم

مردار سنگ۔ مشک کافور شنگرف۔ سندھور سب تین تین ماشہ باریک کر کے ایک سو ایک بار دھوئے ہوئے مکھن تین تولہ میں ملا کر صبح وشام مسّوں پر لگانا چاہیئے۔

مسّوں کے درد میں رسوت اور نیم کے درخت کی کونپلیں عرقِ گلاب میں پیس کر لیپ کریں۔

شقاق مقعد یعنی پاخانے کے مقام کے پھٹ جانے اور زخم پڑ جانے کے لئے موم اصلی سفید ایک تولہ۔ مہندی کا سفوف تین تولہ۔ موم کو گل روغن میں گرم کر کے پگھلا دیا جائے اور نیچے اُتار کر مہندی کا سفوف شامل کر کے مرہم کی طرح ملا دیا جائے اور مقعد کی چوڑی کے پھٹنے اور زخموں

پر لگائیں مفید ہے۔

خاص معمول مطب

ککڑ چھدی یعنی ککروندہ سبز کو معہ ڈنڈی پتے اور تنا وغیرہ کوٹ کر رس نکال لیں اور صاف کر لیں۔ اگر یہ پاؤ بھر ہو تو اس میں تین تولہ رسوت صاف۔ گوگل ۲ ماشہ اور ۲ ماشہ سیاہ مرچ پیس کر ملا کر مٹی کے برتن میں ڈال کر سائے میں رکھ دیں اور پڑا رہنے دیں۔ جب پانی خود بخود خشک ہو جائے اور گولیاں بنانے کے لائق ہو جائے تو جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا لیں۔ صبح کو ایک گولی پانی سے کھلا دی جائے اور آدھی گولی کو پانی میں گھس کر مسوں پر لگا دیں۔

دواؤں سے بواسیر کی تکلیف میں کمی آ جاتی ہے لیکن بڑھے ہوئے مسوں کو دوائیں کھلا کر دور کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ اسے یا تو آپریشن سے دور کیا جا سکتا ہے یا کسی دوا کے ذریعے سے قطع کر دینا آخری علاج ہوتا ہے۔

یہ مرض آپریشن کے بعد دوبارہ بھی ہو جاتا ہے۔ طب یونانی قدیم میں اس کا علاج سم الفار یا اسی قسم کی دوسری اکّال یعنی گوشت کو کھا جانے والی دواؤں سے کیا جانا ثابت ہے۔

پنجاب کے ایک شریف اور معزّز طبقہ کے پاس اب بھی طبّ یونانی کا یہ فن موجود ہے۔ اِن میں جو لوگ اِس فن میں تجربہ رکھتے ہیں۔ وہ اس کے علاج میں کمال رکھتے ہیں۔ ہفتہ دو ہفتہ کے اندر ہی دوا کھلا کر

اور مسوں پر لگا کر بواسیر کا مواد خارج کر دیا جاتا ہے اور پھر انجیر اور ناشپاتی کے برابر برابر مسّے بھی مرجھا کر گر جاتے ہیں۔

یہ مرض چونکہ عام ہے اور اس میں معاوضہ بھی اچھا ملتا ہے۔ اس لئے بعض ناتجربہ کار لوگ بھی محض اشتہار بازی کے ذریعہ اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں جس سے بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے اور اس طبقے کے اچھے اور تجربہ کار لوگوں کی بدنامی بھی ہوتی ہے۔ حالانکہ ان میں جو لوگ صحیح اور اچھا علم اور تجربہ رکھتے ہیں وہ واقعی اپنے فن میں کمال رکھتے ہیں اور طب قدیم کی عظمت کا زندہ اور جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔

اگر حکومت اس قدیم فن کی حوصلہ افزائی کرے اور اس طبقے کے تجربہ کار لوگوں کی خدمات اور معلومات سے فائدہ اٹھائے تو مخلوقِ خدا میں بواسیر کے موذی مرض کے ستائے ہوئے مریضوں کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ثابت ہو سکتی ہے۔

قولنج

قولون نام کی آنت کے درد کو کہا جاتا ہے۔ یہ پیٹ کے دائیں طرف کے نیچے کے حصے میں پیڑو کی طرف ہوتا ہے اور بیمار کو سخت تکلیف اور بے چینی ہو جاتی ہے۔ کبھی ناف کے ارد گرد سخت درد ٹھہر کر اور کبھی مسلسل بھی ہو جاتا ہے۔ ابکائی آنے لگتی ہے۔ قبض بہت سخت ہوتا ہے اور کبھی

درد اتنا سخت ہو جاتا ہے کہ بے ہوشی تک نوبت پہونچ جاتی ہے ۔

اِس مقام پر چار قسم کا درد ہوتا ہے ۔ یا تو آنتوں کے ورم اور سوزش سے درد ہوتا ہے یا دردِ گردہ ہو جاتا ہے ۔ یا قولنج کا درد ہوتا ہے اور یا معدہ کا درد ہوتا ہے ۔

علاج سے پہلے ان کا تشخیص کرنا اور فرق معلوم کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے ۔ اگر دست یا کھل کر پاخانہ آنے سے آرام ہو ۔ بخار نہ ہو اور پیٹ کو دبانے سے راحت معلوم ہو تو قولنج کا درد ہوگا ۔ اگر دردِ گردہ ہوگا تو اِس میں پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہے اور درد کا مقام پیچھے گردوں کی جگہ معلوم ہوگا اور درد کی لہریں بیمار کے خصیوں اور رانوں تک جاتی ہیں اور قے آنے سے آرام ہوتا ہے اور اگر آنت کی سوزش اور ورم سے درد ہوگا تو بخار موجود ہوگا اور پیٹ کو دبانے سے زیادہ تکلیف ہوگی ۔

علاج

سبب کو معلوم کر کے اُسے دور کیا جائے ۔ قولنج میں حقنہ کے ذریعے استفراغ نہایت مفید ہوتا ہے اور ارنڈی کے بیجوں کا تیل (کسٹر آئیل) مناسب مقدار میں پلایا جائے اور پیٹ پر اس کی مالش کی جائے اور گرم پانی بوتل وغیرہ میں ڈال کر پیٹ پر سینک کریں ۔

معمول مطب

سونف ۵ ماشہ ۔ اجوائن ۔ انیسوں ہر ایک ۴ ماشہ ۔ زیرہ سیاہ تین ماشہ کوٹ چھان لئے جائیں اور تازہ دودھ کے ساتھ پھنکائیں ۔ اگر اونٹنی کا دودھ

ہو تو اور زیادہ مفید ثابت ہوگا۔

مجرب گولیاں :-

ہینگ خالص ۲ ماشہ۔ مغز کرنجوا ۴ ماشہ۔ سونٹھ ۲ ماشہ۔ نک چھکنی ۲ ماشہ۔ ارنڈی کے بیج کا مغز ۲ ماشہ سب کو خوب باریک کوٹ کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا لی جائیں۔ درد معدہ اور درد قولنج میں ایک ایک گولی ذرا گرم پانی سے کھلانا تجویز کریں۔ نہایت جلدی اثر کرتی ہیں۔

باؤ گولا (نفخ)

ورزش وغیرہ نہ کرنے۔ زیادہ روغنی غذا کھانے اور بادی اور نفخ ریاح پیدا کرنے والی چیزیں کھانے اور کھانا کھا کر جلدی سونے اور زیادہ بیٹھے رہنے سے آنتوں میں ریاح اور ہوا بھر کر گولا جیسا بن جاتا ہے۔

اس کے لئے اچھی غذا اور سبزیاں استعمال کی جائیں اور ورزش کی عادت ڈالی جائے۔

دوا کے طور پر نمک سلیمانی اور جوارش کمونی یا جوارش جالینوس کا استعمال کرایا جائے۔

معمول مطب خاص

سہاگہ۔ صبر سقوطری۔ سجی گلابی تینوں برابر برابر لے کر کوٹ چھان کر پانی میں جنگلی بیر کے برابر برابر گولیاں بنالی جائیں۔ ایک ایک گولی

سونف اور گلاب کے پانچ پانچ تولہ عرق کے ساتھ کھانے سے پہلے کھلانا تجویز کریں۔

عظمِ الطحال

تلی کے بڑھ جانے کو کہتے ہیں۔ بائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے دبانے سے اینٹ کی طرح کی سخت اور بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور بعض دفعہ پسلیوں سے لے کر ناف تک بڑھ کر آ جاتی ہے اور پیٹ میں اُپلے جیسی چیز صاف معلوم ہوتی ہے جس سے پیٹ بھی بڑھنے لگتا ہے۔ بدن کمزور اور لاغر ہونے لگتا ہے۔ بدن کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب رہنے لگتا ہے۔ کبھی کبھی بخار بھی آتا ہے۔ پاخانے اور پیشاب کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔

یہ مرض عام طور پر لمبے اور پرانے موسمی بخار یعنی ملیریا کی وجہ سے یا سوداوی رطوبتوں اور جوہڑوں وغیرہ کے پانی سے اور خاص طور پر موسم برسات میں پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج

سبب کو معلوم کر کے اُس کا علاج کیا جائے اور ایک یا ڈیڑھ ماشہ نوشادر کا سفوف بنا کر مولی کے پانی ایک چھٹانک کے ساتھ پلایا جائے اور تِل اور مولی کے بیج پانی میں پیس کر گرم کر کے تلی کے اوپر لیپ کرنا تجویز کیا جائے۔

معمول مطب خاص

کھاری مٹی جسے عام طور پر ریہہ کہا جاتا ہے اس کو تھوڑی مقدار میں لے کر رات کو ایک پیالہ چینی میں ڈال کر گھول کر رکھ دیں۔ صبح کو نتار کر صاف پانی پلا دیا جائے۔ نہایت اعلیٰ اثر کرتی ہے۔ (ریہہ وہ مٹی جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہیں)

گردہ اور مثانہ

ایک گردہ پیٹ کے پیچھے کمر میں گیارہویں پسلی کے نیچے بائیں طرف ہے اور دوسرا دائیں طرف کمر میں جگر کے نیچے اور بائیں گردہ کی نسبت گیارہویں پسلی سے ذرا اور نیچے لگا ہوا ہے یعنی بایاں گردہ اوپر اور دایاں اس سے نیچے ہوتا ہے۔ گردہ جوانوں میں تقریباً چار انچ لمبا اور دو اڑھائی انچ چوڑا ہوتا ہے۔

یہ بھی غدود کی طرح کے جسم ہیں۔ جن کی باہر کی سطح اور کنارہ کمان کی طرح گولائی میں ہوتا ہے۔ دونوں گردوں کے اوپر کے حصوں پر ایک ایک ٹوپی سی لگی ہوئی ہے جسے کلاہِ گردہ کہتے ہیں۔ دونوں گردوں کے درمیانی حصے سے ایک ایک نالی جو تقریباً ڈیڑھ فٹ لمبی ہوتی ہے نکل کر مثانہ تک جاتی ہے اِن نالیوں کو حالبین کہا جاتا ہے۔ اِن نالیوں کے راستے اور ذریعے سے گردے خون وغیرہ سے پیشاب الگ کر کے اور پیشاب بنا بنا کر مثانہ میں ٹپکاتے رہتے ہیں۔

مثانہ یعنی پیشاب جمع کرنے والی تھیلی یہ سامنے ناف کے نیچے پیڑو کے گڑھے میں رکھی ہوئی ہے۔ مردوں میں اس کے اوپر مستقیم نام کی آنت ہوتی ہے اور عورتوں میں رحم۔

مثانہ میں تین سوراخ ہوتے ہیں۔ ایک تو مجرائے بول یعنی پیشاب کی نالی کا سوراخ جس کے راستے پیشاب بدن کے باہر جاتا ہے اور ایک ایک سوراخ مثانے کے دونوں جانب یعنی دائیں اور بائیں پر ہے جن کے راستے دونوں گردوں کی نالیاں آکر مثانہ میں داخل ہوتی ہیں۔

گردوں سے پیشاب قطرہ قطرہ ٹپک کر نالیوں کے ذریعے مثانے میں جمع ہوتا رہتا ہے اور جب مثانہ بھر جاتا ہے تو مثانہ اس کو ایک دفع میں خارج کر دیتا ہے۔

گردے اور مثانہ کی بیماریاں

ضروری باتیں

(۱) گردوں کے درد میں بیمار کو دواؤں کے گرم پانی میں کمر تک بٹھانا مفید ہوتا ہے۔

(۲) جب گردوں میں ریح اور غلیظ ہوا پیدا ہو جائے تو گردوں میں زیادہ گرمی پیدا کرنے والی دوائیں استعمال نہ کی جائیں کیونکہ زیادہ گرمی سے ہوا بھی زیادہ پیدا ہوگی۔

(۳) اگر مثانہ میں گرم ورم ہو تو زیادہ ٹھنڈی اور قابض دواؤں کے لیپ نہ کئے جائیں کیونکہ مثانہ کا مزاج ایسا ہے جو سردی کے اثر سے جلد سخت ہو جاتا ہے۔

(۴) اگر مثانہ میں گرم ورم کی وجہ سے پیشاب کی بندش ہو جائے تو سلائی کے ذریعے پیشاب نہ نکالا جائے۔

(۵) اگر گردوں میں زخم معلوم ہوں تو قے اور فصد فائدہ کرتے ہیں زیادہ تیز مسہلات استعمال نہ کرائے جائیں۔

امراضِ گردہ اور مثانہ کی مفرد دوائیں

گوکھرو۔ سونف۔ تخم خربوزہ۔ انیسوں۔ جوکھار۔ شورہ قلمی۔ مولی کا کھار یا نمک۔ گاجر کے بیج۔ ریوند چینی۔ تخم خیارین۔ حجر الیہود وغیرہ۔

مرکب دوائیں

معجون حجر الیہود۔ شربت بزوری۔ قرص کاکنج وغیرہ اور معجون زرعونی۔

مطب

پیشاب کی جلن اور سوزش:۔

شیرہ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ۔ شیرہ خارخسک ۳ ماشہ۔ شیرہ تخم خیارین ۳ ماشہ سب پانی میں تیار کر کے شربت بزوری تین تولے ملا کر صبح و شام دیا جائے۔

اگر پیٹھ اور کمر میں درد بھی ساتھ ہو تو بوزیدان ایک ماشہ، سورنجان شیریں ایک ماشہ دونوں کو پیس کر جوارش زرعونی چھ ماشہ میں ملا کر کھلایا جائے اور اوپر سے مذکورہ بالا شیرے پلا دیئے جائیں۔

(دردِ گردہ کے لئے)

دھنیے کے پھول دو تولہ۔ پرساؤشاں دو تولہ۔ ٹیسو کے پھول دو تولہ کلتھی کے بیج دو تولہ۔ سوئے کے بیج دو تولہ۔ خربوزے کا چھلکا دو تولہ سب کو چار سیر پانی میں اُبالیں جب تیسرا حصہ باقی رہ جائے تو لوٹے میں ڈال کر گرم گرم سا تریڑا کرائیں۔ پانی ذرا دور اوپر سے گرائیں اور درد کے مقام پر گرائیں اور دواؤں کا جو فضلہ ہو اُس کو گردوں کے مقام پر رکھ کر باندھ دیں۔

اگر پیشاب میلا اور گدلا آئے تو شیرہ تخم کاسنی ۳ ماشہ پانی میں نکال کر شربت بزوری ۲ تولے شامل کر کے پہلے خمیرہ گاؤزباں ایک تولہ کھلا کر اوپر سے پلا دیا جائے۔

اگر ذیابیطس یعنی بار بار پیشاب آنے کا مرض ہو تو کپاس کے بنولوں کا مغز ایک تولہ ذرا ذرا کوٹ کر رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت بزوری دو تین تولہ ملا کر پلانا تجویز کریں۔

اگر مثانہ یا گردہ میں پتھری اور ریت ہو تو شورہ قلمی۔ جوا کھار۔ سنگ سرماہی۔ حجر الیہود سب ایک ایک ماشہ پیس کر جوارش زرعونی ۹ ماشہ میں ملا کر اوپر سے شیرہ تخم خیارین ۳ ماشہ۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین ماشہ شیرہ کوکھرو ۳ ماشہ پانی میں تیار کر کے پلا دیا جائے۔

اس میں شربت بزوری تین تولہ اور شامل کر دیں اور صبح و شام پلایا جائے۔

گردوں میں غلیظ ہوا یا ریح کے درد میں شیرہ تخم کشوث تین ماشہ شیرہ سولف ۳ ماشہ۔ شیرہ انیسوں ۳ ماشہ۔ عرق سولف اور عرق مکو تین تین تولہ میں نکال کر۔ گلقند یا خمیرہ بنفشہ ۴ تولے ملا کر پہلے جوارش کمونی ۶ ماشہ کھلا کر اوپر سے پلانا تجویز کریں۔

پیشاب کی سخت جلن اور سوزاک کے لئے:۔

فالسہ کے درخت کی چھال ایک تولہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر۔ نتار کر ۲ تولہ شربت بزوری ملا کر پلا دیا جائے۔

اگر پیشاب رک جائے تو نیل کے بیج ایک تولہ۔ شورہ قلمی ۶ ماشہ پانی میں پیس کر اس کا مثانہ اور پیڑو پر لیپ کر دیا جائے۔

گردہ اور مثانہ کی ریت اور پتھری

رمل بولیہ پیشاب میں ریگ یا ریت کو کہتے (رمل معنی ریت)

حصاۃ بولیہ پیشاب کی پتھری کو کہتے ہیں (حصاۃ معنی پتھری)

گردوں کا کام یہ ہے کہ خون کے اندر جو گندی یا زہریلی رطوبتیں ہوں وہ ان کو الگ کر کے پیشاب کو مثانے کے حوالے کر دے۔ بدن سے پیشاب کے اندر کئی چیزیں ملی ہوئی ہوتی ہیں۔

یہ سب چیزیں دراصل بدن کا فضلہ ہوتی ہیں۔ اس لئے گردے پیشاب کے ساتھ ان کو خارج کرتے رہتے ہیں لیکن جب گردوں کی مشین میں کسی طرح کی خرابی پیدا ہو جائے تو بعض ایسے مادے جن کو پیشاب کے ہمراہ باہر نکل جانا چاہیئے تھا وہ نکلنے کی بجائے تہہ میں بیٹھ جاتے ہیں اگر ان مادوں کے ذرات ریگ یا ریت کے ذرات کی طرح الگ الگ رہیں اور گردہ یا مثانہ میں ہی رہ جائیں تو ان کو ریگ مثانہ یا ریگ گردہ کہیں گے۔ اگر یہی ذرات کسی وجہ سے یا کسی لیس دار مادے کی وجہ سے آپس میں جڑ کر جم جائیں تو ان کو مثانے یا گردہ کی پتھری کہیں گے۔ یہ پتھریاں مختلف قد اور سائز کی ہوتی ہیں بعض چنے یا مٹر کے دانے کے برابر ہو جاتی ہیں اور بعض اتنی بڑھ جاتی ہیں کہ مرغی کے انڈے سے بھی بڑی بڑی ہو جاتی ہیں۔

علامات

اگر کمر میں میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔ پیشاب تکلیف سے آتا ہو۔ اور تھوڑا تھوڑا اور بار بار آتا ہو۔ کبھی کبھی پیشاب کے ساتھ خون بھی ظاہر ہوتا ہے۔ درد کی لہریں۔ رانوں۔ خصیوں اور پیشاب کی نالی تک محسوس ہوتی ہوں اور کبھی ان علامات کے ساتھ قے بھی آتی ہو۔ گھوڑے کی سواری کرنے سے تکلیف ہوتی ہو اور ریگ کا رنگ سرخ تو یہ گردوں میں ریگ یا پتھری ہونے کی نشانی ہے۔

اگر سامنے کے حصے یعنی پیڑو میں درد ہو اور بوجھ محسوس ہو۔ پیشاب

گاڑھا ہو اور معمولی حرکت سے درد ہوتا ہو اور ریگ سفید رنگ کی آتی ہو۔ درد عام طور پر فوطوں اور پاخانہ کی جگہ کی درمیان والی سیون اور پیشاب کی نالی کے سامنے والے حصہ پر ہوتا ہے یہی مثانہ میں پتھری ہو جانے کی نشانیاں ہیں اس میں بخار نہیں ہوتا۔ اگر پتھری مثانہ کے منہ کے سامنے آجائے تو پیشاب یا تو تھوڑا تھوڑا آئے گا یا رک جائے گا۔ بچوں میں مثانہ کے اندر پتھری کی نشانی یہ ہے۔ کہ پیشاب کر چکنے کے بعد مثانہ کے سکڑنے سے درد کی وجہ سے روتے ہیں اور پیشاب شروع کرتے وقت درد کی وجہ سے منہ بنانے لگتے ہیں اور پیشاب کی نالی کو مسلنے لگتے ہیں۔

مرض کے اسباب:۔ گوشت اور چکنائی کے بہت زیادہ کھانے سے گدلا یا مٹی یا چونا ملا ہوا پانی استعمال کرنے سے جگر اور گردوں کی خرابی سے ہضم کی خرابی سے۔ کھویا یا مٹھائیاں زیادہ کھانے سے۔ اور خراب آٹا یا خراب غذاؤں کے استعمال سے اکثر یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے یہ بیماری کبھی موروثی بھی ہو جاتی ہے اور لیسدار چیزیں اور میدہ یا نشاستہ کثرت سے کھانے سے بھی ہو جاتی ہے۔

علاج

سبب دریافت کیا جائے اور اس کے مطابق علاج کیا جائے۔ جوارش جالینوس اور معجون حجر الیہود وغیرہ اس کے لئے بہترین قرابادینی نسخے ہیں ریگ گردہ و مثانہ میں کلتھی (حب القلت) کے بیجوں کا شوربہ بنا کر پلانا بڑا ہی فائدہ مند ہے۔ مریض کو کمر تک گرم پانی میں بٹھانا بھی

فائدہ کرتا ہے۔

معمول مطب

نمک سفید ھا۳ ماشہ۔ کلتھی کے بیج (حب القلت) ۹ ماشہ، سرپھوکہ ۳ ماشہ سب کو تین پاؤ پانی میں اُبالیں جب آدھا پانی رہ جائے تو صاف کرکے دن میں تین مرتبہ پلایا جائے۔

(۲) بچھو کی راکھ ۲ رتی۔ اسفنج کی راکھ ۲ رتی اور حجر الیہود صاف شدہ کا سفوف یا کشتہ ۲ رتی سب کو ملا کر شہد کے پانی کے ساتھ استعمال کرادیں گردہ اور مثانہ کی پتھری کو توڑنے میں مجرّب ہے۔

گردہ کا درد

وَجعُ الکلیہ

گردہ کا درد پیٹھ میں تقریباً گیارھویں پسلی کے نیچے گردوں کے مقام پر ہوتا ہے۔ اِس میں قبض ہوجاتا ہے اور پیشاب بھی بہت کم ہوتا ہے۔ درد کی ٹیسیں اور لہریں فوطوں اور رانوں تک جاتی ہیں اور کمر سے مثانہ تک درد کی مار ہوتی ہے۔ متلی آتی ہے اور بخار بھی ہوجاتا ہے۔ پیشاب میں خون بھی آنے لگتا ہے۔

اسباب:۔ گردہ کا درد غلیظ ہوا اور ریاح کے گردوں وغیرہ میں بھر جانے سے۔ گردوں کے ورم سے یا ریت اور پتھری کی وجہ سے

پیدا ہو سکتا ہے۔

علاج

اصل سبب کو سمجھ کر اُسے دفع کرنے کی کوشش کی جائے۔

معمول مطب

لوٹا سجّی۔ سہاگہ کچا۔ جوکھار۔ مرچ سیاہ۔ نوشادر۔ نمک سندھا نمک سفید۔ قلمی شورہ۔ ہینگ اصلی۔ سب برابر برابر وزن میں لے کر باریک کر کے اصلی اور تیز سرکہ میں ملا کر چٹنی کی طرح بنا لیں۔ پندرہ پندرہ منٹ کے بعد تین تین ماشہ مریض کو چٹائی جائے۔ تیسری خوراک تک پہنچتے ہی اللہ کے حکم سے درد وغیرہ بند ہو جاتا ہے۔

درد بند ہونے کے بعد ہر روز صبح نہار منہ دو رتی حجر الیہود کا کشتہ کھلاتے رہیں۔

(ترکیب کشتہ حجر الیہود)

حجر الیہود کو گھی گنوار کے گودے میں خوب باریک سا پیس کر گولا سا بنا لیں اور گل حکمت یعنی کپر ڈٹی کر کے اوپلوں میں رکھ کر آگ دیں اسی طرح گیارہ مرتبہ گھی گنوار میں پیس کر گیارہ مرتبہ ہی آگ دیں کشتہ بن جائیگا کئی مہینہ تک استعمال جاری رکھنا چاہیئے۔

نہایت مفید اور مجرب چیز ہے۔

ذیابیطس

بار بار پیشاب آنا

یہ مرض انسان کی سب قوتوں کو جلدی جلدی کمزور کر دیتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) ذیابیطس سادہ یعنی سلسل البول -

(۲) ذیابیطس شکری یعنی میٹھا پیشاب -

سلسل البول یا سادہ ذیابیطس میں سفید رنگ اور کبھی ہلکا زردی مائل پیشاب جلدی جلدی آتا ہے - یہ مثانہ کی کمزوری اور خرابی سے ہوتا ہے پیاس کم ہوتی ہے اور بے اختیار پیشاب آجاتا ہے - جس جگہ پیشاب کیا جائے اُس جگہ چیونٹیاں وغیرہ نہیں ہوتیں کیونکہ اس میں شکر خارج نہیں ہوتی اور نہ ہی امتحان کرنے پر اس میں شکر وغیرہ نکلتی ہے -

ذیابیطس شکری یعنی میٹھے پیشاب میں پیاس بہت لگتی ہے زمین پر جہاں پیشاب کیا جائے وہاں اکثر چیونٹیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں بھوک زیادہ ہوتی ہے - کمزوری جلدی بڑھ جاتی ہے - امتحان کرنے پر پیشاب میں شکر نکلتی ہے - اس میں پیشاب بے اختیار اور بلا ارادہ ہو کر نہیں آتا -

اسباب :- یہ بیماری کثرت جماع - زیادہ میٹھا کھانے - زیادہ چائے کے استعمال سے - موروثی طور پر - زیادہ دماغی کام اور محنت سے

رنج اور فکر سے ہو جاتی ہے اور بدہضمی اور جگر و معدہ کی خرابی آ ہی جاتی ہے۔

علاج

اس مرض میں ہاضمے اور غذا کا خاص خیال رکھیں۔ میٹھے سے منع کریں اور سبب کو معلوم کر کے اُسے دور کرنے کی کوشش کریں۔

معمول مطب

افیون اصلی اور مرغی کے انڈے کے چھلکے کا کشتہ ایک ایک ماشہ، خوب باریک کر کے پیس کر اس میں جامن کی گٹھلیوں کا مغز ایک تولہ ملا کر سب کی برابر برابر سولہ گولیاں بنا لی جائیں اور صبح و شام ایک ایک گولی پانی سے یا ہری گلو کے جوشاندے کے ساتھ دیں تو سونے پر سہاگہ ہے

چھوٹے بچوں کو گڑ اور کالے تل برابر وزن میں کوٹ کر لڈو کی طرح بنا کر دن میں ایک ایک کھلانا مفید ہوتا ہے۔

سلسل البول کے لئے کالے تل پندرہ تولہ اجوائن اس سے آدھی خوب باریک کر کے اس میں سے قریباً سات سات ماشہ سوتے وقت پانی سے کھلانا چاہیئے۔

گلو خشک کوٹ چھان کر پانچ تولہ میں چینی بھی اتنی ہی ملا کر سفوف بنا لیں اور اس میں سے صبح خالی پیٹ پر سات ماشہ سادہ پانی سے کھلا دیں۔

ذیابیطس میں مفید ہے۔

* * *

حرقۃ البول اور سوزاک

پیشاب جل کر آئے تو حرقۃ البول اور اگر پیپ خون وغیرہ کے ساتھ آنے تو سوزاک اور اگر پیپ چالیس دن سے زیادہ آئے تو قرحہ بولیں گے۔

یہ عام طور پر ورم مثانہ۔ پیشاب کی نالی کے زخم۔ گرم موسموں میں اور گرم و خشک چیزوں کے زیادہ استعمال وغیرہ اور بدکاری سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

علامات

کبھی پیشاب صرف جگر و گردہ اور مثانے کی گرمی سے جل کر آتا ہے۔ اور چر کر آتا ہے۔ کبھی پیشاب کی نالی میں ورم اور سرخی آجاتی ہے اور کبھی خون اور چھیچھڑے بھی نکلتے ہیں۔ اس میں دائیں ہاتھ کی نبض قوی۔ سریع اور تیز ہوتی ہے۔ یہ جگر کی گرمی کی نشانی ہے۔ اگر مثانے یا نالی میں زخم ہوں تو بائیں ہاتھ کی نبض میں زیادہ سرعت یعنی تیزی ہوتی ہے۔

اسباب :- یہ عام طور پر بدکاری کا نتیجہ ہوتا ہے یا حیض میں جماع کرنے سے۔ سخت گرم دوائیں یا غذائیں استعمال کرنے سے۔ احتلام وغیرہ اور انزال کے ہوتے ہوتے رک جانے سے بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج

سبب معلوم کرکے شروع میں بہت ہلکی پیشاب لانے والی

دوائیں دی جائیں۔

شربت لیموں۔ شربت صندل اور کثرت سے ٹھنڈا پانی پلانا بھی مفید ہوتا ہے۔

معمول مطب

مُدِر یعنی اندری جلاب:- قلمی شورہ ایک تولہ۔ کباب چینی۔ جوکھار۔ تخم الائچی خورد۔ گل ارمنی۔ زیرہ سفید ہر ایک چھ چھ ماشہ۔ کہربا تین ماشہ سب کو خوب باریک کرکے چھ حصوں میں برابر تقسیم کرکے چھ پڑیاں بنا لی جائیں۔ ایک ایک پڑیا صبح وشام پانی اور دودھ کی لسی یعنی کچی لسی کے ساتھ دینا تجویز کریں۔

اِس کے بعد

شورہ قلمی دو تولے میں دو تولہ پانی ملا کر لوہے کے برتن میں گرم کریں جب گرم ہو جائے تو اس میں اصلی رومی مصطگی ایک ماشہ کا سفوف ڈال دیں۔ جب پانی جل جائے تو اتار کر ٹھنڈا کرکے باریک کر لیں۔ خوراک ایک ماشہ صبح کے وقت شربت بزوری بارد یا بتاشوں کے شربت کے ساتھ کھلایا جائے۔ نئے سوزاک اور پیشاب کی جلن کے لئے نہایت مجرب نسخہ ہے۔

(پرانے سوزاک کے لئے)

سروالی کے بیج۔ ریوند چینی۔ کالی مرچ۔ سب تین تین تولہ خوب باریک کوٹی جائیں۔ صبح کو نہار پیٹ پانچ ماشہ گائے کے دودھ سے

اور دوپہر اور شام کو دودھ کی لسّی کے ساتھ اسی مقدار میں دیا جائے۔

مردوں کی خاص بیماریاں

مردانہ قوت کی سلامتی پر انسانی نسل کے آگے چلنے کا دارومدار ہے۔ مردوں کے خاص اعضاء جن میں منی پکتی اور بنتی ہے اور جن کے عمل سے نسلِ انسانی چلتی ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) عضوِ تناسل یا پیشاب کی نالی (۲) دونو خصیے یا فوطے (۳) خصیوں کی دو نالیاں (۳) منی کی دو تھیلیاں جس کو ظروف یا اوعیہ منی کہتے ہیں۔ (۴) مذی کا ایک غدود ہوتا ہے جسے غدۂ قدامیہ یا پراسٹیٹ گلینڈ کہتے ہیں اور دو غدود وَدی کے ہوتے ہیں۔

مذی اُس لیس دار رطوبت کا نام ہے جو شہوت کے وقت آلۂ تناسل کے منہ پر آجاتی ہے۔ اِس کا کام یہ ہے کہ منی کے آنے اور خارج ہونے سے پہلے عضوِ تناسل کی نالی کو اندر سے ہلکا سا پلستر کر دے تاکہ یہ نازک راستہ منی کی گرمی اور تیزی سے محفوظ رہے۔ یہ غدہ قدامیہ میں بنتی اور رہتی ہے۔

وَدی اُس لیسدار رطوبت کو کہتے ہیں جو پیشاب آنے سے پہلے یا بعد میں پیشاب کی نالی کو اندر سے پلستر کر دیتی ہے۔ تاکہ یہ نرم اور نازک

راستہ پیشاب کی تیزی اور گرمی وغیرہ کے نقصان سے محفوظ رہے۔ یہ ودی کے دونوں غدود میں بنتی اور رہتی ہے۔

منی وہ سفید لیسدار اور گاڑھی رطوبت ہے جو خون کا جوہر ہے۔ یہ جوہر دونوں خصیوں میں پک کر تیار ہوتا ہے۔ اسی میں انسانی نسل کے کیڑے اور تخم رہتے ہیں۔ یہی وہ جوہر ہے جو ہمبستری کے وقت مرد اور عورت میں انزال کی صورت میں خارج ہوتا ہے۔

خون کا وہ جوہر جو منی بننے کے قابل ہو جاتا ہے وہ خصیوں کے کارخانے میں آکر پکتا ہے اور اصلی منی کی شکل میں تیار ہو جاتا ہے۔ یہ منی تیار ہو کر ان دو نالیوں کے ذریعے جن کو خصیوں کی نالیاں کہا جاتا ہے اور جن کی لمبائی تقریباً دو دو فٹ ہوتی ہے۔ یہ نالی ایک دائیں خصیے سے اور ایک بائیں خصیے سے نکل کر ظروف یا اوعیہ منی (منی کے برتن یا خزانوں) میں پہونچتی ہے۔ منی خصیوں میں پک کر اور تیار ہو کر ان ہی نالیوں کے راستے ظروف منی یعنی منی کی دونوں تھیلیوں میں جا کر جمع ہوتی رہتی ہے۔ جب آدمی کو شہوت ہوتی ہے تو خون، روح اور منی کے بخارات سے عضو تناسل میں قوت، گرمی اور سختی پیدا ہوتی ہے اور اسی عمل سے منی اچھل کر عورت کے رحم میں پہونچ کر نسل کے باقی رہنے کا عظیم الشان کام سرانجام دیتی ہے۔ آدمی کی منی گاڑھی اور سفیدی مائل ہوتی ہے۔ لیکن عورت کی منی قدرے پتلی اور سرخی مائل ہوتی ہے۔

* * *

خاص مردانہ امراض اور اُن کا علاج

چند ضروری باتیں

(۱) آلہ تناسل اور خصیوں کے زخموں اور پھوڑے پھنسی وغیرہ کے علاج میں جلدی اور خاص توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ یہ مقام ہر وقت کھلی اور صاف ہوا میں نہیں رہتے اس لئے زخموں کا گرمی اور ہوا کی سڑاند سے جلدی خراب صورت اختیار کرنے کا اندیشہ ہوتا ہے

(۲) مردانہ قوت کی کمزوری کی تشخیص میں بچپن اور جوانی کی عادات کے متعلق سوالات اور کسی جنسی بیماری یعنی آتشک یا سوزاک وغیرہ کے متعلق ضرور معلوم کرنا چاہیئے۔

(۳) عضو خاص پر نیلی رگوں کا ابھرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ رگوں کے اندر خراب پانی بھر گیا ہے۔ بدن کی سب نیلی رگوں میں ایک ہی قسم کا غیر صاف شدہ خون رہتا ہے

(۴) جلق یعنی مشت زنی کرنے والے مریض میں قبض بالکل نہ ہونے دیا جائے

(۵) اگر کسی تندرست ہٹے کٹے اور غیر شادی شدہ آدمی کو جریان یعنی منی بہنے کی شکایت پیدا ہو جائے تو اسے خون اور منی کی زیادتی

بعض بکثرت جماع کا نتیجہ خیال کرنا چاہیئے۔ اس کا صحیح علاج صرف شادی ہے

خاص مردانہ علاج کی مفرد دوائیں

موصلی سفید وسیاہ۔ بہمن سرخ وسفید۔ تودری سرخ وسفید۔ جائفل ستاور۔ ثعلب مصری۔ شقاقل۔ گاجر کے بیج۔ مغز بادام۔ پستہ۔ چلغوزہ۔ رومی مصطگی۔ گوشت سانڈے۔ بان کی جڑ۔ گھی۔ تازہ دودھ۔ چڑے کا مغز۔ فولاد۔ قلعی۔ سونا۔ چاندی (بصورت کشتہ وغیرہ) کچلہ۔ پیاز۔ شہد۔ خرما اور کھجور وغیرہ۔

مرکب دوائیں

مفرحات۔ یاقوتیاں۔ ماءُ اللحم۔ پھلوں کے رس (ماءُ الفواکہ) حلوب صغیر وکبیر۔ جوارش زرعونی۔ جوارش جالینوس۔ معجون فلاسفہ وغیرہ۔

مطب

جریان کے لئے بڑ کے کا مغز ۳ ماشہ۔ سنگھاڑے کا آٹا ۳ ماشہ۔ ثعلب مصری ۳ ماشہ بہدانہ اسبغول ۵ ماشہ۔ مصری ڈھائی تولے سب کو باریک کرکے ایک پاؤ دودھ میں پکا کر جب ذرا گاڑھا سا ہو جائے تو ٹھنڈا کرکے پلائیں۔

اگر گرمی سے ہو تو ۲ ماشہ تخم ریحان کو پانی میں خوب باریک پیس کر آدھ پاؤ دودھ میں ملا کر صبح و شام پلانا تجویز کیا جائے۔

جریان اور مردانہ کمزوری کے لئے :- افیون ایک ماشہ۔ جائفل جاوتری مازو۔ مصطگی رومی۔ موچرس۔ ناگیسر۔ چھالیہ۔ گوگل۔ دانہ الائچی خورد۔ طباشیر زعفران۔ مازو سبز۔ اجوائن خراسانی سب ایک ایک ماشہ لے کر خوب باریک کر کے شہد کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک یا دو گولی صبح یا دونو وقت دی جائے۔

عام طور پر مردانہ قوت مندرجہ ذیل وجوہات سے کمزور ہوتی ہے۔

(۱) منی کے اعضاء یعنی ظروف منی میں کوئی خرابی آجانا۔ (۲) ضعف
دماغ (۳) جگر کی کمزوری (۴) دل کی کمزوری (۵) خون کی کمی (۶) معدے
کی کمزوری (۷) کثرت جماع (۸) جماع کا ترک کر دینا (۹) نشے والی
چیزوں کا زیادہ استعمال (۱۰) جلق، مشت زنی، اغلام بازی (۱۱)
غم اور وہم (۱۲) بدن کی عام کمزوری وغیرہ۔

ظروف منی کی خرابی سے منی کم پیدا ہوتی ہے۔ اس کی نشانیاں یہ ہیں۔ شہوت کی کمی۔ جماع کے وقت منی کا کم خارج ہونا۔ کمر کا درد۔ دماغ میں چکر وغیرہ۔ اگر منی کے آلات یعنی اوعیہ منی میں خشکی اور کمزوری ہو تو منی گاڑھی خارج ہوتی ہے۔ گرم اور خشک چیزوں سے نقصان اور تر چیزوں کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

اس کے لئے بہیدانہ یا اسبغول کی کھیر اور دواء الترنجبین فائدہ مند ہیں۔ اگر ظروف منی میں گرمی ہو۔ منی گاڑھی اور زرد رنگ کی نکلتی ہو خصیے بڑھ جائیں اور منی جلدی خارج ہو اور آلہ تناسل کی رگیں پھولی

ہوئی ہوں اس کے لئے ثعلب مصری ایک تولہ۔ تخم ریحان ۳ تولہ۔ باریک کرکے برابر برابر سات حصے بناکر ایک حصہ آدھا سیر دودھ میں پکاکر مصری ملاکر صبح کے وقت پلانا مفید ہے۔ پکتے وقت چمچے سے ہلاتے رہنا چاہئیے تاکہ بالائی نہ آنے پائے۔

اگر ظروف منی میں رطوبت اور تری زیادہ ہوجائے تو منی پتلی اور زیادہ نکلتی ہے۔ منی اور پیشاب کی رنگت بھی زیادہ سفید ہوتی ہے آلہ تناسل میں نرمی اور سستی ہوتی ہے۔

اس میں انڈے۔ بھنا ہوا گوشت اور گرم مصالحے استعمال کرانا مفید ہیں اور آلہ پر جندبیدستر کو تل کے تیل میں حل کرکے اور گرم کرکے مالش کی جائے۔

اگر ظروف منی میں سردی ہو تو جماع کے شروع میں آلے میں نرمی رہتی ہے لیکن داخل ہونے کے بعد سختی اور قوت معلوم ہوتی ہے اور منی بھی مشکل سے اور جمی ہوئی سی نکلتی ہے۔ اس کے لئے معجون فلاسفہ سونٹھ وغیرہ کا مربہ کھلانا مفید ہوتا ہے اور آلہ پر خوشبودار طلاء کا لگانا مفید ہوتا ہے۔

دل کی کمزوری ہو تو یاقوتی اور مفرح وغیرہ کھلانا مفید ہوتا ہے۔ دماغ اور دل کی کمزوری میں آلے میں خفیف سی طاقت اور گرمی آتی ہے اور طاقت بھرنے سے پہلے ہی نکل جاتی ہے۔

اس کے لئے اعلیٰ مفرحات کھلائے جائیں۔ مفرح اعظم وغیرہ۔

صنعف گردہ کی وجہ سے کمزوری ہو تو لبوب کبیر وغیرہ کھلانے چاہئیں غرضکہ قوت مردانہ کی کمزوری میں کوشش کر کے سبب کو تلاش کیا جائے اور اس کے مطابق علاج شروع کیا جائے

عُنانت۔ ضُعفِ باہ

نامَرَدی

یہ مرض تین طرح کا ہوتا ہے۔ اول پیدائشی جیسے ہیجڑے اور خواجہ سرا وغیرہ۔ دوسرے اندرونی جیسے مادہ منی کی کمی یا کوئی دوسری کمزوری کی وجہ تیسرے بیرونی سبب سے جیسے جلق۔ مشت زنی۔ اغلام یا نہی بالمتوں یا گوشت کی خرابی وغیرہ یا عضو کا ٹیڑھا یا جڑ وغیرہ میں پتلا ہو جانا۔

پہلی قسم یعنی پیدائشی نامردی کا علاج تو ناممکن ہے البتہ دوسری سب قسموں کا علاج اصول طب کے طریقہ پر صحیح تشخیص کے بعد اللہ کے فضل و کرم سے بالکل ممکن ہے۔

عَلامات

اس نامراد اور دشمن عزت بیماری کی نشانیاں اس طرح پر ہیں کہ بعض اوقات تو ہمبستری اور جماع کا خیال ہی طبیعت کو نہیں ہوتا اور بعض اوقات دل میں رغبت جماع کا خیال ہوتی ہے لیکن دل چاہنے کے باوجود

آلہ تناسل میں طاقت، گرمی اور سختی وغیرہ نہیں آتی۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آلے میں ہر وقت نرمی اور ڈھیلا پن رہتا ہے جس کی وجہ سے جماع کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات مریض ظاہر میں خوب تندرست اور موٹا تازہ ہوتا ہے لیکن مردی کے لحاظ سے صفر ہوتا ہے یا اسے یہ مرض ہوتا ہے کہ ادھر جماع کا خیال آیا یا تیاری کی اور ادھر منی فوراً خارج ہو گئی اور آلہ نرم پڑ گیا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت کو جماع کی طرف رغبت تو ہوئی اور آلہ تناسل داخل بھی ہو گیا لیکن داخل ہونے کے فوراً بعد سختی اور تیزی غائب ہو گئی وغیرہ وغیرہ۔

اسباب:- یہ مرض دل۔ دماغ۔ جگر یا پٹھوں کی کمزوری سے جماع کی کثرت سے۔ جماع کے ترک کر دینے سے۔ جریان سے منی کے کم اور ناقص پیدا ہونے سے۔ منی کے پتلے پن سے۔ گردوں کی کمزوری سے مشت زنی۔ اغلام۔ احتلام وغیرہ سے۔ نشہ والی چیزوں کے زیادہ استعمال سے۔ دماغ اور حرام مغز کی بیماریوں سے۔ آتشک، سوزاک وغیرہ سے۔ وہم اور رنج و غم سے اور بعض اوقات عورت کے رعب داب سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

اس مرض میں عام طور پر قبض، سر درد، متلی، ضعف اور [illegible] ہوتی ہے۔ یہ منی کے رقیق ہونے کی بھی علامت ہے۔

علاج

سب سے پہلے ضروری بات اس کے سبب کو دریافت کر کے دور

کرنا ہے پھر قوت والی دوائیں تجویز کی جائیں۔

معمولات مطب

جو بیرونی کمزوری یا سستی اور مشت زنی و اغلام اور بدکاری کی وجہ سے ہو اُس کے لئے یہ طلاء مفید ہے۔

چالیس دانے عمدہ مگھ پیپل (دار فلفل) لے کر تازہ پودے سے لگے ہوئے زرد رنگ کے بینگن میں گاڑ کر ایک ایک داخل کر دیں اور اس بینگن کو لے کر سایہ میں خشک کر لیں۔ بعد ازاں ایک پاؤ تل کے تیل میں صاف کئے ہوئے کینچوے (گنڈوئے) تین تولہ کے ہمراہ ڈال کر جلائیں آثار سنے کے قریب لہسن کی تین بڑی بڑی پوتھیاں اس میں چھوڑ کر نیچے اتار لیں اور سب چیزوں سمیت خوب اچھی طرح گھوٹ لیں۔ صبح و شام اس میں سے تھوڑا سا آلہ تناسل پر مالش کیا جائے اگر پان کا پتہ مالش کے بعد لپیٹ لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

لیپ مجرب و مفید :-

عاقرقرحا۔ فرفیون۔ جند بیدستر سب آٹھ آٹھ ماشہ۔ مویزج کوہی دار چینی چار چار ماشہ۔ لونگ اکتالیس دانہ سب کو خوب کوٹ چھان کر بہت تیز شراب یا شہد میں گوندھ کر بیر کے برابر گولیاں بنا لی جائیں رات کو سوتے وقت ایک گولی پانی میں حل کر کے عضو پر لیپ کر دیا جائے اور صبح گرم پانی سے دھو ڈالا جائے۔ صرف ایک ہفتہ کا استعمال کافی ہے آلہ تناسل کی کمزوری اور سستی کو دور کرتا ہے۔

معجون خاص :-

چھوہارے کا آٹا۔ سنگھاڑے کا آٹا۔ گوند کیکر ہر ایک سولہ تولہ۔ مغز پستہ۔ مغز ناریل۔ مغز بادام۔ مغز چلغوزہ ہر ایک تین تولہ۔ سونٹھ۔ دارچینی دانہ الائچی خورد ہر ایک ساڑھے چار ماشے۔ لونگ۔ مگھ پیپل ایک ایک ماشہ مصری تین پاؤ۔ شہد خالص ایک سیر قوام کرکے معجون بنالیں اور بعد میں کشتہ قلعی ۳ ماشہ۔ اور کشتہ چاندی ۳ ماشہ شامل کردیں۔ خوراک ایک سے دو تولہ تک صبح کے وقت دودھ کے ساتھ۔

یہ معجون منی کی سب خرابیوں کو۔ جریان۔ سرعت اور قوت باہ کی کمزوری کو دور کرنے میں بے نظیر ہے۔

مرطوب مزاجوں کے لئے گولیاں :-

زعفران۔ دارچینی۔ خولنجان۔ ریگ ماہی۔ عاقرقرحا۔ سب چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر شہد کے ساتھ جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں وقت ضرورت ایک گولی پانی سے کھلائیں۔

مقوی دمسک گولیاں :-

شنگرف۔ زعفران۔ دارچینی۔ جائفل۔ لونگ۔ عقرقرحا۔ افیون اور مشک اصلی ہر ایک چھ ماشہ۔ سم الفار (سنکھیا سفید) مدبر شدہ دو ماشہ سب دوائیں علیحدہ علیحدہ پیس کر ملالیں پھر ۵ تولے ادرک کے پانی میں پیس کر شہد کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں بنالی جائیں۔ خوراک ایک گولی صبح ادا ایک شام دودھ کے ساتھ۔ گھی دودھ کا استعمال زیادہ چاہیئے۔

جریانِ منی یا سیلانِ منی

دھات آنا یا گرنا

ذرا سی شہوت ہوتے ہی منی کا قطرہ نکل جانا۔ گھوڑے کی سواری سے شہوت پیدا ہو کر منی کا نکل جانا۔ کوئی گندی قسم کی تصویر دیکھنے سے یا گندی کتاب یا ناول وغیرہ پڑھنے سے یا جماع وغیرہ کی باتیں سننے سے فوراً شہوت ہو کر منی کے قطرے نکلنا شروع ہو جانا۔ کبھی آلے پر کپڑے کی معمولی رگڑ لگنے سے شہوت آجانا اور پانی کا نکلنا شروع ہو جانا۔ کبھی پاخانے یا پیشاب کے وقت منی کا نکل جانا یہ سب جریان کی علامتیں ہیں۔ اسی کو عام طور پر دھات گرنا کہتے ہیں۔

اسباب:۔ یہ عام طور پر بری صحبت میں بیٹھنے۔ گندی باتیں سننے۔ گندی اور ننگی تصویریں دیکھنے۔ جماع وغیرہ کی یا آوارہ قسم کی باتیں سننے سے۔ کثرتِ جماع سے۔ آلہ کی حس کے زیادہ تیز ہو جانے کی وجہ سے اور قبض وغیرہ سے ہوتا ہے۔ کبھی منی وغیرہ کی گرمی اور سردی یا رطوبت کی زیادتی سے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی منی کی کثرت یا ترکِ جماع سے بھی ہوتا ہے اور کبھی یہ بیماری گردے مثانے کی بیت اور زیادہ گرم چیزوں کے استعمال سے بھی ہوتا ہے۔

علاج:۔ بیماری کے اصلی سبب کو سمجھنے اور دور کرنے کی

کوشش کرنی چاہیئے۔ بری صحبت اور گندے خیالات اور گندی کتابیں پڑھنے سے اور گندی باتوں کو سننے سے پرہیز لازم ہے اگر صحت اچھی ہو اور شادی نہ ہوئی ہو لیکن جریان ہو جائے تو اس کا علاج شادی کرانا ہے اس مرض میں کشتہ قلعی کا استعمال بڑا مفید ہے۔ اگر آلے کی حس زیادہ بڑھ گئی ہو جسے ذکاوتِ حس کہتے ہیں تو پہلے مُسکّنات اور شہوت کو کم کرنے والی دوائیں استعمال کرانی چاہئیں۔ اور بعد میں یہ سفوف استعمال کرانا چاہئے: برادہ اسپغول یا اسبغول کی پھک یا ست) اور ستاور پانچ پانچ تولے۔ مصری دس تولہ کوٹ پیس کر ایک ایک تولہ صبح و شام دودھ کے ساتھ کھلانا مفید ہے۔

معمول مطب خاص

۔ موصلی سیاہ اور موصلی سفید ایک ایک تولہ۔ تال مکھانہ ایک تولہ بیہمن ایک تولہ۔ سمندر سوکھ ایک تولہ۔ سیربالا ایک تولہ۔ سنبھل کے درخت کی چھال ایک تولہ۔ مولسری کی چھال ایک تولہ۔ تخم اٹنگن ایک تولہ بسپتان ایک تولہ۔ بہمن ڈنڈی۔ پھلی۔ بیج۔ میدہ لکڑی سب ایک ایک تولہ۔ کیکر کے پھل بیج نکلے ہوئے خشک ۵ تولے۔ گوکھرو ۵ تولہ سب کو کوٹ پیس کر اس سب کے نصف وزن کے برابر چینی یا مصری ملا کر اگر اس میں کشتہ قلعی بھنگ کے پتوں میں کیا ہوا ۳ ماشہ ملا دیا جائے تو کیا کہنا۔ صبح و شام ۶ ماشہ دودھ کے ساتھ کھلانا جریان کیلئے خواہ پرانا ہو یا نیا نہایت مفید ہے۔

سرعتِ انزال

یعنی جماع کے وقت منی کا جلدی خارج ہونا

صحت کی حالت میں قدرتی طور پر جماع کے وقت منی کی رکاوٹ تین منٹ یا زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ ہونی چاہیئے اس سے کم یا اس سے زیادہ وقت غیر قدرتی اور غیر طبعی سمجھنا چاہیئے اور اس کے علاج کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس سے زیادہ وقت کی رکاوٹ صرف عیاشی اور ہوس میں شامل ہے۔ جس سے دل، دماغ، جگر اور عام صحت کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اگر دو تین منٹ سے کم رکاوٹ ہوتی ہو تو البتہ اسکے علاج کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس شکایت سے میاں بیوی میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے عورت کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے اور مرد کی عزت عورت کی نظر میں باقی نہیں رہتی۔ بعض بیمار اس بیماری کی وجہ سے موت کو زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔

علامات

بقول شخصے مقدمہ پیش ہونے سے پہلے ہی ڈگری ہو جاتی ہے اس کی مثال بھی ایسی ہی ہے کبھی ہمبستری کا ارادہ کرتے ہی مادہ خارج ہو کر قصہ ختم ہو جاتا ہے اور کبھی عضو کے داخل ہونے کے فوراً بعد منی نکل کر ڈھیلا پن آ جاتا ہے۔

اسبابِ مَرض :- یہ مرض اکثر آرام طلب اور کھاتے پیتے لوگوں میں منی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ظروفِ منی میں گرمی کی وجہ سے۔ پٹھوں کی کمزوری سے۔ مثانے کی پتھری وغیرہ کی وجہ سے۔ جماع کی کثرت سے۔ جلق اور آتشک اور سوزاک کی وجہ سے۔ بواسیر اور آنتوں کے کیڑوں کی وجہ سے اور غدہ قدامیہ کی گرمی اور اسکے بڑھ جانے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔

تشخیصی نکتہ

سرعت انزال کے مریض کے بائیں ہاتھ کی نبض ضعیف ہوتی ہے اور دائیں ہاتھ کی نبض تیز اور سریع اور قوی بھی ہوتی ہے۔

علاج

مقوی و ممسک گولیاں جو کہ ضعف کے علاج میں پیچھے درج ہیں اُن کا استعمال ایک ایک گولی صبح و شام نہایت مفید ہے۔

سفوفِ خاص :-

تازہ ناریل لے کر اس میں چھوٹا سا سوراخ کر کے تال مکھانہ ثعلب مصری۔ رومی مصطگی اصلی سب ایک ایک تولہ خوب باریک کر کے بھر دی جائیں اور باقی ناریل کو بڑ یعنی برگد (بوہڑ) کے دودھ سے پُر کر کے اس ناریل کا وہ ٹکڑا جو سوراخ کرنے کے لئے نکالا تھا رکھ کر سوراخ آٹے سے بند کر دیں اور ناریل کے اردگرد بھی پتلا سا آٹا لیپ دیا جائے اور گھی میں بھون کر سرخ کر لیا جائے۔ ٹھنڈا کر کے خوب باریک کوٹ کے اِسکے برابر

وزن میں بادام اور دوگنی مصری پیس کر ملا کر سفوف تیار کر لیا جائے۔ تولہ ڈیڑھ تولہ صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کرایا جائے۔ جماع اور کھٹائی سے پرہیز لازم ہے۔ عجیب شئے ہے۔

سرعت کے لئے گولیاں

املی تازہ کے بیج ۴ تولہ کو تین چار دن تک ٹھنڈے پانی میں ڈال کر رکھ دیں، نرم ہونے پر اس کا چھلکا دور کر کے اس کے مغز نکال کر ان کے برابر چینی ملا کر خوب باریک کوٹ کر چنے کے برابر گولیاں بنا لی جائیں۔ دو دو گولی صبح و شام چالیس روز تک کھائی جائیں نہایت مفید اور کم خرچ چیز ہے۔

وقتی ضرورت کے لئے مندرجہ ذیلہ گولیاں مفید ہیں۔

جائفل ایک دانہ، جاوتری، زعفران چھ چھ ماشہ، افیون اصلی ۴ ماشہ۔ بھنے ہوئے چنے چھلکا دور کر کے ایک تولہ۔ افیون کو دو عدد چھوہاروں میں گٹھلیاں دور کر کے بھر دیا جائے اور اوپر آٹا لگا کر پکا کر سرخ کر دیا جائے اور پھر دوسری دواؤں کے ساتھ خوب باریک کر کے عرق گلاب اصلی میں چنے کے برابر گولیاں بنا لی جائیں اور ضرورت سے ایک گھنٹہ پہلے میٹھے دودھ کے ساتھ ایک گولی کھلا دی جائے۔ عجیب الاثر ہے۔ اور بہت جلد فائدہ کرتی ہے۔

احتلام

خواب میں منی کا نکل جانا

نیند میں ناپاک ہونے کا نام احتلام ہے۔ شروع شروع میں تو خواب میں کوئی صورت نظر آتی ہے اور خواب میں ہمبستری کرنے کی حالت یاد رہتی ہے لیکن آخری درجوں میں بے خبری میں مادہ نکلتا ہے اور صبح کو اٹھنے پر مریض اپنے کپڑوں یا جسم پر منی کے نشان دیکھتا ہے۔ یہ علامت مرض کی خرابی کے درجہ کی ہے۔ صحت اور تندرستی کی حالت میں ایک غیر شادی شدہ نوجوان کو ہفتہ میں ایک بار یا مہینہ میں تین چار مرتبہ احتلام ہو جانا بیماری میں شامل نہیں ہے۔ اگر اس سے زیادہ ہو تو مرض ہے۔ اس حالت میں مریض کی طبیعت کمزور اور سست رہنے لگتی ہے۔ کمر میں درد ہونے لگتا ہے۔ پیشاب میں بھی کبھی کبھی جلن محسوس ہوتی ہے اور دماغ کی کمزوری اور چکر جیسے آنے لگتے ہیں۔

اسباب مرض: - یہ بیماری عام طور پر قبض کی وجہ سے۔ رات کو زیادہ پیٹ بھر کر سونے سے۔ دن کے وقت زیادہ عشقیہ قصے کہانیاں پڑھنے اور سننے سے اور زیادہ طاقت کی دوائیں وغیرہ استعمال کرنے سے ہو جاتی ہے۔

علاج

اصل سبب کو معلوم کر کے دور کیا جائے اور رات کو کھانا بالکل نہ کھایا جائے اگر کھانا ہو تو سورج کے چھپنے سے پہلے ہی ہلکا سا کھا لیا جائے زیادہ گرم چیزیں اور چائے بیڑی کے استعمال سے پرہیز کیا جائے اور ورزش کی جائے۔

معمولِ مُطب

طباشیر۔ برادہ اسبغول۔ ست گلو۔ ستیاناسی کی جڑ کی چھال اور مصری سب برابر برابر وزن میں لے کر باریک کریں اور صبح و شام چار چار ماشہ مقدار میں شربت خشخاش کے ساتھ کھلانا مفید ہے اور دیگر جریان منی کے علاج کے مطابق عمل کریں۔

عورتوں کی خاص بیماریاں

ضروری تشریح

خُصیۃ الرحم (نل) جس طرح مردوں میں دو خصیے یا نلے ہوتے ہیں اسی طرح عورتوں میں بھی دو خصیے ہوتے ہیں جن کو عام زبان میں نل یا نلے کہا جاتا ہے۔ جس طرح مردوں میں خصیوں کے اندر منی کا مادہ

پک کر پختہ ہوتا ہے اور نطفہ بننے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دونو خصیۃ الرحم کے اندر عورتوں کی منی بھی پکتی ہے۔

مردوں میں دونو خصیئے باہر کی طرف ہوتے ہیں اور عورتوں میں یہ پیٹ میں اندر کی طرف ہوتے ہیں۔ ایک رحم کے دائیں جانب ایک جھلی میں لپٹا ہوا لگا ہوا ہے اور دوسرا اسی طرح رحم کے بائیں جانب رحم سے ملا ہوا لگا رہتا ہے یہ دونو خصیئے غدود کی طرح ہیں جن کی لمبائی قریباً ڈیڑھ ڈیڑھ انچ۔ چوڑائی پون یا ایک ایک انچ اور موٹائی قریباً ایک انچ کا تیسرا حصّہ ہوتی ہے۔

قاذف المنی یا قاذف نالیاں۔ جس طرح مردوں کے دونو خصیوں سے ایک ایک نالی نکل کر ظروف منی تک جاتی ہے اسی طرح عورتوں کے دونو خصیۃ الرحم سے بھی ایک ایک نالی رحم یعنی بچّہ دانی تک لگی ہوئی ہے۔ جن کے ذریعہ سے عورت کی منی خصیۃ الرحم سے نکل کر رحم یعنی بچّہ دانی میں پہنچتی ہے (قاذف المنی یعنی منی کو رحم میں گرلینے یا پھینکنے والی نالیاں) ان میں سے ہر ایک نالی کی لمبائی تقریباً چار انچ ہوتی ہے۔ رحم یا بچہ دانی یا دھرن یا ناف ناشپاتی کی شکل کا عضو ہے جو عورتوں کے پیڑو میں مثانے اور مستقیم نامی آنت کے درمیان ڈوروں اور رسیوں کی طرح کے کئی رباطات اور بندھنوں سے جکڑا ہوا رکھا گیا ہے تاکہ حمل وغیرہ کے دوران میں اِدھر اُدھر گرنے نہ پائے حیض آنے سے پہلے اِس کی لمبائی تقریباً تین ساڑھے تین انچ چوڑائی

تقریباً دو انچ اور موٹائی قریباً ایک انچ ہوتی ہے۔ حیض کے وقت یہ پھول کر بڑا ہو جاتا ہے اور حمل کے وقت بہت زیادہ بڑا ہو جاتا ہے اتنا کہ ناف سے اوپر تک بڑھ جاتا ہے اور بچہ پیدا ہونے کے بعد پھر سکڑ کر اصلی حالت پر آکر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ حمل کے وقت اس کا منہ جو کہ نیچے کی طرف ہوتا ہے اوپر کے حصہ کی نسبت بالکل تنگ ہوتا ہے۔ بند ہو جاتا ہے۔

خونِ حیض

حیض کے خون کا ظاہر ہونا عورت کے بالغ ہونے کی نشانی ہے۔ خون حیض دورے کی صورت میں ہر ماہ کسی کو چوبیس چوبیس اور کسی کو انتیس ۲۹ یا بائیس بائیس دن بعد مقررہ وقت پر آتا رہتا ہے۔ جتنے دنوں بعد خون آنے کی عادت ہو اگر اس میں کمی بیشی ہو جائے تو یہ خرابی اور کسی بیماری کی علامت ہے۔

حیض کا خون دراصل عورت کے بدن کا فضلہ ہے جو اس طرح سے ہر مہینہ نکلتا رہتا ہے۔ اس کے کھل کر اور باقاعدہ آتے رہنے سے عورت کی طبیعت اور بدن خوش اور ہلکے رہتے ہیں اور حمل ٹھہرنے میں آسانی رہتی ہے اور جب حمل ٹھہر جائے تو اس خون حیض کا آنا بھی بند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حمل میں یہی خون بچے کی غذا اور پرورش کا رحم میں کام دیتا ہے۔ جس طرح کھیت میں دانہ یا بیج بونے کے بعد فضلہ اور کھاد بیج کے بڑھ کر پودا بننے اور کھیتی کے پھلنے پھولنے میں

سب سے زیادہ کام آتے ہیں اسی طرح عورت کے بدن کا فضلہ یعنی حیض کھاد کی مثل اور مانند انسان کے تخم اور بیج سے پیدا ہونے والے بچے کی پرورش کا کام کرتا ہے اور اس کو ایک عظیم الشان انسان بنا دیتا ہے سبحان اللہ احسن الخالقین۔

انسان اگر اپنی پرورش کی طرف ہی غور کرے کہ کس طرح ایک ناپاک پانی کی بوند اس کے وجود کا بیج بنتی ہے اور کس قسم کی چیز اور کھاد سے اس کی پرورش کی جاتی ہے تو ہفت اقلیم کا شہنشاہ بن جانے پر اور کچھ سے کچھ بن جانے پر بھی اس کے دل و دماغ میں اپنے خالق کے مقابلے میں تکبر و غرور اور نافرمانی اور سرکشی پیدا نہیں ہو سکتی چنانچہ قرآن پاک میں خود باری تعالےٰ نے انسان کو اس کی ابتدا یاد دلا کر اور پیدا ہونے سے پہلے کی حالت کا نقشہ بتلا کر اس کی اصلی حقیقت کھول دی ہے تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے احسانات کو بھول کر اس کے خوف سے بے نیاز نہ ہو جائے۔ اور اپنی اصلیت کو یاد رکھ کر اپنے خالق کا فرمانبردار بنا رہے اور بے بنیاد چند روزہ اقتدار کے نشہ میں مست ہو کر اپنے خالق کے قانون پر اپنی ناکارہ عقل اور قانون دانی کو ترجیح نہ دیتا پھرے اور مر کر زندہ ہونے اور اپنے اعمال اور افعال کی جواب دہی سے غافل نہ ہو جائے فرمایا کہ :-

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَن

یُّحۡیِ الۡعِظَامَ وَ ھِیَ رَمِیۡمٌ ط۔ (یٰس)

"یعنی انسان غور نہیں کرتا کہ ہم نے اس کو پانی کے ایک قطرے یعنی نطفے سے پیدا کیا وہ غور کرنے کے بجائے الٹا میرے اور میرے احکام اور قانون) کے بارے میں جھگڑے اور بحثیں کرنے لگا اور ہمارے مقابلے میں بڑی بڑی مثالیں اور باتیں کرنے لگا اور اپنی اصل اور حقیقت کو (اتنی جلدی) بھول گیا اور کہتا پھرتا ہے کہ یہ جسم اور ہڈیاں گل سڑ کر مٹی ہونے کے بعد کس طرح زندہ ہو سکتی ہیں۔ جو کچھ ہے یہی دنیا ہے جس طرح بھی ہو سکے دنیا کماؤ۔ مرنے کے بعد جینا یا حساب و کتاب دنیا اور حشر و نشر اور قیامت سب فضول باتیں ہیں۔"

لیکن اللہ تعالےٰ کی ایسی آیات کو پڑھنے اور غور کرنے کے بعد جو انسان اپنی اصل اور حقیقت سے واقف ہو جاتے ہیں ان کے سر اپنے خالق کی عظمت کے سامنے جھک جاتے ہیں اور اُن کے دل اسکے کلام کی سچائی پر ایمان لے آتے ہیں کہ جو اللہ ایک ناچیز اور ناپاک پانی کے قطرہ سے اتنا بڑا انسان اور جسم پیدا کر سکتا ہے تو کیا وہ اس نے بنائے اور تیار جسم کو دوبارہ زندہ کرنے پر اور حساب کتاب لینے پر قدرت نہیں رکھتا۔

بَلٰی وَ ھُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِیۡمُ۔ اِنَّمَآ اَمۡرُہٗ اِذَآ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ۔

کیوں نہیں وہ ہر قسم کی قدرت اور طاقت رکھتا ہے۔ وہی پیدا

کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ وہ تو ایسی اور اتنی زبردست قوت اور قدرت رکھتا ہے کہ جب وہ کسی چیز کے ہو جانے اور بن جانے کا ارادہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہو جا اور بن جا تو وہ فوراً ہی ہو جاتی اور بن جاتی ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:۔

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّا خُلِقَ ۔ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ط

یعنی انسان کو چاہیئے کہ وہ کم از کم اتنا تو غور کرے کہ وہ خود آخر کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے یہی نا کہ وہ پانی کے ایک ایسے قطرہ سے بنایا گیا ہے جو کمر اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے اُچھل کر نکلتا ہے یعنی منی کے قطرہ سے۔ بیشک جو خدا اس ذرا سی حقیر بوند سے اس کا اتنا بڑا انسان بنا سکتا ہے وہ اس انسان کے اتنے بڑے جسم کو دوبارہ لوٹانے اور زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔

تیسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ط (الانفطار)

یعنی اے انسان تجھے اپنے خالق اور رب کے بارے میں آخر کس چیز نے دھوکے اور شبہ میں ڈال دیا اور وہ کون سی قوت ہے جس نے

اُس خالق اور پروردگار کے مقابلے میں بھی تجھ کو مغرور کردیا۔ ذرا اپنی اصلیت اور حقیقت تو سمجھ کہ اُس نے ہی تجھے پیدا کیا۔ تیرے جوڑ اور بند بند کو درست فرمایا اور تجھے انسان کا معتدل مزاج اور معتدل تن بدن اور شکل و صورت بھی عطا کی۔

چوتھی جگہ سورہ المرسلات میں یہ فرماکر حقیقت کو بالکل ہی کھول دیا ہے کہ:۔

أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ۔ فَجَعَلْنٰهُ فِي قَرَارٍ مَكِينٍ إِلَىٰ قَدَرٍ مَعْلُومٍ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُونَ۔ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ط۔

یعنی (اے غافل انسانوں) سنو تو کیا ہم نے تم کو ایک مہین یعنی ایک حقیر و ذلیل پانی کے قطرے سے پیدا نہیں کیا اور ایک وقتِ مقررہ (یعنی نو مہینے کی مدت تک) ایک محفوظ مقام (یعنی رحم یا بچہ دانی) میں نہیں رکھا اور اس کا ایک اندازہ مقرر کردیا۔ وقت اور قاعدہ مقرر کردیا۔ ذرا خود اپنی اصل اور پیدائش پر ہی غور کرو اور حقیقت کو سمجھو۔ کیونکہ حقیقت کا نہ سمجھنا دراصل جھٹلانا ہے۔ یعنی تم اپنی اس طرح کی پیدائش کو بھی شاید جھوٹ اور افسانہ ہی سمجھتے ہو۔ سنو جھوٹ سمجھنے اور جھوٹ بتلانے والوں کے لئے اُس دن تباہی اور بربادی ہے۔

* * *

عورتوں کی بیماریاں اور اُن کا علاج

چند ضروری باتیں

(۱) اگر رحم میں زخم ہو کر پیپ وغیرہ پیدا ہو گئی ہو اور مواد اور پیپ نیچے کی آنت کی طرف راستہ کر چکا ہو تو حقنوں کے ذریعے اس کو خارج کرنا چاہیئے اور حقنہ ایسی دواؤں سے کیا جائے جو تھوڑا قبض بھی کرتی ہوں۔ آنتوں کو طاقت بخشیں اور انتڑیوں کے اندر اس طرح اپنے لیس وغیرہ کے لیے استر اور پلاستر کریں کہ پیپ وغیرہ کی تیزی سے وہاں زخم پیدا نہ ہو سکیں۔

(۲) اگر رحم کے زخموں کی پیپ اور مواد مثانے کی طرف کو پھوٹ نکلے تو پیشاب زیادہ لانے والی دوائیں دی جائیں لیکن ہلکا اثر کرنے والی زیادہ سخت یعنی بہت زیادہ پیشاب لانے والی نہ دی جائیں ورنہ مثانہ میں بھی زخم پیدا ہو جائیں گے۔

(۳) اگر حمل کے دوران میں نفخ شکم یعنی اپھارہ زیادہ ہو تو ریاح کو توڑنے والی زیادہ تیز دوائیں نہ دی جائیں ورنہ حمل گر جانے کا خطرہ ہے۔

(۴) اگر خون کی زیادتی کی وجہ سے حیض کا خون زیادہ دنوں تک

یا زیادہ مقدار میں آئے جسے کثرتِ طمث یا کثرتِ حیض کہتے ہیں تو جب تک بیمار میں کمزوری کے آثار پیدا نہ ہوں بند نہیں کرنا چاہیئے۔

(۵) اختناق الرحم یعنی ہسٹریا یا باؤ گولہ کے دورہ کے لئے خوشبودار چیزیں نہیں سنگھانی چاہئیں بلکہ ہینگ وغیرہ جیسی بدبودار دوائیں سنگھانی چاہئیں۔

(۶) اگر رحم کا ورم پک کر پھوٹ جائے تو ہلکے قسم کے مدرات یعنی پیشاب لانے والی دوائیں دی جائیں۔

(۷) رحم کے سخت ورم کو پگھلانے کے لئے سخت قسم کی تحلیل کرنیوالی دوائیں ضماد یا لیپ میں استعمال نہ کی جائیں کیونکہ رحم کا مزاج بہت نازک اور نرم ہوتا ہے اس لئے سخت دواؤں سے ورم میں کمی کی بجائے سختی زیادہ بڑھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے البتہ ہلکی اور لطیف قسم کے لیپ اور ضماد جیسے مکو۔ املتاس اور گلاب کے پھول وغیرہ کا استعمال مناسب ہے۔

مطب

اگر حمل گر جانے یعنی وقت سے پہلے اسقاط ہو جائے تو جنگلی پودینہ ۹ ماشہ۔ پوست خربوزہ۔ سونف دونوں چھ چھ ماشہ۔ پرساؤشاں ۶ ماشہ املتاس کا چھلکا ایک تولہ تین پاؤ پانی میں ڈال کر اتنا جوش دیا جائے کہ صرف تیسرا حصہ یعنی ایک پاؤ پانی رہ جائے اسے صاف کر کے گرم موسم میں شربت بزوری تین چار تولے اور اگر سردی کا موسم ہو تو پرانا گڑ

چار تولے ملا کر کھانے اور پانی کی بجائے اسی کو پلایا جائے حتیٰ کہ سارا مواد صاف ہو جائے۔

اور یہ بھی دے سکتے ہیں:۔

اخروٹ کا چھلکا ۲ تولہ۔ کپاس کے ڈوڈے ۲ تولہ۔ املتاس کا چھلکا ایک تولہ۔ تانبے کے ۷ پیسے صاف کر کے سب کو دس سیر پانی میں خوب جوش دے کر صرف تیسرا حصہ پانی کا باقی رہ جائے۔ اس کو مل چھان کر شربت بزوری یا پرانا گڑ موسم کے لحاظ سے ملا کر کھانے اور پانی کی جگہ دیا جائے۔

اگر حیض یعنی ماہواری کا خون یا نفاس یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد کا خون رک گیا ہو تو سونف کی جڑ ایک تولہ۔ شاہترہ (پت پاپڑہ) ایک تولہ دونوں کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب دو حصے جل کر تیسرا حصہ باقی رہ جائے تو سردی کے موسم میں پرانا گڑ ۴ تولہ ملا کر پلانا تجویز کریں اگر گرمی کا موسم ہو تو شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلایا جائے اور دوسرے دن سے شیرہ تخم کشوث ۳ ماشہ۔ شیرہ سونف ۵ ماشہ۔ شیرہ مویز منقیٰ ۹ دانہ۔ عرق سونف ۱۲ تولہ میں نکال کر اس میں خمیرہ بنفشہ تین یا چار تولے ملا کر پہلے خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ کھلا کر اوپر سے پلا دیا جائے اور صبح و شام یہی پلائیں۔

حمل کے پہلے تین ماہ میں حمل گر جانے کا بڑا خطرہ ہوتا ہے کیونکہ ابھی حمل مضبوط نہیں ہوتا۔ اس لئے اس مدت میں حرکت۔ گرم چیزوں

کے استعمال۔ سخت جلاب لینے اور جماع سے پرہیز ضروری ہے۔

ورم رحم کے لئے (رحم کے اندر کے لئے) مندرجہ ذیل مرہم تجویز کرنا چاہیئے۔ سبز کاسنی اور سبز مکو کے پانی میں مرغی کے ایک انڈے کی سفیدی اور مرہم داخلیون ایک تولہ۔ روغن گل ۹ ماشہ سب کو مرہم کی طرح ملا کر رحم کے اندر رکھوائیں۔

زچگی کے بخاروں اور رحم میں گندی رطوبت وغیرہ کے جمع ہونے بدبودار پانی کے بند کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نسخے معمول اور مشہور ہیں۔

رطوبتوں کے نکالنے اور صاف کرنے کے لئے یہ جھاڑ مفید ہے:۔

کف دریا (سمندر جھاگ) ۳ ماشہ۔ بیروزہ خشک ۶ ماشہ۔ بانڈ ڑنگ ۳ ماشہ۔ نمک کھانے کا (لاہوری) ۶ ماشہ خوب کوٹ چھان کر صاف ململ کے کپڑے میں تین پوٹلیاں بنا کر روزانہ ایک پوٹلی رحم کے منہ میں رکھوائی جائے اور تین دن کے بعد مازو سبز ۶ ماشہ۔ بیخ ۲ ماشہ ہیرا کسیس ۶ ماشہ۔ پوست انار ۶ ماشہ۔ چھوٹی مائیں ۶ ماشہ۔ پرانا چونا ۲ ماشہ۔ سب کو باریک کر کے چھان کر ۴ پوٹلیاں بنا کر روزانہ ایک پوٹلی دائی سے رحم میں رکھوائی جائے اسے سمیٹ کہتے ہیں۔ ان دونو کے استعمال سے عورتوں کے مخصوص اعضا یعنی شرمگاہ میں تنگی بھی آجاتی ہے۔

اگر مقررہ دنوں کے علاوہ دوسرے دنوں میں بھی حیض کا خون آنے لگے تو شیرہ تخم کثوث ۴ ماشہ۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین ماشہ

انجبار کی جڑ کا شیرہ ۴ ماشہ۔ شیرہ حب الآس ۳ ماشہ اور لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں تیار کرکے شربت انار شیریں ۳ تولہ ملاکر اوّل سنگجراحت ایک ماشہ۔ گیرو ایک ماشہ میں کر مفرح بارد ایک تولہ میں رکھ کر کھلائیں اوپر سے پلا دیا جائے صبح وشام۔

اگر ماہواری کے خون کی شکایت ہے رحم میں درد ہو تو مناسب مدرات یعنی پیشاب لانے والی دوائیں شربت بزوری وغیرہ شامل کرکے پلائیں اور کوکنار یعنی ڈوڈہ پوست کو پانی میں جوش دیکر گرم گرم کی ٹکور اوپر سے کرائی جائے۔

حمل والی عورت کو اگر قبض ہو جائے تو جلاب دینا بعض اوقات کافی نقصان پہونچاتا ہے اس لئے سوتے وقت رات کو دو ڈھائی تولہ گلقند گرم دودھ سے کھلانا مفید ہے اگر زیادہ ضروری ہو تو املتاس کا گودا تین تولہ گرم پانی میں بھگو کر صاف کرکے روغن بادام ۶ ماشہ ڈال کر پلائیں۔

عقر

بَانجھ پَن

اگر عورت کو اولاد نہ ہوتی ہو تو اسے عقر یا بانجھ پن کہتے ہیں بیماری یا تو اس وجہ سے ہوتی ہے کہ مرد میں کوئی نقص ہوتا ہے یا پھر اس

وجہ سے ہوتی ہے کہ عورت میں نقص ہو یا دونوں میں ہی کوئی نقص ہو۔ ایسی عورت کی علامات یہ ہوتی ہیں کہ اُس میں بلغم اور سردی کا مادّہ زیادہ ہوتا ہے۔ جسم موٹا ہوتا جاتا ہے۔ طبیعت میں سُستی بڑھ جاتی ہے اور بدن ہاتھ لگانے سے خشک معلوم ہوتا ہے۔

اسباب

کبھی یہ بیماری عورتوں میں رحم کے پیدائشی نقص کی وجہ سے ہوتی ہے کبھی رحم کے ورم اور سوزش کی وجہ سے۔ آتشک یا سوزاک کی وجہ سے مرد کے خصیوں یا عورت کے نلوں وغیرہ کی خرابی کی وجہ سے۔ منی کی خرابی سے یا رحم کے اندر تیز رطوبتوں کے پیدا ہو جانے کی وجہ سے رحم کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی وجہ سے مرد کے عضو کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے کبھی یہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ نقص مرد میں ہے عورت میں ہے مٹی کے دو علیحدہ علیحدہ گملوں میں مٹی کھاد وغیرہ بھر کر دونوں میں جَو کے بیج بونے کے طریقہ پر ڈال دیں۔ ایک میں مرد پیشاب کرے اور دوسرے میں عورت اپنا پیشاب ڈالے اور دونوں برتنوں پر الگ الگ نشانی لگا دیں جس کے برتن میں جَو نہ اُگیں اُسی میں نقص ہوگا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مرد کی منی لے کر پانی میں ڈالیں اگر منی پانی کی تہہ (یعنی تلے اور پیندے) میں بیٹھنے کی بجائے پانی کے اوپر ہی تیرتی رہے تو مرد

میں ہی نقص موجود ہے۔ اگر منی تہہ میں جا بیٹھے تو عورت میں خرابی ہوگی۔ بعض اوقات دونوں میں ہی کوئی نقص نہیں ہوتا اور پھر بھی اولاد نہیں ہوتی تو یہ اللہ کا حکم سمجھنا چاہیئے کیونکہ یہ اُس کا کام ہے کہ جسے چاہے لڑکے دے یا جسے چاہے لڑکیاں دے جسے چاہے کچھ نہ دے۔ جسے چاہے لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہی دیدے اور جسے چاہے کچھ بھی نہ دے۔ مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ چاہے لاکھ صحت ہو اگر وہ نہیں چاہتا تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا

علاج

خوب غور کے ساتھ سبب معلوم کرنے کی کوشش کی جائے اور اُسے دور کرنے کی جدوجہد کی جائے۔ جس طرف میں نقص ہو اُس کا علاج کیا جائے۔ حیض وغیرہ کی خرابی ہو تو اسے دور کیا جائے۔ برادہ دندانِ فیل نہایت باریک سفوف کر کے ۴ ماشہ مقدار میں روزانہ عورت کو کھلانا مفید ہے اس میں برابر وزن کی مصری شامل کر لینا چاہیئے۔ ایک ہفتہ تک استعمال کرایا جائے۔

نسخہ خاص

مروارید یعنی سچے موتی ایک تولہ کو لیموں کے دو تولہ رس میں کھرل کر کے ایک مضبوط شیشی میں ڈال کر منہ کو موم وغیرہ سے خوب بند کر دیں اور اکیس روز تک گرم پانی میں پڑا رہنے دیں۔ موتیوں کا پانی بن جائے گا۔ اب سقمونیا ساڑھے سترہ ماشہ۔ چرائتہ ۱۷ ماشہ

لونگ ساڑھے دس ماشہ۔ ایلوا ساڑھے چھ تولہ۔ دارچینی ۱۴ ماشہ۔ افتیمون ۱۴ ماشہ۔ صندل سرخ ساڑھے دس ماشہ۔ عود ہندی۔ گوند کیکر۔ گوند کتیرا ہر ایک ساڑھے دس ماشہ سب کو خوب باریک کر کے ملائیں اور اس میں سے اتنا سفوف جتنے کی اوپر والے موتیوں کے پانی میں گولیاں بن سکیں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنالی جائیں حیض سے پاک ہونے کے بعد گھوڑی کے دودھ میں ایک گولی گھس کر عورت کے رحم میں بتی یا پوٹلی کی صورت میں دائی سے رکھوائیں اسی طرح سے تین یا پانچ دن تک رکھوائیں اور پھر صحبت کی اجازت دی جائے۔

جربُ الرحم

(بچہ دانی کی خارش)

رحم میں خارش کسی گرم مادے یا تیز رطوبت کی وجہ سے۔ یا صفرا کی زیادتی سے اور کبھی حمل کے دوران میں اور کبھی خونِ حیض کے کم آنے اور کبھی پھنسیاں وغیرہ ہونے سے ہو جاتی ہے۔ کبھی چھوٹی چھوٹی سرخ پھنسیاں اور دانے رحم کے اندر کی طرف ہوتے ہیں جو دائی انگلی سے محسوس کر سکتی ہے اور کبھی باہر کے حصّہ پر

جاتے ہیں جو نظر آتے ہیں ۔

علاج

سبب معلوم کر کے اُس کو دور کیا جائے ۔ نیم وغیرہ کے پانی سے رحم کو ہر وقت صاف رکھا جائے ۔ گندھک ۔ ہڑتال سرخ اور سنکھ تینوں کو پانی میں پیس کر اندر اور باہر لگایا جائے ۔ قبض اور خون کی صفائی کے لئے مناسب دوائیں دی جائیں ۔

اِسقاط

یعنی حمل کا گر جانا

اگر سات ماہ سے کم مدت کا حمل گر جائے تو اسے اسقاط کہا جائیگا عام طور پر چھ ماہ کی مدت میں پیدا ہونے والا بچہ زندہ نہیں رہتا ۔ حمل کی اصل مدت نو ماہ (چاند کے مہینوں کے حساب سے) ہوتی ہے ۔ اس پر بارہ چودہ روز کم یا زیادہ بھی ہو سکتے ہیں ۔ سات ماہ پورے کر کے پیدا ہونے والا بچہ اکثر زندہ رہتا ہے

علامات

اگر اسقاطِ حمل ہونے والا ہو یعنی گرنے کا ڈر ہو تو یہ نشانیاں ہوتی ہیں کہ حمل والی عورت کی کمر اور رانوں میں اکثر درد ہونے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ درد میں زیادتی اور ترقی ہونے لگتی ہے اور طبیعت

بہت بے چین اور سست رہنے لگتی ہے اور رحم سے خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یا تو حمل گرنے کی عادت ہوتی ہے۔ یا کوئی سخت محنت کا کام یا زیادہ وزنی چیز کا اٹھانا۔ یا زیادہ غم اور خوف یا بدن اور پیٹ کو جاع یا گھوڑے وغیرہ کی سواری یا کسی دوسری سواری کی وجہ سے زیادہ حرکت پہنچنے سے بھی ایسا ہو جاتا ہے۔ سخت قسم کے جلاب اور گرم چیزیں اور سخت پیشاب لانے والی چیزیں استعمال کرنے سے اور سوزاک و آتشک کے اثر سے بھی اسقاط ممکن ہے۔

علاج

علاج سے پہلے اصل سبب کو معلوم کرنا چاہئے اور اس کے مطابق علاج کیا جائے۔ اس کے علاج میں خاص توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ ایک دو مرتبہ حمل گرنے سے اسکی عادت ہی ہو جاتی ہے۔

اگر ابھی تھوڑا تھوڑا سا خون رحم سے آنا شروع ہو تو پورا آرام کرنے کی ہدایت کرنی چاہیئے۔ چلنے پھرنے سے بالکل منع کر دینا چاہیئے۔

گیرو ایک ماشہ۔ گوندکیکر ایک ماشہ۔ سنگجراحت ایک ماشہ کو شربت انجبار کے ساتھ پھنکائیں۔ ہاتھ پاؤں کو مہندی لگائیں۔ مربہ آملہ کھلا کر اوپر سے لعاب بہیدانہ اور شیرہ تخم خرفہ سیاہ اور شیرہ حب الآس تین ماشہ عرق گاؤزبان میں نکال کر شربت حب الآس یا انجبار ملا کر لگانا چاہیئے اور بھاری خوراک نہ دی جائے۔

معمولِ خاص :۔ انار کے درخت کی چھال ۹ ماشہ۔ بلاس

کے بیج ایک تولہ دونوں کو کوٹ کر تقریباً تین پاؤ پانی میں ابالا جائے حتی کہ صرف ایک پاؤ پانی باقی رہ جائے۔ مل کر صاف کر کے ۳ خوراک بنا کر تین تین گھنٹے کے بعد ایک ایک خوراک دی جائے۔

معجون خاص معمول مطب

جڑ انجبار۔ صندل سفید۔ صندل سرخ۔ مازو سبز۔ لُبد جلا یا ہوا۔ مروارید ناسفتہ اصلی۔ ابریشم۔ کہربا شمعی۔ گل ارمنی۔ عود صلیب۔ درونج عقربی ہر ایک سوا گیارہ ماشہ۔ خرفے کے بیج چھلے ہوئے۔ تربوز کے بیجوں کا مغز ہر ایک ساڑھے بائیس ماشے۔ چاندی اور سونے کے ورق ہر ایک بیس عدد۔ عنبر اشہب ایک ماشہ سب کو کوٹ کر شربت انگور آدھ پاؤ شہد اصلی ایک پاؤ اور مصری سفید تین پاؤ کا قاعدے کے مطابق قوام بنا کر اس میں ملا دیں اور معجون بنا لی جائے ہر روز صبح کے وقت چار پانچ ماشہ لے کر پانی یا دودھ یا کسی عرق کے ساتھ استعمال کرائیں۔

سیلان الرحم

جس طرح مردوں کو جریان ہو جاتا ہے اسی طرح عورتوں کے رحم سے رطوبت آنا شروع ہو جاتی ہے جس کی علامات مشہور ہیں مثلاً ہر وقت شرمگاہ کا تر رہنا۔ ذرا سا شہوت کا خیال آتے ہی پانی آنا شروع ہو جانا بھوک کی کمی۔ پیشاب جلدی جلدی آنا۔ عام کمزوری اور سستی رہنا۔

دودھ کی طرح سفید یا پیلے رنگ کا پانی پڑنا۔ نوجوان لڑکیوں کو مزاج کی گرمی سے اکثر ایسا ہو جاتا ہے۔ یہ رحم کے ورم اور سوزش سے۔ گرم چیزوں کے استعمال سے یا زیادہ ٹھنڈی اور تر چیزوں کے استعمال سے۔ زیادہ رطوبت پیدا ہونے کی وجہ سے۔ خون حیض کے صاف نہ آنے سے۔ رحم کے اپنی جگہ سے ہٹنے سے۔ جماع کی کثرت سے۔ اولاد کی کثرت سے۔ اور قبض، سوزاک اور آتشک وغیرہ سے اور حمل کے دوران میں بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علاج

سبب معلوم کر کے اس کا تدارک اور بندوبست کیا جائے۔ مریض کی عام کمزوری کو دور کیا جائے۔ غذا اچھی اور جلد ہضم ہونے والی دی جائے۔ اگر حمل کے دنوں میں رطوبت زیادہ آنے لگے تو سیپ مروارید یعنی اصلی سیپ ۳ تولہ۔ دانہ الائچی خورد۔ تال مکھانہ۔ طباشیر سب ایک ایک تولہ اور مصری سفید چھ تولہ سب کو باریک کر کے ۲ ماشہ کی مقدار میں صبح و شام پانی یا دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

معمول خاص

مندرجہ ذیل دوا سیلان الرحم کے علاوہ رحم کے کمزوری کی وجہ سے باہر نکلنے۔ حیض کی زیادتی۔ رحم کی کمزوری اور اسقاط کی عادت کے لئے بھی بے نظیر چیز ہے۔

پڑی سرخ ایک پاؤ۔ سپاری کے پھول۔ دھاوا کے پھول

موصلی سفید۔ طباشیر۔ دانہ الائچی خورد ہر ایک نو نو ماشہ۔ مائیں چھوٹی بڑی ہر ایک پانچ پانچ ماشہ۔ کمرکس یعنی ڈھاک کا گوند بھنا ہوا۔ دس تولہ۔ چینی آدھا سیر۔ گھی گائے کا اصلی دس تولہ۔ سپاری کو کوٹ کر گائے کے ۴ سیر دودھ میں ڈال کر دھیمی آنچ میں پکا پکا کر جذب کردیں اور گھی میں بھون کر باقی سب چیزوں کا سفوف ملا کر معجون بنالی جائے۔

ہر روز صبح و شام ایک ایک چھٹانک استعمال کرائی جائے۔ گرم چیزوں کا پرہیز کرائیں۔

ورم رحم

بچّہ دانی کی سُوجن

ورم رحم یعنی بچہ دانی کے منہ یا گردن یا جھلی یا اندر اوپر کے حصّہ میں کسی وجہ سے ورم ہوجائے تو عورت کی طبیعت ہر وقت سُست اور گری گری سی رہنے لگتی ہے۔ رطوبت بھی خارج ہونے لگتی ہے۔ خون میں بے قاعدگی آجاتی ہے اور عام طور پر بخار رہنے لگتا ہے۔ اور خشک کھانسی آنے لگتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مریضہ کو تپ دق یا ٹی۔ بی ہوگیا ہے۔

علاج

جب ایسی علامات دیکھنے میں آئیں تو فوراً پوری طرح سے

سبب کو معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کسی ہوشیار دائی سے ہاتھ اور ناخن وغیرہ خوب صاف کرا کر اندر کا حال معلوم کرانا چاہیئے۔

معمولِ مطب

شہد خالص ایک تولہ۔ املتاس کا مغز ایک تولہ۔ روغن گل ۳ تولہ سمندر جھاگ (کف دریا) ۲ ماشہ۔ سبز مکو کے پانی میں خوب کھرل کر کے اس میں روئی یا صاف باریک ململ کا ٹکڑا بھگو کر اچھی طرح لت پت کر کے رحم کے منہ پر صبح و شام رکھوایا جائے۔

اور خطمی ۶ ماشہ۔ مکو خشک ۶ ماشہ۔ گودہ املتاس دو تولہ۔ سب کو گرم پانی میں بھگو کر مل چھان کر اس میں آدھ پاؤ گیہوں کا آٹا ملا کر گھی اور پرانا گڑ ڈال کر حلوہ بنا لیا جائے اور اس حلوہ میں مکو خشک، گلاب کے پھول، بابونہ کے پھول ہر ایک دو دو ماشہ آٹے کی طرح باریک کر کے ملائیں۔ پہلے اسی گرم گرم حلوے کو کپڑے میں لے کر پورے رحم کے اوپر ٹکور کرائی جائے اور پھر اسی کو قابل برداشت گرم کر کے رحم کے اوپر باندھ دیا جائے۔

مفید مرہم برائے سختی و ورم رحم

روغن گل ایک تولہ۔ گائے کی نلی کا بھیجا ایک تولہ۔ موم اصلی ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی ایک تولہ۔ ان سب کو نرم آگ پر پگھلائیں بعد ازاں اس میں کندر۔ بابونہ کے پھول اور زعفران۔ خطمی تین تین ماشہ خوب باریک سفوف کر کے اس میں شامل کر دیں اور آخر میں مرغی کے

انڈے کی ایک زردی اِس میں ملاکر پھینٹ دیں اور مرہم کی طرح صبح وشام رحم کے اندر صاف اُنگلی سے لگایا جائے اور اوپر بھی مل دیا جائے یا روئی وغیرہ میں لگا کر اندر رکھوایا جائے۔

قروح الرحم

رحم کے زخم

جب رحم میں زخم ہوں تو رحم کی جگہ پر درد اور جلن سی ہوتی رہتی ہے اور رحم سے خون اور پیپ آنے لگتے ہیں۔ یہ کبھی رحم میں خراب اور گندے مادوں اور رطوبتوں کی وجہ سے کبھی آتشک اور سوزاک کے اثر سے کبھی دائی بغیر ہاتھ اور ناخن کی صفائی کے انگلی اندر ڈالے تو ناخن وغیرہ کی خراش اور زخم سے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج

زخموں کی پوری طرح صفائی رکھنی چاہیئے۔ نیم کے پتوں کو اُبال کر اُس کے پانی سے بار بار دھونا چاہیئے اور زخموں پر پیچھے بیان شدہ مرہم لگانا چاہیئے۔

روغن گل میں کافور اور مردار سنگ ملاکر مرہم کی طرح استعمال کرانا چاہیئے۔ چنبیلی کے تیل میں سفیدہ کاشغری ملاکر لگانا بھی مجرّب ہے۔ گوند کیکر۔ کندر ہر ایک سات ماشے۔ انار کے پھول۔ پوست انار

ہر ایک ڈیڑھ تولہ کوٹ پیس کر اور چھان کر پانی میں لمبی بتیاں سی بناکر ایک ایک شافہ یعنی بتی رحم میں رکھوائی جائے۔

نتوءُ الرحم

رحم کا باہر نکلنا

اس حالت میں کمر، پیڑو اور پاخانے کے مقام پر سخت بوجھ اور درد معلوم ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کانپنے لگتے ہیں اور عورت خود ایسے محسوس کرتی ہے جیسے رحم باہر کو نکل رہا ہو۔

یہ کبھی سخت حرکت سے یا رحم کے بندھنوں میں کوئی خرابی یا ڈھیلا پن آجانے سے۔ کبھی حمل کے دوران میں بھی ہو جاتا ہے۔ اور خون حیض کی رکاوٹ سے بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج

سبب معلوم کرکے اُس کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔

کافور قیصوری۔ مشک اصلی۔ عنبر اور مشک اصلی سب ایک ایک ماشہ لے کر تین تولہ روغن نیلوفر میں گھس کر اور حل کرکے اس کی پوٹلیاں بنا کر رکھوائی جائیں۔

نہایت مفید چیز ہے۔

* * *

اٹھراہ - مسان

اٹھراہ عام طور پر اس بیماری کا نام ہے جس میں عورت کے بچّے زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹے - آٹھ دن - آٹھ مہینے یا آٹھ سال سے زیادہ زندہ نہیں رہتے - بچّہ یا تو اچانک کسی اندرونی شکایت سے یا آہستہ آہستہ سوکھ کر مر جاتا ہے - یہ بیماری عورت کے رحم یا دودھ میں کسی خاص زہریلے مادّے کی وجہ سے یا خاص کمزوری سے پیدا ہوتی ہے -

علاج

مرض کا سبب دریافت کیا جائے اور عورت کی عام صحت کا حمل کے شروع سے ہی خیال رکھا جائے اور بچّہ پیدا ہونے کے بعد بہتر یہ ہے کہ ماں کا دودھ بدل دیا جائے -

سیلان الرحم کے علاج میں جو معجون درج ہے وہ عورت کو کافی عرصہ تک کھلانا چاہیئے -

سرو کے درخت کے پتّے آدھ پاؤ لے کر اس میں بیس دانے کالی مرچ کے ڈال کر خوب پیس کر چار چار رتی کی گولیاں بنا لی جائیں اور اس مرض والی عورت کو حمل کے تیسرے مہینے سے ایک ایک گولی صبح و شام تازہ پانی سے ۴۰ روز تک کھلانا مفید ہے - جب بچہ پیدا ہو جائے تو پھر اسی طرح تازہ گولیاں بنا کر ۴۰ دن استعمال کرا دی جائیں اور ہر

سال میں اسی طرح ۴۰ دن استعمال کرائی جائیں۔

عوارض نفاس

پرسوت۔ زچگی یا چھلے کا بخار

جب زچگی ہوتی ہے یعنی عورت کے بچہ پیدا ہوتا ہے تو عام طور پر چالیس روز تک بچہ دانی سے خون اور گندی رطوبتیں نکلتی رہتی ہیں اگر یہ بند ہو جائیں یا کسی وجہ سے کم ہو جائیں تو کئی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور بخار آنے لگتا ہے۔ جس کی وجہ سے عورت اور بچہ کی صحت بہت جلد خرابی کے درجہ پر جا پہنچتی ہے۔ عورت کو سردی اور جاڑے سے بخار چڑھنے لگتا ہے۔ جسم پر لال رنگ کے دھبے اور کبھی پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ پیٹ اور رحم میں درد رہنے لگتا ہے۔ قے آنے لگتی ہے۔ سخت گرمی۔ گزندی اور بدہضمی ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض

یہ مرض عام طور پر بعض گندی اور ناتجربہ کار دائیوں کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ آنول اگر پوری طرح سے خارج نہ ہو تو یہ اس بیماری کا سب سے بڑا سبب ہوتا ہے جس سے خون وغیرہ بند ہو کر زہریلے بدن میں پھیل جاتا ہے۔ اگر جلد ہی مناسب علاج نہ ہو تو مرض

جلدی مہلک اور خطرناک صورت اور درجہ اختیار کر جاتا ہے ۔

علاج

آنول وغیرہ کے خارج کرنے کے لئے رحم میں پچکاری وغیرہ کے ذریعے صفائی رکھی جائے ۔ غذا نہایت ہلکی اور پتلی دینی چاہیئے ۔

جوشاندہ مفید

مکو ۔ تخم خطمی ۔ کرفس کی جڑ ۔ گل بنفشہ ۔ پرسیاؤشاں ۔ سولف ملیٹھی ۔ گل غافث ۔ سب کو رات کے وقت پانی میں بھگو کر صبح جوش دے کر مل چھان کر گلقند ڈھائی تولہ شربت بزوری دو تولے ملا کر نیم گرم صبح و شام پلانا تجویز کریں ۔

اگر درد بہت شدید ہو تو کوکنار (ڈوڈہ پوست) ایک عدد ایک پاؤ پانی میں رات کو بھگو کر صبح نتھار کر ایک ایک دو دو چمچے پلائیں کوئی مناسب شربت یا شکر سے میٹھا بھی کر سکتے ہیں ۔

معمول خاص

پان کی جڑ ۔ جاوتری ۔ جائفل ۔ لونگ ۔ ابریشم ۔ دارچینی ۔ زعفران اندر جو شیریں ۔ درونج عقربی ۔ فلفل مویہ ۔ دانہ الائچی کلاں ۔ دانہ الائچی خورد ہر ایک ایک تولہ سب کو کوٹ چھان کر مویز منقی بارہ تولہ میں بیج نکال کر اچھی طرح ملا دیں ۔ صبح و شام سات سات ماشہ گاؤزبان کے شربت اور اجوائن کے عرق کے ساتھ دیں ۔

اِختناقُ الرحم

بائو گولا

اختناق الرحم کے معنی ہیں رحم کا گھٹنا یا گھوٹنا۔ عربی میں اختناق گلا دبانے اور گھوٹنے کو کہتے ہیں۔ اس بیماری کی ساری نشانیاں اور علامتیں دماغ کی بیماری کی ہوتی ہیں۔ لیکن اسے دماغ کی بیماریوں میں شامل نہیں کیا گیا بلکہ عورتوں کی رحم کی بیماریوں میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بیماری کی اصل جڑ اور سبب رحم میں ہی ہوتا ہے اور دماغ پر اس کا اثر ایک عارضے کی طرح یعنی رحم کی بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس لئے اصل کے اعتبار سے اسکو رحم کی بیماریوں میں داخل کر دیا گیا ہے۔

علامتیں

یہ بیماری مرگی کی بیماری سے بہت ملتی جلتی ہے ان کا فرق مرگی کے بیان میں درج ہے۔ موٹی علامتیں یہ ہوتی ہیں کہ اختناق الرحم کے دورے میں منہ سے جھاگ اور کف نہیں آتے اور کامل طور پر بے ہوشی بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اس کو دورے کے وقت آس پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کی باتیں یاد رہتی ہیں۔ اس میں عورت دیوانوں اور پاگلوں کی طرح حرکتیں کرتی ہے۔ اسی لئے جاہل اور ان پڑھ لوگ

اِس کو جن بھوت پریت یا کسی بَدرُوح کا اثر اور سایہ کہتے ہیں جس سے چالاک لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور تعویذ۔ گنڈا۔ جھاڑ پھونک کرکے لوگوں کی جیبوں پر اور اعتقاد اور ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور زلفیں بڑھا کر کالے یا پیلے کپڑے پہن کر خود کو ولی اللہ کہنا شروع کر دیتے ہیں اور اسلام کے پردے میں دین اور عقیدے کی کچی عورتوں اور مردوں کو لوٹ کر دین اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ بھلا اِن سے کوئی پوچھے کہ حضرت یہ جن ان غریب اور بیمار عورتوں سے ہی کیوں عشق فرماتے ہیں اِن کو تو ایسی طاقت اور قدرت اللہ تعالےٰ نے بخشی ہے کہ وہ دنیا کی بڑی سے بڑی حسین عورتوں اور شہزادیوں کو اٹھا کر لے جا سکتے ہیں اور کوئی اُن کو دیکھ بھی نہیں سکتا اور پکڑ نہیں سکتا اور اُن کے لئے کیا روایتی پریاں ہی بس نہیں۔ جن دراصل کسی کو کچھ نہیں کہتے وہ آگ سے بنے ہوئے ہیں اور انسان مٹی سے بنا ہوا ہے۔ پھر آگ اور مٹی کا میل اور عشق کیا معنے۔

جن دراصل یہ جھوٹے صوفی اور جھوٹے درویش ہیں جو انسان کی شکل میں اسلام کا لباس اوڑھ کر بیماروں کو لوٹتے ہیں۔ مولانا رومؒ نے اِن جیسے جنوں اور ابلیسوں کے متعلق ہی تو کہا ہے کہ ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

یعنی بہت سے ابلیس اور جن انسانوں کی صورت میں موجود ہیں۔ بہرحال بات کہاں سے کہاں پہونچ گئی۔ اس بیماری کی باتی

علامات یہ ہیں کہ اس کا دورہ بعض دفعہ تو پانچ دس منٹ تک رہ کر ختم ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ کئی کئی روز تک "چالو" اور جاری رہتا ہے دورہ شروع ہوتا ہے تو بیمار کو ناف اور رحم کے نزدیک سے ایک ٹھنڈا سا گولا بن کر اوپر کو آہستہ آہستہ یعنی سینے اور دماغ کی طرف کو چڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی گلا گھونٹ رہا ہو اسی وجہ سے اس کا نام اختناق) رکھا گیا ہے جس کے معنی گلا گھوٹنے کے ہیں۔ چنانچہ ایسی صورت میں بیمار کی حالت بالکل غیر ہو جاتی ہے۔ دیوانوں کی طرح چیخنے، چلانے اور ہاتھ پاؤں مارنے لگتی ہے۔ کبھی زور زور سے ہنسنے اور کبھی رونے لگتی ہے۔ پتلا پیشاب تھوڑا تھوڑا اور بار بار آنے لگتا ہے۔ سانس جلدی جلدی چلتا ہے۔ بیمار بال نوچنے لگ جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں مریضہ بے ہوش ہو کر گر پڑتی ہے اور تڑپنے لگتی ہے اور کبھی بیمار عورت بالکل خاموش ہو کر لیٹی رہتی ہے۔

اسباب مرض

جوان لڑکیوں میں خاص طور پر جب ان میں خون کی زیادتی اور جوش ہو۔ غیر شادی شدہ ہوں اور حسن و عشق کی کہانیاں اور قصے پڑھتی ہوں۔ سہیلیوں میں بیٹھ کر شہوت کو ابھارنے والی باتیں کرتی ہوں یا گندی فلمیں دیکھتی ہوں تو رحم میں جوش آ جاتا ہے اور رحم چونکہ بڑا نازک حصہ ہے اور پٹھوں جیسا جثہ رکھتا ہے۔ اس

لئے جلدی اثر قبول کرتا ہے۔ اور شہوت کی باتوں اور قصّے کہانیوں سے طبیعت میں جوش اور خواہش پیدا ہوتی ہے اور اُدھر منی کے نکلنے کا ذریعہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا منی رُکنے سے اِس کے بخارات گولے کی صورت میں دماغ کی طرف جانا شروع ہو جاتے ہیں۔ کبھی حیض کے بند ہونے سے بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے اگر عورت کی شہوت پوری نہ ہو تو بھی یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ خوب اچھا کھانے اور آرام عیش کی زندگی سے بھی یہ بیماری حملہ کرتی ہے۔ زیادہ غم و غصہ اور رحم وغیرہ میں قبض کی وجہ سے غلیظ ریاح کے ندرت سے بھی ہو جاتی ہے۔

علاج

اصل چیز سبب کا معلوم کرنا ہے پھر اس سبب کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر غیر شادی شدہ ہو تو شادی کا مشورہ دیا جائے اگر کسی خلط کا غلبہ اور زور ہو تو اُس کا علاج کیا جائے اگر خون کی کثرت ہو تو صافن وغیرہ کی فصد کھلوائی جائے اگر حیض کی بندش ہو تو اسکو کھولنے والی دوائیں دی جائیں۔

اگر مرد کمزور ہو اور عورت کی خواہشات پوری نہ کر سکتا ہو تو مرد کا علاج کیا جائے۔ دورہ کے وقت پریشان نہ ہوں بلکہ اطمینان سے مریض کے گلے کے بٹن کھول کر سر کو پاؤں سے ذرا اونچا کرائیں۔ پنڈلیوں کو کپڑے سے ذرا باندھ دیں اور بدن کی مالش کریں۔ منہ پر ٹھنڈے پانی کی چھینٹیں ماریں اور ہینگ۔ لہسن پیاز وغیرہ سونگھائیں۔ اگر قبض ہو تو

حقنہ کرایا جائے۔

خاص معمولات

جندبیدستر۔ کافور بھیم سینی۔ ہینگ اصلی اور افیون برابر برابر وزن لیں خوب پیس کر عرق گاؤزبان کے ساتھ کالی مرچ کے برابر گولیاں بنا لی جائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام پانی کے ساتھ استعمال کرائی جائے اور دورہ کی حالت میں ہینگ۔ جندبیدستر دو رتی لے کر پرانے کپڑے کے ٹکڑے میں لپیٹ کر سلگا کر اس کا دھواں ناک میں پہونچائیں۔

یہ معجون خاص طور پر مفید ہے۔

اسطوخودوس ڈیڑھ تولہ۔ تربد سفید ڈیڑھ تولہ۔ بسفائج فستقی ڈیڑھ تولہ۔ افتیمون ڈیڑھ تولہ۔ ہلیلہ سیاہ تین تولہ۔ چھلکا ہڑ کلاں (بڑی) ہلیلہ کا چھلکا۔ آملہ کا چھلکا ہر ایک تین تولہ۔ سب کو کوٹ چھان لیں اور ذرا سا روغن بادام مل کر خالص شہد تین پاؤ میں ملا کر ۴۰ دن تک پڑا رہنے دیں اگر چاول یا گیہوں کے اندر دبا دیں تو اور اچھا ہے۔ چالیس دن کے بعد ڈیڑھ تولہ کی مقدار میں رات کو گرم پانی سے کھلانا تجویز کریں۔

کثرتِ الطمث اور استحاضہ

اس بیماری کو سیلان طمث بھی کہتے ہیں۔ حیض کا خون اگر

بہت زیادہ آئے تو اسے کثرت الطمث کہتے ہیں۔ حیض کے آنے کی اصلی اور قدرتی مدت عموماً کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس روز تک ہے اگر اس سے زیادہ مدت اور عرصہ تک خون جاری رہے تو اس کو استحاضہ کہتے ہیں۔

علامات

اس بیماری میں نبض سریع۔ عظیم اور ممتلی چلتی ہے۔ نبض کے بیان میں ان کی تعریف دیکھ کر یاد رکھیں۔ ہاتھ سے چھونے میں نبض کا ملمس گرم معلوم ہوگا۔ پیشاب بہت سرخ ہوتا ہے۔ چہرہ اور جلد زرد رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ کمزوری بڑھتی رہتی ہے اور پیاس بھی زیادہ لگتی ہے۔

بیماری کی وجوہات اور اسباب

کبھی یہ حیض کے دنوں میں جماع کرنے سے۔ کثرت جماع سے خون کے پتلا ہو جانے سے۔ زیادہ گرم غذا وغیرہ کے استعمال سے۔ خون کے زیادہ ہو جانے سے اور صفرا کی کثرت اور غلبہ سے ہو جاتا ہے۔

علاج

سبب معلوم کر کے اس کا تدارک کیا جائے۔ اگر گرمی اور صفرا کی زیادتی ہو تو بہیدانہ۔ کاہو۔ خرفہ کاسنی۔ عناب۔ جراتہ۔ نیلوفر۔ تخم بارتنگ۔ شربت نیلوفر۔ عرق کاسنی۔ عرق نیلوفر سنگجراحت۔ گیرو۔ گوند کیکر وغیرہ مناسب مقدار اور طریقے سے استعمال کرائیں۔ خون کی تیزی

اور پتلا پن کے لئے خون کو اعتدال پر رکھنے والی دوائیں دیں جن کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے۔

معمول مطب

سیلکھڑی یعنی سنگجراحت دس تولے لے کر دودھ میں باریک پیس کر آدھی آدھی چھٹانک کے گولے بنا کر سایہ میں سکھا لیں اور ہوا سے بچا کر دس پندرہ سیر اُپلوں (پاتھیوں) کے درمیان رکھ کر آگ دیدیں ٹھنڈا ہو جانے پر صاف کر کے پیس لیں اور دو دو ماشہ کی مقدار میں شربت انجبار کے ساتھ صبح دوپہر، شام کھلائیں اور جس عورت کو حمل کے دنوں میں خون شروع ہو جائے اُسے یہ دوا یعنی سنگجراحت والی اتنی ہی مقدار میں یعنی دو دو ماشہ تین تین گھنٹہ بعد۔ اسقاطِ حمل میں تخم پلاس اور چھال درخت انار والے جوشاندے کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فرزجہ یعنی بتی

گل ارمنی۔ گل مختوم۔ گلنار۔ پھٹکری سفید۔ مردار سنگ۔ سیاہ سرمہ ہر ایک تین ماشہ خوب باریک کر کے روئی یا ململ کے کپڑے پر لگا کر رحم کے منہ پر رکھیں۔

نہایت مفید اور مجرب چیز ہے۔

⁂

احتباسِ طمث

حیض کا بند ہونا

اگر عورت کو ماہواری خون کا آنا کسی وجہ سے بند ہو جائے یا کم ہو جائے تو اسے احتباس طمث کہتے ہیں۔ بعض عورتوں کو تو حیض کا خون شروع سے ہی نہیں آتا اور ایسی عورتیں بہت کم ہوتی ہیں۔ بعض عورتوں کو خون حیض تھوڑے عرصے آکر پھر بند ہو جاتا ہے۔ بعض کو صرف ایک آدھ مرتبہ یا ایک دو روز آکر بند ہو جاتا ہے اور بعض کو تھوڑا تھوڑا اور رک رک کر درد سے آتا ہے۔

اگر خون حیض بند ہو جائے یا کم اور رک رک کر آئے تو بدن میں درد کولھوں میں۔ کمر میں اور پیٹھ میں سخت درد ہوتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ پنڈلیوں میں سخت درد اور تکلیف ہوتی ہے۔

مرض کے اسباب

رحم کے ورم اور سوجن سے۔ سیلان الرحم کی وجہ سے۔ خون کی کمی سے حیض کے دنوں میں بارش وغیرہ میں بھیگ جانے سے یا برف وغیرہ اور ٹھنڈی چیزوں کے زیادہ استعمال سے۔ رحم کا منہ ٹیڑھا ہو جانے سے اور کثرت جماع سے۔ رنج اور فکر وغیرہ سے۔ بلغم اور سردی کے غلبہ سے

سودا کے غلبہ سے اور بعض دوسرے امراض کی وجہ سے عام طور پر یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج

سبب کو دریافت کر کے اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ بلغم اور سودا کی خرابی ہو تو ان کے نکالنے اور اعتدال پر لانے کی دوائیں مناسب استعمال کرائیں۔

بند حیض کو جس سے ناف اور پیٹ میں درد ہوتا ہے اس کے لئے یہ جوشاندہ مفید ہے۔ تخم کرفس ۳ ماشہ۔ تخم خربوزہ چھ ماشہ۔ تخم انیسوں ۴ ماشہ۔ گاؤزباں ۵ ماشے پانی میں بھگو کر جوش کر کے مل چھان کر گلقند دو ڈھائی تولہ ملا کر پہلے ریوند خطائی ڈیڑھ ماشہ کا سفوف کھلا کر اوپر سے پلا دیا جائے۔

اور

سداب کے پتے۔ ابہل۔ سونف۔ تخم کنوچہ۔ مرمکی سب برابر برابر وزن میں لے کر خوب باریک پیس کر چھان لیں اور گائے کے پتے میں ملا کر اور روئی یا کپڑے پر لگا کر رحم میں رکھوائیں۔ اگر موٹاپے اور چربی کی وجہ سے بند ہو تو تخم سویہ۔ تخم مولی۔ سونف۔ تخم ہالوں۔ تخم میتھا۔ کلونجی بابڑنگ سب تین تین ماشہ لے کر سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں اُبالیں جب آدھا پانی باقی رہے تو اس میں دو تولے گڑ ملا کر صبح و شام یا ایک وقت ہی پلانا مفید ہے۔

ورم پستان

ورم الثدی

اسباب :- پستان کے اندر کسی غدود یا نالی کی خرابی کی وجہ سے خون کی کمی یا تیزی یا صفرا کے غلبہ کی وجہ سے۔ چوٹ لگنے سے۔ یا بچے کے عرصہ تک دودھ نہ پینے سے۔ دودھ یعنی پستان میں ورم یا سوجن وغیرہ آجاتی ہے۔

علامتیں

بخار ہوتا ہے۔ پستان میں درد ہوتا ہے۔ خارش بھی ہوتی ہے اور چلنے پھرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔

علاج

جس خلط یا مادّہ کا غلبہ ہو اس کی مناسب دوائیں تجویز کی جائیں نیم کے پتوں یا پوست کے ڈوڈوں یا ٹیسو کے پھولوں کو پانی میں ابال کر اس سے تڑیڑا کرائیں اور انڈ کے پتے روغن گل سے تر کرکے گرم کرکے باندھیں یا ہلکی پلٹس بنا کر لگائی جائے۔ جب کہ ورم پکنے کے قریب ہو

قلتِ لبن

دُودھ کی کمی

اگر عورت کمزور ہو۔ یا خون کی کمی ہو اور زیادہ غم اور غصہ ہے یا جماع کی کثرت ہو یا پیٹ میں دوسرا حمل ہو تو دودھ میں کمی آجاتی ہے اور بچہ بھوکا رہتا ہے۔

علاج

سبب کے مطابق علاج کریں۔ دودھ۔ گھی۔ بادام اور مغزیات کا استعمال زیادہ کرایا جائے۔

تودری سرخ کا سفوف بنا کر ۵ ماشہ صبح و شام دودھ کے ساتھ کھلانا زیادہ مفید ہے۔

اور تازہ دودھ۔ تازہ مکھن اور بادام کا حریرہ وغیرہ کھلایا جائے۔

معمول مطب

مغز پستہ ۱۵ تولہ۔ مغز بادام چھلے ہوئے ۱۵ تولہ۔ ناریل ۱۵ تولے۔ کالے تل بیس تولے اور نشاستہ ۱۵ تولے سب کو باریک کر کے تین پاؤ چینی ملا لیں۔ صبح کے وقت تقریباً ڈھائی تولہ وزن میں لے کر پاؤ یا ڈیڑھ پاؤ دودھ میں ہلکا سا جوش دیکر نیم گرم پلا دیا جائے۔ عجیب چیز ہے۔

* * *

بچّوں کی عام بیماریاں

ضروری باتیں

(۱) بچّوں کو دوائیں دینے میں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ دوائیں مزے اور ذائقہ میں اچھی ہوں۔

(۲) بچّوں کو نشے والی دوائیں دینے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر سخت ضرورت ہو تو نہایت ہی کم مقدار میں اور بہت احتیاط کے ساتھ استعمال کرائی جائیں۔

(۳) ماں کے کھانے پینے۔ رنج وغم۔ غصہ اور خوشی کا بچّہ پر فوراً اثر پڑتا ہے۔ اس لئے دودھ پیتے بچّوں میں ماں کو کھانے پینے میں سخت پرہیز لازم ہے اور غصہ اور رنج وغم سے بچنا بھی ضروری ہے۔

(۴) بچّوں کو گولیوں کی صورت میں دوائیں نہیں دینی چاہئیں بلکہ شربت وغیرہ اور عرق کی صورت میں دی جانا مناسب ہے اور اگر سفوف ہو تو دودھ یا شربت وغیرہ میں گھول کر تھوڑا تھوڑا کر کے دینا چاہیئے۔

(۵) بارہ برس سے کم عمر بچّوں کے لئے دوا کی مقدار یا خوراک مقرر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بچّے کی عمر جتنے سال کی ہو اس میں بارہ جمع کر کے بچّے

کی عمر پر اس کو تقسیم کر دیا جائے۔ مثال کے طور پر بچے کی عمر ۳ سال ہے اب اس میں بارہ جمع کئے تو پندرہ ہوئے۔ اب بچے کی عمر یعنی تین کو پندرہ پر تقسیم کیا تو ۳/۱۵ یا ۱۵)۳(= ۱/۵ ہوئے یعنی بڑے کی خوراک کا پانچواں حصہ تین سال کے بچے کے لئے دوا کی مقدار دی جائے گی۔

(۶) جب بچہ پیدا ہو تو تھوڑی سی دیر میں بچے کو پاخانہ آنا ضروری ہے اگر پاخانہ نہ آئے تو فوراً دو یا تین ماشہ کی مقدار میں کسٹر آئل یعنی رنڈی کا تیل (روغن بیدانجیر) تھوڑا شہد ملا کر رکھیں اور اس میں سے صاف انگلی کے ساتھ بچے کے تالو میں آہستہ سے مل دیا جائے۔

(۷) بچہ کی پیدائش کے وقت یہ گھٹی تیار رہنا چاہئے بلیلہ زرد۔ گلاب کے پھول۔ باذبڑنگ۔ باذکھنبی۔ سونف۔ مکو خشک۔ گل بنفشہ اور سنا مکی ہر ایک ایک ماشہ۔ منقیٰ ۱ عدد۔ انجیر زرد آدھا دانہ۔ عناب دو دانہ اور انناس کا مغز تین ماشہ سب کو تھوڑے پانی میں پکا کر مل چھان کر ترنجبین اور شیرخشت ہر ایک ۶ ماشہ ملا کر رکھیں اور بچے کو دن میں ایک دو مرتبہ انگلی کے پورے سے چٹائیں یا صاف کپڑے کی بتی بنا کر اس کے ساتھ چوسائیں۔

(۸) صحت اور تندرستی کی حالت میں بچہ ہمیشہ ہنستا کھیلتا اور خوش رہتا ہے۔ وقت پر پیشاب، پاخانہ کرتا اور وقت پر دودھ پیتا اور سوتا ہے۔

(۹) اگر بچہ دن بدن کمزور ہوتا جائے۔ دودھ شوق سے نہ پیئے اور پاخانہ

پیشاب کبھی کم کبھی زیادہ، کبھی کسی رنگ کا یعنی بے قاعدہ اور گڑبڑ سے آئے اور بے چینی سی ظاہر ہو تو یہ بچے کے بیمار ہونے کی نشانیاں ہیں۔

(۱۰) اگر بچہ سوتے سوتے ایک دم اُٹھ جائے۔ رونے لگے اور ماتھے پر بل اور شکنیں پڑنے لگیں تو سمجھنا چاہیئے کہ بچے کو سینے میں کوئی تکلیف ہے۔

(۱۱) اگر بچے کے ناک کے نتھنے پھولنے لگیں۔ منہ کھول کر سانس لے اور کھانسی بھی اُٹھے اور کھانسی اُٹھتے وقت بچہ روئے اور سانس جلدی جلدی لے۔ بدن بخار کی طرح گرم معلوم ہو اور پسلیوں میں گڑھا سا معلوم ہو تو یہ نمونیہ یعنی ڈبہ اطفال ہونیکی نشانیاں ہیں۔

(۱۲) جب بچہ اپنے گھٹنوں کو سکیڑ لے اور ابروؤں یعنی بھنوؤں کو اوپر کو چڑھائے اور کبھی روئے کبھی چپ کر جائے تو یہ پیٹ کے درد کی نشانی ہے۔

(۱۳) اگر دودھ ڈالے۔ پیٹ میں آواز پیدا ہو اور جس جگہ پیشاب کرے وہاں سفید پپڑی جیسی جم جائے تو یہ جگر اور ہضم کی خرابی کی علامت ہے

(۱۵) اگر بچہ روئے اور اپنا ہاتھ بار بار کان کی طرف لے جائے تو کان میں درد ہونے کی نشانی ہے۔

(۱۶) اگر پاخانہ میں بدبو ہو۔ زبان صاف نہ ہو۔ سفید یا سیاہ ہو۔ اور خشک خشک سی ہو۔ تو یہ پیٹ کی بیماریوں کی نشانی ہے۔

(۱۷) اگر بچہ اپنی پیشاب کی جگہ کو بار بار پکڑے اور ملے یا کبھی پاخانہ کی جگہ کو ہاتھ لے جائے۔ منہ سے رال زیادہ جائے۔ سوتے وقت دانت پیسے، ناک اور کان کو کھجائے اور سوتے میں بھی منہ سے پانی بہتا ہو تو یہ پیٹ میں کیڑے ہونے کی نشانی ہے۔

(۱۸) اگر بچے کے پیشاب کا رنگ اچانک بدل جائے۔ ایک دم لال یا پیلے رنگ کا گاڑھا یا گہرا پیشاب آنے لگے اور بچے کو انگڑائیاں زیادہ آئیں اور بھوک کم ہو جائے تو عام طور پر یہ بخار آنے کی نشانیاں ہیں۔

بچوں کی غذا

بچہ ابھی ماں کے پیٹ میں ہی ہوتا ہے کہ خیر الرازقین اُس کا رزق اُس کی ماں کی چھاتیوں میں پہلے ہی محفوظ کر دیتے ہیں۔ یہ رزق دودھ کی شکل میں ہوتا ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ خود پیدا کرنے والے نے جو غذا اس ننھی سی جان کے لئے تجویز فرمائی ہے وہی قدرتی اور سب سے اچھی غذا ہو سکتی ہے جس کا ذخیرہ پہلے ہی کر دیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ خیر الرازقین ؎

غمِ روزی مخور برہم مزن اوراقِ دفتر را
کہ پیشِ طفل ایزد پُر کند پستانِ مادر را

اس خدائی نعمت یعنی ماں کی چھاتی کے دودھ سے بڑھ کر کوئی اور غذا بچّے کی پرورش کے لئے موزوں نہیں ہے۔

ہاں اگر کسی نقص کی وجہ سے دودھ میں نقص ہو۔ ماں میں کوئی ایسا مرض ہو جو دودھ کو خراب کر رہا ہو یا اتنا کم دودھ آتا ہو کہ بچے کا پیٹ بھرنے کے لئے کافی نہ ہو۔ تو پھر کوئی دوسرا انتظام کرنا لازم ہے۔ مثلاً کسی دوسری تندرست اور نیک عورت یعنی اَنّا وغیرہ کا یا بکری اور گائے وغیرہ کا۔

گائے بھینس یا بکری کا دودھ جوش دے کر اور صاف کر کے اتنا پتلا بنانا چاہیئے جیسے کہ ماں کا دودھ پتلا ہوتا ہے اور زیادہ ٹھنڈا اور زیادہ دیر کا رکھا بھی نہیں دینا چاہیئے۔ بچے کو ہمیشہ وقت مقررہ پر دودھ پلانے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ ذرا بچہ رویا اور فوراً دودھ سے اس کا پیٹ بھر دیا جائے۔ بہرحال وقت اور دودھ کی مقدار مقرر کر کے دینا چاہیئے۔ اور پیٹ کو ایک دم بھر دینے کی بجائے ذرا خالی اور بھوکا رکھنا بہتر ہے۔

مختلف عمر میں دودھ دینے کا وقفہ

ایک مہینے کے بچّہ کو	ہر دو گھنٹے یا زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹے بعد
دو سے چار ماہ کے بچہ کو	ڈھائی گھنٹے بعد
چار " چھ " " "	تین گھنٹے بعد
چھ " بارہ " " "	چار گھنٹے بعد

۱۲ ماہ سے بڑے بچے کو   ۵ گھنٹے بعد

جب بچے کے سب دانت وغیرہ نکل آئیں تو ساگودانہ یا نرم اور اچھی قسم کے بسکٹ۔ کھچڑی وغیرہ تھوڑا تھوڑا کھانے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور روٹی نہ دی جائے۔

دو سال سے زیادہ عرصہ تک ماں کا دودھ پلانا ہی نہیں چاہیئے اور اگر ماں کو دوسرا حمل ہو تو بھی دودھ بدل دینا چاہیئے۔

بچّوں کی بیماریوں کا علاج

مَطب

ڈبہ اطفال یعنی بچّوں کے ذات الریہ (نمونیا) اور پسلی کے درد کے لئے ملیٹھی دو ماشہ۔ منقیٰ دو دانے۔ بنفشہ کے پھول ۳ ماشہ۔ سنا مکی ۱ ماشہ خبازی کے بیج ۲ ماشہ دو ماشہ۔ خطمی کے بیج چار ماشہ سب کو رات کے وقت ذرا گرم پانی میں تر کر کے اور صبح کو جوش دے کر مل کر صاف کر کے ایک تولہ شربت بنفشہ شامل کر کے پلا دیا جائے۔

کھانسی، بخار، نمونیہ اور قبض وغیرہ میں یہ نسخہ بھی مفید ہے:-

جڑ کاسنی۔ جڑ سونف دو دو ماشہ۔ گل بنفشہ ۳ ماشے۔ منقّٰی دو دانے سونف دو ماشہ۔ مکو خشک دو ماشہ۔ گاؤزباں دو ماشہ۔ سنا مکی ایک ماشہ۔ ملیٹھی دو ماشہ رات کو گرم پانی میں تر کر کے صبح اُبال کر مل چھان کر ترنجبین ۶ ماشہ۔ شیر خشت ۶ ماشہ خمیرہ بنفشہ ۶ ماشہ ملا کر پلانا مفید ہے۔

بچوں کے دانت نکلنے کے زمانے میں کئی طرح کی پیٹ درد وغیرہ کی تکلیفیں ہو جاتی ہیں۔ اگر ان دنوں میں شیرہ زیرہ سفید ایک ماشہ۔ شیرہ دانہ الائچی سفید ایک ماشہ۔ شیرہ سولف ایک ماشہ۔ شیرہ پودینہ خشک ایک ماشہ پانی میں نکال کر صبح و شام مصری وغیرہ سے یا شربت بنفشہ سے میٹھا کرکے پلا دیا جائے تو بچے کو بہت کو بہت آرام ملتا ہے۔

ڈبہ اطفال

بچوں کا نمونیا۔ ذات الریہ اطفال۔ پسلی کا چلنا

سردی کے موسم میں یہ نامراد بیماری بچوں کو زیادہ ہوتی ہے۔ سال ہزارہا معصوم جانیں اس کی نذر ہو جاتی ہیں۔ یہ مرض کبھی نزلہ نزلہ زکام کے بگاڑ سے۔ کھانسی اور کمزوری وغیرہ سے۔ سخت ٹھنڈی ہوا لگنے سے اور ماں کی بے احتیاطی وغیرہ سے بھی ہو جاتی ہے۔

علامات

بچہ کو تیز تیز یعنی جلدی جلدی اور رک رک کر سانس آتا ہے۔ بے چینی کے ساتھ بخار تیز ہو جاتا ہے۔ کھانسی اٹھتی ہے جس کے ساتھ بچہ رونے لگتا ہے۔ ایک طرف یا دونوں طرف کی پسلیوں میں گڑھا سا پڑنے لگتا ہے۔ زبان میلی اور لب سرخ ہو جاتے ہیں۔ نتھنے پھولنے لگتے ہیں اور سخت کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج

سبب دریافت کرکے اُس کو دور کیا جائے۔ قبض کا خاص خیال رکھا جائے۔ سینے پر کوئی مناسب تیل یا قیروطی وغیرہ مل کر اُس پر روئی رکھی جائے۔

بارہ سنگھے کا کشتہ جو ذات الریہ کے علاج میں درج ہے اس کی ایک ایک رتی صبح و شام عرق سونف یا اجوائن کے عرق وغیرہ کے ساتھ استعمال کرائی جائے اور ملیٹھی۔ زوفا۔ گاؤزبان۔ بنفشہ ایک ایک ماشہ انجیر ایک عدد۔ منقیٰ ایک عدد آدھ پاؤ پانی میں اُبال کر صاف کرکے شہد ملا کر تین تین یا چار چار گھنٹے بعد پلانا نہایت مفید ہے۔ اس کے ساتھ ہی بارہ سنگھے کو پتھر پر پانی سے گھس کر اس میں ایلوا۔ انڈے کی زردی اور موم اصلی ملا کر پسلیوں پر ضماد یعنی لیپ کر دی جائے اور اوپر روئی گرم کرکے باندھ دی جائے۔

معمول خاص

مغز جمال گوٹہ پتہ نکال کر۔ پرانا اور گلا ہوا ناریل تین تین ماشہ۔ میٹھے بادام کا مغز چھ ماشہ۔ خوب باریک پیس کر باجرہ کے دانے کے برابر گولیاں بنا لی جائیں اور لوہے کی ڈبیہ میں حفاظت سے رکھی جائیں۔ بچے کو ایک گولی ٹھنڈے پانی میں گھس کر پلا دی جائے اس سے ایک دو دست اور قے ہو کر طبیعت صاف ہو جاتی ہے دستوں وغیرہ کے بعد بتاشے کا شربت بنا کر تھوڑا سا پلا دیا جائے تاکہ زیادہ قے اور دست

ہوکر کمزوری نہ بڑھے۔

بچے کی ماں چاول اور ٹھنڈی چیزوں مثلاً لسی۔ دہی۔ تربوز وغیرہ سے پرہیز کرے۔

نمونیہ کی کھانسی اور بچوں کی ہر قسم کی کھانسی کے لئے زنجبیل (سونٹھ) بھونی ہوئی۔ کاکڑا سنگی بھونی ہوئی ہر ایک دو دو ماشہ خوب باریک کرکے ایک تولہ اصلی شہد میں ملاکر دن میں دو چار مرتبہ زبان اور تالو پہ ملیں۔ مفید اور مجرب ہیں۔

بچوں کی دِق۔ سوکھا مسان

لاغری۔ دق الاطفال

اسے سوکھے یا سوکھنے کی بیماری بھی کہتے ہیں بچے کا چہرہ تو اچھا اور تندرست معلوم ہوتا ہے لیکن گردن دبلی اور سوکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں دبلے اور سوکھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ چوتڑوں پر جھریاں اور شکنیں پڑجاتی ہیں۔ ہمیشہ روتا اور بے چین سا رہتا ہے۔ دودھ زیادہ نہیں پیتا۔ ہضم خراب ہوجاتا ہے۔ جلد پہ خشکی سی معلوم ہوتی ہے اور دن بدن بچہ سوکھتا اور لاغر ہوتا جاتا ہے اور بخار بھی رہنے لگتا ہے۔ یہ بیماری کبھی کسی دوسری بیماری مثلاً تپ محرقہ یا پیچش وغیرہ کے بعد یا جگر اور معدہ وغیرہ کے نقص سے یا ماں

کے دودھ کی خرابی سے پیدا ہوتی ہے۔

علاج

اصل سبب کو معلوم کر کے دور کرنے کی کوشش کی جائے ہلکی اور جلد ہضم ہونے والی غذا دی جائے۔ کسی خلط کی خرابی ہو تو اُسکے مطابق علاج کیا جائے۔

معمول مطب

نہایت عمدہ اور مجرب گولیاں جو بچوں کی دق۔ بخار۔ دست۔ قے۔ کمزوری۔ پیاس اور بدہضمی وغیرہ میں غایت درجہ مفید ہیں۔

مروارید ناسفتہ ۴ رتی۔ حجر الیہود۔ ناریل دریائی۔ طباشیر۔ دانہ الائچی سفید۔ زہر مہرہ خطائی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ گلاب کے پھول کا زیرہ۔ مغز کنول گٹہ سب چھ چھ ماشہ خوب باریک پیس کر گلاب کے عرق میں مونگ کے دانہ کے برابر گولیاں تیار کرلی جائیں۔ صبح و شام دو دو گولیاں ماں کے دودھ یا تازہ پانی میں گھس کر بچے کو پلائی جائیں۔

ماش کے لئے سنکھیا سفید ڈیڑھ ماشہ باریک کر کے گیہوں کے ایک پاؤ آٹے میں ملا کر بکری کے دودھ سے گوندھیں اور لبوں اور آنکھوں کو چھوڑ کر باقی پورے جسم پر مل کر چھوڑیں اور ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد گرم پانی سے نہلا دیا جائے اس سے بدن پر کبھی کیل جیسے نکل آتے ہیں اُن کو احتیاط سے توڑ دیا جائے۔

ریڑھ کی ہڈی پر ملنے کے لئے دو یا تین بنگلہ پان کے پتوں پر خوب

چونہ اور کتھا لگا کر ہری مکو کے دو تین پتے ملا کر چبائیں اور جو تھوک آئے وہ زمین پر نہ تھوکیں بلکہ بچّہ کی ریڑھ کی ہڈی پر ڈال کر جلدی جلدی مالش کریں۔ دو چار دن کے استعمال کے بعد بچّوں کی ریڑھ کی ہڈی اور شانوں (مونڈھوں) کے درمیان چھوٹے چھوٹے کیڑے نظر آئیں گے اِن کو چُن کر دور کر دیں۔

اُم الصّبیان۔ بچّوں کی مِرگی

کمیڑے

اِس بیماری میں بچّے کو مرگی والے کی طرح دورہ پڑتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹیڑھے اور کھنچ جاتے ہیں آنکھیں اوپر کو چڑھ جاتی ہیں اور بچّہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض

بچّوں میں یہ بیماری پیٹ کے کیڑوں۔ دماغ کی کمزوری۔ آنتوں کے سُدے اور پیٹ میں بلغم کی زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

علاج

اصل سبب کو دریافت کرکے اس کے مطابق علاج کریں دورے اگر قبض کی وجہ سے ہوں تو شافے اور بچّوں کے حقنے استعمال کئے جائیں اس مرض میں آنتوں کے سدّوں اور قبض کا ضرور خیال رکھا جائے۔

معمول مطب

اگر دورے زیادہ ہی آتے ہوں تو منضج اور مسہل کیا جائے اس کے لئے کاسنی کی جڑ۔ سولف کی جڑ۔ سولف۔ اسطوخودوس۔ گل بنفشہ۔ اذخر کی جڑ۔ سب ایک ایک ماشہ منقےٰ دو دانے رات کو پانی میں بھگو کر صبح ابال کر مل چھان کر ڈیڑھ دو تولے خمیرہ بنفشہ شامل کر کے پلانا تجویز کیا جائے آٹھویں دسویں دن ان ہی اوپر والی دواؤں میں سنا کی دو ماشہ زیادہ کر کے صبح کو ابال کر مل چھان کر املتاس کا گودا نو ماشہ ترنجبین ایک تولہ شیر خشت ۶ ماشہ بادام کا تیل ایک ماشہ ملا کر پلانا تجویز کریں۔ یہی نسخہ اسی طریقہ سے چار چار چھ چھ روز کا وقفہ دے کر تین مرتبہ استعمال کرایا جائے اور اس کے بعد کوئی مناسب دوا اور طاقت کی چیزیں استعمال کرائی جائیں۔

مجرب سفوف

پوست ہلیلہ زرد۔ تربد سفید۔ پودینہ ادرک ہی برابر برابر وزن میں لے کر باریک کر کے چھان کر سفوف بنا لیں۔ اگر بچہ ایک سال کا ہو تو ایک ماشہ۔ دو سال کا ہو تو دو ماشہ اور تین سال کا ہو تو تین ماشہ گرم پانی کے ساتھ کھلانا تجویز کریں۔

بچوں کے اسہال یعنی دست

عام طور سے دانت، داڑھ نکلنے کے زمانہ میں بچوں کو دستوں

وغیرہ کی زیادہ شکایت ہو جاتی ہے اور بدہضمی۔ بد پرہیزی اور ماں کی بد پرہیزی اور گرم اور دیر میں ہضم ہونے والی چیزوں وغیرہ کے کھانے سے بھی بچے کو دست آنے لگتے ہیں۔ کبھی ہرے۔ کبھی سبز یا پیلے۔ کبھی پتلے اور کبھی دہی کی طرح پھٹے پھٹے دست آتے ہیں۔

علاج

سبب معلوم کرکے اس کے مطابق دوائیں تجویز کریں۔ اگر دانت نکلنے کے زمانے میں دست آنے لگیں تو فوراً ہی ان کو بند کرنے کی کوشش نہ کی جائے کیونکہ دانتوں کے زمانے میں یہ عوارضات قدرتی ہوتے ہیں۔ ان سے بدن کے کئی زہریلے مادّے قدرت خارج کرتی ہے اگر ان کو یکدم روک دیا جائے تو بعض اوقات بچے کے بدن میں زہر بند ہو کر سخت نقصان پہنچتا ہے۔ البتہ دانتوں کے زمانے میں بچے کی ہر طرح دیکھ بھال کھانے پینے وغیرہ میں ضروری ہے۔ ہاں اگر دست زیادہ ہی آنے لگیں اور بڑے بڑے دست آکر کمزوری کا اندیشہ ہو تو پھر دستوں کو روکنا چاہیئے۔ بچوں کو دن رات میں تین چار مرتبہ پاخانہ آنا ٹھیک ہے۔ اگر ماں کا دودھ پیتا ہے تو ماں کو بھی مناسب دوا کھلائی جائے اور کھانے میں پرہیز کرایا جائے۔ توے پر سہاگہ کی کھیل کریں اور اُسے پیس کر اس میں سے ایک ماشہ لے کر چھ ماشہ شہد میں ملائیں اور انگلی سے صبح و شام بچّے کے دانتوں پر (یعنی دانت نکلنے والی تھلّیوں) پر ملا جائے اور دودھ چاول کے وزن میں دودھ کے اندر سہاگہ کی کھیل کا سفوف ملا کر صبح و شام

پلایا جائے اور اگر اوپر کا دودھ پیتا ہو تو اس میں تھوڑا سا چونے کا پانی شامل کر کے پلایا جائے۔

دست بند کرنے کی گولیاں :-

ساٹھی کے چاول ۴ ماشہ۔ ناریل۔ زہر مہرہ تین تین ماشہ۔ نیم کے نرم پتے ۴ عدد۔ سونف ۴ ماشہ سب کو باریک کر کے پانی کے ساتھ مونگ کے برابر برابر گولیاں تیار کر لی جائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام ماں کے دودھ۔ پانی یا عرق سونف میں گھس کر پلائی جائے اور بچوں کے دق کے علاج میں درج شدہ مروارید والی گولیوں کا استعمال بھی نہایت مفید ہے۔

بچوں کے منہ پکنے کے لئے

زیرہ سفید۔ دانہ الائچی سفید۔ طباشیر برابر برابر وزن میں خوب میدہ کی طرح باریک کر کے دن میں تین چار مرتبہ دھوڑنا اور چھڑکنا چاہیئے مفید ہے قبض و معدہ کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے۔

چھوتدار پھنسیاں

بچوں کے سر میں زہریلی پھنسیاں نکل کر پھیل جاتی ہیں اور بہت تکلیف دیتی ہیں ان کے لئے گیرو۔ کمیلا۔ کتھہ سفید۔ مردار سنگ۔ شورہ قلمی۔ مہندی کے پتے۔ کالی مرچ۔ ہر ایک چھ ماشہ نیلا تھوتھا دو ماشہ خوب باریک پیس کر گائے کے گھی میں ملا کر مرہم بنا کر استعمال کرنا نہایت مفید اور مجرب ہے۔

بعض دفعہ بچوں کو بدہضمی کی وجہ سے پیشاب میں سفیدی خارج

ہونے لگتی ہے جس جگہ بچہ پیشاب کرے وہ سفید ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ اسے غلطی سے بچوں کا جریان کہنے لگتے ہیں۔ اس کے لئے سونف کا پانی پلانا فائدہ مند ہے یا مربہ آملہ بنارسی کھلانا۔ اگر کھا نہ سکے تو پانی میں پیس کر پلانا بڑا فائدہ کرتا ہے اور مجرّب ہے۔

بچّوں کے اوپر کے دُودھ میں ملانے کیلئے چونے کا پانی

ایک صاف اور سفید بڑی بوتل میں ڈھائی تولے سفید قلعی کا عمدہ چونا لے کر ڈال دیں اور اوپر سے پانی ڈال دیں۔ تقریباً دو انچ بوتل اوپر سے خالی رکھیں اور منہ بند کرکے چوبیس گھنٹے یعنی آٹھ پہر تک کسی محفوظ جگہ پر رکھدیں تاکہ کوئی اسے ہلا نہ سکے۔ آٹھ پہر کے بعد اس پانی کی سطح پر جالا سا آجائے گا اس کو دور کرکے آہستہ سے پانی نتار لیں اس طرح کہ نیچے بیٹھا ہوا چونا نہ ہلے اگر یہ پانی زیادہ تیز ہو اور ہلکا سا چاہیئے تو پھر بجائے آٹھ پہر کے سولہ پہر کے بعد پانی کو نتارا جائے۔

* * *

حُمّیات یعنی بخار اور تپ

حُمّیات یہ عربی لفظ ہے اور حُمّٰی کی جمع ہے۔

بخار وہ بیماری ہے جس میں جسم کی حرارت بڑھ جاتی ہے۔

بدن میں تین قسم کی حرارتیں ہیں۔ اول حرارت غریزی یہ جسم کی اصلی

حرارت ہے جو جسم کے وجود میں آنے کے وقت سے لے کر مرتے دم تک جسم میں رہتی ہے اور جسم کی حفاظت کرتی ہے گویا یہ حرارت زندگی کی حرارت اور گرمی ہے یہ نہ ہو تو زندگی کا چراغ بجھ جاتا ہے۔

دوسری حرارت وہ حرارت ہے جو مرنے کے بعد بھی جسم میں موجود تو رہتی ہے لیکن ظاہر میں محسوس نہیں ہوتی اسی حرارت کی وجہ سے مرنے کے بعد مردہ کا جسم کالا ہو جاتا ہے۔ اس کا نام یونانی میں حرارت اسطقس ہوتا ہے۔

تیسری حرارت کا نام حرارت غریبہ ہے جو جسم میں عارضی طور پر یا کسی خارجی وجہ سے پیدا ہوتی ہے یعنی یہ جسم میں تو موجود نہیں ہوتی لیکن جب جسم میں کوئی خرابی کہیں پیدا ہو جائے تو یہ حرارت پیدا ہو کر جسم کو بھڑکا دے۔ غریب یعنی اجنبی یا باہر والی حرارت جو غیر قدرتی اور غیر طبعی حرارت سمجھی ہے۔

حمّیٰ یعنی بخار کا تعلق اسی حرارت غریبہ یعنی عارضی یا باہر والی اور غیر طبعی حرارت اور گرمی سے ہے۔

حمّیٰ یعنی بخار وہ غیر طبعی عارضی یا باہر والی اور نقلی حرارت یا گرمی ہے۔ جو کسی خرابی کی وجہ سے یا تو خود دل میں پیدا ہو جائے یا بدن کے کسی دوسرے حصے میں پیدا ہو کر دل میں پہونچ جائے اور تیز ہو کر اور بھڑک کر وہاں سے ورطی یعنی شاہ رگ (دل کی بڑی شریان) جو سارے جسم کو اپنی شاخوں کے ذریعے صاف خون سپلائی کرتی اور پہونچاتی ہے اسی کے ذریعے سے سارے جسم میں پھیل کر اُسے گرم کر دے اور بھڑکا دے۔ گویا یہ عارضی اور مصنوعی اور غیر طبعی حرارت دل سے شریانوں کے جال اور روح اور خون کے

ذریعے پورے بدن میں پھیل جاتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار کو دوزخ کی آگ کی مثل فرمایا ہے۔

بخار کی قسمیں

بخار کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی حمیٰ یوم (۲) حمیات خلطیہ (۳) حمیٰ دق (حمیٰ کو حما پڑھا جاتا ہے)

حمیٰ یوم یعنی ایک روزہ بخار جو عام طور پر ایک رات دن یعنی چوبیس گھنٹہ تک رہ کر دفع ہوجاتا ہے اسے خفیف اور سادہ بخار بھی کہتے ہیں۔ شاذ و نادر کبھی یہ تین دن اور تین رات تک بھی رہ جاتا ہے یہ عام طور پر غصے کی گرمی رنج و غم۔ صدمہ۔ ذہنی تکلیف اور تکان کی وجہ سے ہوجاتا ہے۔ کیونکہ ان وجوہات سے روح کو گرمی پہونچ جاتی ہے۔

دوسری قسم حمیات:۔ یعنی کسی خلط کے سڑنے سے بخار کی حرارت پیدا ہوجائے۔ پھر اس کی دو صورتیں ہیں یا تو بخار ایک ہی خلط کے بگاڑ اور فساد کی وجہ سے ہوگا یا ایک سے زیادہ خلطوں کے مشترکہ فساد سے مرکب خلطوں کا بخار ہوگا۔ اور ان خلطوں کے سڑ کر بخار پیدا کرنے کی بھی دو شکلیں ہیں یا تو یہ خلطیں رگوں کے اندر ہی متعفن ہوکر یعنی سڑ کر بخار پیدا کریں گی اس کی دو علامتیں ہیں:۔

اگر خلط رگوں کے اندر ہی سڑ کر بخار پیدا کرے گی تو ایسا بخار لازم یعنی ہر روز اور ہر وقت رہے گا اور اگر رگوں کے باہر خلط سڑ کر بخار لائے گی تو یہ

بخار باری سے اور دوسرے آئے گا۔ جیسے تیسرے یا تیجے کا بخار اور یا چوتھیا بخار وغیرہ۔

حمّٰی دِق یا تپ دق :- اگر اوپر لکھی ہوئی پہلی دونوں قسموں کے بخار یعنی حمّٰی یومیہ دیگر وغیرہ) اور حمّی خلطیہ کسی وجہ سے مثلاً غلط تشخیص غلط علاج یا بدپرہیزی وغیرہ کی وجہ سے اپنی اصلی مدّت سے زیادہ دنوں تک رہنے لگیں اور اُن کی عارضی گرمی خلطوں سے بڑھ کر دل۔ دماغ اور جگر میں بیٹھ جائے اور گوشت اور ہڈی تک پہونچ کر اُن کو نقصان پہونچانے اور پگھلانے لگے تو اسے تپ دق کہتے ہیں۔

بُخار اور اُن کا عِلاج

ضروری باتیں

(۱) تپ دق کی نشانیاں جب تشخیص اور سمجھ میں آجائیں تو بیماری کے سبب کو دور کرنے اور علاج کرنے کی فوراً کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔ کیونکہ جب تک یہ بیماری اپنے پہلے درجہ میں ہوتی ہے تو اس کا علاج آسان اور ممکن ہوتا ہے۔ جب دوسرے درجہ میں پہونچ جائے تو نہایت مشکل ہو جاتا ہے اور تیسرے میں اگر پہونچ جائے تو اس کا علاج ناممکن ہو جاتا ہے۔

(۲) جو بخار خلط صفرا کی وجہ سے ہوں تو اُن میں پہلے مادہ کو نرم کر کے نکالنے والی دواؤں یعنی ملیّنات کی نسبت صفرا کی تیزی اور

گرمی کو ٹھنڈا کرنے والی دواؤں سے علاج کرنا چاہیئے۔

(۳) چیچک (ماتا) اور خسرہ وغیرہ میں پیٹ صاف کرنے کے لئے دست آور اور ملیّن دوائیں نہیں دینا چاہئیں۔

(۴) چیچک اور خسرہ وغیرہ جب نکل آئیں تو خون کو ٹھنڈا اور گاڑھا کرنے والی دوائیں ہرگز نہیں دینی چاہئیں۔

(۵) باری سے آنے والے بلغمی بخاروں میں جلاب لانیوالی دواؤں کی بجائے زیادہ پیشاب لانے والی دواؤں یعنی مُدّرات کا استعمال زیادہ مفید ہوتا ہے۔

(۶) ایک روزہ بخار جو غصّے یا غم اور خوف کی وجہ سے ہوا اس میں زیادہ گرم پانی سے نہیں نہانا چاہیئے۔

(۷) بخاروں میں جب تک صحیح طور پر تشخیص نہ ہو جائے اور سبب اور بخار کی قسم کا علم نہ ہو جائے فوراً دست لانے والی دوائیں بالخصوص نمک یا جمال گوٹہ جیسی دوائیں شروع میں ہرگز نہیں دینا چاہئے کیونکہ بعض قسم کے بخاروں میں جلاب ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔

مطب

اگر تیسرے دن باری سے آنے والے بخار کا سبب خالص صفرا کی غلطی ہو تو گاؤزباں ۵ ماشہ۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ عناب ۵ دانے اور آلو بخارا ۵ دانے۔ رات کے وقت گرم پانی میں ڈال کر رکھیں اور صبح مل کر صاف کر کے خمیرہ بنفشہ ۳ تولے شامل کر کے پلانا تجویز کیا جائے۔ ساتویں دن اسی میں

تخم خیارین (ککھیرے اور خربوزے کے بیج) اور کاسنی کے بیج دونوں سات سات ماشہ اور گل بنفشہ کی جگہ نیلوفر کے پھول سات ماشہ ملا کر استعمال کرایا جائے۔

اگر صفرا خالص نہ ہو بلکہ اس میں بلغم بھی ملا ہوا ہو تو منقےٰ سات دانے عناب ۵ دانے۔ آلو بخارا ۵ دانے گل بنفشہ سات ماشہ۔ گاؤزباں ۵ ماشہ اور تخم خیارین ۷ ماشہ اسی طرح رات کو بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۳ تولے ملا کر پلانا تجویز کیا جائے۔

چوتھیا یعنی چوتھے کے باری والا بخار: گل بنفشہ ۷ ماشہ، گاؤزباں ۵ ماشہ۔ سونف ۷ ماشہ۔ جڑ کاسنی ۷ ماشہ۔ تخم خرفہ سیاہ ۷ ماشہ۔ تخم کشوث ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ چار تولے شامل کر کے پلایا جائے۔ اگر مرکب یا بلغمی بخار ہو تو تخم کشوث نہ ڈالے جائیں اور پانچ روز تک لے پلا کر چھٹے روز اسی میں ملیٹھی چھلی ہوئی ۵ ماشہ اور پرسیاؤشاں ۵ ماشہ زیادہ کر کے استعمال کرایا جائے۔ اگر کھانسی کا زور ہو تو تخم خطمی اور تخم خبازی سات سات ماشہ بھی شامل کر دی جائیں اگر صفرا ملا ہوا ہو تو ساتویں دن تخم کاسنی، سات ماشہ زیادہ کر دیئے جائیں اگر معدہ، جگر اور اس کی نالیوں وغیرہ میں چکٹ یعنی لیس دار اور گوند جیسا مادہ جمع ہو گیا ہو تو اس میں سونف کی جڑ سات ماشے اور تخم کشوث ۵ ماشہ بڑھا دیا جائے۔

وہ بلغمی بخار جو کھانے کے بعد تیسرے پہر کو آتا ہو

شیرہ مویز منقیٰ نو دانے۔ شیرہ سونف ۵ ماشہ دونوں کو سونف اور مکو کے چھ چھ تولہ عرق میں تیار کر کے خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ شامل کریں اور صبح و شام پلایا جائے اور اگر ایسا بخار صفرا کی وجہ سے ہو تو تخم خیارین ۷ ماشہ اور آلو بخارا ۵ دانے کا شیرہ پانی میں نکال کر شربت بزوری تین چار تولے ملا کر استعمال کرانا چاہیئے۔

پرانے بلغمی بخار کے لئے

بادآورد ۳ ماشہ۔ برنجاسف اور شکاعی تین تین ماشہ رات کو بھگو کر صبح آہستہ سے اس کے اوپر کا پانی نتار کر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر استعمال کرایا جائے۔ اگر حرارت کسی خلط کی وجہ سے نہ ہو بلکہ کسی خارجی اور باہر کے سبب سے جیسے زیادہ دھوپ وغیرہ لگنے سے ہو تو اس میں تبرید اور ٹھنڈائی کے لئے شیرہ تخم تربوز تین ماشہ۔ شیرہ مغز تخم کدو ۳ ماشہ پانی میں تیار کر کے شربت عناب ۳ تولہ ملا کر پلایا جائے۔

پرانے بخاروں میں

ایک تولہ گلو سبز صاف کر کے ٹکڑے ٹکڑے سے بنا کر رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح احتیاط سے اوپر کا صاف پانی نتھار کر شربت بزوری ۴ تولہ یا اتنا ہی شربت بنفشہ ملا کر دیا جائے۔

اور یہ نسخہ بھی مفید اور مجرب ہے۔ چاندی کے دس بارہ روپے اور خاکسی یعنی خوب کلاں ایک دو چھٹانک کو باریک کپڑے میں باندھ کر بارش یا دریا کے پانی میں بیس اکیس مرتبہ دھو کر سائے میں خشک کر کے اس میں سے ایک تولہ خوب کلاں شربت بنفشہ یا شربت بزوری کے ساتھ صبح و شام کھلائی جائے۔

بعض خاکسی کو اس ترکیب سے بھی استعمال کراتے ہیں۔ خاکسی ایک تولہ کو پاؤ بھر پانی میں صرف ایک اُبال دے کر صاف کر کے شربت بنفشہ دو تولے ملا کر صبح کے وقت پلایا جائے۔ اور دوسرے روز دو اُبال دے کر صاف کر کے شربت ملا کر پلایا جائے۔ اسی طرح ہر روز ایک ایک جوش زیادہ کرتے جائیں حتیٰ کہ ساتویں دن سات جوش دے کر پلائیں اور پھر سات روز تک ایک ایک جوش یعنی اُبال کم کرتے کرتے پھر ایک ابال پر لا کر بند کر دیں۔

تپ دق کی حرارت کو کم کرنے کے لئے

شیرہ مغز تخم تربوز۔ شیرہ مغز تخم کدو۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ۔ لعاب بہدانہ سب تین تین ماشہ پانی میں نکال کر شربت نیلوفر ۳ تولہ ملا کر دیڑھ ماشہ صاف کی ہوئی خاکسی چھڑک کر صبح و شام پلایا جائے۔ اگر زیادہ ٹھنڈائی کی حاجت ہو تو اس کے ساتھ قرص طباشیر ۲ ماشہ کھلا دی جائے۔ اگر خشکی اور گرمی زیادہ بڑھی ہوئی ہو تو بکری یا گدھی کے سات تولہ دودھ میں

سات تولہ سبز کدو یا تربوز کا پانی اور ۴ تولہ عناب کا شربت ملا کر تین دن تک صبح کے وقت پلایا جائے۔ چوتھے دن ان سب کا وزن ایک ایک تولہ بڑھا کر استعمال کرائیں۔ جب اکیس تولہ تک وزن پہونچ جائے تو روزانہ ایک ایک تولہ کم کر کے دینا شروع کریں یہاں تک کہ پھر پہلی مقدار پر پہونچ کر بند کر دیں۔

اگر تپ دق والے کو کھانسی کی شدت ہو تو ملیٹھی کا ست ایک ماشہ گوند کیکر ایک ماشہ۔ گوند کتیرا ایک ماشہ سب کو باریک کر کے خمیرہ خشخاش ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے شیرہ کوکنار (ڈوڈہ پوست) نصف عدد اور شیرہ گاؤزبان ۴ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولے میں تیار کر کے شربت انجیر ۴ تولہ ملا کر پلایا جائے۔

مطب خاص

سونوخس اور مطبقہ بخار

سونوخس اُس بخار کو کہتے ہیں جو خون کے جوش اور غلبے سے پیدا ہوتا ہے۔ اِس میں لرزہ اور سردی نہیں ہوتی۔ رگیں پھول جاتی ہیں آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ نبض عظیم۔ ممتلی۔ لین۔ قوی۔ سریع اور متواتر ہوتی ہے۔ سر میں درد۔ گرمی اور پیاس بہت ہوتی ہے۔

علاج

ہاتھ اور پاؤں کی تلیوں پر سبز کدو یعنی گھیا کے ٹکڑوں سے مالش

گرامیں اور عناب دس عدد۔ آلو بخارا ۹ عدد۔ بہیدانہ ۳ ماشہ پانی میں بھگو کر مل صاف کر کے اور مصری ملا کر صبح و شام پلائیں اور گلو۔ شاہترہ۔ منقی اور کاسنی سب چھ چھ ماشہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت عناب یا مصری سے میٹھا کر کے پلائیں

مطبقہ بخار :— مطبقہ وہ بخار ہوتا ہے جو خون میں سڑاند اور عفونت آنے سے پیدا ہوتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی حمی مطبقہ متزائدہ یعنی دن بدن زیادہ ہونے والا بخار۔ دوسری مطبقہ متناقصہ یعنی دن بدن کم ہونے والا۔ تیسری قسم ہے مطبقہ متساوی جو چڑھنے کے وقت سے لیکر اترنے تک مساوی اور برابر دیکساں رہے۔

علامات: سانس جلدی جلدی اور تیز آتا ہے آنکھیں اور بدن سرخ اور گرم ہوتے ہیں بہت سستی ہوتی ہے۔ پیشاب میں بدبو ہوتی ہے۔ نبض عظیم اور مختلف ہو جاتی ہے۔ سر اور ماتھے میں بوجھ معلوم ہوتا ہے کبھی گلا اور تالو خشک ہو جاتے ہیں اور سوج جاتے ہیں بات کرنے میں تکلیف ہوتی ہے اس تپ میں پسینہ نہیں آتا۔

علاج

اس کا علاج سونوخس کی طرح ہے اگر خون میں زیادہ جوش اور سڑاند ہو تو شروع میں سفت اندام یا باسلیق کی رگ کی فصد کھلوادی جائے اور پاشویہ کیا جائے اور گرم پانی کے بھپارے دے کر پسینہ لانے کی کوشش کی جائے۔

صفراوی بخار

اسے حمّیٰ غب بھی کہتے ہیں۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جس میں صفرا رگوں کے اندر سڑ جاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ بخار ہر وقت

رہتا ہے۔

اس کی دوسری قسم وہ ہے جس میں صفرا رگوں سے باہر سڑ کر بخار پیدا کرتا ہے اس میں بخار روزانہ کی بجائے ہر تیسرے دن آتا ہے اور اس میں سردی اور لرزہ بھی آتا ہے۔

ان کی ملی جلی علامات یہ ہیں کہ پیشاب میں جلن ہوتی ہے اور سرخ رنگ کا آتا ہے۔ نبض تیز۔ قوی اور متواتر ہوتی ہے۔ منہ کا مزا بالکل تلخ اور کڑوا۔ کبھی کوڑی میں درد۔ زبان خشک اور پیاس بہت زیادہ ہوتی ہے۔ قے زرد رنگ کی آتی ہے۔ زبان زرد سخت اور خشک سی ہوتی ہے۔

اگر کچھ دنوں کے بعد پسینہ آکر تکلیفوں میں کمی شروع ہو جائے یا پیشاب ہوتے اور پاخانہ میں صفرا خارج ہو کر بخار میں کمی آنے لگے تو مریض اچھا ہو جاتا ہے۔ اگر تکلیف بڑھتی جائے۔ صفرا خارج نہ ہو۔ بلکہ پاخانہ اور پیشاب وغیرہ میں خون آنے لگے۔ ہچکیاں شروع ہو جائیں اور تشنج، کمزوری اور بے ہوشی وغیرہ ظاہر ہونے لگیں تو یہ برے انجام کی علامات ہیں۔

یہ بخار جب باری سے آتا ہے تو اس کا سبب خالص صفرا ہوتا ہے ورنہ صفرا کے ساتھ کوئی دوسری خلط ملی ہوئی ہوگی۔

علاج

اس میں صفراوی قے کو اس وقت تک بند نہیں کرنا چاہیئے۔

جب تک بہت زیادہ ہو کر کمزوری نہ ہونے لگے۔

مناسب منضج اور مسہل تجویز کریں۔ لیموں کی سکنجبین بنا کر تین تین یا چار چار گھنٹہ کے بعد پلائی جائے۔ یا املی ۴ تولہ۔ آلو بخارا سات دانے رات کو پانی میں بھگو کر مل صاف کر کے پلانا چاہیئے۔

اگر سردی کا موسم ہو تو تخم کاسنی۔ جڑ کاسنی۔ گل نیلوفر تین تین ماشہ برادہ صندل سفید تین ماشہ۔ گل بنفشہ پانچ ماشہ۔ عناب ۷ دانے گرم پانی میں بھگو کر مل کر صاف کر کے مصری دو تولہ ملا کر صاف کی ہوئی خوب کلاں یعنی خاکسی ۴ ماشہ چھڑکا کر اوپر سے پلا دیں۔

معمول خاص

گلو پانچ ماشہ۔ دھنیا خشک پانچ ماشہ۔ خس پانچ ماشہ۔ صندل سرخ پانچ ماشہ۔ درخت نیم کی چھال اوپر سے کھرچی ہوئی پانچ ماشہ۔ سب کو موٹا موٹا کوٹ کر تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب آدھا پاؤ پانی رہ جائے تو صاف کریں اور ٹھنڈا کر کے سات روز تک پلائیں اگر کھانسی ہو تو اس میں ملیٹھی ۵ ماشہ شامل کر دیں۔

باری کو روکنے کے لئے

باری والے دن بخار چڑھنے کے وقت سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے سبز دھتورہ کی سب سے چھوٹی ڈیڑھ کونپل لے کر گڑ میں رکھ کر گولی سی بنا کر ثابت کھلا دیں۔

یا بھنگ کے پتے اور پوست کا ڈوڈہ دونوں چھ چھ ماشہ کوٹ

چھان کر سفوف بنالیں۔ دو انگلیوں کی چٹکی میں جتنا سفوف آسکے بخار کی باری والے دن دو گھنٹہ پہلے پانی سے کھلا دیں اور اس دن مریض کو کچھ کھلانا نہیں چاہیئے۔

اوپر حمیٰ صفراوی کی ایک قسم حمیٰ غب کا بیان ہو چکا ہے اسکو نائبہ یا باری کا بخار۔ تجاری اور تیجاری بخار بھی کہتے ہیں۔ ملیریا کا بخار جسے موسمی بخار کہتے ہیں وہ اسی صفراوی بخار کی قسم سے ہے۔ ڈاکٹری میں ملیریا کے بخار کی وجہ مچھر کے کاٹنے سے خون میں ملیریا بخار کے جراثیم کا پہونچنا بتائی جاتی ہے۔ اس سے یا جراثیم اور کیڑوں کی دریافت سے طب یونانی کے قدیم نظریہ کو سائنس کے خلاف ہونا ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً صفراوی بخار یا ملیریا خلط کے سڑنے اور متعفن ہونے سے پیدا ہوتا ہے اور جراثیم اور کیڑے بھی سڑاند اور عفونت کی غیر طبعی گرمی سے وجود میں آتے ہیں۔ گویا اصل چیز تو سڑاند اور عفونت ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ کیڑے یا جراثیم ہیں۔ گویا دونوں کی پیدائش کا سبب سڑاند اور عفونت ہی ہے۔ طب یونانی اس کو مادہ کے نام سے کہتی آرہی ہے طب جدید اسی چیز کو جراثیم کا نام دیتی ہے۔

عفونت جہاں بھی ہوگی۔ چھوٹے یا بڑے کرم ضرور پیدا ہونگے چاہے وہ اتنے بڑے ہوں کہ آنکھ سے دیکھنے میں آسکیں۔ یا اتنے چھوٹے ہوں کہ خوردبین کے ذریعے دیکھے جاسکیں۔ جب تک خوردبین ایجاد نہیں ہوئی تھی اسے مادّہ کہا جاتا تھا اور اب اسی مادّے کو

جراثیم کہا جانے لگا ہے۔

صفراوی بخار کی ایک اور قسم ہے جسے تپ محرّقہ یا حمّیٰ اصفر یعنی پیلا بخار کہتے ہیں اس میں صفرا سڑ کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے اِس کا اصول علاج وہی ہے جو صفراوی بخاروں کا ہے۔

بلغمی بُخار یا حمّیٰ لثقہ

اگر خلطِ بلغم رگوں کے اندر متعفّن ہو جائے۔ یعنی سڑ جائے تو اسے لِثقہ کہیں گے اس کی علامت یہ ہے :-

بخار لازم یعنی ہر وقت رہتا ہے اور اگر رگوں کے باہر بلغم سڑ جائے تو یہ بخار روزانہ دورے سے آئے گا یعنی ایک خاص وقت پر بخار چڑھ جائے گا اور اُتر جائے گا اور دوسرے دن پھر آئے گا۔

اِن کی مشترکہ علامات یہ ہیں :-

پیاس اور حرارت کم ہوتی ہے۔ پیشاب اور بدن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ بدن میں بہت سُستی ہوتی ہے۔ انگڑائیاں بار بار آتی ہیں اور جمائیاں (جواسیاں) بھی کثرت سے آتی ہیں۔ منہ کا مزہ پھیکا اور بھوک بالکل رک جاتی ہے۔ منہ سے پانی اور تھوک بہت آنے لگتا ہے نبض صغیر۔ ضعیف اور منخفض (پست) ہوتی ہے پسینہ نہیں آتا۔

علاج

بلغمی بخاروں کے شروع میں مولف۔ بنفشہ اور مکو وغیرہ کا

شیرہ نکال کر یا بنفشہ کا شربت اور عرق سونف وغیرہ دینے سے کافی فائدہ ہوتا ہے اور خوب کلاں کا استعمال بھی بڑا مفید ہے۔ بارہ سنگھے کا کشتہ جو نمونیا (ذات الریہ میں درج ہے) دو رتی کی مقدار میں دو عدد کالی مرچ کے ساتھ پیس کر شہد شامل کرکے پانی کے ساتھ استعمال کرانا مفید ہے۔

سوداوی بخار یا حمیٰ ربع

سوداوی بخار میں اگر خلط سودا رگوں کے اندر سڑ جائے تو بخار ہر وقت یعنی لازم بھی رہتا ہے اور چوتھے روز شدت سے زور بھی کرتا ہے۔ اگر سودا رگوں سے باہر سڑ جائے تو بخار ہر وقت تو نہیں رہتا لیکن چوتھے، پانچویں یا ساتویں دن دورے سے آتا ہے۔

علامات:۔ سوداوی بخار میں نبض صلب (سخت) پیشاب اور آنکھوں اور جلد کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ پیٹھ کی ہڈیوں میں درد ہوتا ہے اور بعض بیماروں کی تلی بھی بڑھ جاتی ہے۔

سوداوی بخاروں کا علاج

خلط سودا کے منضج اور مسہل دینا تجویز کریں۔ اگر بخار کے ساتھ پیٹ کا درد ہو تو بل گودا اور ارنڈی کی جڑ پانچ پانچ ماشہ لے کر ذرا کوٹ کر تھوڑے پانی میں ملا کر جوشاندہ بنایا جائے۔ اور پلا دیں۔

افتیمون (پوٹلی میں باندھ کر) بسفائج۔ چرائتہ۔ شاہترہ۔ جڑ سونف کاسنی اور گلو ہر ایک چار ماشہ عناب ۹ دانے صبح و شام جوش دے کر مصری یا شربت بنفشہ ملا کر پلانا بھی مفید ہے۔

تیسرے۔ چوتھے۔ پانچویں اور چھٹے روز کے بخاروں میں سفید مرچ افیون دو رتی۔ سنگ بصری دو رتی سب کو پیس کر ملا لیا جائے اور اس کی پانی کے ساتھ ۶ گولیاں بنا لی جائیں اور ایک گولی بخار کے آنے سے پہلے استعمال کرائیں۔

حبُّ الشفاء

جو بلغمی اور سوداوی دونوں بخاروں میں مفید ہے

ریوند چینی پندرہ ماشہ۔ سونٹھ ۶ ماشہ اور تخم دھاتورا ڈھائی تولے سب کو باریک کر کے ایک تولہ گوند کیکر ملا کر ذرا سے پانی سے ایک ایک رتی کی گولیاں بنا لی جائیں۔ صبح و شام دو دو گولی پانی کے ساتھ کھلا دی جائیں تو بخار کی باری رک جائے گی۔

مرکّب بخار

حمیات مرکبہ یا مخلوط اور مرکب بخار اُن بخاروں کو کہا جاتا ہے جو ایک خلط کی بجائے دو یا زیادہ خلطوں کے بگاڑ کی وجہ سے پیدا ہوں۔ چنانچہ اِن میں جو خلط غالب ہوگی اس کی مناسبت سے علاج کیا جائیگا۔

معمول مطب گولیاں

پارہ میٹھا۔ تیلیا تین تین ماشہ۔ جاوتری۔ سہاگے کی کھیل۔ شنگرف ہر ایک ساڑھے سات ماشہ۔ مگھ پیپل۔ دس ماشہ۔ لونگ سترہ ماشہ۔ زیرہ سفید۔ زیرہ سیاہ۔ سونٹھ ہر ایک اکیس ماشہ۔ پارہ اور سہاگہ کھرل میں ڈال کر تھوڑی سی گندھک ملا کر خوب باریک کر لیا جائے۔ جب چمک وغیرہ جاتی رہے تو باقی دواؤں کا سفوف کر کے ملا لیں پھر باریک مٹر کی طرح بنا لیں تیار ہے۔

اس کی ایک رتی املی یا کاغذی لیموں کے شیرہ کے ساتھ کھلائی جائے تو بخار کو روکنے کے لئے مجرب ہے۔

گلو کا استعمال بھی اس میں مفید ہے۔

تپ دق

دق کے معنی ہیں لاغری اور کمزوری۔ کیونکہ اس بیماری میں بھی مریض دن بدن لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے لہٰذا اس کا نام تپ دق یعنی لاغر اور کمزور کرنے والا بخار رکھ دیا گیا۔ یہ زیادہ تر پھیپھڑے کے زخم اور مرض سل کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بچوں اور بوڑھوں کے مقابلے میں نوجوانوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے تین درجے ہیں۔ شروع کے یعنی پہلے درجہ میں بیمار میٹھے بخار کی طرح ہلکی ہلکی حرارت محسوس کرتا ہے۔ طبیعت بہت اداس اور سست رہنے لگتی ہے اور کمزوری

بڑھنے لگتی ہے۔

دوسرے درجہ میں بخار ہر وقت زیادہ رہنے لگتا ہے۔ کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ کمزوری پہلے کی نسبت بڑھ جاتی ہے اور کچھ کھانے پینے کے بعد حرارت میں تیزی آجاتی ہے۔ اس بخار میں لرزہ یا سردی نہیں ہوتی ہے۔

تیسرے درجہ میں چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ دست بھی شروع ہو جاتے ہیں اور کمزوری بے حد بڑھ جاتی ہے اور ہاتھ پاؤں پر ورم آجاتا ہے۔ یہ درجہ ناقابلِ علاج ہے۔

اِس مرض میں نبض صُلب۔ متواتر۔ دقیق اور ضعیف ہوتی ہے اور کھانے کے بعد اکثر قوی اور عظیم ہو جاتی ہے۔

علاج

اِس مرض کے علاج میں مریض کی قوت کو برقرار اور سلامت رکھنے کی زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ سبب اور خلط کے مطابق دوائیں تجویز کی جائیں۔ صاف اور کھلی ہوا کا انتظام کیا جائے اور عرقِ شیر وغیرہ استعمال کرایا جائے۔

معمولاتِ مطب

پہلے اور دوسرے درجہ میں ست گلو اصلی۔ دانہ الائچی سفید۔ طباشیر کبود اصلی۔ ملیٹھی کا ست خالص ہر ایک پانچ ماشہ۔ گلاب کے پھول ۴ ماشہ مصری سفید دو تولہ سب کو خوب باریک پیس کر سات پڑیاں بنالی جائیں

ہر روز صبح کے وقت ایک پڑیا رات کے باسی پانی کے ساتھ کھلائی جائے غذا ہلکی اور اچھی دی جائے۔ مریض کو خوش رکھا جائے اور صبح و شام کھلی جگہ اور ہرے ہرے کھیتوں اور باغوں میں سیر کرائی جائے۔

اور دوسرے عوارضات مثلاً کھانسی اور نزلہ وغیرہ کا علاج اُن کے مطابق کیا جائے۔

حمّٰی مرواریدی یا میعادی بخار

(مطبقہ متنز اگرہ)

(ٹائی فائڈ)

اِس میں مریض کی گردن اور سینے پر خشخاش کی طرح کے سفید دانے نکل آتے ہیں۔ بخار ہر وقت رہتا ہے۔ صبح و شام کبھی ہلکا ہو جاتا ہے مریض پر اونگھ یا غنودگی ہر وقت رہتی ہے۔ اِس میں زبان کی نوک اور کنارے سرخ ہو جاتے ہیں۔ پسینہ نہیں آتا۔ بخار سات دن۔ گیارہ دن۔ چودہ دن یا اکیس دن تک عام طور پر رہتا ہے۔

اگر تشخیص یا علاج وغیرہ میں غلطی ہو جائے تو یہ کئی کئی ماہ تک ستاتا ہے۔ بعض لوگ اسے موتی جھارا، پانی جھارا اور توری بھی کہتے ہیں۔

علاج

اس بخار میں گاؤزباں اور خوب کلاں کا استعمال نہایت مفید ثابت

ہوتا ہے۔ پانی کی جگہ عرقِ گاؤزباں دیا جائے۔ کوئی ٹھوس غذا مثلاً روٹی وغیرہ نہیں دینی چاہیئے۔ ہلکی غذائیں۔ دودھ۔ پھلوں کا رس وغیرہ دیا جائے۔ خلط کو پہچان کر اُس کے مطابق دوائیں تجویز کی جائیں۔

معمول مطب خاص

گاؤزباں۔ برساؤشاں ہر ایک ۴ ماشہ۔ عناب ۷ دانے۔ گاجر کے بیج ۴ ماشہ تھوڑے پانی میں اُبال کر صاف کرکے صبح و شام پلانا تجویز کریں اگر دانے نہ نکلے ہوں یا کم ہوں تو اس میں دو عدد انجیر شامل کرلیں اور دن رات میں کئی بار خمیرہ مروارید اصلی گاؤزباں کے عرق کے ساتھ دو تین ماشہ کی مقدار میں کھلاتے رہیں۔ مفید ہے۔

مجرب گولیاں

مرچ سیاہ۔ مگھ پیپل (فلفل دراز)۔ گندھک آنولہ سار۔ میٹھا تیلیہ۔ کھیل سہاگہ۔ سب ایک ایک تولہ۔ شنگرف رومی دو تولے سب کو خوب باریک کرکے ادرک کے پانی کے ساتھ مونگ کے دانے کے برابر گولیاں تیار کرلیں۔ چھوٹے بچوں کو صبح و شام دو دو گولی اور نوجوانوں اور بڑی عمر والوں کو چار چار گولی عرق یا پانی کے ساتھ دی جائیں۔

ہدایت

استعمال سے پہلے شنگرف کو دو تین لیموں کے پانی میں پیس کر خشک کرلیں اور میٹھا تیلیا کو آٹھ پہر یعنی چوبیس گھنٹہ تک گائے کے پیشاب میں بھگو کر رکھا جائے یا گائے کے دودھ میں مدبّر کرلیا جائے۔

خسرہ ۔ حصبہ

یہ وبائی بیماری ہے بچّوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ اِس میں بچہ کو زکام ہو جاتا ہے۔ اُبکائی بھی آنے لگتی ہے۔ نیند میں ڈرنے لگتا ہے سردی اور بخار ہوتا ہے۔ چوتھے یا پانچویں روز جسم پر سرخ رنگ کے دانے نکل آتے ہیں اور بخار کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

علاج

بچّے کے کمرہ اور لباس کی صفائی رکھی جائے۔ پانی اُبال کر ٹھنڈا کر کے دیا جائے اور عرق گاؤزباں کا استعمال کرایا جائے۔ عناب ۵ دانے اور منقیٰ ایک عدد اُبال کر چھان کر بغیر میٹھا کئے پلانا مفید ہوتا ہے۔ حمّیٰ مرداریدی کے علاج میں جو جوشاندہ درج ہے اسکا استعمال کرایا جائے۔

چیچک ۔ جُدری

چیچک بھی چھوت دار اور وبائی مرض ہے اس میں بخار ہوتا ہے۔ اور پورے جسم اور منہ پر بڑے بڑے دانے چھالوں کی قسم کے نکل آتے ہیں۔ بیماری شروع ہونے سے پہلے بخار۔ سردی۔ سر اور کمر میں درد ہوتا ہے اور تیسرے چوتھے دن دانوں میں رطوبت آجاتی ہے۔ چھٹے ساتویں دن آنکھوں اور حلق میں بھی دانے ہو جاتے ہیں گیارہویں

دن دانے خشک ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات ان دانوں کی وجہ سے آنکھیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

علاج

خمیرہ مروارید اور عرق گاؤزبان کا استعمال کثرت سے کرائیں اور حمی مرواریدی میں درج شدہ جوشاندہ اور گولیاں استعمال کرائی جائیں صفائی کا پورا خیال رکھا جائے۔ آنکھوں میں سرمہ اور گلاب ڈالتے رہیں۔ پانی پکا کر ٹھنڈا کر کے دیا جائے۔

موسمی بخار

(ملیریا)

یہ بخار سردی اور جاڑے سے آتا ہے۔ لرزہ ہوتا ہے۔ پرانے بخاروں میں تلی بھی بڑی ہو جاتی ہے۔ مچھر اور موسم برسات میں نمی اور گندے پانی اور ہوا سے ہوتا ہے۔ باری سے بھی آتا ہے۔

علاج:۔ حب جنسلوچن۔ زہر مہرہ خطائی۔ دانہ الائچی خورد۔ گلو کا اصلی ست۔ طباشیر اصلی۔ سب ایک ایک تولہ۔ کافور۔ کونین سلفیٹ ہر ایک تین تین ماشہ۔ خوب باریک کر کے اسبغول کے شیرہ کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں بنا لی جائیں۔ ایک گولی بخار ہونے سے تین گھنٹہ پہلے۔ دوسری دو گھنٹہ پہلے اور تیسری ایک گھنٹہ پہلے کھلا دی جائے۔

* * *

امراضِ خبیثہ

اور

جلد کی بیماریاں

آتشک:- یہ ایک آدمی سے دوسرے کو لگ جانے والی یعنی متعدی بیماری ہے۔

قدرت کی جانب سے زنا کا یہ انعام پہلے انگریزوں کو ملا اور پھر دوسرے ممالک میں پھیلا اسی لئے ایشیا والے اس بیماری کو بادِ فرنگ بھی کہتے ہیں۔

یہ پہلے خاص طور پر مریض کی شرمگاہ پر پھنسی وغیرہ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ پھنسی بڑھ کر پھوٹ جاتی ہے اور خون میں زہر پیدا ہو کر سارے بدن پر چھوٹے چھوٹے اور سرخ رنگ کے دھبے اور چکتے جیسے نکل آتے ہیں۔ آلۂ تناسل والی پھنسی پھوٹ کر زخم بن جاتا ہے جس کے کنارے سخت اور سوجے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس میں سے مواد کم نکلتا ہے لیکن درد بہت شدید ہوتا ہے۔ آخری درجوں میں تالو کے اندر زخم ہو جاتے ہیں۔ ناک بیٹھ جاتی ہے۔ اور سارا جسم گلنے لگ جاتا ہے۔ اور ہڈیاں سڑنے لگتی ہیں۔

اسباب مرض

اِس بیماری کا سب سے بڑا ذریعہ زناکاری اور رنڈی بازی ہے۔ کبھی آتشک کے مریضوں کے ساتھ رہنے سہنے اُن کے برتن۔ کپڑے اور تولیہ وغیرہ استعمال کرنے سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے:۔

ایک تو وہ جسے موروثی اور خاندانی کہتے ہیں جو اس مرض میں مبتلا ماں باپ کی طرف سے اولاد کو ورثے میں ملتا ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جو اپنے کرتوتوں کا پھل ہوتا ہے۔ خبردار کرنے والے نے یوں ہی خبردار نہیں کیا کہ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا (قرآن)

"یعنی زنا کے قریب بھی مت جاؤ کیونکہ یہ بڑا ہی بدکاری کا اور بربادی والا غلط راستہ ہے"۔

زنا کے متعلق اس آیت کریمہ کی صحیح اور زندہ تصویر ایک آتشک کے مریض کا عبرتناک وجود ہے۔

علاج

جیسی یہ بیماری سخت ہے ویسی ہی سخت اور زہریلی دوائیں اس کا علاج ہیں مثلاً رسکپور۔ پارہ۔ سنکھیا وغیرہ۔ مصفی خون دوائیں مثلاً چرائتہ۔ منڈی بوٹی۔ کالی ہڑ۔ چرائتہ۔ مرکھوکہ سات سات ماشہ۔ عناب سات دانے۔ رات کو بھگو کر صبح مل چھان کر عناب کا شربت

ملا کر پلایا جائے۔

سردی کا موسم ہو تو اس میں عشبہ ۷ ماشہ زیادہ کر دیا جائے اگر گرمی کا موسم ہو تو صندل سرخ ۶ ماشہ کا اضافہ کریں۔

معمول مطب

رس کپور۔ دار چکنا۔ لونگ ایک ایک تولے کر لوہے کی مضبوط کڑاہی میں لوہے کے دستے سے نہایت باریک پیس لئے جائیں اور بکری کا تھوڑا تھوڑا دودھ ڈال کر گھوٹتے جائیں یہاں تک کہ پورا دو سیر دودھ گھوٹتے گھوٹتے اس میں جذب اور خشک ہو جائے تیار ہے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالی جائیں۔ آتشک کے ہر درجہ اور ہر قسم میں صبح کے وقت ایک ایک گولی حلوے یا بالائی میں لپیٹ کر کھلا دی جائے دوا کے استعمال کے دنوں میں گڑ۔ بینگن۔ گوشت اور مچھلی سے سخت پرہیز ہے۔ گھی دودھ زیادہ کھلایا جائے۔

آتشکی زخموں کے لئے مرہم

رس کپور۔ شنگرف۔ سندھور۔ جلی ہوئی زرد کوڑیاں۔ مردار سنگ سفیدہ کاشغری دو دو ماشہ۔ کمیلہ ۴ تولے۔ موم اصلی دو تولے چنبیلی کا خالص تیل ۲ تولے۔ موم اور چنبیلی کے تیل کو گرم کریں جب موم پگھل جائے تو نیچے اتار کر باقی دواؤں کا باریک سفوف ملا کر مرہم بنالیں اور آتشک کے زخموں پر لگایا جائے۔

جُذام

(کوڑھ)

یہ ایک مشہور مرض ہے اور ایک سے دوسرے کو لگ جانے والی بیماریوں میں سے ہے۔ کبھی یہ مرض آتشک کے بگڑنے سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اِس بیماری کا سبب سودا کی خلط کا بگاڑ ہے۔ سودا جل کر خون میں مل کر پھیل جاتا ہے اور خون بالکل گندہ اور گاڑھا ہو جاتا ہے۔ جسم پر گلٹیاں اور ابھار پیدا ہو جاتے ہیں۔ زخموں میں درد نہیں ہوتا بلکہ جسم کے کئی حِصّے سُن ہو جاتے ہیں۔ انگلیوں کے پورے جھڑ جاتے ہیں۔ یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے۔

علاج

سودا کے منضج استعمال کرا کر بعد میں سودا کے مسہل دیں اور پھر خون صاف کرنے والی دوائیں استعمال کرائیں۔

معمول مطب

اطریفل افتیمونی۔ سنا مکی۔ تربد موصوف۔ افتیمون ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ ماشہ۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست آملہ۔ نمک لاہوری۔ اُنیسون ہر ایک سات ماشہ۔ شیطرج ہندی۔ ساڑھے دس ماشہ بسفائج فستقی ساڑھے تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر تین گنا اصلی شہد میں

ملا کر معجون بنائیں۔ خوراک چھ ماشہ سے شروع کر کے ڈیڑھ تولہ تک لے جائیں۔

برَص

سفید کوڑھ یا سفید داغ

اُسے پھلبہری بھی کہتے ہیں۔ یہ سفید رنگ کے داغ ہوتے ہیں جو جلد پر ظاہر ہوتے ہیں۔ شروع میں بالکل چھوٹے چھوٹے سفید دھبے شروع ہو کر آہستہ آہستہ بڑے بڑے داغ بن جاتے ہیں۔ زیادہ تر یہ بیماری چہرے اور ہاتھ پاؤں پر دیکھنے میں آتی ہے۔ اگر ان میں سے کسی داغ میں سوئی چبھونے سے خون کی بجائے پانی نکلے یا کچھ بھی نہ نکلے تو اس کو لاعلاج مرض سمجھنا چاہیئے۔ اگر خون نکل آئے تو علاج کے قابل ہوتا ہے۔

علاج

اس مرض کے علاج کے لئے پہلے بلغم کے منضجات دیں پھر بلغم کے مسہل دیں۔ اس کے لئے باپچی خاص دوا ہے۔

معمول مطب

اندرائن (تمّے) کی جڑ۔ باپچی دو دو تولہ۔ رائی ایک تولہ۔ گیرو ڈیڑھ تولہ سب کو کوٹ چھان کر گندنا (پیازی) کے پانی میں بڑی بڑی

گولیاں بنالیں اور ہر روز پانی میں گھس کر داغوں پر لیپ کرائیں ۔

پینے کے لئے بابچی ۶ ماشہ ۔ انبہ ہلدی ۶ ماشہ ۔ رات کو پانی میں بھگو کر صبح نتار کر پانی پلایا جائے ۔

قوبا

داد ۔ ددری

رانوں ۔ پیڑو ۔ پیٹھ اور گردن کی جلد پر چھوٹے گول و سرخ نقطے سے پیدا ہو کر پھنسیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور ایک ہی جگہ پھنسیوں کے جھرمٹ سے گول چھلا جیسا بن جاتا ہے جو سخت اور کھردرا ہوتا جاتا ہے اور رنگت بھی سرخی سے سیاہی میں بدلنے لگتی ہے سخت خارش اور سوزش ہوتی ہے ۔

معمول خاص

گندھک آملہ سار اور پارہ ایک ایک تولہ کو ملا کر خوب باریک کر کے اس میں گوند کیکر ۔ مصری ۔ مردار سنگ ۔ کتھا ایک ایک تولہ ملا کر خوب پیس کر پانی سے گولیاں باندھ لی جائیں ۔ داد پر صبح و شام گولی کو پانی میں گھس کر لگانا نہایت مفید ہے ۔ نیز لہسن کو کوٹ کر لگانا بھی فائدہ کرتا ہے لیکن اس کی جلن اور سوزش برداشت کرنی مشکل ہوتی ہے ۔

یہ گولیاں بھی نہایت ہی مفید ہیں۔ گندھک آملہ سار ایک تولہ۔ پارہ ایک تولہ دونوں کو خوب رگڑ کر کجلی بنائیں پھر اس میں نیلا تھوتھا ایک تولہ۔ سہاگہ ایک تولہ۔ ڈال کر کاغذی لیموں کے پانی میں چار گھنٹے تک لوہے کے برتن میں پیس کر گولیاں بنالی جائیں اور وقت ضرورت ایک گولی لے کر لیموں کے پانی میں گھس کر داد کو موٹے کپڑے وغیرہ سے رگڑ کر اوپر لگادیں۔

چنبل

اسے صدفیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ بیماری سردیوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے جسم کی جلد پر چھوٹے چھوٹے گلابی رنگ کے دھبے جیسے پیدا ہوتے ہیں جن میں کبھی کبھی خارش ہونے لگتی ہے۔ درد نہیں ہوتا۔ پھر بڑے ہو کر ان کے اوپر سے چھلکے چھلکے اور سفید رنگ کے پترے سے اُترنے لگتے ہیں۔ یہ میل گندگی۔ آتشک۔ سوزاک۔ وغیرہ کے اثرات سے بدہضمی وغیرہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاج میں ہاضمہ اور خون کی صفائی کا خیال رکھا جائے اور داد کے لئے جو دوائیں مفید ہیں وہ اس کے لئے بھی فائدہ مند ہیں۔ شاہترہ۔ کا اطریفل اندرونی طور پر استعمال کرایا جائے۔

* * *

رکت پت

چھپاکی

اس کو شری (شرا) بھی کہتے ہیں۔ ایکدم بدن پر سرخ اور گلابی رنگ کے دھپڑ اور گول گول اُبھرے ہوئے حلقے پیدا ہو جاتے ہیں جن میں سخت جلن اور سوزش ہوتی ہے اور کھجلی یعنی خارش بھی تیز ہوتی ہے یہ جلدی غائب ہو جاتے ہیں اور اِسی طرح بار بار ہوتے رہتے ہیں۔

یہ عام طور پر گرم غذائیں یا زہریلی قسم کی دوائیں کھانے سے اور جگر اور معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔

علاج

سبب معلوم کر کے اُسے دُور کیا جائے۔ غذا کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر معدہ میں غذا کی وجہ سے خرابی آگئی ہو تو جلدی قے کرا دینی چاہیئے۔ جسم پر ملنے کے لئے روغنِ گل دو تولہ۔ سرکہ ایک تولہ۔ کافور ۴ ماشہ۔ کمیلہ ایک تولہ۔ عرق گلاب اصلی ۲ تولے سب کو ملا کر جسم پر مالش کی جائے۔

معمول مطب

سبز پودینہ ایک تولہ کو تھوڑے سے پانی میں گھوٹ کر چھان لیں اور دو تولہ چینی ملا کر پلائیں مفید ہے۔ اگر فائدہ نہ ہو تو ایک دو مرتبہ

اور بارہ بارہ گھنٹے کے بعد پلادیں۔

ماشرا

زہرباد یا سرخ بادہ

یہ ایک خونی قسم کی سوجن اور ورم ہوتا ہے جو عام طور پر چہرہ پر اچانک ہوجاتا ہے اور کبھی کبھار بدن کے دوسرے حصوں پر بھی سرخ رنگ کا ورم آجاتا ہے۔ بخار بھی ہوتا ہے اور کبھی ناک سے خون جاری ہوجاتا ہے بچوں میں ناف کے زخم اور ورم کی وجہ ہوجاتا ہے اور سخت قسم کا ہو تو بعض اوقات تین چار دن میں مریض کے دماغ وغیرہ پر اثر ہو کر موت بھی واقع ہوجاتی ہے۔

علاج

اگر خون کا غلبہ ہو تو سرارو کی فصد کھلوانا چاہیے اور خون کے جوش کو کم کرنے والی اور قبض دور کرنے والی دوائیں دی جائیں۔ مثلاً عناب ۹ دانے آلو بخارا سات دانے۔ املی دو تولے۔ گل نیلوفر۔ تخم کاسنی سات سات ماشے کو پانی میں بھگو کر اور نتھار کر زلال کر کے پلایا جائے اور ورم پر ٹھنڈے پانی کی گدیاں اور ٹھنڈے لیپ لگائے جائیں۔

آگ وغیرہ سے جلنا

اگر اچانک آگ سے بدن کا کوئی حصہ جل جائے تو فوراً چونے کا پانی اور السی کا تیل برابر برابر ملا کر جلے ہوئے مقام پر لگا دیں یا گھی کنوار کا گودا مل دیں۔ اگر کچھ اور نہ ہو تو کچے آلو کو پتھر پر پیس کر لگا دیں اور بعد ازاں ہینگ کو پانی میں گھول کر روئی یا پر کے ساتھ دن میں دو چار مرتبہ لگانا مفید ہے۔

خارش تر جرب

(ریان)

یہ بھی ایک سے دوسرے کو لگ کر فوراً پھیل جانے والی بیماری ہے جو عام طور پر ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان اور جوڑوں میں ہوتی ہے اس میں چھوٹی چھوٹی اور مکئی کے دانے سے بڑی بڑی پھنسیاں اور چھالے جیسے ہو جاتے ہیں جن میں پیلے رنگ کا پانی ہوتا ہے۔ سخت خارش اور جلن ہوتی ہے۔ یہ کتے اور بکری وغیرہ جانوروں کو بھی ہو جاتی ہے اور ان کے ذریعے انسانوں میں پھیل جاتی ہے۔

علاج

اس کا سب سے بڑا علاج گندھک ہے۔ قبض اور خون کی

کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیئے۔

معمول مطب

پہلے ہلکا سا جلاب کسٹر آئل وغیرہ سے کرا دیں بعد ازاں گندھک آملہ سار کالی زیری۔ گیرو ہر ایک چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر سارے کی تین پڑیاں بنا لی جائیں۔ ایک پڑیہ صبح نہار منہ اور دوسری دہی کے ساتھ کھلا دیں اور سارا دن دہی کھانے کو اور دہی پینے کو دیا جائے۔ روٹی، چاول اور پانی وغیرہ اس دن کچھ نہ دیا جائے۔ تیسری پڑیہ کو سرسوں کے تیل پانچ تولہ میں ملا کر سارے بدن پر مالش کرا دی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شام کے کھانے میں خشکہ یعنی پھیکے چاول دہی کے ساتھ کھلائیں۔

عام طور پر اس سے ایک دو مرتبہ میں فائدہ ہو جاتا ہے۔ یہ خشک اور ہر قسم کی خارش میں فائدہ مند ہے۔

خارش کے لئے مجرب تیل

ہڑتال ورقی ۳ ماشہ۔ پنواڑ۔ بابچی ایک ایک تولہ سب کو خوب باریک کوٹ کر آدھ پاؤ سرسوں کے تیل میں پکائیں۔ پکانے سے پہلے کسی چوڑے منہ کے اور ذرا گہرے برتن میں پندرہ بیس سیر ٹھنڈا پانی ڈال کر پاس رکھیں۔ جب تیل پکنے لگے تو فوراً اسکو پانی والے برتن میں اُلٹ دیں اور آہستہ آہستہ پانی کے اوپر سے چمچے یا پتہ وغیرہ کے ساتھ تیل اٹھا اٹھا بوتل میں ڈال کر رکھیں۔ ہر قسم کی خشک اور تر خارش پر اس کا ملنا مفید ہے۔

لیپ

گندھک ۹ ماشہ۔ توتیا سبز ساڑھے چار ماشہ۔ باوچی ۹ ماشہ۔ مولی کے بیج ۹ ماشہ۔ مرچ سرخ جلی ہوئی ۱۰ ماشہ۔ مہندی ۱۰ ماشہ۔ کمیلہ سات ماشہ آملہ جلا کر سات ماشہ مردار سنگ ۷ ماشہ۔ رسوت ۷ ماشہ۔ تخم نیم چھ تولہ۔ پارہ چھ ماشہ۔ نوشادر ۷ ماشہ۔ سہاگہ کی کھیل ۷ ماشہ۔ کافور ۷ ماشہ۔ گائے کا گھی ۶ تولہ۔ کانسی کے برتن میں پہلے گندھک اور پارہ کو نیم کے ڈنڈے سے خوب باریک کرکے کجلی بنا لیں۔ بعدازاں باقی دواؤں کو ملا کر اسی ڈنڈے سے خوب باریک کرکے مرہم بنا لیں۔ وقت ضرورت بدن پر مل کر تین چار گھنٹے رکھنے کے بعد ذرا گرم پانی سے نہا ڈالیں۔

خشک خارش میں چھالے یا پانی نہیں ہوتا۔ سوکھی خارش بہت زور کی ہوتی ہے۔ اس کا علاج بھی مندرجہ بالا دواؤں سے کریں۔

لُو لگنا

اسے سکتہ شمسی بھی کہتے ہیں۔ تیز دھوپ میں چلنے پھرنے سے (در لُو گرم ہوا لگنے سے) سر میں درد ہو جاتا ہے اور پردوں کے ورم کی علامت پیدا ہو کر سخت بخار ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اور چہرہ لال سرخ ہو جاتے ہیں۔ سرسام کی جیسی حالت ہو جاتی ہے پیشاب جلدی جلدی آتا ہے اور پیاس بڑھ جاتی ہے بعض اوقات مریض بیہوش ہو کر آناً فاناً مر جاتا ہے۔ علاج:- آلو بخارا اور املی مناسب مقدار میں لیکر جوش دیکر گلقند یا ترنجبین ملا کر پلا دیا جائے مریض کو کھلی اور ٹھنڈی ہوا میں لٹایا جائے۔ سر پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھی جائیں اور کچے آم کو بھون کر اس کا شربت بنا کر دن میں دو چار مرتبہ پلانا چاہئے۔

طَاعُونْ

(پلیگ)

یہ سخت وبائی مہلک اور چھوتدار بیماری ہے جو عام طور پر جوڑوں میں مثلاً بغل یا ران کی جڑ میں نکلتی ہے۔ یہ ایک زہر والی گلٹی اور ورم ہوتا ہے جس کے ساتھ بہت تیز بخار رہتا ہے۔ مریض کے جسم میں زہر پھیل کر سرسام کی طرح کی حالت کر دیتا ہے اور بعض اوقات چند گھنٹوں کے اندر ہی مریض کو ہلاک کر دیتا ہے۔

علاج

اس مرض میں فصد بالکل نہیں کھلوانی چاہیئے اور نہ ورم پر ایسی دوائیں لگانا چاہئیں جس سے مواد واپس جسم میں پھیل جائے بلکہ مواد کو خارج کرنے کی کوشش کی جائے۔

معمول مطب

کڑو۔ کالی زیری۔ زہر مہرہ سب تین تین ماشہ۔ الناس کا گوندہ ۹ ماشہ مکو چار ماشہ۔ ایلوا ۵ ماشہ عرق مکو میں خوب پیسیں جب لیس پیدا ہو جائے تو گلٹیوں پر ضماد یعنی لیپ کرایا جائے اور اوپر سے پتھر یا اینٹ کو گرم کر کے سینک دیا جائے اور اندرونی طور پر تریاق الذہب کا استعمال کرایا جانا چاہیئے۔

جس کا نسخہ مرضِ استسقاء، یرقان اور عقر و جذام میں درج ہے۔

پھوڑے پھنسیاں۔ دُنبل

اگر چھوٹے چھوٹے ہوں تو پھنسی اور اگر بڑے بڑے ہوں تو پھوڑے دُنبل اور بال توڑ وغیرہ کہتے ہیں۔ پھوڑا اور پھنسی وغیرہ اس طرح بنتے ہیں کہ اگر کسی نالی یعنی شریان یا رگ میں خون کے حرکت کرنے میں کسی وجہ سے بندش اور رکاوٹ آجائے تو اس رکاوٹ وغیرہ کو ہٹانے کے لئے طبیعت زیادہ خون وہاں بھیجتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ جگہ اور جلد کا حصّہ اوپر کو ورم کی شکل میں اُبھر کر اٹھ پڑتے ہیں۔ اگر معمولی رکاوٹ اور تھوڑا خون ہو تو پھنسی بن جاتی ہے اگر زیادہ جگہ اور زیادہ خون جمع ہو جائے تو پھوڑا اور دنبل بن جاتا ہے اگر خون کی حرکت زیادہ دیر تک رکی ہے اور خون ضرورت سے زیادہ دیر تک وہاں ٹھہرا اور رکا رہے تو اسی وجہ سے پیپ بن جاتی ہے۔

علاج

شروع میں پلٹس کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ پلٹس کا طریقہ یہ ہے کہ گیہوں کا میدہ ۷ تولہ یا جتنا درکار ہو لیکر اُس میں پاؤ ڈیڑھ پاؤ پانی ملا کر اچھی طرح سے گھول دیا جائے۔ یعنی پانی زیادہ ڈال کر پتلا رکھنا چاہیئے اور پھر نرم آگ پر آہستہ آہستہ پکانا چاہیئے۔ جب حلوے کی طرح سخت ہونے لگے تو اس میں ایک یا دو چمچے تِل کے تیل کے ملا کے جتنا گرم برداشت ہو اتنا پھوڑے وغیرہ پر باندھنا چاہیئے۔ نیم کے پتّوں کو

پانی میں اُبال کر اِس پانی سے پھوڑے کو دھوئیں اور اُبلے ہوئے اِن پتوں کو خوب مل کر ٹکیہ سی بنا کر گرم گرم باندھ دینا بھی فائدہ مند ہے۔

معمول مطب

گندہ بہروزہ دس تولہ میں نیلا تھوتھا ۶ ماشہ باریک پیس کر مرہم کی طرح ملا دیا جائے اور جتنا بڑا پھوڑا پھنسی ہو اتنا ہی صاف کپڑا کاٹ کر اُس پر لگا کر چپکا دینا بڑا مجرب ہے۔

مرہم سُرخ

رال۔ سہاگہ پانچ پانچ تولہ اور گیرو ڈھائی تولہ خوب باریک کر کے تھوڑا سا سرسوں کا تیل ڈال کر رگڑیں۔ یہاں تک کہ سارا تیل خشک ہو جائے۔ اب تھوڑا سا ٹھنڈا پانی ڈالیں اور اتنا رگڑیں کہ پانی بھی خشک ہو جائے۔ اسی طرح باری باری پانی اور تیل ڈال کر گھوٹتے رہیں۔ جب پانی جذب ہونا بند ہو جائے تو مرہم تیار ہے۔ اِس کو ہر قسم کے پھوڑے اور پھنسیوں پر لگائیں۔

پیپ دار زخموں کے لئے مرہم

رال سفید دو تولہ۔ سہاگہ اور نیلا تھوتھا ایک ایک تولہ سب کو باریک کر کے تِل کے تیل (روغن کنجد) دو تولہ میں خوب ملا کر دو ایک مرتبہ پانی ڈال کر انگلی سے ہلا کر دھو ڈالیں جیسے مکھن کو پانی میں دھوتے ہیں۔ مرہم تیار ہے۔ زخم پر استعمال کیا جائے۔

خاص الخاص مرہم

شنگرف ایک تولہ۔ کافور ایک تولہ۔ سفیدہ کاشغری ڈیڑھ تولہ۔ بیکپور ۶ ماشہ۔ مردار سنگ سوا تولہ۔ کتھ اصلی ڈیڑھ تولہ۔ ہڑتال گئو دنتی کا کشتہ گھیکوار میں کیا ہوا ڈھائی تولہ۔ آک (مدار) کی جڑ کا چھلکا ۵ تولے۔ سہاگہ یا لوریک ایسڈ ایک تولہ۔ کاشغری سفیدہ ڈیڑھ تولہ سب کا خوب باریک میدہ بنا کر گائے کے دھوئے ہوئے مکھن میں ملا کر مرہم بنا لیا جائے اور استعمال کیا جائے۔ نہایت ہی اعلیٰ چیز ہے۔ ناسور کے لئے بھی مفید ہے۔

خنازیر

(پنجابی ھجیراں)   کنٹھ مالا

یہ بیماری عام طور پر گردن، سینہ اور بغل پر گلٹیوں اور غدودوں کی شکل میں پیدا ہوتی ہے۔ جب مرض کا مادہ زیادہ ہو تو بدن کے دوسرے حصوں پر بھی ہو جاتی ہے۔ یہ بڑی سخت ہوتی ہے۔ گردن میں پیدا ہو کر سینے کی طرف کو اترنا شروع کر دیتی ہے۔ مریض کو کمزور کر دیتی ہیں کبھی پک کر پھوٹ جاتی ہیں اور سخت تکلیف کا سبب بن جاتی ہیں۔ مریض کو تپ دق والے کی طرح ہر وقت بخار رہنے لگتا ہے۔ بلکہ اس سے تپ دق اور سل تک بن جاتے ہیں۔

اسباب :۔ یہ زیادہ گاڑھی اور لیسدار غذاؤں کے استعمال

ہے۔ خلطوں کے گاڑھا ہو جانے کی وجہ سے۔ خاص طور پر غلیظ بلغم سے پیدا ہوتا ہے اور موروثی یعنی جدی بھی ہوتا ہے۔

علاج

شروع میں سونف۔ جڑ سونف۔ مکو۔ اسطوخودوس۔ شاہترہ۔ انجیر منقیٰ۔ بادرنجبویہ وغیرہ سے منضج دیئے جائیں۔ پھر دو دو چار چار روز کے وقفہ سے مناسب مسہل کی دوائیں دی جائیں۔ بعد ازاں رسکپورا لونگ چھ چھ ماشہ۔ اجوائن دیسی ایک تولہ۔ اجوائن خراسانی ایک تولہ پرانا گڑ ڈھائی تولہ خوب باریک کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ دو گولی صبح اور ایک شام کو اصلی گھی گرم کر کے اسی کے ساتھ کھلائیں اور غذا میں گھی اور روٹی یا چھوٹے گوشت کا شوربہ بغیر نمک استعمال کرایا جائے۔

میٹھی چیزوں۔ لال مرچ اور تیل سے بالکل پرہیز کیا جائے۔ اگر کچھ دنوں بعد گلٹیاں پھوٹ جائیں تو مہندی اصلی اعلیٰ درجہ کی نیلا تھوتھا۔ کالی مرچ ہر ایک ایک تولہ سب کو باریک کر کے ایک سو ایک دفعہ دھوئے ہوئے مکھن دس تولہ میں ملا کر مرہم بنا کر کپڑے پر لگا کر گلٹیوں پر لگایا جائے۔

مطب خاص

کنڈیرنا یعنی جنگلی چوہا لے کر پیٹ چاک کر کے آنتیں وغیرہ نکال کر اور کھال دور کر کے سائے میں سکھا لیا جائے اور باریک پیس

کر اس میں سے ۲ ماشہ لے کر بکائن یعنی ڈکیک کے بیجوں کے مغز ۳ ماشہ میں ملا کر صبح خالی پیٹ پانی کے ساتھ کھلائی جائے اتنی ہی مقدار میں شام کو کھانا کھانے کے بعد کھلا دی جائے اور خوراک اور طاقت کا خیال رکھیں۔ یہ خاص طور پر اُن کے لئے مفید ہے جن کی گلٹیاں ثابت ہوں پھوٹی نہ ہوں۔

معجون مجرب

سرس یعنی سرینہہ کا درخت جسے سلطان الاشجار بھی کہتے ہیں اس کے پاؤ بھر بیج لے کر باریک آٹا بنا لیا جائے اور آدھا سیر اصلی شہد میں ملا کر مٹی کے کوزے میں ڈال کر منہ خوب بند کر کے گیارہ روز تک دھوپ میں پڑا رہنے دیں پھر ۹ ماشے سے ایک تولہ تک صبح و شام پانی کے ساتھ کھلا دیا جائے۔

کھٹائی سے پرہیز کرایا جائے۔

جوڑوں کی بیماریاں

خلطوں کی خرابی سے۔ بارش وغیرہ سے زیادہ بھیگنے سے۔ سردی سے بدہضمی وغیرہ سے گردہ اور پیشاب کی خرابیوں سے۔ غلیظ بیاج سے۔ سوزاک وغیرہ سے اور عورتوں میں کبھی حمل کی وجہ سے۔ کبھی زہریلی دواؤں اور کچی دھاتوں اور کشتہ وغیرہ کے استعمال سے بھی اور کبھی جدّی اور موروثی بیماری کی وجہ سے بدن کے جوڑوں کی جگہ میں درد پیدا

ہو جاتا ہے۔ اگر یہ درد بڑے جوڑوں مثلاً گھٹنے، کہنیوں۔ شانوں۔ پیٹھ یا کمر وغیرہ میں ہو تو وجع المفاصل یا گنٹھیا کا درد کہتے ہیں۔ اگر درد چھوٹے جوڑوں مثلاً ٹخنوں ہاتھ، پاؤں کی انگلیوں کے جوڑوں وغیرہ میں ہو تو اسے نقرس کہتے ہیں۔

علاج

اصل سبب کو معلوم کر کے اُس کے مطابق دوائیں تجویز کی جائیں ہر قسم کے جوڑوں کے درد میں یہ معجون مفید ثابت ہوئی ہے۔

برگ سنا مکی۔ عشبہ مغربی۔ تربد موصوف چھ چھ تولے۔ سونف کپور کچری۔ گلاب کے پھول۔ افتیمون۔ چھڑ۔ بسفائج۔ ہر ایک ۹ ماشہ سورنجان شیریں دو تولے۔ شہد پاؤ بھر۔ مصری تین پاؤ۔ سب دواؤں کو کوٹ کر مصری اور شہد کی چاشنی میں ملا کر معجون بنالی جائے۔ روزانہ صبح و شام ایک تولہ کی مقدار میں کھلا کر عرق عشبہ ۵ تولے۔ مصری دو تولے ملا کر پلانا چاہیئے یا عرق وغیرہ میں ملا کر کھلا دیا جائے۔ اِس کا نام معجون عشبہ ہے۔

اگر گرم خلط کی وجہ سے ہو تو اسبغول کا لیپ بنا کر لگائیں اور بکری کے پانچ تولہ دودھ میں تخم خشخاش سفید ایک تولہ کو پیس کر لیپ لگانا بھی مفید ہے۔

معمول خاص

پوست ہلیلہ زرد جو بے داغ ہو۔ سورنجان شیریں۔ ایلوا ہر ایک

تین تین تولے لے کر کوٹ چھان لیں اور سونف کے پانی کے ساتھ ساری کی اکیس گولیاں بنا لیں ہر روز صبح کو ایک گولی ذرا نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائی جائے۔ سات روز بلا ناغہ کھلا کر پھر سات دن تک بند رکھیں اور پھر سات روز مسلسل کھلانا شروع کریں۔ اسی طرح چھ ہفتے میں اکیس گولیاں ختم کرا دی جائیں۔ کھانے میں شوربا گیہوں کی روٹی۔ مرغ وغیرہ۔ بادی کھٹی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

نقرس کے لئے سفوف

مغز بادام شیریں۔ سونف ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ سورنجان شیریں ساڑھے سترہ ماشہ۔ زعفران اصلی پونے دو ماشہ۔ سنامکی ۲ تولہ مصری ۲ تولہ سب کو خوب پیس اور چھان کر ملا لیں۔

چار ساڑھے چار ماشہ کی مقدار میں ذرا گرم پانی کے ساتھ روزانہ استعمال کرایا جائے۔

جوڑوں کے درد کے لئے یہ لیپ بھی مفید ہے۔ مہندی دو تولے صابون دو تولے دونوں کو ملا کر سرکہ دس تولہ میں نرم آگ پر پکا کر گاڑھا کریں اور درد کے مقام پر لیپ کرائیں۔

عرق النساء۔ رینگن باد

اسے عام زبان میں لنگڑی کا درد کہتے ہیں۔ یہ عرق النساء نامی

رگ کے ساتھ ساتھ جانے والے پٹھے کا درد ہے جو کولہے میں ران کے اوپر والے پچھلے حصے سے شروع ہو کر پاؤں کے انگوٹھے تک جاتا ہے اور بعض اوقات اتنی شدت سے ہوتا ہے کہ مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے پوری ٹانگ کے اندر لوہے کی گرم گرم سلاخ رکھ دی گئی ہو۔ اگر یہ درد زیادہ عرصے تک رہے تو ٹانگ سوکھ کر کمزور اور بے کار ہو جاتی ہے۔

یہ کبھی عام طور پر سردی اور بلغمی مادہ کی وجہ سے۔ غلیظ ریاح کی وجہ سے قبض اور آتشکی مادہ کی وجہ سے اور پٹھے کے ورم کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج

اس میں وجع المفاصل کی طرح علاج کریں اور خلط اور سبب دریافت کر کے اس کا منضج اور مسہل تجویز کریں۔ ریاح اور بلغمی سبب میں روزانہ کھانے کے بعد دو دو رتی ہینگ کھلانا مفید ہے۔ خون کا غلبہ ہو تو پاؤں کی رگ عرق النساء کی فصد کھلوانا چاہئیے اور معجون فلاسفہ کا استعمال مفید ہے۔ وجع المفاصل میں درج شدہ اکسیر گولیوں والا نسخہ اس کے لئے بھی اکسیر ہے۔

(نوٹ) جوڑوں کے درد اگر بلغم یا سودا کی خلط کی وجہ سے ہوں تو جب تک منضج دوائیں دے کر مادہ کو اچھی طرح پکا نہ لیا جائے مسہل نہیں دینا چاہیئے ورنہ ادھورا مادہ نکل جائے گا اور سخت اور

غلیظ حصّہ اندر رہ جائے گا۔ جس کی وجہ سے مرض لمبا ہو جائے گا۔ اور مادّہ سخت ہو جائے گا۔

زہر اور زہریلے جانور

افیون کھانے سے اکثر موت ہو جاتی ہے۔ جب کوئی افیون کھا لیتا ہے۔ خودکشی کے ارادے یا بھول کر تو ایک گھنٹہ کے اندر افیون کے زہر کا اثر شروع ہو جاتا ہے۔ چہرہ قدرے نیلا یا پیلا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں سمٹ اور سکڑ جاتی ہیں۔ نبض بالکل کمزور ہونے لگتی ہے منہ سے افیون کی بدبو آتی ہے۔ نیند کی طرح کی بے ہوشی بہت ہونے لگتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے شروع ہو جاتے ہیں اور آواز اور خراٹوں کے ساتھ سانس آنے لگتی ہے۔ تین یا چار رتی کی مقدار میں افیون زہریلا اثر کر دیتی ہے اور موت واقع ہو جاتی ہے۔

افیون کا زہر اتارنے کی تدبیریں

اِس بات کو خاص طور پر ذہن میں رکھا جائے کہ افیون کھانے والے کو ہرگز ہرگز سونے نہ دیا جائے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگاتے رہنا چاہیئے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارتے رہنا چاہیئے اور کسی نہ کسی ترکیب سے قے لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مثلاً مولی کے بیج اور کھانے کا نمک گرم پانی میں ملا کر پلانا۔ یا گرم پانی اور تل کا تیل ملا کر اس میں ایک دو مکھیاں ڈال کر پلا دیا جائے یا تانبے کے پیسے پانی میں

اُبال کر ایک دو مکھی ڈال کر پلانا چاہیئے یا دو تین رتی نیلا تھوتھا پانی میں گھول کر پلانا چاہیئے۔ اگر کسی چیز سے قے نہ ہوتی ہو تو پھر تیز گرم چائے یا کافی پلانا چاہیئے۔ ہاتھ پاؤں کو گرم رکھنا چاہیئے اور ایک تولہ مغز بنولہ لے کر پانی میں گھوٹ کر پلانا چاہیئے۔ جتنی افیون کھائی ہو اس کے برابر مقدار اندازے سے جند بید ستر کو پانی میں پیس کر پلانا چاہیئے۔ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ کتنی مقدار میں افیون کھائی گئی ہے تو جند بید سترہ رتی کی مقدار میں پیس کر مکھن یا شہد میں ملا کر دینا چاہیئے۔

دھاتورہ

دھاتورہ زہریلی مقدار میں کھالیا جائے تو اِس سے آنکھوں کی پتلیاں پھیل کر بڑی اور چوڑی ہو جاتی ہیں۔ گلا گھٹنے لگتا ہے۔ اور خشک ہو جاتا ہے سر میں چکر آتے ہیں چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔

علاج

اس کے لئے ملیٹھی اور روئی کے پودے، پتے اور بیج سب کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ مریض کو پہلے قے کرانے کی اور دست لانے کی کوشش کی جائے۔ پھر روئی کے پودے کے پتے، جڑ اور چھال سب کو کوٹ کر پانی نکال کر پلایا جائے یا بنولے کے مغز کو پانی میں گھوٹ کر دیا جائے اور ملیٹھی کو پانی میں اُبال کر پلانا چاہیئے۔

سنکھیا - سم الفار

بعض اوقات آدھا رتی سنکھیا ہی موت کے زہریلے اثر پیدا کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ سنکھیا کھا لینے سے پیٹ میں سخت کاٹنے والا درد ہوتا ہے۔ بہت بے چینی ہوتی ہے۔ پیشاب بالکل کم بلکہ بند ہو جاتا ہے۔ قے اور بلغم میں خون آنے لگتا ہے اور پاخانے کے راستے بھی خون آتا ہے۔

علاج

گرم گرم دودھ میں کافی گھی ملا کر بار بار پلانا چاہیئے۔ گرم پانی میں رائی ڈیڑھ تولہ کی مقدار میں ملا کر پلانا چاہیئے۔ لیموں یا دوسری کھٹی چیزیں استعمال نہیں کرانا چاہئیں۔ ہاتھ پاؤں اور بدن کو کمبل اور گرم بوتلوں سے گرم رکھنا چاہیئے۔

سانپ کے کاٹے کا علاج

حقہ پینے کا تمباکو جو گڑ سے بنایا گیا ہو دو تولے وزن میں لے کر پانی کے ساتھ کھلا دیا جائے اور کاٹنے کی جگہ پر تیز چاقو یا نشتر سے پچھنے لگا کر خون نکالنا چاہیئے اور زندہ مرغ لے کر اس کی پاخانے کی جگہ سے بال دور کر کے اس کی مقعد یعنی پاخانہ والی جگہ کو زخم کے اوپر خوب ملا کر رکھیں۔ زہر چوس کر مرغ مر جائے گا اسی طرح جلدی

جلدی کے مرغ لگادیں اور یہ سانپ کے کاٹنے کا علم ہوتے ہی فوراً کر دینا چاہیئے۔ جب سانپ یا کوئی زہریلا جانور کاٹے تو کاٹی ہوئی جگہ کے ذرا اوپر کسی کپڑے وغیرہ سے کس کر مضبوط باندھ دیا جائے اور زخم پر اور زخم کے چاروں طرف پچھنے لگانے چاہئیں۔

یہ گولیاں سبھی سانپ کے زہر کو دور کرتی ہیں:-

نکھیا ایک تولہ۔ حقہ کا تمباکو کا گل (وہ تمباکو جو جل کر چلم میں رہ جاتا ہے) ایک تولہ۔ نیلا تھوتھا ایک تولہ۔ رتی سرخ ایک تولہ لہسن ایک تولہ سب کو باریک کرکے آک کے تازہ دودھ میں گولیاں چنے کے برابر بنالیں۔ زخم کو ذرا اوپر سے باندھ کر پچھنے لگا دیں اور ایک کو پیس کر چھڑک دیا جائے اور اگر حالت بہت ہی خطرناک ہو تو ایک گولی پانی کے ساتھ کھلا دی جائے۔ جس کے سانپ کاٹے اسے نیم کے پتے پانی میں گھوٹ گھوٹ کر کثرت سے پلانا یا ریٹھہ کا سفوف پانی سے کھلانا بھی مفید ثابت ہوا ہے۔

بھڑ یا بچھو وغیرہ کے ڈنک

اجوائن کا ست۔ پودینہ کا ست اور کافور برابر برابر وزن میں لے کر شیشی میں رکھیں پانی بن جائے گا۔ ہر قسم کے ڈنک پر اسکو تھوڑا سا ملیں اور ناریل دریائی کو پانی میں گھس کر لگانا بھی مفید ہے

دیوانہ کتّا

دیوانہ کتّا کاٹے تو بیس سیر پیاز کا پانی کوٹ کر نکالا جائے اور تین دن رات میں تھوڑا تھوڑا کر کے پلایا جائے اور زخم میں خوب دبا دبا کر خالص سرمہ سیاہ پیس کر بھر دیا جائے اور لہسن اور شہد کو پیس کر زخم پر لگانا اور چالیس دن تک زخم کو بھرنے نہ دینا بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔

مٹی کا تیل

اگر کوئی بچّہ یا آدمی مٹی کا تیل پی لے تو جلدی سے قے کے ذریعے معدہ صاف کرا دینا چاہیئے اور اگر کسٹر آئل بھی پلا دیا جائے تو وہ بھی مفید ہے۔ ہاتھ پاؤں کی مالش کرنا چاہیئے اور منہ اور چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنا چاہئیں۔ چائے اور کافی کئی مرتبہ استعمال کرائیں

بُحران

طبیب کے لئے بحران کا جاننا ضروری ہے۔ وہ طاقت جو جسم کے اندر رہ کر جسم کی حفاظت اور مدافعت کرتی ہے اُس کو طبیعت کہتے ہیں۔ جب جسم بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے تو طبیعت بیماری کا مقابلہ کر کے مدافعت کرنے لگتی ہے۔ یعنی مرض اور طبیعت میں

جنگ اور مقابلہ شروع ہو جاتا ہے جب یہ مقابلہ کسی فیصلہ کُن اور آخری مُرحلہ پر پہونچ جائے جیسا کہ دنیا کی لڑائیوں میں ہمیشہ ہوتا ہے کہ لڑائی خواہ کتنی دیر تک جاری رہے آخر ایک نہ ایک دِن دونوں میں سے ایک کی ہار یا جیت کا فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ اسی کا نام بحران ہے۔

یعنی بیماری اور طبیعت (یعنی قوتِ مدافعت) میں مقابلہ اور لڑائی کا نتیجہ۔ اگر طبیعت جیت جائے تو مرض بھاگنا شروع ہو جاتا ہے اور مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

اگر خدا نخواستہ بیماری جیت جائے اور طبیعت ہار جائے تو مریض مر جاتا ہے۔

چنانچہ اگر طبیعت کی جیت اور فتح ہو تو اسے بُحرانِ جیّد یعنی نیک، اچھا اور مبارک بحران کہیں گے۔ اور اگر طبیعت کی ہار یا شکست ہو جائے تو اسے بحرانِ ردّی یعنی بُرا اور منحوس بحران کہتے ہیں۔

اگر طبیعت فتح پا کر بیماری کے مادّہ کو فوراً اور ایک ہی دفعہ میں بدن سے باہر نکال دے تو بحرانِ جیّد تام ہے۔

اگر طبیعت فتح پا کر بیماری کے مادّے کو تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ باہر نکالے تو اسے بحران ناقص جیّد کہیں گے۔

اگر بیماری فتح پا کر فوراً بیمار کا خاتمہ کر ڈالے تو اسے بحرانِ ردّی تام کہیں گے۔

اگر بیماری فتح پاکر آہستہ آہستہ اور کافی دیر میں مریض کو ختم کرے تو اسے بحران ردی ناقص کہیں گے۔

بحران واقع ہونیکی عام نشانیاں

جس دن بیماری اور طبیعت کی لڑائی کے فیصلہ کا دن ہو۔ اور زندگی اور موت کے فیصلہ کی تاریخ ہو۔ اُس دن بیمار پر سخت بے چینی بے قراری اور تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اگر بحران جیّد ہو تو دست، قے یا نکسیر اور پسینہ وغیرہ کافی مقدار میں شروع ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی پیشاب بہت زیادہ شروع ہو جاتا ہے۔

اگر بحران ردی قسم کا ہو تو مریض بے ہوشی اور غشی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ اسی حالت میں ختم ہو جاتا ہے۔

بحران کی سب سے اچھی نشانی نکسیر یعنی ناک سے خون کا جاری ہونا ہے۔ اس کے بعد دست اور اس کے بعد قے۔ پھر پیشاب کی زیادتی اور سب سے بعد میں پسینہ کا زیادہ نکلنا ہے۔

بحران جیّد تام کے واقع ہونیوالے مندرجہ ذیل گیارہ دن ہوتے ہیں

چوتھا دن۔ ساتواں۔ چودھواں۔ بیسواں۔ اکیسواں۔ چوبیسواں۔ ستائیسواں۔ اکتیسواں۔ چونتیسواں۔ سینتیسواں

اور چالیسواں ۔

واقع فی الوسط مندرجہ ذیل چھ۶ دن ہیں

تیسرا ۔ پانچواں ۔ نواں ۔ گیارھواں ۔ تیرھواں ۔ سترھواں ۔

بحرانِ ردّی یا ناقص کے واقع ہونیوالے مندرجہ ذیل آٹھ دن ہیں

چھٹا ۔ آٹھواں ۔ دسواں ۔ بارھواں ۔ پندرھواں ۔ سولھواں اٹھارواں ۔ انیسواں ۔

مندرجہ ذیل چودہ۱۴ دنوں میں بحران واقع نہیں ہوتا ۔

پہلا ۔ دوسرا ۔ تئیسواں ۔ پچیسواں ۔ چھبیسواں ۔ اٹھائیسواں انتیسواں ۔ تیسواں ۔ بتیسواں ۔ تینتیسواں ۔ چھتیسواں ۔ اڑتیسواں اور انتالیسواں ۔

بیماری کے جن دنوں میں بحران پیدا ہو اُن کو بحران کے دن یا ایامِ باحوریہ کہتے ہیں ۔

بعض دن ایسے ہوتے ہیں جو بحران کے واقع ہونے کی نشانی بتلاتے ہیں اور پیشگوئی کرتے ہیں لیکن خود ان دنوں میں بحران

واقع نہیں ہوتا ان کو ایّام انذار یعنی ڈرانے والے دن کہتے ہیں یعنی ان میں قے کی بجائے اُبکائیاں ہوں گی۔ دست کی بجائے بار بار دست آنے جیسی حالت ہوگی لیکن دست نہیں آتے۔ سر اور آنکھیں خون سے بھاری اور سرخ ہوں گی۔ رگوں میں تناؤ ہوگا لیکن نکسیر نہیں پھوٹے گی۔ گویا دست، پیشاب یا خون وغیرہ آنے کی نشانیاں موجود ہوں گی اسی لئے اسے ایّام انذار کہا گیا ہے۔

بعض دن ایسے ہوتے ہیں کہ نہ تو ان میں بحران واقع ہوتا ہے اور نہ یہ بحران کے واقع ہونے کی نشانی کا کام کرتے ہیں یعنی نہ تو باحورۃ ایّام ہوتے ہیں اور نہ انذاری ایّام ہوتے ہیں ان کو ایّام واقع فی الوسط (بیچ میں واقع ہونے والے دن) بولتے ہیں۔ ان میں کبھی خلافِ امید اور خلافِ واقع بے قاعدہ طور پر بحران واقع ہوسکتا ہے۔

سر کی بیماریوں کے بحران میں ناک اور آنکھ سے پانی اور رطوبت بہت آنا شروع ہوجاتی ہے۔ اور کبھی کانوں سے پیپ وغیرہ بھی آنے لگتی ہے۔

سرسام کے بحران میں نکسیر یا پسینہ شروع ہوجاتے ہیں۔

سینے اور پھیپھڑے کے بحران میں بلغم کثرت سے آنے لگتا ہے۔

جگر کے محدب یعنی اوپر والے حصہ کے ورم میں بحران پسینے اور زیادہ پیشاب آنے کی صورت میں ہوتا ہے۔

مقعر جگر یعنی جگر کی گہرائی کے نیچے والے حصہ کے ورم میں

بحران دستوں اور قے کی صورت میں ہوتا ہے۔

بدن میں اگر پتلا مواد ہو تو پسینے سے بحران ہوگا۔ اگر گاڑھا ہو تو قے و دست سے ہوگا۔ اگر معتدل مادّہ ہو تو نکسیر جاری ہونے اور زیادہ پیشاب آنے کی صورت میں ہوگا۔ بخار اگر خالص محرقہ ہو تو بحران والے دن نکسیر جاری ہوگی۔ صفراوی بخاروں کی دوسری قسموں میں پسینہ دست یا قے آنا شروع ہوتے ہیں۔

لثقہ یعنی بلغمی نیز سوداوی بخار (چوتھے دن باری والے) میں بحران پسینے اور کبھی دستوں کی شکل میں ہوتا ہے۔

اگر بحران والے دن پاخانہ کے راستے سے خون جاری ہو جائے تو یہ بہت سی بیماریوں کے نیک اور اچھے بحران کی نشانی ہے۔

طبی لغات

(۱)

اَللّٰہُ شَافِی

(اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں شفا ہے)

نسخہ لکھنے سے پہلے ہوالشافی لکھا جاتا ہے (یعنی وہی شفا بخشنے والا ہے)

ادویہ :- دوا کی جمع ہے۔

ادویہ اکّالہ :- گوشت اور عضو کو کھا جانے والی دوائیں مثلاً زنگار وغیرہ

ادویہ باہیہ :- مردمی اور جنسی قوت و منی کو طاقت دینے والی دوائیں ان کو مبہی بھی کہتے ہیں مثلاً موصلی ثعلب۔ چھوہارا۔ انڈا وغیرہ

ادویہ جالیہ یا جالی :- جلا کرنے والی یعنی سطح سے غلیظ اور لیسدار مادوں اور رطوبتوں وغیرہ کو اپنے اثر سے کاٹ کر یا کھرچ کر اور چھیل کر صاف کرنے اور چمکانے والی دوائیں جیسے نمک۔ شہد وغیرہ۔

ادویہ حاد یا حادہ :- تیز اور گرم دوائیں مثلاً سیاہ مرچ۔ جائفل وغیرہ

ادویہ رادعہ :- مادّہ کو لوٹانے اور واپس کر دینے والی دوائیں یعنی وہ دوائیں جو اپنی تاثیر سے خلطوں اور رطوبتوں اور بیماری کے مادّہ کو کسی عضو اور بدن کے کسی حصّہ پر گرنے اور اثر کرنے سے روک دیں اور واپس پھیر دیں اس کی جمع روادعات ہے مثلاً السی۔ کالی زیری۔ بکر وغیرہ

اُدویہ مبرّدہ :- اپنی تاثیر سے سردی اور ٹھنڈک پہونچانے والی دوائیں مثلاً صندل۔ کافور۔ افیون وغیرہ۔

ادویہ مُسخِنہ یا مُسخِنات :- جسم میں اپنی تاثیر سے گرمی بڑھانے والی دوائیں۔

ادویہ مُعدِّلہ یا مُعدِّلات :- خلط کو اُس کی مناسب اور اصلی حالت اور حد میں رکھنے یعنی اعتدال پر لانے اور نارمل رکھنے والی دوائیں مثلاً عناب

ادویہ مُطفّیہ یا مطفیات :- گرمی۔ تیزی اور حرارت کو بجھانے والی دوائیں۔ کاہو۔ آلوبخارا۔ برف وغیرہ۔

ادویہ مُسکِنہ یا مُسکِنات :- دردوں کو آرام اور سکون دینے والی دوائیں مثلاً افیون۔ دھنیا وغیرہ

ادویہ ملیّنہ یا ملیّنات :- مادّے کو نرم کرکے خارج ہونے کے قابل بنانے والی دوائیں۔ اگر ورموں کو نرم کرنے والی ہوں تو ملیّنات ورم اور اگر پیٹ اور آنتوں کے مواد کو نرم کرنے والی ہو تو ملیّنات بطن کہیں گے مثلاً پالک۔ املی۔ روغن بادام۔ گلاب کے پھول۔ ملٹھی وغیرہ۔

ادویہ مُزلِقہ یا مُزلِقات :- اپنی چکنائی وغیرہ کی تاثیر سے مواد کو پھسلا کر نکالنے والی دوائیں مثلاً تخم ریحان۔ اسبغول۔ سپستاں وغیرہ۔

ادویہ مُرخیہ :- نرم اور ڈھیلا کرنے والی دوائیں مثلاً السی وغیرہ۔

ادویہ مُفردہ :- وہ دوائیں جن کو دوسری دواؤں کے ساتھ نہ ملایا گیا ہو بلکہ اپنی اصلی حالت میں ہوں

ادویہ منقّیہ :- زخموں وغیرہ کی صفائی کردینے والی دوائیں مثلاً شہد وغیرہ

ادویہ مُدمِلہ :- وہ دوائیں جو زخموں کو بھر دیں۔ اندمال کریں۔ مثلاً سنگجراحت۔ مردہ سنگ وغیرہ۔

ادویہ مُعَرِّقہ :- پسینہ لانے والی دوائیں - لوبان - دارہلد وغیرہ۔

ادویہ مُدِرّہ بول یا مُدِرّاتِ بول :- زیادہ پیشاب لانے والی دوائیں۔ مثلاً سونف قلمی شورہ وغیرہ۔

ادویہ مُدِرّہ حیض یا مُدِرّاتِ حیض :- خونِ حیض زیادہ لانے والی دوائیں - ابہل - زعفران وغیرہ۔

ادرار :- پیشاب بہت آنا - جلدی جلدی آنا۔

ادویہ مفتحات :- مساموں اور سدّوں کو کھولنے والی دوائیں مثلاً کرفس وغیرہ۔

ادویہ مُغرّی :- رگوں کے یا آنتوں کے منہ کو چمٹ کر بند کرنے والی دوائیں۔ مثلاً گوند، انڈے کی سفیدی وغیرہ

ادویہ عِطریہ :- ایسی دوائیں جو خوشبو رکھتی ہوں الائچی خورد کیوڑہ

ادویہ مجفّفہ :- ایسی دوائیں جو خشکی پیدا کریں مثلاً کتھہ پھٹکری

ادویہ مُرطِّبہ :- وہ دوائیں جو رطوبت اور تری پیدا کریں مثلاً دودھ

ادویہ مُحَلِّلہ :- گاڑھے اور لیسدار مادّوں اور خلطوں کو بخارات اور بھاپ بنا کر اُڑانے والی دوائیں - زعفران - بابونہ وغیرہ۔

احشاء :- معدہ - جگر - تلی - آنتیں - یعنی وہ حصّے جو پیٹ کے خول میں واقع ہیں۔

اذراقی :- کچلہ

القردیا :- بھلاوہ - ایک مرکب دوا کا نام ہے جس کا جز بھلاواں ہے۔

امردسیا :- مادّوں یا مواد کو روکنے اور بند کرنے والی دوا۔

ایک معجون کا نام ہے۔

استحالہ :۔ تبدیل ہونا۔ اپنی شکل چھوڑ کر دوسری قبول کرنا۔

امالہ :۔ مادّہ کے رُخ کو تبدیل کرنا یا ایکطرف سے دوسری طرف مائل کرنا۔

احتراق :۔ خلط یا مادّہ کا جل جانا۔

اِنحِدار :۔ غذا کا معدے سے نیچے اترنا یا مواد کا نیچے کی طرف اُترنا۔

اورام :۔ سوجن۔ ورم کی جمع ہے۔

آماس :۔ ورم۔ سوجن۔

آبزن :۔ پانی میں بیٹھنا جیسے مثانہ و گردہ کی بعض بیماریوں میں مریض کو گرم پانی یا دوائیں ڈال کر جوش دیئے ہوئے پانی کو بڑے برتن۔ ٹب یا ناند وغیرہ میں ڈال کر کمر تک بٹھایا جاتا ہے۔

اِنکباب :۔ دواؤں کو پانی میں جوش دیکر بدن یا سر پہ کپڑا وغیرہ اوڑھ کر یا ویسے ہی اِن کی بھاپ یا بخارات کو پہونچانا یعنی بھاپ لینا۔

اکتحال :۔ یعنی سرمہ لگانا۔ سرمہ یا کسی دوا کو سرمہ کی مانند باریک کرکے آنکھ میں لگانا۔

استفراغ :۔ بدن سے مواد کو دستوں، قے، پیشاب، فصد، جونک، پسینہ، تھوک یا نزلہ وغیرہ کے ذریعہ نکالنا اور خارج کرنا۔

اختباس :- حبس کرنا - یعنی بدن سے مواد کے خارج ہونے کو روکنا اور بند کرنا ۔

اطریفل :- تری پھل سے اطریفل بن گیا۔ تری پھل کے معنے ہیں تین پھل یعنی ترپھلہ (ہڑ۔ بہیڑہ - آملہ) جس معجون میں ترپھلہ یعنی ہلیلہ - بلیلہ - آملہ پڑتے ہوں اُس کو اطریفل کہتے ہیں۔ اطریفل بننے کے چالیس روز کے بعد استعمال زیادہ مفید ہوتا ہے ۔

اِمتلا :- پورے بدن یا کسی حصّہ کا مواد سے بھر جانا ۔

اِسہال دَوری :- ایسے دست جو دورے کے ساتھ مقررہ دنوں میں آئیں، عادت کے طور پر ۔

اعضائے رئیسہ :- وہ اعضاء جن پر زندگی اور نسل کا دارومدار ہو جیسے دل - دماغ - جگر اور خصیئے ۔

اعضائے شریفہ :- وہ اعضاء جو اعضائے رئیسہ کے مددگار ہوں جیسے معدہ، رحم، آنکھ وغیرہ ۔

انصباب :- مادہ کا کسی عضو پر گرنا ۔

انوشدارو :- ایسی معجون جس میں سب سے اعلےٰ اور بڑا جز آملہ کا ہو۔ اسکے معنی ہیں ہاضمہ کی دوا - اسکو نوشدارو بھی کہتے ہیں ۔

اَیارج :- اس کے لفظی معنی خدائی دوا یا الٰہی دوا کے ہیں۔ طب قدیم میں مسہل یعنی دست لانے والی گولیوں یا دوا کو کہا جاتا ہے۔ جو دماغ اور سر کا تنقیہ کرنے میں مشہور ہیں ۔

احتقان :- حقنہ کرنا- انجیکشن یعنی سوئی لگا کر دوا بدن میں پہونچانے کو بھی عملِ احتقان کہتے ہیں-

آہک :- چونا-

اِنبیق :- سرپوش یا ڈھکنا- عرق کھینچنے والی دیگ کا وہ سرپوش جس میں دو نالیاں یا ٹوٹیاں لگی ہوتی ہیں- ایک کے ذریعے گرم پانی باہر چھوڑا جاتا ہے اور دوسری کے ذریعے سے عرق قطرہ قطرہ ہوکر باہر نکلتا ہے-

ابخرات :- بخار کی جمع ہے- بھاپ یا گیس-

اَبیض :- سفید رنگ-

(ب)

بخور :- دھواں یا دھونی- آگ پر دوا کو ڈال کر اس کا دھواں ناک میں یا بدن کو پہونچانا-

برود :- آنکھ کو ٹھنڈک پہونچانے والی دوا- چاہے پوٹلی کی صورت میں یا ڈالنے والی ہو-

برشعثا :- اصل میں لفظ برءُ الساعہ ہے یعنی ایک ساعت میں یا فوراً آرام پہونچانے والی دوا- یہ مشہور معجون ہے- اس کی قوت پانچ سال تک رہتی ہے- اس کا اعلےٰ جز یا جزوِ اعظم افیون ہوتی ہے-

بُزُور :- لفظ بذر کی جمع ہے یعنی بیج یا تخم۔

بُراز :- پاخانہ۔

بُثُور :- لفظ بثرہ کی جمع ہے۔ پھنسی۔

بدرقہ :- وہ چیز یعنی دودھ۔ پانی۔ شربت اور عرق وغیرہ جسکے ساتھ کوئی دوا کھائی یا اتاری جائے۔

بخرالفم :- منہ کی بدبو۔

بولیموس :- جُوعُ البقر یعنی گائے کی بھوک (ایک بیماری جس میں معدہ کا ہاضمہ کمزور ہوکر بھوک نہیں لگتی۔

بقابق :- وہ آوازیں جوکہ پاخانے کے وقت آتی ہیں۔

(ت)

تریاق :- زہر کے اثر کو دور کرنے والی دوا۔

تحجُّر :- پتھر کی طرح سخت ہونا۔

تعریق :- عرق لانا یعنی پسینہ لانا۔

تہبج :- بھربھراہٹ یعنی بدن کا پھولنا۔

تنقیہ :- بدن سے مواد کو صاف کرنا۔

تکمید :- اینٹ۔ پتھر۔ ہتھیلی یا پوٹلی سے سینکنا۔

تشریح :- طب میں ہڈیوں کے علم کو کہتے ہیں۔

(ج)

جوارش :- اصل میں یہ فارسی کا لفظ گوارش ہے۔ جو گواریدن بمعنی ہضم ہونا مصدر سے بنا ہے۔ یہ کئی دواؤں سے مرکب ہوتی ہے جو معدے کے علاج میں استعمال ہوتی ہے۔ بالکل معجون کی طرح ہوتی ہے۔ اس میں اور معجون میں فرق یہ ہے کہ معجون کی دوائیں باریک پیس کر ملائی جاتی ہیں۔ کڑوی۔ بدبودار۔ خوشبودار۔ میٹھی اور ترش وغیرہ ہر قسم کی ہوتی ہیں لیکن جوارش میں صرف خوشبودار اور مزیدار دوائیں ڈالی جاتی ہیں اور زیادہ باریک کے بجائے ذرا موٹی یعنی دردرا کرکے شامل کی جاتی ہیں۔

جمود :- دماغ کا ایک مرض۔ جس کے دورہ کے وقت آدمی جس حالت میں ہو اسی میں رہ جاتا ہے۔

جوع الکلب :- کتے کی بھوک۔ اس بیماری میں بھوک حد سے زیادہ لگتی ہے۔

(چ)

چار مغز :- مغز تخم خربوزہ۔ مغز تخم تربوز۔ مغز تخم ککڑی۔ مغز تخم کدو۔

چرب کرنا :- کسی مفوف کو بادام کے تیل یا گھی وغیرہ میں ملنا۔

(ح)

حمول :- اس کی جمع حمولات ہے۔ عورت کے رحم یا مرد کے پاخانے کے مقام میں کپڑے وغیرہ کی بتی بنا کر دوا رکھنا۔

حقنہ :- دوا کو پچکاری کے ذریعے پاخانے کے راستے آنتوں میں پہنچانا۔

حجامت :۔ پچھو کی سینگی لگانا۔

حجامت بالشرط :۔ اُسترے وغیرہ سے پچھنے لگا کر اور سینگی لگا کر خون نکالنا۔

حُمّیٰ دائرہ :۔ وقت مقررہ پر اُتر کر اور مقررہ وقت پر دورے سے چڑھنے والا بخار۔

حبُوب :۔ حَب کی جمع ہے بمعنی گولی۔

حِکّہ :۔ خارش

حوَل :۔ آنکھوں کا بھینگا ہونا۔

حرارتِ غریزی :۔ بدن کی اصلی حرارت اور گرمی جو مرتے دم تک رہتی ہے۔ اسی کو نارمل ٹمپریچر کہتے ہیں۔

حرارت غریبہ :۔ جھوٹی، عارضی، خارجی اور غیر طبعی حرارت جیسے بخار یا دھوپ وغیرہ سے بدن میں گرمی پیدا ہونا۔

حیوان :۔ اس کی جمع حیوانات ہے۔ جاندار چیزیں جیسے انسان۔ جانور چرند۔ پرند۔ کیڑے۔ مکوڑے۔ مچھلی۔ مکھی وغیرہ یعنی وہ چیز جس میں حیات۔ زندگی اور جان ہو۔

(خ)

خمیرہ :۔ خمیرہ کی چاشنی شربت سے گاڑھی اور معجون و جوارش سے ذرا پتلی ہوتی ہے۔ اس کو آگ پر سے آتار لینے کے بعد ڈنڈے وغیرہ سے

جتنا بھی گھوٹا جائے اتنا ہی خمیر کی طرح پھولے گا اور شیرہ حل ہو کر اچھا بنے گا۔

خبث الحدید :- لوہے کا میل۔ مُنوُر۔

خضاب :- بالوں کا رنگ سیاہ کرنے والی دوائیں۔

خوب کلاں :- خاکسی۔

(د)

دوا :- اس کو کہتے ہیں جو خود بدن کا جزو تو نہ بنے مگر اپنی تاثیر سے بدن میں گرمی۔ سردی۔ تری یا خشکی پیدا کردے۔

دیدان :- لفظ دُود کی جمع ہے۔ آنتوں اور پیٹ کے کیڑے۔

دَوَاءُالکُرکُم :- ایک معجون کا نام ہے جس میں زعفران پڑتا ہے کُرکُم معنی زعفران۔

دَلک :- مالش

دردِزہ :- بچہ پیدا ہونے کے وقت کا درد۔

دواءالمسک :- ایک مرکب دوا۔ معجون جسمیں مشک ڈالا جاتا ہے

دِقُ الشیخوخت :- اس میں بیمار کے جسم میں خشکی۔ کمزوری اور دُبلاپن اتنا بڑھ جاتا ہے کہ دِق کا شبہ ہونے لگتا ہے لیکن اس میں بخار نہیں ہوتا۔

(ذ)

ذوسنطاریہ :- جگری دست اور پیچش۔

ذکاوتِ حس :- حس کا تیز ہو جانا۔ یعنی معمولی سے معمولی سبب سے احساس کی قوت بڑھ جانا مثلاً ذرا سا خیال آنے سے یا کسی دوسری معمولی وجہ سے فوراً شہوت وغیرہ پیدا ہو جانا۔ یا آنکھوں کا ذرا سی چمک اور روشنی کو برداشت نہ کرنا۔

ذرور :- بُرکی یا دُھوڑا۔ وہ دوا جو خوب باریک پیس کر زخم وغیرہ پر چھڑکی جائے۔

ذَرَب :- معدہ اور آنتوں کی بدہضمی کے دست۔

(ر)

رَمد :- آنکھ دکھنا۔

رُب :- تازہ پھلوں یا بوٹیوں کا خالص پانی نکال کر صاف کرکے نرم آگ پر گاڑھا کر لینا رب کہلاتا ہے بعض رس میں اس کے وزن سے آدھی یا برابر کھانڈ ملا کر گاڑھا سا قوام کر لیتے ہیں۔ یہ بھی رُب ہی کہلاتا ہے۔

ریح :- غلیظ اور گاڑھی ہوا۔

رعاف :- نکسیر۔

(ز)

زرُوق :- پیشاب کی نالی میں پچکاری کرنے والی دوا۔ جیسے کہ مرض سوزاک وغیرہ میں کی جاتی ہے۔

زلال :- نتھارا ہوا پانی۔ دواؤں کو پانی میں بھگو کر رکھنے کے

چار یا آٹھ پہر کے بعد آہستہ اوپر کا نتھارا ہوا پانی

زراریح :- تیلنی مکھی۔ زہریلی مکھی جو قد میں بڑی ہوتی ہے اور چمکدار سبز ہوتی ہے۔

زلق الامعاء :- سنگرہنی۔

زرِ ورد :- گلاب کے پھول کا زیرہ۔

(س)

سعال :- کھانسی۔

سُوءُ القنیہ :- وہ بیماری جس میں خون کی کمی ہوتی ہے۔ اور جو استسقاء یعنی جلودھر کے ہونے کی علامت ہے۔

سُمُ :- زہر۔

سعوط :- کان یا ناک میں ڈالا یا ٹپکایا جانے والا تیل یا پانی کی شکل کی دوائیں۔

سفوف :- ایک یا کئی دوائیں ملا کر باریک کرنا۔

سقوط لُہات :- حلق کے کوّے کا نیچے لٹک جانا۔

سَبَل :- آنکھ کے ملتحمہ پردے پر باریک باریک رگوں کے جال کا پردہ سا اور حلقہ سا بن جانا۔ اس کی تین قسمیں ہیں سبل یابس (خشک) جس میں آنکھ سے آنسو اور پانی نہ آئیں (۲) سبل رطب یعنی تر سبل جس میں پانی وغیرہ آئے۔

(۳) **سَبَل مستحکم**۔ سبل کی مضبوط اور مستحکم و موٹی جھلی جس کی وجہ سے نظر آنا بند ہو جاتا ہے۔

سنُون :۔ پیس کر دانتوں پر ملی جانے والی دوا یعنی منجن۔

سکنجبین :۔ چینی یا شہد سے تیار کیا ہوا وہ شربت جس میں سرکہ یا لیموں شامل کر کے بنایا گیا ہو۔ یہ سکنجبین سادہ ہے۔ اگر اس میں دواؤں کے تخم یعنی بیج بھی شامل کر دیئے جائیں تو سکنجبین بزوری کہیں گے بزور معنی بیج۔

سُدّہ :۔ راستہ یا نالی کو بند کرنے والی شے۔ خواہ وہ رگوں میں ہو یا نالیوں میں اور یا آنتوں میں ہو۔ اس کی جمع سُدُد ہے۔

سرسام :۔ دماغ کی جھلی یا پردوں وغیرہ کا ورم اور سوجن۔

سرطان :۔ کیکڑا۔ پانی کا ایک جانور ہے۔ ایک ورم اور پھوڑے کا نام جو سودا سے پیدا ہوتا ہے اور جس کے ریشے کیکڑے کی طرح پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔

سَت :۔ کسی تر دوا یا بوٹی کا پانی نکال کر یا خشک کو پانی میں بھگو کر صاف کر کے اس کو آگ پر اڑا کر یا کچھ عرصہ تک رکھ کر خشک کر کے جو باقی رہے اسے سَت کہیں گے۔ اس میں دوا یا بوٹی کا اصلی اثر کرنے والا لطیف اور صاف حصّہ رہ جاتا ہے۔ فضلہ اور کثیف حصّہ نکل جاتا ہے۔

سُوءِ ہضم :۔ ہاضمے کا بگاڑ۔

(ش)

شُوصہ :۔ پسلیوں کے درد کی ایک قسم ہے۔ جس میں پسلیوں کی جھلّی یا پردے کے اندر والی جانب میں سوجن ہو جاتی ہے۔

شبیار :۔ جلاب کی گولیاں جو رات کو سوتے وقت کھلائی جاتی ہیں

شیاف :۔ شافہ کی جمع ہے۔ آنکھوں میں لگانے والی دواؤں کی بنی ہوئی لمبی یا چوہے کی مینگنی کی طرح کی گولیاں۔ یا دواؤں کی لمبی بتیاں جو رحم یا پاخانے کے مقام میں رکھی جائیں۔

شمُوم :۔ ایسی خشک یا تر دوائیں جو سونگھنے کے لئے تجویز کی جائیں

شربت :۔ ایک یا زیادہ دواؤں کو پانی میں بھگو کر جوش دے کر صاف کر کے اور مناسب مقدار میں شہد یا چینی ملا کر پکا کر نہ زیادہ گاڑھا نہ زیادہ پتلا قوام یا چاشنی بنانا شربت کہلاتا ہے۔ اس طریقے کو پہلے مشہور حکیم فیثاغورث نے ایجاد کیا تھا۔

شقیقہ :۔ آدھے سر کا درد۔ **شیرہ** :۔ دوا کو تھوڑی دیر پانی یا عرق میں بھگو کر خوب پیس کر کپڑے میں نچوڑ کر تیار کیا جاتا ہے۔

(ص)

صُداع :۔ سر کا درد۔

صُرّہ :۔ کپڑے کی پوٹلی۔

صعود :۔ اوپر کو چڑھنا جیسے بخارات اور گیس۔

صلب :- سخت۔

صورتِ نوعیہ :- کسی نوع یا جنس کی وہ شکل جس کی وجہ سے مشہور ہو اور پہچانی جاتی ہو۔ مثلاً انسان کی وہ شکل و صورت جسے دیکھ کر اُسے آدمی یا انسان بولا جاتا ہے۔ یا شیر کی وہ شکل و صورت جسے دیکھ کر اُسے فوراً شیر کہیں گے اگر اس صورت میں تبدیلی آجائے تو نہ آدمی کو آدمی بولا جا سکے گا اور نہ شیر کو شیر کہا جائے گا۔ اس صورت میں ہر نوع کے چھوٹے بڑے نر اور مادہ کی ایک ہی صورت ہوتی ہے۔

صَرِیرُالاسنان :- دانتوں کو گھسنے یا پیسنے کی آواز جو عام طور پر پیٹ میں کیڑے ہونے کی علامت بھی ہے۔ اور بچوں میں زیادہ ہوتی ہے۔

صدر :- سینہ

صیدلیہ :- دوا سازی کا فن۔

(ض)

ضیق النفس :- دمہ۔ دم کشی۔ **ضربہ** - چوٹ۔ کسی پتھر یا وزن دار اور سخت چیز کے گرنے سے بدن کے کسی حصّہ کا کچلا جانا۔

ضماد :- دواؤں کو پانی یا تیل وغیرہ میں پیس کر گاڑھا سا کر کے لیپ کرنا۔ گاڑھا لیپ۔

(ط)

طِلاء :- رقیق اور پتلی دوا پانی یا تیل کی طرح جو بدن کے کسی حصّہ

پر لگائی جاتی ہے۔

(ع)

علاماتِ محمودہ :۔ بیماری میں ایسی نشانیاں جس سے بیمار کے صحت یاب ہونے کی امید ہو۔

علاماتِ ردیہ :۔ ایسی نشانیاں جن سے بیماری بگڑ جانے اور مریض کے مرجانے کا خطرہ معلوم ہو۔

عُضلہ :۔ اس کی جمع عضلات ہے۔ مچھلی، یہ مرکّب اعضاء میں شمار ہوتا ہے اس کے گوشت میں پٹھے اور ریشے ہوتے ہیں۔

عفونت :۔ گندگی۔ سڑاند۔ سڑ جانا۔

عِرق :۔ رگ۔ اسکی جمع عُروق ہے۔

عَرق :۔ دواؤں کو مناسب پانی میں بھگو کر بھبکہ اور دیگ یعنی قرع انبیق کے ذریعے آگ پر رکھ کر کشید کرنا جو بھاپ بن کر پھر پانی کی صورت میں قطرہ قطرہ ہو کر نل یا ٹونٹی کے راستہ دوسرے برتن میں گرتا ہے۔ انبیق ٹونٹی والے سرپوش کو کہتے ہیں اور قرع دیگ وغیرہ کو کہتے ہیں جس میں دوائیں اور پانی بھرا ہوتا ہے۔

عِرق النساء :۔ رینگن۔ لنگڑی کا درد جو کولھے سے پیر کے گٹے یعنی ٹخنے تک جاتا ہے۔

عُطوس :۔ نسوار، وہ خشک اور پسی ہوئی دوا جو ناک میں زور سے سونگھی جائے اور چھینک لانیوالی دوا کو بھی کہتے ہیں۔

عُسْرُ البَلعْ :- گلے کی وہ بیماری جس میں لقمہ وغیرہ نگلنا دشوار ہوتا ہے

عِرق مدنی :- نارو کی بیماری جس میں بدن کے بعض حصّوں پر پہلے پھنسی سی پیدا ہو کر پھر ریشہ کی طرح کا سفید لمبا سا کیڑا نکلتا ہے اسے رِشتہ بھی کہتے ہیں جو عام طور پر خراب پانی پینے اور پہاڑی علاقوں میں ہوتا ہے۔

عِلّت :- سبب۔ بیماری۔

(غ)

غرغرہ :- پانی جیسی پتلی دوا کو حلق میں اِدھر اُدھر پھیرا کر کلیاں کرنا۔

غازہ :- اُبٹنا۔ جلد کے رنگ کو صاف کرنے والی دوائیں۔

غسُول :- زخموں یا بالوں وغیرہ کو دھونے اور صاف رکھنے والی پانی کی طرح کی دوائیں۔ لوشن وغیرہ۔

غِب :- صفراوی بخار۔

غضرُوف :- کُرّی۔ چپنی ہڈی جیسے کان ہوتا ہے۔

غالغرایا :- سخت ردّی اور خطرناک ورم اور پھوڑا جس سے عضو بیکار ہو جاتا ہے اور فاسد ہو جاتا ہے لیکن حس باقی رہتی ہے۔ شقاقلوس بھی اسی طرح کا ورم ہوتا ہے لیکن اس میں حس باقی نہیں رہتی۔

غلیان :- مادّے یا خلط میں جوش آ جانا۔

(ف)

فُضلہ :- پھوک یا پھوکٹ۔ جس چیز میں یہ صفت اور قابلیت نہ ہو کہ وہ جزو بدن بن سکے اسے فضلہ کہتے ہیں یعنی فضول چیز ہے۔ فضلہ کی جمع فضول ہے۔

فکُ الاعلیٰ :۔ اوپر کا جبڑا۔

فکُ الاسفل :۔ نیچے کا جبڑا۔

فرزجہ :۔ صاف اور باریک کپڑے کو دوا میں تر کر کے عورت کے رحم کے منہ میں رکھنا۔ جنگلی بیر کے برابر پوٹلی سی بنا کر لمبے دھاگے سے باندھ کر پوٹلی کو رحم کے منہ میں رکھ دیا جاتا ہے اور دھاگہ باہر لٹکتا رہتا ہے تاکہ پوٹلی کو نکالنے میں آسانی رہے۔

فتیلہ :۔ بتّی

(ق)

قرُص :۔ ٹکیہ۔ چپٹی گولی۔

قابلہ :۔ دائی۔ قراقر :۔ پیٹ اور آنتوں کی آوازیں۔

قطُور :۔ پانی یا تیل کی قسم کی دوا جو قطرہ قطرہ کر کے کان یا آنکھ میں ڈالی جائے۔

قلاع :۔ منہ اور زبان کے چھالے۔

قذی الاُذن :۔ کان میں کسی چیز کا پڑنا۔

قیروطی :۔ مرہم یا مالش کی دوا جو موم اور تیل ملا کر یا اس میں دوسری دوائیں بھی ملا کر بنائی جاتی ہے۔

قصبتہ الریّہ :۔ ہوا کی نالی۔

قیفال :۔ ہاتھ کی رگ جسے سرارو بھی کہتے ہیں۔

قدرِ شربت :۔ دوا کی مقدار۔

(ک)

کاجل :- پھُول۔ کسی دوا وغیرہ کو جلا کر اُس کا دھواں جو برتن یا دیوار وغیرہ پر لگ جاتا ہے۔

کزاز :- وہ بیماری جس میں گردن اکڑ جاتی ہے۔

کحل :- سُرمہ۔ سلائی سے آنکھ میں باریک پسی ہوئی دوا لگانا۔

کبریت :- گندھک　　**کنجد** :- تِل

کلس :- چونا　　**کاوی** :- جلانے والی دوا۔

کیفیت :- بدن میں گرمی۔ سردی۔ تری اور خشکی کی حالت۔

(گ)

گبجیٹ :- ایسا گڑھا جو ایک ہاتھ بھر گہرا اور اتنا ہی چوڑا ہو کشتوں کو آگ دینے کے لئے کھودا جاتا ہے۔

گلقند آفتابی :- وہ گلقند جو پندرہ بیس دن تک دھوپ میں رکھ کر بنایا گیا ہو۔

گلقند عسلی :- وہ گلقند جس میں پھولوں کے ساتھ چینی کے بجائے عسل یعنی شہد ملایا گیا ہو۔

(ل)

لُبُوب :- لفظ لُب کی جمع ہے کسی دوا یا چیز کے مغز یا گری یا گودہ کو کہتے ہیں جیسے مغز بادام وغیرہ۔ یعنی مغزیات۔

لاذع :- کسی عضو کو پھاڑنے والی دوا۔ مثلاً تیزاب۔ ہڑتال وغیرہ۔

لُزج :- لیس۔ چکناہٹ۔

لعوق :۔ گاڑھی دوا جس کو چاٹا جاتا ہے جیسے بادام یا لسوڑیاں کی چٹنی وغیرہ۔ لعوق عام طور پر گلے وغیرہ کی بیماری میں استعمال کی جاتی ہے۔

لخلخہ :۔ خوشبودار دوائیں جو کھلے منہ کی شیشی میں ڈال کر سونگھتے ہیں۔

(م) **مکد** :۔ نسخہ میں اگر کئی دوائیں برابر برابر وزن کی لکھی جائیں تو الگ الگ وزن لکھنے کے بجائے سب کے بعد میں مکد لکھ کر وزن لکھ دیتے ہیں یہ من کل دوا کا مخفف ہے۔ م من کا۔ ک کل کا اور د دوا معنی ہر دو لیہ **مطبوخ** :۔ جوشاندہ

منقی :۔ صاف کرنے والی دوائیں۔ **منشی** :۔ نشہ لانے والی دوائیں۔

مقشر :۔ چھلی ہوئی۔

مغابن سے اورام یا ورم :۔ مغابن لفظ مغبن کی جمع ہے۔ کان کے پیچھے اور نیچے والی جوڑ کی جگہ۔ بغل اور جڈھے کے درمیان کو بولتے ہیں۔

ماء الجبن :۔ دودھ کو پھاڑ کر حاصل کیا ہوا پانی۔

ماء الشعیر :۔ جَو کا پانی۔ جَو آش۔

مشوی :۔ کسی پھل یا دوا وغیرہ کو گرم راکھ میں دبا کر بھون لینا۔

مفاصل :۔ لفظ مفصل کی جمع ہے۔ جوڑ۔

مقی :۔ قے لانے والی دوائیں۔

ماء العسل :۔ شہد کا پانی۔ جو شہد اور پانی یا کسی عرق کو ملا کر جوش دیا گیا ہو۔

ممسک :۔ ممسکات جمع ہے۔ امساک کرنے والی۔ اور مادہ خارج ہونے سے روکنے والی دوائیں۔

مخدرات :۔ سُن کرنے والی دوائیں۔

مُسَمِّن :- بدن کو موٹا کرنے والی چیزیں۔

ماؤف :- وہ عضو جو بیماری میں مبتلا ہو۔

مُربّیٰ :- لفظی معنی پالا ہوا۔ پھلوں کو شربت میں جوش دے کر محفوظ رکھنا یا شہد میں ڈال کر رکھنا۔

مضمضہ :- کُلّی۔ وہ پانی جو منہ میں پھرا کر پھینک دیا جائے۔

معجون :- دوائیں کوٹ کر شہد یا چینی وغیرہ کی گاڑھی چاشنی میں ملا کر حلوہ کی طرح بنانا۔ اس کا قوام یا چاشنی شربت سے گاڑھی اور خمیرے سے ذرا نرم ہوتی ہے۔

مُفرّح :- وہ معجون جو دل، دماغ، جگر اور روح کو خوشی اور فرحت و طاقت دے۔

ملمس :- لمس کرنے یعنی چھونے کی جگہ۔

مُزمِن :- پرانا۔

مجریٰ :- نالی۔ اِس کی جمع مجاری ہے۔

مدہ :- پیپ **مری** :- غذا کی نالی۔

منافع الاعضاء :- وہ علم جس میں بدن کے ہر عضو کے فرائض اور کام اور طریقے کے متعلق بیان ہو۔

(ن)

نقوع :- خیساندہ :- دواؤں کا وہ پانی جو انکو ٹھنڈے پانی میں کچھ عرصہ تک بھگو کر صاف کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔ جوش نہیں دیا جاتا۔

نوبت :۔ دورے کا دن۔

نطول :۔ تریڑا۔ دواؤں کو پانی میں گرم کرکے لوٹے وغیرہ سے درد یا ورم کی جگہ پر ذرا فاصلہ سے گرانا۔

ناسور :۔ گہرا نالی دار زخم یا پھوڑا جس کا منہ چھوٹا ہو اور ہمیشہ پیپ یا پانی آتا رہتا ہو۔

نقصانِ شہوت :۔ بھوک کی کمی۔

نشُوق :۔ پانی اور تیل کی طرح کی پتلی دوا جو ناک میں سُڑکی جاتی ہے۔

نفوخ :۔ ناس لینے والی باریک دوا جس سے چھینک لانا مقصود نہ ہو۔

ناسُفتہ :۔ اَن بدھ۔ بغیر سوراخ کے۔

نمک سنگ :۔ نمک لاہوری۔

(و)

وَجُور۔ کمزور بیماروں۔ اور بچوں کے منہ میں چمچے وغیرہ سے دوا ڈالنا۔

وَجع :۔ درد

وَرَق الخیال :۔ بھنگ کے پتے۔

(ہ)

ہُزال :۔ کمزوری۔

ہذیان :۔ بیماری یا بخار وغیرہ کی شدت میں بکواس کرنا۔

(ی)

یاقوتی :۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچانے والا معجون جس میں یاقوت

اور دوسرے قیمتی پتھر ڈالے جاتے ہیں۔

یوم نوبت:- باری کا دن۔

⁂

نقشہ طبی اوزان

ایک چاول	=	۸ خشخاش قریباً
ایک رتی	"	۸ چاول
۸ رتی	"	ایک ماشہ
۱۲ ماشہ	"	ایک تولہ
۵ تولہ	"	ایک چھٹانک
۴ چھٹانک	"	ایک پاؤ (رـثار)
۸ چھٹانک	"	آدھ سیر (٠ ثار)
۱۶ چھٹانک	"	ایک سیر (۱ ار)

یونانی دو سیر کو اس طرح لکھتے ہیں (زشہ ار)

سیرشاہی یعنی سرساہی ۲۱۰ ماشے قریباً

ایک دام	=	۲۰ ماشے
ایک مثقال	"	۳½ ماشے
ایک درہم	"	۳½ "
ایک دانگ	"	۴ رتی قریباً
ٹانک	=	۴ ماشہ
رطل	"	قریباً ۲۸ تولہ ۴½ ماشہ
دینار	"	قریباً ۲ ماشہ ۳ رتی
درہم	"	۸ جو یعنی ۲ رتی
اوقیہ	"	قریباً ۲ تولہ ۳½ ماشہ

⁂

مختلف عمروں میں سانس کی تعداد

عمر کے پہلے سال میں: ایک منٹ میں ۳۶ سانس آتے ہیں۔

دوسرے سال میں = ۲۵

بالغ ہونے پر = ۲۰

بیس سال سے ۶۰ سال تک اٹھارہ سانس آتے ہیں

⁂

سیر شاہی	اکیس ماشہ
ایک دام	بیس ماشہ
ایک مثقال	ساڑھے تین ماشہ
ایک درم	″ ″ ″
ایک دانگ	۴ رتی قریب
ٹانگ	۴ ماشہ
رطل	قریباً ۲۸ تولہ ½ ۴ ماشہ
دینار	قریباً ۲ ماشہ ۳ رتی
درہم	آدھ جو یعنی ۲ رتی
اوقیہ	قریباً ۲ تولہ ½ ۳ ماشہ

انسانی بدن کی ہڈیاں

سر کی ہڈیاں		۸
چہرہ	″	۴
کل دانت		۳۲
زبان کی ہڈیاں		۱
کانوں	″	۶
مہرہ یعنی ریڑھ	″	۲۶
ہنسلی	″	۲
شانے کی ہڈیاں		۲
سینے	″	۱
پسلیوں	″	۲۴
کہنی سے شانہ تک ½ تہ کی ہڈیاں		۲
کہنی سے کلائی	″	۴
دونوں پہنچوں کی	″	۱۶
دونوں ہتھیلیوں کی	″	۱۰
ہاتھ کی انگلیوں کی	″	۲۸
کولھوں کی	″	۲
رانوں کی	″	۲
گھٹنے کی چپنیاں		۲
پنڈلیوں کی		۴
ٹخنوں (گٹوں) کی		۱۴
دونوں پاؤں کی تلیوں کی ہڈیاں		۱۰
″ ″ ″ انگلیوں	″	۲۸
تل کی طرح چھوٹی اور نرم	″	۱۰

سارے بدن کی ہڈیوں کی تعداد ۲۴۸ ہے
یہ تعداد شیخ بو علی سینا کے نزدیک صحیح ہے

* * *

اِمتحانی سوالات مع حل

پرچہ مرتبہ

عمدۃ الحکماء عالیجناب حکیم قاضی سخاوت حسین صاحب مولوی فاضل کامل الطب والجراحت

آپ کا سلسلۂ نسب ستائیس واسطوں سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے جا ملتا ہے آپکے آباؤ اجداد سبزوار سے ہندوستان تشریف لائے اور بعہد شہنشاہ اعظم اورنگ زیب عالمگیر ریاست جے پور جودھپور میں قاضی مقرر ہوئے۔ آپنے درس نظامی کی تکمیل اور پنجاب یونیورسٹی سے مولوی کا امتحان پاس کرکے آیورویدک اور یونانی طبی کالج دہلی میں داخل ہوکر سنہ ۱۹۲۹ء میں امتیاز کے ساتھ کامل الطب والجراحت کی سند حاصل کی بسنہ ۱۹۳۲ء میں آپ کو ریاست کی طرف سے راجپوتانہ آیورویدک اینڈ یونانی میں عمدۃ الحکما کی اعزازی سند ملی بسنہ ۱۹۴۷ء تک آپ طبیہ کالج جے پور اسٹیٹ میں پروفیسر اور رجسٹرار کے عہدوں پر رہے۔ اور تقسیم کے بعد سنہ ۱۹۴۸ء اور سنہ ۱۹۴۹ء میں گورنمنٹ آف سندھ کی جانب سے مہاجرین کی طبی امداد کے سلسلے میں عمرکوٹ کے علاقہ میں میڈیکل آفیسر اور کیمپ انچارج رہے علم طب کی درس وتدریس میں آپ کا تجربہ اور پایہ نہایت بلند ہے آپ ہمیشہ شہرت سے بچتے ہیں۔ لیکن جاننے والے پھر بھی آپ کو ڈھونڈ ہی لیتے ہیں۔

تشخیص اور نباضی میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو چند خصوصیات بخشی ہیں آپ کی علمی اور طبی قابلیت اساتذہ فن کے نزدیک مسلّم ہے۔ آپ کراچی میں سکونت پذیر ہیں اور رنچھوڑ لائن میں ایک نہایت ہی غیر معروف جگہ پر معمولی سا سلسلہ مطب کر رکھا ہے۔

* * *

سوال ۱:- امور طبیعہ کی تعریف کیا ہے اور ان کی تعداد کتنی ہے بیان کیجئے۔

جواب:- امور طبیعہ وہ چند امور ہیں جن سے بدن انسان مرکب ہوتا ہے۔ یعنی انسان کا جسم وجود میں آتا ہے۔ اگر ان میں سے ایک بھی کم یا معدوم ہو جائے تو انسان کا وجود بھی معدوم ہو جائے گا اور انسان ان کے بغیر زندہ بھی نہیں رہ سکتا اور ان کی تعداد ۷ ہے۔

(۱) ارکان (۲) مزاج (۳) اخلاط (۴) اعضاء۔ (۵) قوائے۔
(۶) افعال۔ (۷) ارواح۔

سوال ۲:- نبض کی تعریف بیان کیجئے اور یہ بتایئے کہ نبض دودی اور نبض موجی میں کیا فرق ہے۔

جواب:- نبض اوعیہ روح (روح کے ظروف) قلب اور شرائین کی حرکت کا نام ہے جو انبساط اور انقباض سے مرکب ہوتی ہے اور اس حرکت کا مقصد یہ ہے کہ نسیم کے ذریعہ روح کی تدبیر اور اصلاح حاصل ہو۔ ظروف روح میں اگرچہ شرائین اور قلب دونوں شامل ہیں اور وریدوں میں بھی کمی کے ساتھ روح حیوانی پائی جاتی ہے مگر یہاں نبض سے مخص

شرائین کی حرکت مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نبض شرائین کی حرکت کا نام ہے جو قلب کے انبساط (پھیلنے) اور قلب کے انقباض (سکڑنے) سے پیدا ہوتی ہے۔

نبض دودی نبض موجی سے مشابہ ہوتی ہے لیکن ان میں باہمی فرق یہ ہے کہ نبض دودی بہت ہی صغیر اور بہت متواتر ہوتی ہے یہاں تک کہ تواتر کی وجہ سے سرعت کا دھوکہ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ سکون کا زمانہ جس قدر کم ہوا کرتا ہے اسی قدر نبضات یعنی شریان کی ضرب انگلیوں میں جلد جلد لگتی ہے اس لئے دھوکہ ہوجاتا ہے کہ شاید نبض کا زمانہ بھی تھوڑا ہوتا ہے حالانکہ نبض دودی ضعف کے وقت نمودار ہوتی ہے اور ضعف کی حالت میں سرعت کسی طرح نہیں ہوسکتی بلکہ سرعت ہمیشہ اسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ قلبی قوت اچھی ہو۔

سوال ۳۴:- کیا غذاؤں کے استعمال کرنے میں کسی خاص ترتیب اور باقاعدگی کی ضرورت ہے جسکی رعایت بروافظ صحت یہ واجب ہے۔

جواب:- بے شک غذاؤں کے استعمال میں ترتیب اور باقاعدگی حفظ صحت کیلئے ضروری ہے چنانچہ قوی اور سخت غذا کھانے کے بعد کوئی رقیق اور زود ہضم غذا نہ کھانی چاہیئے کیونکہ زود ہضم غذا جو سخت غذا کے اوپر کھائی گئی ہے سخت غذا سے پہلے ہضم ہوکر اس کے اوپر تیرتی رہتی ہے اور اسے قعر معدہ سے امعاء کی طرف براہ بواب نفوذ کرنے کا راستہ نہیں ملتا جس سے وہ خود بھی متعفن ہوکر بگڑ جاتی ہے اور جس غذا سے یہ مخلوط ہوتی ہے

اسے بھی بگاڑ دیتی ہے اس فساد اور عفونت کے بعد وہی نتائج برآمد ہوتے ہیں جو تخمہ اور فساد ہضم سے ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح اس کی الٹی صورت یہی ناجائز ہے یعنی زود ہضم غذا کھانے کے بعد ثقیل غذا کا کھانا بھی اسی طرح ممنوع ہے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ جس شخص کا معدہ خالی ہو وہ غذائے غلیظ کو کسی قدر پہلے کھائے اور تھوڑا تھوڑا کھائے۔ ہضم معدہ کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ معدہ غذا کو اپنے گھیرے میں لے لے اور اسے پکائے اس کے سارے اجزا کے اس طرح چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دے کہ سارے اجزاء ایک جوہر میں تبدیل ہو جائیں اور سب اجزاء بیک صورت ہضم ہو جائیں۔ اسی طرح یہ بھی درست نہیں کہ چکنی غذا کھانے کے بعد جلد ہی کوئی قوی اور سخت غذا کھالی جائے۔ کیونکہ چکنی غذا جب امعاء کی طرف نفوذ کرنے لگے گی تو اس وقت دوسری سخت غذا ابھی پورے طور پر ہضم ہونے سے پہلے اسی کے ساتھ پھسل کر چلی جائے گی۔ مچھلی اور اسی قسم کی دوسری چیزیں مثلاً دودھ اور حریرہ جیسے فواکہ وغیرہ جو جلد تر فساد کو قبول کرنے والی ہیں سخت ریاضت اور تکان کے بعد اسی گرمی۔ پریشانی اور تکان کی موجودگی میں دکھانی چاہئیں کیونکہ ایسی چیزیں معدہ میں فاسد ہو کر اخلاط بدن کو فاسد کر دیتی ہیں۔

سوال ۷:- استسقاء کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں اور استسقاء زقی کا اصول علاج بیان کیجئے۔

جواب:- استسقا پیٹ میں زرد پانی کے جمع ہو جانے کو کہتے ہیں چنانچہ عرب کا

معقول ہے بمعنی لبطنہ (اس کے پیٹ میں پانی جمع ہو گیا) اور استسقے لبطنہ کے معنی بھی یہی ہیں۔ استسقا کے یہ معنی اگرچہ تمام قسموں میں درست اور صادق ہو سکتے ہیں مگر استسقا طبلی میں جس میں بجائے پانی کے شکم میں ریاح ہوتی ہے۔ یہ معنی صادق نہیں آتے ہیں مگر استسقا طبلی چونکہ استسقا زقی کے مشابہ ہے اس لئے اسے استسقا کے نام سے پکارتے ہیں۔

استسقا ایک مادی مرض ہے اور اس کا سبب سرد اور غیر طبعی مادہ ہے جو اعضا کے درمیان ٹھہر جاتا ہے اور ان سے تمام بیرونی اعضاء پھول جاتے ہیں جیسا کہ استسقاء لحمی میں ہوتا ہے یا صرف وہ خالی مقامات پھول جاتے ہیں جس میں غذا اور اخلاط گردش کیا کرتے ہیں مثلاً جوف شکم جس میں معدہ، جگر اور آنتیں واقع ہیں جیسا کہ استسقاء زقی اور لحمی میں ہوتا ہے

استسقا کی تین قسمیں ہیں (۱) لحمی (۲) زقی (۳) طبلی۔

استسقا زقی ان تمام قسموں میں سب سے زیادہ ردّی ہے اس میں پیٹ بڑا اور بوجھدار ہوتا ہے۔ پیٹ کی جلد پانی کی چمک کے باعث چمکتی ہے۔ چھونے سے پانی سے بھری ہوئی مشک کے مانند معلوم ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کا نام زقی مشک والا رکھا گیا۔ پیٹ پر ہاتھ مارنے اور پہلو بدلنے سے پانی کی آواز معلوم ہوتی ہے۔

علاج: - اگر ورم ہو تو جگر کے گرم یا سخت ورم کا علاج کریں اور جگر کے سوئے مزاج کو دور کریں۔ بشرطیکہ سوء مزاج ہو۔ اگر سوء مزاج گرم ہو تو سکنجبین اور آب کاسنی دیں۔ اور اگر سوء مزاج سرد ہو تو سکنجبین وغیرہ پلائیں

مثلاً شربت دینار۔ شربت اصول۔ پھر مسہلوں سے اس رطوبت کو خارج کریں۔ مثلاً کلاکلا بنج سرد یا گرم دیں۔ یہ دوائیں گرمی، سردی مزاج اور رنگینی وسفیدی قارورہ کے لحاظ سے دیں۔ پھر جگر کو قوی کرنے والی دوائیں کھلائیں مثلاً قرص زرشک۔ گل سرخ۔ شربت انار۔ مصالحہ دار شوربے جو نرم گوشتوں کے ہمراہ پکایا گیا ہو۔ مثلاً تیترا چوزے۔ تیہو۔ اور پیشاب جاری کرنے والی دوائیں دیں تاکہ پیٹ کی رطوبت ومائیت پیشاب کے راستہ خارج ہو جائے اور جوف شکم میں بڑھ کر مرض کو نہ لوٹا دے۔

سوال۵:۔ ورم جگر اگر مقعر حصہ میں ہو تو کیا علامات ہوں گی اور اگر ورم جگر محدب حصہ میں ہو تو کیا علامات ہوں گی اور دونوں علامات میں کیا علاج کیا جائے گا۔ اصول علاج اور نسخہ تجویز فرمائیں۔

جواب:۔ اگر ورم جگر کے مقعر حصہ میں ہو تو بخار، پیاس اور جگر میں درد ہوتا ہے جگر کے مقام پر جلن ہوتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے۔ پسلیوں کے نیچے چھونے سے ورم معلوم ہوتا ہے۔ چہرہ اور زبان سرخ ہوتے ہیں۔ خشک کھانسی آتی ہے۔ اگر ورم بڑا ہو تو ہچکیاں آتی ہیں۔ ان علامات کے ساتھ ساتھ صفراوی قے بھی آتی ہے۔ بعض اوقات قبض بھی ہوتا ہے جبکہ بدنی قوتیں قوی ہوں اور اگر ورم بڑا نہ ہو لیکن بدنی قوتیں ضعیف ہوں اور غذا بالکل جذب نہ کر سکیں اور ورم بڑا ہو تو دست آنے لگتے ہیں غشی بھی لاحق ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ ورم جگر مقعر میں ہچکیاں زیادہ آتی ہیں۔ بھوک نہیں لگتی درد شدید ہوتا ہے۔

اگر ورم جگر محدب حصہ میں ہو تو کھانسی تنگی نفس اور پیشاب کی رکاوٹ ہوتی ہے۔ جگر میں بوجھ ہوتا ہے اور چھونے سے ورم بھی زیادہ معلوم دیتا ہے۔

اصول علاج دونوں حالات میں یہ ہے کہ پہلے باسلیق یا اکحل کی فصد کھولیں کیونکہ سرد اور قابض دوائیں فصد کرنے اور مادہ کو خارج کرنے سے پہلے استعمال کرنا ورم کو سخت کر دیتا ہے۔ علیٰ ہذا اس سے پہلے ورم کو تحلیل کرنے والی دواؤں کا استعمال ورم کو سخت اور بڑھا دیتا ہے۔ پھر سرد چیزیں پلائیں مثلاً آب کاسنی۔ آب مکو۔ آب انارین اور سکنجبین ترش۔ سرد قسم کے ضماد لگائیں۔ مثلاً ابتداء میں آب کاسنی۔ آب کشنیز۔ سبز کدو کے چھلکے کا پانی۔ انگور کے پتوں کا نچوڑ ہمراہ صندل۔ گلاب۔ روغن گل۔ کافور۔ پھر ان کے ساتھ بابونہ۔ اکلیل الملک آرد جو ملا دیں اور مرض کے انحطاط کے وقت صندل سفید۔ صندل سرخ۔ چھالیہ۔ گل سرخ افسنتین۔ اکلیل الملک ہمراہ روغن بابونہ استعمال کرائیں ماء الشعیر کے علاوہ کچھ نہ پلائیں۔

سوال نمبر ۶:- اختناق الرحم کے اسباب، علامات اور علاج بیان کیجئے۔

جواب:- اس مرض کا سبب یہ ہے کہ خزانہ منی میں منی بکثرت اکٹھی ہو کر بند ہو جاتی ہے جس سے حرارت عزیزی دب کر بجھ جاتی ہے اور رحم سرد ہو جاتا ہے اور وہ منی جو رحم میں ہوتی ہے وہ بالفعل سرد ہو کر سمیت کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ پھر سمیت کا ضرر قلب اور دماغ کی طرف

پہنچتا ہے۔ اوّل رحم اس سے اذیت پاکر سکڑتا یا اوپر کی کسی طرف تشنج پیدا کرتا ہے۔ دوئم یہ کہ فاسد منی سے ردی اور زہریلے بخارات اوپر کی طرف چڑھتے اور قلب و دماغ کی طرف پہونچتے ہیں جس سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے یا اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ خون حیض ایک عرصہ تک بند رہتا ہے اور رحم میں یہ خون بہت زیادہ اکٹھا ہوجاتا ہے۔ رحم میں خون حیض کے بند ہونے سے وہ خرابی پیدا ہوجاتی ہے جو منی کے بند ہونے سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ اس مرض کے دورے اور نوبتیں ہوتی ہیں۔

اس مرض کی علامات یہ ہیں کہ دورے کے قریب حواس بگڑ جاتے ہیں۔ کسل ماندگی ہوتی ہے۔ دونوں پنڈلیوں میں ضعف ہوجاتا ہے رنگت زرد ہوجاتی ہے۔ آنکھوں میں رطوبت آجاتی ہے۔ مریضہ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیڑو کی طرف سے کوئی شئے اوپر کو چڑھ رہی ہے حتیٰ کہ وہ جب قلب تک پہونچتی ہے تو عقل خراب ہوجاتی ہے غشی آجاتی ہے آواز اور گفتگو بند ہوجاتی ہے۔

اختناق الرحم اور صرع میں فرق یہ ہے کہ اس مرض میں عورت کی عقل پورے طور پر زائل نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس مرض میں دماغی بطون بند نہیں ہوتے ہیں جیسا کہ صرع میں بند ہوتے ہیں جب مرض کے دورے سے افاقہ ہوتا ہے تو عورت سے جتنی باتیں کی گئی ہیں اس سے زیادہ سناتی ہے۔ ہاں اگر مرض نہایت شدید ہو تو ممکن ہے کہ

یہ نہ ہو جس طرح صرع میں مریض کے منہ سے جھاگ نکلتے ہیں اس مرض میں یہ نہیں ہوتا۔

علاج :- دورے کے وقت غشی کا علاج کریں۔ یعنی ہاتھ پاؤں ملیں چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے ماریں۔ مریضہ کو حرکت دیں ہلائیں۔ خوشبو دار چیزیں نہ سنگھائیں بلکہ اس مرض میں بدبودار اشیاء مثلاً جند بیدستر نمک چکنی، صراق، قطران سنگھائیں تاکہ بدبودار چیزیں دماغ کو گرم کرکے سرد اور زہریلے بخارات کو تحلیل اور لطیف کردیں جو دماغ کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔

جب مریضہ ہوش میں آجائے تو اصل سبب کے مطابق اس کے ازالہ کی کوشش کی جائے۔ اور اگر ضرورت ہو تو مادہ کا تنقیہ کریں اور وہ نسخے استعمال کریں جو احتباس الطمث میں کرائے جاتے ہیں۔

سوال ۴۶ :- وجع مفاصل کا اصول علاج بیان فرمائیے اور معمولات مطب بھی تحریر فرمائیے۔

جواب :- مریض کو حتی الامکان آرام و سکون سے رکھنے کی کوشش کریں اسے سردی سے بچائیں۔ تنقیہ کرائیں۔ تعدیل کریں۔ تنقیہ ایسی دواؤں سے کرائیں جن سے فاسد مادہ کا اثر باطل ہو جائے۔ تعدیل کے بغیر مرض کو دفعتاً زائل کرنے کی کوشش ہرگز نہ کریں کیونکہ اس سے بعض اوقات بجائے فائدہ کے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں پورے دوران علاج میں قبض کا برابر لحاظ رکھا جائے۔ ہمیشہ تلین کرتے رہیں۔

معمولاتِ مطب :۔ ابتداء میں چند روز مندرجہ ذیل نسخہ پلائیں ۔

نسخہ :۔ معجون سورنجان ۷ ماشہ اول کھلا کر اوپر سے شیرہ تخم خربزہ ۳ ماشہ شیرہ خار خسک ۳ ماشہ ۔ شیرہ تخم خیارین ۳ ماشہ ۔ شربت بزوری ۲ ماشہ ملا کر دونوں وقت پلائیں اور رات کو سوتے وقت حب سورنجان ۴ عدد گرم پانی کے ساتھ کھلائیں ۔ تسکین درد کے لئے پوست خشخاش کے جوشاندے سے ٹکور کریں اور ٹکور کے بعد مندرجہ ذیل ضماد لگائیں ۔

نسخہ :۔ برگ حنا خشک ۱ تولہ ۔ صابن دیسی ۱ تولہ دونوں کو سرکہ میں پیس کر گرم کریں جب غلیظ ہو جائے تو نیم گرم ضماد کریں ۔

نسخہ دیگر اسبغول مسلم ۱ تولہ ۔ پوست خشخاش ۱ تولہ کوٹ کر پانی میں پکائیں جب پک جائے تو روغنِ گل بقدرِ ضرورت ملا کر ضماد کریں ۔

معمولاتِ مطب وجع مفاصل :۔ نسخہ دیگر ۔ سورنجان تلخ ۱ تولہ کو باریک پیس کر روغن گل ۶ ماشہ ۔ روغن بابونہ ۶ ماشہ ملا کر ضماد کریں ۔

اس علاج سے اگر آرام نہ ہو تو دس پندرہ روز تک باقاعدہ منضج پلا کر دو تین مسہل دیں ۔

نسخہ منضج :۔ گل بنفشہ ۷ ماشہ ۔ چرائتہ ۷ ماشہ ۔ شاہترہ ۷ ماشہ ۔ مکوہ خشک ۵ ماشہ ۔ بادیان ۷ ماشہ ۔ بیخ بادیان ۷ ماشہ ۔ سورنجان شیریں ۵ ماشہ ۔ مویز منقیٰ ۹ دانہ ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر ترنجبین ۲ ماشہ ملا کر پلائیں ۔

شام کے وقت مندرجہ ذیل نسخہ تقویت ہضم کے لئے پلائیں۔

نسخہ:۔ جوارش جالینوس ۷ ماشہ اول کھلا کر اوپر سے شیرہ پودینہ خشک ۳ ماشہ۔ دانہ ہیل ۳ ماشہ۔ شیرہ رنجبار ۳ ماشہ۔ شیرہ فلفل سیاہ ۱ ماشہ شیرہ تخم کرفس ۳ ماشہ۔ عرق برنجاسف ۱۲ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر دیں اور رات کو سوتے وقت معجون سورنجان ۷ ماشہ کھلائیں۔

ادویہ مسہلہ:۔ گل سرخ ۷ ماشہ۔ سنا مکی ۷ ماشہ۔ مغز فلوس (گودا ملتانی) ۲ تولہ ترنجبین ۲ تولہ۔ شکر سرخ ۳ تولہ۔ مغز بادام شیریں ۵ دانہ۔

مسہلوں کے بعد معجون عشبہ ۷ ماشہ یا معجون سورنجان ۷ ماشہ یا معجون اذاراقی ۳ ماشہ یا حب اذاراقی کھلائیں۔

مندرجہ ذیل روغن کی مالش کریں۔

نسخہ روغن:۔ گل آکھ ۱ تولہ۔ برگ بھنگ ۱ تولہ۔ سورنجان تلخ ۱ تولہ زنجبیل ۱ تولہ۔ روغن کنجد ۱۰ تولہ۔ روغن سرسوں ۱۰ تولہ۔

اِن سب ادویہ کو کوٹ چھان کر تیل میں ملا کر آگ پر رکھیں جب ادویہ پختہ ہو جائیں تو صاف کر کے نیم گرم مالش کریں۔

غذا و پرہیز:۔ ابتدائے مرض میں دودھ دیا جائے اور جب تک بخار رہے دودھ کے علاوہ کوئی چیز نہ دیں۔ بخار کے بعد مونگ کی دال۔ چپاتی یا کسی قسم کی سبزی دے سکتے ہیں۔ گوشت مچھلی وغیرہ بالکل نہ دیں۔

پانی حسب خواہش دے سکتے ہیں۔ سرد ہوا۔ سرد پانی اور برف سے

پرہیز کرائیں۔ ہر قسم کی نقل و حرکت سے بچائیں۔

سوال ۶۸:- قولنج وایلاؤس کی ماہیت بتائیں اور اسکی وجہ تسمیہ کیا ہے یعنی اس کا نام قولنج کیوں رکھا گیا اور اس کی کتنی قسمیں ہیں۔

جواب :- قولنج آنتوں کی ایک بیماری ہے جس سے درد پیدا ہوتا ہے اور اس بیماری میں ان چیزوں کا خارج ہونا دشوار ہو جاتا ہے جو طبعی طور پر خارج ہوا کرتی ہیں (یعنی پاخانہ)۔ وجہ تسمیہ۔ اس کا نام قولنج اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ مرض علی العموم اس آنت میں پیدا ہوتا ہے جس کا نام قولون ہے۔

ایلاؤس: اس مرض کا نام ایلاؤس جسکے معنی پناہ خدا کے ہیں۔ اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ علی العموم چوتھے روز مار ڈالتا ہے جس کی چند وجوہ ہیں۔

(۱) ایلاؤس میں سدہ نہایت سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ اوپر کی آنتیں نچلی آنتوں سے نہایت باریک ہوتی ہیں اس لئے ان آنتوں سے کوئی چیز نفوذ نہیں کرتی۔ خواہ تیز حقنے اور سخت اسہال استعمال کئے جائیں بلکہ پاخانہ معدہ کی طرف لوٹ آتا ہے اور پھر معدہ سے قے کے طور پر خارج ہوتا ہے۔

(۲) ایلاؤس میں درد شدید ہوتا ہے کیونکہ یہ آنتیں تیز حس رکھتی ہیں اور بہت زیادہ عصبی ہیں۔

(۳) ایلاؤس میں معدہ اور خاص کر فم معدہ کو نہایت ضرر پہنچتا ہے کیونکہ

فاسد مواد اور گندہ پاخانہ ان کی طرف جاتا ہے۔

(۴) ایلاؤس میں دماغ کو بھی سخت ضرر اور تکلیف پہونچتی ہے اور عقل کھو جاتی ہے جبکا سبب دماغ اور معدہ کا تعلق اور سخت درد ہے اسلئے کہ پاخانہ کے بخارات سر کی طرف چڑھتے ہیں۔

(۵) قلب کو بھی بدبو۔ شدّت درد اور تم معدہ کی شرکت و تعلق سے سخت ضرر اور نقصان پہونچتا ہے۔

ایلاؤس قولنج سے مشابہ ہوتا ہے۔ ورنہ فی الحقیقت قولنج وہ ہے جو موٹی آنتوں قولون۔ اعور اور مستقیم میں پیدا ہوتا ہے اور جو چھوٹی آنتوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اسے ایلاؤس کہتے ہیں نہ کہ قولنج پس یہ دونوں علیحدہ علیحدہ اور جدا جدا امراض ہیں۔

قولنج کی چند قسمیں ہیں:- (۱) قولنج بلغمی (۲) قولنج ریحی (۳) قولنج ورمی (۴) قولنج التوائی (۵) قولنج ثفلی۔

سوال :- دوا کی کیا تعریف ہے یعنی دوا کسے کہتے ہیں اور دوا معتدل اور درجہ اوّل کی دوا میں کیا فرق ہے۔

جواب :- جو چیزیں بدن انسان میں اپنی کیفیت سے اثر رکھتی ہیں انکو طبّی اصطلاح میں دوا کہتے ہیں۔ کوئی دوا جب بدن انسان کے اندر داخل ہوکر بدن کی حرارت عزیزیہ سے متاثر ہوکر انسان کے بدن میں کوئی زائد کیفیت پیدا نہیں کرے بلکہ معتدل انسان میں اسکے مزاج کے مناسب کوئی کیفیت پیدا کرے تو اسکو دوا معتدل

کہتے ہیں اور جب کوئی دوا بدن انسان میں داخل کی جائے اور وہ بدنی حرارت عزیزی سے اس وقت تک متاثر نہ ہو جب تک کہ بار بار استعمال نہ کی جائے یا اس کی مقدار خوراک زیادہ نہ کی جائے اس کا اثر محسوس نہ ہو تو اس کو درجہ اول کی دوا کہتے ہیں۔ دوا معتدل اور درجہ اوّل کی دوا میں بس یہی فرق ہے کہ دوا معتدل کا اثر نہ بار بار کھلانے سے ظاہر ہو سکتا ہے اور نہ مقدار کے بڑھانے سے۔

سوال ۹:- دوا کی داخلی اور خارجی تاثیرات میں کیا اختلافات ہیں تحریر کیجئے۔

جواب:- دوا کا اثر گاہے صرف بیرونی طور پر ہوتا ہے یعنی داخلی طور پر کھلانے سے اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا مثلاً پیاز اگر بیرونی طور پر ضماد کیا جائے تو اس سے جلد زخمی ہو جاتی ہے اس واسطے کہ اس میں ایک قسم کی تیز قوت جلاء اور احراق پائی جاتی ہے حالانکہ اگر اسے کھلایا جائے تو اس قسم کا کوئی اثر معدہ کی سطح میں نمایاں نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پیاز دوسری غذاؤں یا ان بدنی رطوبتوں سے مل جاتی ہے جن سے اندرون بدن کا خالی ہونا ناممکن ہے۔ ان غذاؤں یا رطوبتوں کے باعث اس کی قوت محرقہ و مقرحہ ٹوٹ جاتی ہے اور اس کا فساد کمزور ہو جاتا ہے یا اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ حرارت عزیزیہ چونکہ اندرون بدن قوی ہوتی ہے اس لئے وہ پیاز کو ہضم کر لیتی ہے۔ حرارت عزیزیہ کی تاثیر سے اس کا وہ جزو

تحلیل ہو جاتا ہے جس کا اثر زخمی کرتا ہے۔

لگتا ہے دوا کی تاثیر صرف اندرونِ بدن ہوتی ہے اور خارجی استعمال میں یہ اثر بالکل نہیں ہوتا۔ مثلاً سفیدہ اگر بیرونی طور پر بشکل لیپ لگایا جائے تو یہ مہلک ثابت نہیں ہوتا۔ برعکس اس کے اگر یہ کھلا دیا جائے تو مہلک اثر رکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنی غلظتِ مادہ مسامات کی تنگی کے باعث مسامات سے نفوذ کر کے اندر تک نہیں پہونچ سکتا کہ وہاں پہونچ کر اثر کرے لیکن جب وہ کھایا جاتا ہے تو اندرونی راستوں کے کشادہ ہونے کی وجہ سے اور اندرونی قوتِ جاذبہ کے قوی ہونے کی وجہ سے وہ اعضائے رئیسہ اور اعضائے تنفس تک پہونچ جاتا ہے اور مہلک ثابت ہوتا ہے اور کبھی بیرونی اثر اندرونی اثر کے متضاد اور مخالف ہوتا ہے مثلاً کشنیز (دھنیا) کو جب بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو تحلیل کے برعکس مواد کو غلیظ، کثیف اور سرد بنا دیتا ہے۔

سوال ۱۲:- تاثیرات ادویہ کی شناخت کس طرح پہچانی جاسکتی ہے۔

جواب:- ادویہ کی تاثیرات اور قوتیں دو طریقہ پر پہچانی جاسکتی ہیں۔ اوّل تجربہ۔ دوئم قیاس۔ تجربہ کے معنی یہ کہ کسی دوا کو بدن انسانی میں پہنچا کر اس کے اثر کا امتحان کیا جائے۔ تجربہ کی لگا ہے وجہ یہ ہوتی ہے کہ قیاس تجربہ کے لئے رہبری کرتا ہے اور وہ بتاتا ہے کہ فلاں دوا مثلاً گرم معلوم ہوتی ہے چنانچہ تجربہ کرنے پر وہ صحیح اتر آتی ہے اور کا ہے

بلا کسی قرینے اور قیاس کے بھی تجربہ کیا جاتا ہے جیسا کہ اتفاقاً بہت سی باتیں معلوم ہو جایا کرتی ہیں۔ اور قیاس کے معنی یہ ہیں کہ دوا کے ظاہری حالات سے اس کے مخفی حالات پر استدلال پیش کیا جائے۔ تجربہ ہمیشہ قیاس پر مقدم ہے۔ جس کی چند وجوہات ہیں اول یہ کہ تجربہ سے دوا کی تاثیر کا یقین واذعان ہو جاتا ہے اور قیاس میں یہ یقین حاصل نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے قیاس میں اکثر غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں۔

دوسرے تجربہ کا طریقہ اور عمل طبیب اور غیر طبیب دونوں کے لئے عام ہے۔ برخلاف ازیں قیاس صرف فاضل اطبا کے لئے مخصوص ہے

سوال ۱۱:- ادویہ کے اصطلاحی الفاظ جو ذیل میں درج ہیں ان کے معنی اور تعریف بیان کیجئے۔ اور مثال بھی دیجئے۔

(۱) دواء لطیف (۲) دواء لزج (۳) دواء ہش (۴) دواء منشف
(۵) دواء جالی (۶) دواء مخشن (۷) دواء مجفف۔

جواب:- **دواء لطیف** وہ دوا ہے جو بدن کی حرارت غریزیہ سے متاثر ہونے کے بعد نہایت چھوٹے چھوٹے اجزاء میں منقسم ہو جائے جیسے دار چینی۔

دواء لزج (لیسدار) وہ دوا ہے جو پھیلنے سے نہ ٹوٹے جیسے شہد۔

دواء ہش (بھربھری) اسے کہتے ہیں جو معمولی طور پر چھونے سے باریک باریک ریزوں میں منقسم ہو جائے جیسے عمدہ اور اچھی قسم کا ایلوا۔

دواء منتشف (چوسنے والی) اسے کہتے ہیں جس کے ساتھ مائیت ملتی ہے تو اس کے باریک باریک چھپے ہوئے مسامات کے اندر گھس جاتی ہے اور اس میں بظاہر کوئی اثر اور نشان معلوم نہیں ہوتا جیسے ان بجھا ہوا چونہ۔

دواء جالی (جلا کرنے والی) وہ دوا ہے جو مسامات بدن کے دہانوں سے لیس دار رطوبت کو چھیل دے جیسے شہد۔

دواء مخشن (کھردرا بنانے والی) وہ دوا ہے جو عضو کی سطح کو بلندی و پستی میں مختلف کر دے خواہ وہ سطح پہلے سے طبعی طور پر چکنی ہو۔ مثلاً رائی، چھالیہ، جامن۔ مغز تخم املی مخشن ادویہ ہیں۔

دواء مجفف (خشک کرنے والی) وہ دوا ہے جو بدنی رطوبت کو رقیق اور لطیف بنا کر اپنی قوت تحلیل سے فنا کر دے مثلاً سندواس۔

سوال :- حب السمنہ کا دوسرا نام کیا ہے اور اسکی ماہیت بیان فرمائیے۔

جواب :- حب السمنہ کا دوسرا مشہور نام چرونجی ہے یہ ایک درخت کا تخم ہے جو چٹیل بیابانوں میں اگتا ہے اور ایک گز کے برابر ہوتا ہے اس کے پتے نہایت سفید ہوتے ہیں۔ پھل سیاہ مرچ کے برابر لگتا ہے جس کا چھلکا سیاہ اور سفید اور روغن دار ہوتا ہے اور اس کے درخت سے دودھ نکلتا ہے اس کے پتوں سے لاجوردی رنگ نکالا جاتا ہے جس سے چمڑے کو رنگتے ہیں۔

سوال ۱۲۱ :- حب العرعر کی ماہیت اور افعال و خواص اور مقدار خوراک بیان کیجئے۔

جواب :- حب العرعر کو ابہل اور ہوبیر بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک بڑے درخت کا پھل ہے جو جنگلی بیر سے کسی قدر چھوٹا اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور یہ پھل ہی دواءً مستعمل ہے اور دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے

افعال و خواص: محلل ہے اور جالی و مقوی معدہ کاسر ریاح مدر بول و حیض ہے۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

سوال ۱۳ :- شب یمانی کے افعال۔ مقدار۔ خوراک اور ترکیب استعمال تحریر فرمائیے اور اس کا مزاج بھی بیان کیجئے۔

جواب :- شب یمانی کو پھٹکری کہتے ہیں اس کا مزاج گرم و خشک ہے تیسرے درجہ میں۔

افعال :- قابض۔ مسکن حابس خون مجفف۔ مدر۔ مقی دافع نوبت تپ۔

استعمال :- دانتوں کی مضبوطی و استحکام اور ان سے خون بہنے، قلاع ورم لوزتین اور ورم حلق میں اس کے آب محلول سے غرغرہ یا مضمضہ کرتے ہیں اور سنون یا ذرور بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ پرانے دستوں میں سفوف بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ خروج مقعد اور بواسیر میں اس کے پانی سے آبدست کرتے ہیں۔ نکسیر کی حالت میں بطور نفوخ وذرور استعمال کی جاتی ہے۔ معمولی زخموں کے سیلان خون کو روکنے کے لئے اس کے آب مطبوخ سے زخموں کو دھوتے ہیں۔ اور آشوب چشم میں پھٹکری کو گلاب میں حل کر کے آنکھوں میں ٹپکاتے ہیں۔ اندام نہانی کے ورم و خارش و سیلان الرحم اور

بغرض تنگی اندام نہانی اس کے آب محلول سے پچکاری کی جاتی ہے
نوبتی بخاروں کی نوبت روکنے کے لئے بکثرت مستعمل ہے۔ مدر ہونے
کی وجہ سے احتباس حیض اور سوزاک میں استعمال کرتے ہیں
سوزاک میں اس کے آب محلول سے پچکاری کی جاتی ہے
مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک۔

پرچہ عـ۲

امتحانی سوالات

مرتبہ

عمدۃ الحکماء جناب حکیم توفیق احمد صاحب عباسی شاہ آبادی

آپ مولانا حکیم میر احمد شاہ صاحب بودیانوی کے نواسے ہیں جو کہ اپنے زمانے کے مشاہیر اطباء میں سے مانے جاتے ہیں۔ آپ انٹرمیڈیٹ کامیاب ہیں طب یونانی میں آپ نے عمدۃ الحکماء کی سند حاصل کی۔ آپ آج کل گولیمار کراچی میں مطب کرتے ہیں۔ تقسیم ہند سے قبل آپ کا وطن شاہ آباد ضلع کرنال مشرقی پنجاب تھا۔

سوال عـ۱ معدہ کسے کہتے ہیں؟ اس کا کیا کام ہے؟ اس کے کتنے حصے ہیں
ہر حصے کا نام اور مختصر شرح کیجئے۔

جواب :- معدہ مشک کی مانند ایک عضو ہے جو شکم کے اندر اوپر کی جانب واقع ہے اس کا کام کھانے کو ہضم کرنا ہے ۔ اس کے تین حصے ہیں ۔

(۱) مری (۲) فم معدہ (۳) قعرہ معدہ ۔

مری حلق کے سوراخ سے شروع ہو کر سینے کی ہڈی کے آخری سرے تک آنے والی غذا کی نالی کا نام ہے ۔

مری کی انتہا اور معدہ کے ابتدائی حصّہ کا نام فم معدہ ہے ۔

اور باقی حصہ کو قعر معدہ کہتے ہیں ۔

سوال ۲: بعض لوگ نزلہ کو ام الامراض کہتے ہیں اور بعض قبض کو یہ نام دیتے ہیں ۔ آپ کی رائے میں یہ نام کس مرض کو دینا مناسب ہے اور کیوں ؟

جواب :- میرے نزدیک قبض کو ام الامراض کہنا چاہیئے کیونکہ اگر فضلہ باقاعدگی کے ساتھ انسان کے جسم سے خارج نہ ہو تو اس سے ایک خاص قسم کی سمیت یعنی زھر خون میں شامل ہو جاتی ہے اور متعدد امراض مثلاً درد سر ، نزلہ زکام ، ضعف قلب گھبراہٹ ، بھوک کی کمی اور بواسیر وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں ۔

سوال ۳ :- کھانسی کی تعریف کیجئے ۔ اس کا عام سبب کیا ہوتا ہے اس کی علامات قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے ۔

جواب :- تعریف : جس وقت پھیپھڑا کسی موذی چیز کو دفع کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے تو اس کو کھانسی کہتے ہیں ۔

سبب: کھانسی کا سبب اکثر بلغمی رطوبتیں ہوتی ہیں جو پھیپھڑوں میں جمع ہو جاتی ہیں اور پھیپھڑے ان کو دفع کرنا چاہتے ہیں۔ بعض دفعہ گرمی اور خشکی بھی اس کا سبب ہوتی ہے۔

علامات:۔ نزلہ۔ زکام سردی کی وجہ سے ہو تو بچوں۔ بوڑھوں اور بلغمی مزاجوں کو سردی کے موسم میں ہوتی ہے۔ چھاتی میں سینے کی ہڈی کے نیچے خراش معلوم ہوتی ہے۔ سانس تنگی سے آتا ہے۔ بار بار کھانسی اٹھتی ہے۔ رات کو سوتے وقت اور صبح کے وقت کھانسی زیادہ ہوتی ہے۔ کبھی سفید زردی مائل گاڑھا بلغم کبھی پتلا لیسدار میلے رنگ کا بلغم خارج ہوتا ہے۔

گرمی اور خشکی کی وجہ سے ہو تو کھانسی خشک ہوگی۔ بلغم خارج نہیں ہوگا۔ سینہ پر خراش ہوگی۔ اس قسم کی کھانسی گرم مزاج والوں اور نوجوانوں کو اکثر موسم گرما میں ہوتی ہے۔ اگر اس کا علاج جلد نہ کیا جائے تو پھیپھڑوں میں زخم ہو کر متخلل ہو جاتی ہے۔

سوال عـ۳: بنفشہ کا مزاج کیا ہے، اس کے افعال و خواص بیان کیجئے نیز بتایئے کہ برگ بنفشہ، گل بنفشہ اور سر گل بنفشہ کی الگ الگ کیا خصوصیت ہے؟

جواب:۔ بنفشہ کا مزاج سرد و تر ہے۔

صفراوی مادہ کو براہ راست نکالتی ہے۔ بالخصوص جو مادہ صفراوی معدہ یا آنتوں میں جمع ہو۔ پیاس کا مسکن ہے۔ خون

کی حدت اور سینہ و حلق کی خشونت کو دور کرتا ہے۔ بخاروں میں مفید ہے۔ دماغ کی خشکی رفع کرتا ہے۔ نیند لاتا ہے۔ معدہ اور جگر کے گرم امراض اور ورموں کو دور کرتا ہے۔

برگ بنفشہ کھانسی و زکام کے لئے۔

گل بنفشہ دماغ و نضج مادہ کے لئے

سر گل بنفشہ تقویتِ دماغ کے لئے زیادہ کار آمد ہے۔

سوال ۵ :۔ دس ایسی مفردات کی فہرست لکھیے جو مصفی خون اور دافع سوداویت ہوں۔

جواب :۔ شاہترہ۔ چرائتہ۔ منڈی۔ سرپھوکہ۔ عناب۔ صندل سفید صندل سرخ۔ عشبہ مغربی۔ برادہ شیشم۔ برگِ حنا ⁘

کتب خانہ طبیب